جملہ حقوق محفوظ

سلسلہ ارادۃ المصنفین

نمبر (۸۹)

ہندوستان

عربوں کی نظر میں

جلد اوّل

یعنی ہندوستان کے متعلق قدیم عربی مصنفین خصوصاً جغرافیہ نویسوں اور سیاحوں کے بیانات اور اُن کا اردو ترجمہ

شائع کردہ دارالمصنفین اعظم گڈھ

باہتمام

مولانا مسعود علی صاحب ندوی

معارف پریس اعظم گڈھ میں چھپی

سنہ ۱۹۶۰ء

کتبہ اقبال احمد

25/-

135613

محمد وارث مجددی ذخیرہ لاہور

135613

فہرست مضامین

ہندوستان عربوں کی نظر میں

شمار	مضمون	صفحہ
	دیباچہ	
	از شاہ معین الدین احمد ندوی مدظلہ	۱ تا ۶
	شعبۂ علمی و ڈائرکٹر شعبۂ تاریخ دارالمصنفین	۵
	جاحظ	۱
	(۱) کتاب البیان والتبیین	۲
	(۲) رسالہ فخر السودان علی البیضان	۴
۲	ابن خرداذبہ	۸
	(۱) المسالک والممالک	۹
۳	سلیمانِ تاجر	۲۹
	(۱) سلسلۃ التواریخ	۳۰
۴	ابوزید حسن سیرافی	۵۶
	(۱) سلسلۃ التواریخ	۵۷
۵	بلاذری	۶۲
	(۱) فتوح البلدان	۶۳
۶	یعقوبی	۱۲۳
	(۱) تاریخ یعقوبی جلد اول	۱۲۴
۷	ابنِ فقیہ ہمذانی	۱۵۰
	(۱) کتاب البلدان	۱۵۱
۸	ابن رستہ	۱۶۶
	(۱) الاعلاق النفیسہ	۱۶۷

Marfat.com

شمار	مضمون	صفحہ
۹	بزرگ بن شہریار	۱۹۲
	(۱) عجائب الہند	۱۹۳
۱۰	ابو الحسن مسعودی	۲۲۱
	(۱) مروج الذہب معادن الجوہر جلد اول	۲۲۳
	(۲) " " جلد دوم	۳۰۱
	(۳) " " جلد سوم	۳۲۳
	(۴) " " جلد رابع	۳۳۱
	(۵) کتاب التنبیہ والاشراف	۳۳۷
۱۱	مطہر بن طاہر مقدسی	۳۴۳
	(۱) کتاب البدء والتاریخ (جلد رابع)	۳۴۴
۱۲	اصطخری	۳۶۳
	(۱) مسالک الممالک	۳۶۴
۱۳	بشاری مقدسی	۳۷۹
	(۱) احسن التقاسیم فی معرفۃ الاقالیم	۳۸۰

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دیباچہ

انگریزوں نے اپنے مخصوص مقاصد کے پیش نظر ہندوستان کی تاریخیں لکھیں۔ اس لئے وہ ہندوستان سے مسلمانوں کے تعلق کا آغاز محمود غزنوی کے حملہ یعنی پانچویں صدی ہجری یا زیادہ سے زیادہ محمد بن قاسم کی فتح سندھ کے زمانہ سے کرتے ہیں، اس سے ان کا مقصد یہ تھا کہ ہندوستان سے مسلمانوں کا تعلق محض حملہ آورانہ اور فاتحانہ رہا۔ اس سے پہلے اُن کے کوئی تعلقات نہ تھے۔ دوسرے مورخین نے بھی اس کی تقلید کی، اور یہ ایک مسلّم واقعہ بن گیا۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ سندھ کی فتح سے بھی پہلے ہندوستان سے مسلمانوں کے علمی، مذہبی، تجارتی گوناگوں تعلقات تھے۔ بلکہ تجارتی تعلقات تو اسلام کے بھی صدیوں پہلے سے چلے آرہے تھے۔ اور ابتداء میں عرب مسلمان فاتح کی حیثیت سے نہیں بلکہ تاجر کی حیثیت سے جنوبی ہندوستان میں آئے، اور آج بھی ان کی اولاد وہاں موجود ہے جو موپلا یا نائت کہلاتی ہے۔

چونکہ ابتداء میں عرب تاجر کی حیثیت سے آئے تھے، اس لئے اس زمانہ میں ان کا تعلق ان ہی علاقوں سے ہوا، جہاں بندرگاہیں تھیں۔ اس زمانہ میں سب سے زیادہ بندرگاہیں جنوبی ہند میں،

اس کے بعد سندھ، گجرات اور بلوچستان میں تھیں، مثلاً موجودہ مدراس میں کولم ملی، ملیبار، راس کماری، گجرات میں تھانہ، کھمبائت، سوبارہ، چیمور، سندھ میں دیبل، بلوچستان میں تیز وغیرہ، جزائر میں سرندیپ اور مالدیپ، اس لئے ابتدا میں عرب انہی علاقوں میں آباد ہوئے، اور ہندوستان میں مسلمانوں کی حکومت کے قیام سے صدیوں پہلے وہ سرندیپ، مالدیپ، ملیبار، کولم (موجودہ ٹرانکور) کارومنڈل، چیمور، تھانہ، کھمبایت، گندھار، چنداپور، پاکور (برکور) منگلور وغیرہ میں آباد ہو چکے تھے، بعض مقامات پر اُن کی آبادی دس دس ہزار تک تھی، اُن کی مسجدیں تھیں، ہندوؤں سے اُن کے تعلقات نہایت خوشگوار تھے۔ ہندو راجے اُن کا بڑا احترام کرتے تھے، اور اُن کو باعثِ برکت سمجھتے تھے، اور بعض حکومتوں میں اُن کو خاص حقوق و مراعات حاصل تھے۔

چنانچہ جہاں جہاں اُن کی آبادی زیادہ تھی وہاں اُن کا الگ نظامِ قضاء تھا، اور اُن کے معاملات و مقدمات کے فیصلہ کے لئے ہندو راجہ کی جانب سے مسلمان قاضی یا حاکم مقرر تھے، جو ہنرمند کہلاتے تھے، ہندو راجاؤں کے مسلمان وزیر و مشیر تھے۔ بعض راجاؤں نے جن کو حق کی تلاش تھی۔ اسلام کے متعلق تحقیقات کے لئے اپنے سفیر عرب بھیجے، اور مسلمان بزرگوں کے ہاتھوں پر مسلمان ہوئے۔ پھر انکے اثر سے اُن کی رعایا میں بھی اسلام کی اشاعت ہوئی، یہ سارے حالات عرب سیاحوں اور جغرافیہ نویسوں کی کتابوں میں ملتے ہیں، اور حضرت الاُستاذ مولانا سید سلیمان ندوی نے اُن کی روشنی میں اپنی کتاب "عرب و ہند کے تعلقات" لکھی ہے، جس میں بڑی تفصیل سے عرب و ہندوستان کے قدیم تعلقات دکھائے ہیں،

درۂ خیبر سے مسلمان فاتحین کا داخلہ بہت بعد میں ہوا اور جنوبی ہند وغیرہ میں تو اُن کی حکومت سب سے آخر میں قائم ہوئی ہے، ہندوستان میں مسلمانوں کے فاتحانہ داخلہ اور اُن کی حکومتوں کے قیام کی ترتیب و تاریخ حسب ذیل ہے،

Marfat.com

پنجاب میں ۴۱۴ھ / ۱۰۲۳ء

سندھ میں ۵۸۲ھ / ۱۱۸۶ء

دہلی قنوج اودھ اور بنارس میں ۵۸۹ھ / ۱۱۹۳ء

بہار اور بنگال میں ۵۹۳-۹۵ھ / ۱۱۹۵-۹۹ء

دکن میں ۶۹۳ھ / ۱۲۹۴ء

گجرات میں ۶۹۶ھ / ۱۲۹۷ء

مہاراشٹر میں ۷۱۲ھ / ۱۳۱۲ء

اس نقشہ سے ظاہر ہوگا کہ ابتدا میں مسلمان جن علاقوں میں آباد ہوئے تھے، وہاں اُن کی حکومت سب سے آخر میں قائم ہوئی،

عرب ایک تجارت پیشہ اور جہازراں قوم تھے، اس لئے اُن کو ہمیشہ نئے نئے ملکوں کے حالات سے دلچسپی تھی، اسلام کے بعد جب ان کا علمی دور شروع ہوا تو جغرافیہ سے اُن کی دلچسپی نے علمی تحقیق و تفتیش کی شکل اختیار کر لی، اور اُن میں بڑے بڑے سیاح اور جغرافیین پیدا ہوئے، جنھوں نے مختلف ملکوں کے جغرافیہ پر بڑی اہم کتابیں لکھیں، ہندوستان سے قدیم تعلقات اور عرب سے اس کی قربت کی بنا پر قدرۃً زیادہ دلچسپی تھی، چنانچہ مسلمان سیاحوں اور جغرافیہ دانوں نے یہاں کے حالات کا عینی مشاہدہ کر کے یا عینی شاہدین سے سُن کر یا اُن کی کتابوں میں پڑھ کر اُن کے حالات لکھے، جن جغرافیہ دانوں نے محض سُن کر حالات لکھے ہیں، اُن کی کتابوں میں بعض ایسی روایات بھی ملتی ہیں۔ جن کو موجودہ مذاق قبول نہیں کرتا، یا بعض واقعات موجودہ تحقیق کے اعتبار سے صحیح نہیں ہیں۔ کیونکہ تحقیق کا قدم ہمیشہ آگے بڑھتا رہتا ہے لیکن مجموعی حیثیت سے ان کتابوں میں اس دور کے ہندوستان کے متعلق جس قدر مختلف النوع اور مفید معلومات ملتے ہیں، وہ دوسری کتابوں میں نہیں مل سکتے، وہ ہند قدیم کی تاریخ کا نہایت اہم ماخذ ہیں، اور اس کی صحیح تصویر ان ہی کتابوں میں نظر آتی ہے، مگر یہ کتابیں عرصہ تک نایاب رہیں، اس لئے اُن کی جانب بہت کم اور بہت بعد میں توجہ کی گئی،

Marfat.com

سب سے پہلے الیٹ نے اپنی کتاب میں سلیمان تاجر، ابوزید سیرافی، ابن خرداذبہ، مسعودی، اصطخری، ابن حوقل، یعقوبی البیرونی، ادریسی اور قزوینی کی کتابوں کے اقتباسات دیئے، مگر ان کے پیش نظر سیاسی تاریخ بلکہ انگریزی حکومت کی سیاست بھی تھی، اس لئے انھوں نے بہت سی ضروری چیزیں چھوڑ دی ہیں، اس کے علاوہ بعض اہم کتابیں جو اس زمانہ میں غیر مطبوعہ اور نایاب تھیں اب چھپ گئی ہیں، اور یہ سب کتابیں تیسری صدی ہجری سے لے کر پانچویں صدی تک یعنی پورے ہندوستان میں مسلمانوں کی حکومت کے قیام سے پہلے کی ہیں۔ اس لئے ضرورت تھی کہ اُن کے بیانات کو جمع کرکے مع ترجمہ شائع کیا جائے، تاکہ جو لوگ عربی سے ناواقف ہیں وہ بھی اُن سے فائدہ اٹھا سکیں، اس ضرورت کی جانب سب سے پہلے حضرت سید صاحب نے عرب و ہند کے تعلقات میں توجہ دلائی تھی،

نئے حالات و ضروریات کے مطابق تاریخ ہند کی تالیف کا کام عرصہ ہوا، دارالمصنفین میں شروع کیا گیا تھا مگر مختلف موانع خصوصاً مالی دشواریوں کی بنا پر آگے نہ بڑھ سکا تھا، گذشتہ سال حکومت نے اس کام کے لئے پانچ ہزار کی امداد منظور کی تو پھر اس کام کو شروع کیا گیا، اور اس سلسلہ میں ہندوستان کے متعلق عرب سیاحوں اور جغرافیہ نویسوں وغیرہ کے بیانات کی جمع و ترتیب اور ترجمہ کو بھی شامل کر لیا گیا۔ اور اس کی اطلاع بھی حکومت ہند کے شعبۂ متعلقہ کو دے دی گئی، تاریخ ہند کی پہلی اسکیم میں اس کتاب کو تصحیح و تحشیہ کے پورے اہتمام کے ساتھ شائع کرنے اور اس پر مبسوط مقدمہ لکھنے کا خیال تھا، جس میں عرب مصنفین کے بیانات پر نقد و تبصرہ بھی ہوتا مگر حکومتِ ہند نے جولائی ۱۹۵۹ء میں امداد منظور کی، اور اس شرط کے ساتھ کہ مارچ ۱۹۶۰ء میں کتابیں چھپ کر تیار ہو جائیں

ظاہر ہے کہ آٹھ مہینے کی مدت اس اہم کام کے لئے ناکافی تھی، اور اس میں جمع و ترتیب اور ترجمہ ہی کا کام مشکل تھا، اس کی تصحیح و تحشیہ اور نقد و تبصرہ کی تو گنجایش ہی نہ تھی، اس لئے اس کا

Marfat.com

خیال مجبوراً چھوڑ دینا پڑا،

پہلے اس کتاب کی تالیف و ترجمہ کا کام میں نے اپنے ذمہ رکھا تھا۔ مگر تاریخ ہند کے سلسلہ کے دوسرے کاموں کی مشغولیت اور وقت کی تنگی کی وجہ سے اس کی فرصت نہ مل سکی، اس لئے کتاب کا نقشہ بتا کر اور اس کے متعلق ہدایات دے کر یہ کام دارالمصنفین کے نئے رفیق مولوی ضیاء الدین صاحب اصلاحی کے سپرد کر دیا کہ وہ کتابوں سے اقتباسات جمع کر کے ترجمہ کر دیں گے، اور میں اس کی تصحیح و ترمیم کروں گا مگر تجربہ سے ظاہر ہوا کہ ابھی وہ یہ کام بھی انجام نہیں دے سکتے تھے، چنانچہ ایک تو اُن کی ناتجربہ کاری، دوسرے وقت کی کمی کی بنا پر ان کا ترجمہ نہ صرف ناقص، بلکہ جا بجا غلط بھی تھا، اس کے علاوہ انھوں نے نقل و اقتباس میں بھی رطب و یابس اور ضروری و غیر ضروری کا امتیاز نہ کیا تھا، بعض اور خامیاں بھی تھیں، اس لئے مجھ کو نقل و اقتباس اور ترجمہ دونوں کی تصحیح و ترمیم میں پوری محنت کرنا پڑی، اور اس کا بڑا حصہ بدل دینا پڑا، اور یہ کام اتنی جلدی میں ہوا ہے کہ عجب نہیں اب بھی کچھ غلطیاں رہ گئی ہوں، اس لئے ناظرین سے توقع ہے کہ وہ حالات کی مجبوری کے پیش نظر اس کو نظر انداز کریں گے، بلکہ اُن سے مطلع کر دیں گے تاکہ آئندہ اڈیشن میں اُس کی تصحیح کر دی جائے، انشاء اللہ دوسری جلد ان تمام نقائص سے پاک اور ممکن حد تک ہر حیثیت سے مکمل ہو گی،

مولوی ضیاء الدین صاحب اصلاحی نے اپنی بساط بھر اس کتاب کی تالیف و ترجمہ میں پوری محنت کی ہے، اس لئے بہر حال وہ حوصلہ افزائی کے مستحق ہیں، یہ کتاب دو جلدوں میں ہے، اس جلد میں جاحظ، ابن خرداذبہ، سلیمان تاجر، ابوزید حسن سیرافی، بلاذری، یعقوبی، ابن فقیہ ہمذانی، ابن رستہ، بزرگ بن شہریار، مسعودی، مطہر بن طاہر مقدسی، اصطخری، بشاری مقدسی کے بیانات ہیں، اور اس کی ترتیب سنہ وار رکھی گئی ہے،

آخر میں ہم عالی جناب ہمایوں کبیر وزیر سائنسی تحقیقات و ثقافتی امور حکومت ہند کا شکریہ ادا کرتے ہیں جن کی توجہ و علم نوازی سے یہ امداد ملی۔ اس سال یعنی سنہ ۱۹۵۹ء میں اس سلسلہ کی دو کتابیں "ہندوستان کے عہد وسطیٰ کا فوجی نظام" اور "ہندوستان عربوں کی نظر میں" (جلد اول) شائع ہوئی ہیں آیندہ آٹھ جلدیں اور شائع کرنے کا ارادہ ہے،

ہم کو توقع ہے کہ حکومت ہند اس سلسلہ کی تکمیل میں آیندہ بھی مدد دے گی،

معین الدین احمد ندوی ناظم شعبہ علمی
و ڈائرکٹر شعبہ تاریخ ہند دارالمصنفین اعظم گڈھ۔

۲۵ر مارچ سنہ ۱۹۶۰ء

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جاحظ

(المتوفی ۲۵۵ھ مطابق ۸۶۴ء)

جاحظ کا نام عمر بن بحر بن محبوب، کنیت ابو عثمان، لقب جاحظ اور وطن بصرہ ہے عربی زبان کا مشہور اور بے مثل انشا پرداز، صاحب طرز ادیب، فلسفی اور متکلم تھا، وہ صورۃً کم رو لیکن ذہانت و طباعی اور جودتِ طبع میں بے نظیر تھا، تحریر و تقریر میں موتی بکھیرتا تھا، مسعودی کا بیان ہے کہ پہلے اور بعد کے لوگوں میں جاحظ سے بڑا کوئی فصیح و ادیب نہیں گذرا، ابو ہفان کہتے ہیں کہ اس سے زیادہ علم و فن کا شائق میں نے کسی کو نہ دیکھا اور نہ سنا۔

جاحظ چھوٹی بڑی بے شمار کتابوں کا مصنف اور عباسی دورِ سلطنت میں ادیبوں اور انشا پردازوں کا امام سمجھا جاتا تھا اسکی مشہور کتابوں میں البیان والتبیین، کتاب الحیوان، کتاب التاج اور رسائل وغیرہ ہیں ابن خلدون نے کتاب البیان والتبیین کے متعلق لکھا ہے کہ ہماری درسگاہوں کے اساتذہ اسے فنِ ادب کی اہم اور امہاتِ کتب میں شمار کرتے تھے، بصرہ کا باشندہ ہونے کی وجہ سے ہندوستان سے بھی اس کے تعلقات تھے چنانچہ البیان والتبیین میں اس نے ہندوستان کے اصول بلاغت پر چند سطریں اور ایک رسالہ میں ہندوستان کی بعض خوبیوں اور خصوصیتوں کا ذکر کیا ہے، یہ کتابیں مصر سے شائع ہو چکی ہیں، فالج کے مرض میں ۲۵۵ھ مطابق ۸۶۹ء میں اس کا انتقال ہوا، اس لحاظ سے وہ عربی کا سب سے قدیم مصنف ہے جس نے اپنی تصانیف میں ہندوستان کا ذکر کیا ہے۔

Marfat.com

کتاب البیان والتبیین

قال معمر ابو الاشعث قلت لبهلة الهندی ایام اجتلب یحیی بن خالد اطباء الهند مثل منکة وباذیکر وقلبر قل و سند باز وفلان فلان ما البلاغة عند اهل الهند قال بهلة عندنا فی ذلک صحیفة مکتوبة لا احسن ترجمتها لک ولکنها اعالج هذه الصناعة فانقص من نفسی بالقیام بخصائصها وتلخیص لطائف معانیها قال

معمر ابو الاشعث کا بیان ہے کہ میں نے بہلہ سے جب اُس کو یحیٰی بن خالد برمکی[1] نے ہندوستان کے چند ویدوں اور پنڈتوں منکا، باذیگر، قلبر قل، اور سند باذ وغیرہ کے ساتھ (بغداد) بلوایا تھا پوچھا کہ ہندوستان والوں کے نزدیک بلاغت کا کیا مفہوم ہے؟ بہلہ نے جواب دیا کہ اس موضوع پر میرے پاس ایک لکھا ہوا رسالہ موجود ہے لیکن میں اس کا اچھا ترجمہ نہیں کر سکتا اور خود مجھے اس فن میں کوئی مہارت نہیں ہے، کہ اپنے اوپر اعتماد کر کے اس کی خصوصیات اور لطائف

---

[1] برامکہ کی تاریخ پر اردو زبان میں ایک مستقل کتاب موجود ہے، یہاں اس قدر وضاحت ضروری معلوم ہوتی ہے کہ بغداد کی عباسی سلطنت میں پچاس سال تک اس خاندان نے نہایت نیک نامی، قابلیت اور حسن انتظام کے ساتھ وزارت کی اور عرب و ہند کے علمی تعلقات اسی خاندان کی کوششوں سے وجود میں آئے، یحیٰی بن خالد ہارون رشید کے زمانہ میں وزیر تھا، اس نے جن لوگوں کو ہندوستان سے بلوایا تھا وہ سب مشہور وید و پنڈت اور نامی طبیب تھے،

ابو الاشعث فلقيت تلك الصحيفة
التراجمة فاذا فيها اوّل البلاغة
اجتماع آلة البلاغة وذلك ان
يكون الخطيب رابط الجاش ساكن
الجوارح قليل اللحظ متخيّر اللفظ
لا يكلم سيد الامة بكلام
الامة ولا الملوك بكلام السوقة
ويكون فى قواه فضل للتصرف
فى كل طبقة ولا يدقق المعانى
كل التدقيق ولا ينقح الالفاظ
كل التنقيح ولا يصفيها كلّ
التصفية ولا يهذب بها غاية
التهذيب ولا يفعل ذلك حتّى
يصادف حكيما او فيلسوفا
عليمًا.....

ونکات بیان کردوں، ابو الاشعث کا بیان
ہے کہ یہ رسالے کر میں مترجموں سے ملا
تو اس میں لکھا تھا کہ بلاغت کی اولین شرط
یہ ہے کہ اس کے تمام آلات اور وسائل موجود
ہوں، اس کی تفصیل یہ ہے کہ خطیب اور مقرر
کا دل مضبوط اور قوی ہو، اس کے اعضا
وجوارح میں سکون ہو نگاہیں دزدیدہ ہوں،
اس کے الفاظ چیدہ اور منتخب ہوں، قوم
کے سردار سے عوامی انداز کی اور بادشاہوں
کے سامنے بازاری طرز کی گفتگو نہ کرے،
اس میں یہ خوبی ہو کہ ہر قسم کے لوگوں سے
اُن کے مناسبِ حال گفتگو کر سکتا ہو، وہ
الفاظ و معانی میں بہت زیادہ دقت آفرینی
نکتہ سنجی، اور تراش و خراش سے کام نہ لیتا
ہو، اور یہ خصوصیات بغیر کسی حکیم و دانا
(پنڈت) اور باخبر فلسفی کی صحبت کے
پیدا نہیں ہو سکتیں،

(ص ۴۰)

Marfat.com

رسالة فخر السودان على البيضان

واما الهند فوجدناهم يقدمون فى النجوم والحساب ولهم الحظ الهندى خاصة ويقدمون فى الطب ولهم اسرار الطب وعلاج فاحش الادواء خاصة ولهم خرط التماثيل ونحت الصور بالاصباغ تجد من المحاريب واشباه ذلك ولهم الشطرنج وهى اشرف لعبة واكثرها تدبيرا وفطنة

ہندوستان کے باشندوں کو ہم نے نجوم (وغیرہ) اور حساب میں بہت آگے پایا ہے، اُن کا ایک خاص ہندسی خط ہے اور طب میں بھی اُن کا درجہ اونچا ہے، اُن کی طب کے خاص اسرار ہیں، اور سنگین بیماریوں کی خاص طور سے اُن کے پاس دوائیں ہیں، مجسمے تراشنا، نگین تصویریں بنانا، جو محرابوں اور اس قسم کی دوسری چیزوں میں نظر آتی ہیں، اُن کا خاص فن اور آرٹ ہے، شطرنج[1] اُن کی ایجاد ہے، جو ذہانت اور تدبیر کا بہترین کھیل ہے،

---

[1] شطرنج کے متعلق اہل ایران اور بعض دوسری قوموں کا دعویٰ ہے کہ وہ اُن کی ایجاد ہے مگر یہ غلط ہے، دوسری صدی ہجری اور عباسی سلطنت کے زمانہ میں یہ کھیل عرب پہنچ چکا تھا، یہ ذہانت و تدبیر کا بہترین کھیل اور صرف کھیل ہی نہیں اُس کے اندر یہ فلسفہ موجود ہے کہ دنیا میں جو کچھ ہے وہ انسان کی ذاتی کوششوں اس کے دل و دماغ کی سوجھ بوجھ اور دوڑ دھوپ کا نتیجہ ہے، اس کے مقابلہ میں دوسرا کھیل چوسر اس بات کا ثبوت ہے کہ انسان محض مجبور ہے اور آسمان اور ستاروں کی گردشیں جو کچھ چاہتی ہیں، اس سے کراتی ہیں، دنیا کے میدان میں کوئی قدم خود اس کے ارادہ اور نیت سے نہیں اٹھتا بلکہ کوئی اور ہے جو اس سے جبراً یہ قدم اٹھواتا ہے، ع: "در دست دیگرے ست چو بیدو چو ما"

(عرب و ہند کے تعلقات ص ۱۸۲)

Marfat.com

ولهم السيوف القلعية وهم
العب الناس بها واحذقهما
ضربا بها ولهم الرقى النافذة
فى السموم وفى الاوجاع ولهم
غناء معجب ولهم الكنكلة و
هى وتر واحد يمر على قوعة
فيقوم مقام اوتار العود والضبح
ولهم ضروب الرقص.....
.....ولهم خط جامع لحروف
اللغات وخطوط ايضا كثيرة
ولهم شعر كثير وخطب طوال
وطب فى الفلسفة والادب و
عنهم اخذ كتاب كليلة ودمنة
ولهم راى ونجدة وليس
لاحد من اهل الصين ما لهم و
لهم من الرائ الحسن والاخلاق
المحمودة مثل الاخلة والقران

اُن کی تلواریں نہایت عمدہ اور تلواروں کے
کھیل سے اُن کو بڑی دلچسپی ہے اور اس کے
چلانے میں وہ بڑے ماہر ہیں، زہر کے اثر
اور درد میں اُن کی جھاڑ پھونک سے فائدہ
ہوتا ہے، اُن کی موسیقی دلکش ہے، ان کے
ایک ساز کا نام کنکلہ (؟) ہے، یہ کدو
کے ایک تار کا ہوتا ہے، جو تمام تاروں کے
تاروں اور جھانجھوں کا کام دیتا ہے اُن
کے یہاں مختلف قسم کے ناچ رائج ہیں،
..... اُن کا ایک خاص خط ہے
جو لغات کے تمام حروف کا جامع ہے اس
کے علاوہ مختلف قسم کے خط ہیں، ان کی
شاعری اور تقریروں کا کافی ذخیرہ ہے
ان کے یہاں طبی فلسفہ اور ادب کے فنون ہیں
ان ہی سے کتاب کلیلہ ودمنہ[1] لی گئی ہے،
ہندوستانیوں میں اصابت رائے اور بہادری
بھی ہے، ان میں جو خوبیاں اور خصوصیتیں ہیں

[1] یہ مشہور کتاب بید پانڈت نے راجہ دابشلیم کے لئے سنسکرت میں لکھی تھی، اس کا پہلے فارسی اور پھر عربی
میں ترجمہ ہوا،

Marfat.com

والسواك والاحتباء والفرق و
الخضاب وفيهن جمال وملح و
واعتدال وطيب عرق والى
نساء هم تضرب الامثال ومن
عندهم جاؤا الملوك بالعود
الهندى الذى لا يعدله عود
ومن عندهم خرج علم الفكر
وما اذا يكلم به على السلم
يضرب اصل حساب النجوم
من عندهم اخذه الناس حاصة
وآدم عليه السلام انما هبط
من الجنة فصار ميلاد هم قالوا
ومن مفاخر الزنج حسن الخلق
وجودة الصوت وانك لتجد
ذلك فى القيان اذا كن من بنات
السند وخصلة اخرى انه لا يوجد

دھنیوں میں نہیں پائی جاتیں، اُن میں
اصابتِ رائے، اور خلال کرنا مسواک کرنا،
اکڑوں بیٹھنا، مانگ نکالنا، اور خضاب
لگانا وغیرہ پسندیدہ عادتیں ہیں خوبصورتی
نمکینی، خوش قامتی، اور خوش بوئی
وغیرہ سے بھی وہ آراستہ ہیں، اور ان خوبیوں
میں اُن کی عورتوں کو بطور مثال پیش کیا
جاتا ہے، ان ہی کے ملک سے وہ عود
ہندی[1] بادشاہوں کے پاس آتا ہے جس
کی نظیر نہیں، ہندوستان فکر و نظر کا سرچشمہ
ہے، ان کے منتروں سے زہر کا اثر ختم ہوجاتا
ہے، نجوم کے حساب کے اصل موجد وہی ہیں،
لوگوں نے اس کو خاص طور سے ان سے
حاصل کیا ہے، اور آدم علیہ السلام جب جنت
سے اتارے گئے تو ان ہی کے ملک میں
اترے[2]، لوگوں کا بیان ہے کہ حبشیوں کے

[1] عود ہندوستان کی خاص پیداوار ہے، اور ٹراونکور (مدراس) کا رومنڈل اور جزائر مالدیپ میں زیادہ تر ہوتا ہے [2] حضرت آدم جنت سے کس جگہ اترے، اس کے متعلق کئی روایتیں ہیں، مشہور یہی ہے کہ لنکا میں اترے تھے،

Marfat.com

فی العبید اطبخ من السند ھو
اطبع علی طیب الطبخ کلہ و
ومن مفاخرھم ان الصیارفۃ
لا یولون اکیستھم و بیوت صرافھم
الا السند واو لاد السند لانھم
وجدوھم انفذ فی امور الصرف
واحفظ وا من ولا یکاد احد من
یجد صاحب کیس صیرفی و
مفاتیحہ ابن رومی ولا ابن
خراسانی ولقد بلغ من تبرک
التجار بھم ان صیارفۃ البصرۃ
وبنادرۃ البربھارات لما رأوا
ماکسب فرج ابو روح السندی
لمولاہ من المال والارضین
اشتری کل امرئ منھم غلاماً
سندیاً طمعا فیما کسب ابو
روح لمولاہ، (ص ۸۰ و ۸۱)

مفاخر میں ان کا حسن خلق اور خوش گفتاری
ہے، لیکن یہ چیز تمھیں سندھ کی باندیوں اور
عورتوں میں بھی ملے گی، اور وہاں کے
لوگوں میں ایک وصف یہ بھی ہے کہ سندھی
غلاموں سے بہتر پکانے والے نہیں ملتے،
انھیں فطری طور سے کھانا پکانے کا ذوق
ہوتا ہی، ہندوستان والوں کے لئے باعث
فخر یہ بھی ہے کہ صراف اور روپیہ کا کاروبار
کرنے والے اپنی تھیلیاں اور خزانے صرف سندھیوں
اور اُن کی اولاد ہی کے سپرد کرتے ہیں، اسلئے
کہ وہ سندھیوں کو سب سے زیادہ صراف کے
کاموں میں ماہر، قابلِ اطمینان، اور ایماندار
سمجھتے ہیں، روم و خراسان والوں کوئی اپنے
خزانے کی کنجیاں نہیں دیتا، لوگ برکت کیلئے
بھی سندھیوں کو خزانچی بناتے ہیں، کیونکہ بصرہ
اور بھارات کے بندر والوں نے جب دیکھا کہ
فرج ابو روح سندھی نے اپنے آقا کے لئے بڑی
دولت اور جائداد پیدا کی ہے تو ہر شخص سندھی
غلام خریدنے کی خواہش کرنے لگا،

Marfat.com

خرداذبہ

ابن خرداذبہ کا نام عبید اللہ کنیت ابو القاسم باپ کا نام عبد اللہ دادا کا احمد اور پردادا کا خرداذبہ تھا، اصلی وطن خراسان، اور بغداد مسکن تھا، اس کے پردادا خرداذبہ مجوسی تھے، مگر برامکہ کے ہاتھ پر اسلام لائے، ابن خرداذبہ عباسی خلیفہ معتمد کے زمانہ میں ڈاک اور خفیہ اطلاعات کے محکمہ کا افسر تھا، اور اس کے خاص مصاحبوں اور ندیموں میں شمار ہوتا تھا، اس نے کئی کتابیں لکھی تھیں، مگر ان میں مشہور اور مطبوعہ یہی المسالک والممالک ہے، جو عربی زبان میں جغرافیہ کی پہلی کتاب ہے جس میں ہندوستان کا کچھ ذکر ملتا ہے، اور مطبع بریل لیڈن سے ۱۸۸۹ء میں ڈی غوجی (De goeje.) نے اسے فرنچ ترجمہ کے ساتھ شائع کیا ہے، اس میں بغداد سے مختلف ملکوں کی آمد و رفت کے راستوں اور مسافتوں کے علاوہ دوسرے تاریخی معلومات بھی درج ہیں، اور ہندوستان کے بری و بحری راہوں اور یہاں کی مختلف ذاتوں کا بھی تذکرہ ہے، ابن خرداذبہ اگرچہ ہندوستان نہیں آیا تھا، مگر اس کے عام معلومات کی بنیاد بطلیموس کا جغرافیہ اور خاص معلومات کا دارومدار اس کے محکمہ کے سرکاری اطلاعات پر ہے، اور اس کے عہدہ کی وجہ سے اکثر تاجروں اور مسافروں سے اس کی ملاقاتیں بھی ہوتی رہتی تھیں، اس لئے اس کے یہ ذاتی معلومات ایک ہندوستانی سیاح کے معلومات سے کم درجہ کے نہیں ہیں، ابن خرداذبہ نے اسے تیسری صدی ہجری کے وسط میں لکھا ہے، اس کی پیدائش ۲۱۱ھ مطابق ۸۲۶ء اور وفات کا سال ۳۰۰ھ مطابق ۹۱۲ء کے قریب ہے،

Marfat.com

المسالک والممالک

ومن ملوك الهند جابة وملك الطافن وملك الجزر وغابة وَرهمی وملك قامرون، (ص۱۶)

یہان کے راجاؤں میں جابہ[۱]، طافن[۲]، جزر[۳]، غابہ[۴]، رہمی[۵]، اور قامرون[۶] کے راجہ ہیں،

(بقیہ حاشیہ ص ۹) حیدرآباد میں داخل ہے،

ابن خرداذبہ نے جس راجہ بلہرا کا ذکر کیا ہے اس کا نام امود گھ بدش ولھب رائے تھا، اس کی حکومت کا زمانہ ۸۱۵ء سے ۸۶۰ء تک ہے، اس راجہ نے اپنے طویل عہد حکومت مین بڑی فتوحات حاصل کین جن انتظام کے لحاظ سے بھی یہ بہترین راجہ تھا، اسے عربوں سے بڑی محبت تھی، آخر عمر میں تخت سے دست بردار ہوکر عبادت الٰہی میں مشغول ہوگیا تھا، اور اس کا لڑکا اس کا جانشین ہوا، (تاریخ گجرات)

[۱] یہ گوجروں کے ایک گروہ کا نام ہے، جسے سنسکرت میں چاپ کہا جاتا تھا، شاہان گوجر کے مولف کا بیان ہے کہ چاپ یا چپہ اور چوڑا گوجروں کی دو مشہور قومیں اور اعلیٰ طبقہ میں شمار ہوتی ہیں، چاپہ، چپوت کتھ کے معنی مضبوط کمان اور چوڑا اڈوا کو بھی کہتے ہیں، غالباً ان اوصاف سے اُن کا یہ گوت مشہور ہوا، اس لئے چاپہ تعریفی اور چوڑا تحقیری لقب گوجرون کا ہے،

ابن رستہ نے غالباً اسی کو "نجابۃ" لکھا ہے، جیسا کہ بعض نسخوں میں اس کی جگہ جابۃ ہی ملتا ہے، اور یہ بھی بتایا ہے کہ ان کا تعلق سلوقی خاندان سے ہے، اگر اسے صحیح مان لیا جائے تو ثابت ہوجاتا ہے کہ چاپ کسی زمانہ میں یمن سے آئے ہوں گے، کیونکہ سلوق یمن کی ایک بستی کا نام ہے، اور وہان کی تلوارین، زرہیں، اور کتے مشہور ہیں، عرب شعرا کے کلام میں ان کا ذکر ملتا ہے اس لئے اسی کی طرف یہ خاندان بھی مشہور ہوگا،

[۲] لفظ طافن کی اصلیت میں یورپین محققوں کا اختلاف ہے، یہ لفظ طافن کے بجائے طاقن بھی بعض نسخون میں ملا ہے، اس کو بعضون نے موجودہ اورنگ آباد دکن کے قریب بتایا ہے بعض اس کو کشمیر کے پاس کہتے ہین، لیکن میرے نزدیک یہ طاقن لفظ ہے، اور یہ دکھن کی خرابی ہے، (عرب و ہند کے تعلقات) [۳] یہ لفظ اصل میں

Marfat.com

من الفهرج الی الطابران — فرج[1] سے مکران[2] کے علاقہ طاہران[3]

من عمل مکران عشرۃ فراسخ ثم — کا فاصلہ ۳۰ میل، پھر باسور[4] نجان شہر

الی باسور نجان مدینۃ الخزون — خزون کا ۴۲ میل، پھر قریہ یحییٰ بن عمرو

(بقیہ حاشیہ ص ۱۰) گجر ہے گوجر راجہ گجرات کے راجہ تھے جب گوجر قوم ہندوستان فتح کرکے ابو ہوتے ہوئے اس ملک میں آئی تو انھوں نے اپنے جنوبی مقبوضات کے تین حصے کئے، سب سے بڑے حصہ کا نام مہاراشٹر اور دوسرے کا گوجرا ٹھ اور تیسرے کا سوراٹھ رکھا، جنھیں آج کل مہاراشٹر (مرہٹہ دیس) گجرات، اور سورٹھ (کاٹھیاوار) بولتے ہیں، ششمۂ کے مسلمان اس کو جزر بولتے تھے، جو گجرات کا معرب ہے، اور گجر مخفف ہے گوجر کا، پھر ہندوستان کے ترکی فاتحوں نے گوجرا ٹھ سے گجرات بنا دیا، اور یہی نام اس وقت معروف و مشہور ہے (تاریخ گجرات) ۵۳ یہ اصل میں گابہ ہے، جو ہندوستان کی ایک قوم کا نام ہے، اور اب بھی ہندستان میں موجود ہے (شاہانِ گوجر ص ۵۲۴) ۵۴ غالباً روہان یا اراکان واقع برہما ہے، مولف شاہانِ گوجر کہتے ہیں کہ یہ لفظ برہما ہے، عرب مورخین نے الف کو بصورت ی لکھا برہما کا برہمی ہوگیا اور ب کا شش نقل در نقل میں اڑ گیا، رہمی رہ گیا۔ (دیکھو ص ۵۱) ۵۵ اس سے کامروپ مراد ہے، اب اسے آسام کہا جاتا ہے، یہ ہندوستان کے شمالی اور مشرقی سرحد پر واقع ہے یہاں کے راجہ کو قامرون (راجہ کامروپ) کہتے ہیں، یہاں گینڈا بہت ہوتا ہے، سونے کی کان بھی ہے، عود اور اسلحہ تیز کرنے کا پتھر بھی بہت اعلیٰ ہوتا ہے،

(دیکھو تاریخ سندھ)

۵۱ ابن خرداذبہ کے زمانہ میں تاجروں کے جو قافلے خراسان سے مکران اور سندھ وغیرہ جاتے تھے، اس میں اُن کی مسافتوں اور منزلوں کا ذکر پہلی منزل فرج تھی، اس نام کے تین شہر آباد تھے، یہ صوبہ کرمان کا شہر ہے، جو وہاں کے دو شہروں ہرم اور نرماسیر کے مشرق اور بادیۂ ایران کے کنارے واقع تھا، سیرجان سے مشرق کی طرف مکران جانے والی سڑک ہرم اور نرماسیر ہوتی ہوئی فرج پہنچتی تھی (دیکھو جغرافیہ خلافتِ مشرقی ص ۲۹۶، ۲۹۳، ۲۹۱، ۲۸۰، ملخصاً ایک

Marfat.com

خرداذبہ

ابن خرداذبہ کا نام عبید اللہ کنیت ابو القاسم باپ کا نام عبد اللہ دادا کا احمد اور پردادا کا خرداذبہ تھا، اصلی وطن خراسان، اور بغداد مسکن تھا، اس کے پردادا خرداذبہ مجوسی تھے، مگر برامکہ کے ہاتھ پر اسلام لائے، ابن خرداذبہ عباسی خلیفہ معتمد کے زمانہ میں ڈاک اور خفیہ اطلاعات کے محکمہ کا افسر تھا، اور اس کے خاص مصاحبوں اور ندیموں میں شمار ہوتا تھا، اس نے کئی کتابیں لکھی تھیں، مگر ان میں مشہور اور مطبوعہ یہی المسالک والممالک ہے، جو عربی زبان میں جغرافیہ کی پہلی کتاب ہے جس میں ہندوستان کا کچھ ذکر ملتا ہے، اور مطبع بریل لیڈن سے ۱۸۸۹ء میں ڈی غوجی (De goeje.) نے اسے فرنچ ترجمہ کے ساتھ شائع کیا ہے، اس میں بغداد سے مختلف ملکوں کی آمد و رفت کے راستوں اور مسافتوں کے علاوہ دوسرے تاریخی معلومات بھی درج ہیں، اور ہندوستان کے بری و بحری راہوں اور یہاں کی مختلف ذاتوں کا بھی تذکرہ ہے، ابن خرداذبہ اگرچہ ہندوستان نہیں آیا تھا، مگر اس کے عام معلومات کی بنیاد بطلیموس کا جغرافیہ اور خاص معلومات کا دارومدار اس کے محکمہ کے سرکاری اطلاعات پر ہے، اور اس کے عہدہ کی وجہ سے اکثر تاجروں اور مسافروں سے اس کی ملاقاتیں بھی ہوتی رہتی تھیں، اس لئے اس کے یہ ذاتی معلومات ایک ہندوستانی سیاح کے معلومات سے کم درجہ کے نہیں ہیں، ابن خرداذبہ نے اسے تیسری صدی ہجری کے وسط میں لکھا ہے، اس کی پیدائش سنہ ۲۱۱ھ مطابق سنہ ۸۲۶ء اور وفات کا سال سنہ ۳۰۰ھ مطابق سنہ ۹۱۲ء کے قریب ہے،

Marfat.com

المسالک والممالک

ملک الھند الاکبر ملبھرا ای ملک الملوک ہندوستان کا سب سے بڑا راجہ ملبرا[1] (مہاراجہ) ہے

---

[1] راجہ ملبرا کا تذکرہ اکثر عرب مصنفین کے بیان میں آئے گا، اس لئے اس کے متعلق مختصر نوٹ تحریر کر دینا مناسب ہوگا، "ملبرا" اصل میں ولبھ راے کی بگڑی ہوئی شکل ہے، یہ دکھنی راشٹر کوٹ خاندان کے راجاؤں کا لقب ہے، اس خاندان میں جو پہلا شخص ظاہر ہوا وہ شری بھٹ ٹارک۔ ہے جس نے گجرات پر ۵۰۹ء سے ۵۲۰ء تک حکومت کی، اسی شخص کو ولبھی پور کا بانی کہا جاتا ہے، مسٹر بھنڈارکر نے ملبرا کو "ولقطون بھلا" اور "را" سے مرکب بتایا ہے، را بمعنی راجہ، اور بھلا بمعنی معظم و مکرم۔ ولبھی پور قدیم زمانے میں ایک مستقل اور عظیم الشان شہر تھا، قدیم چینی سیاح ہیونگ شیانگ چین" کا بیان ہے کہ لاریکا (لار یعنی بھروچ) کے اتر میں واقع ہے، البیرونی کا بیان ہے کہ انہلواڑہ سے دکھن میں پڑتا ہے، الیٹ صاحب کے بیان کے مطابق موجودہ ریاست بھاؤنگر سے ۲۰ میل اور بندر گھوگھ کے درمیان آباد تھا، موجودہ تحقیق بھی قریب قریب یہی ہے، کہ گھیلا روندی کے کنارے وڈا نامی گاؤں کے پاس ولبھ یا ولبھی نام کا ایک چھوٹا سا گاؤں ہے جس کو اس شہر کی یادگار سمجھنا چاہئے، اس شہر کی تباہی کے متعلق مختلف کہانیاں بیان کی جاتی ہیں، مولانا سید سلیمان ندوی نے لکھا ہے کہ یہاں کے راجاؤں کا مذہب بودھ اور بعضوں کا جین تھا، اور انھیں دونوں کے جھگڑوں میں شاید اس کا خاتمہ ہوا،

ولبھ راجاؤں کی حکومت گجرات، کاٹھیاواڑ، کچھ اور کوکن وغیرہ علاقوں پر مشتمل تھی، ان کا اصل پایۂ تخت ناسک تھا، جو پہلے بدل کر مال کھیٹ، پھر مانگھیڑ ہو گیا، اسی کو عرب سیاحوں نے معرب کر کے مانکیر کر دیا ہے، اس کا شمالی عرض البلد، ۲۱ درجہ ۱۰ دقیقہ اور مشرقی طول البلد، ۷۴ درجہ ۱۳ دقیقہ ہے، یہ مقام ریاست

Marfat.com

اربعة عشر فرسخا ثم الی قریة یحیی — کا ۳۰ میل پھر ہزارہ کا ۳۰ میل، پھر مدرکا

ابن عمرو عشرة فراسخ، ثم الی — ۳۰ میل، پھر بوسارہ کا، ۲۰ میل، پھر درک

هذار عشرة فراسخ ثم الی مدر — باموبہ کا، ۲۰ میل، پھر تجین کا ۳۰ میل پھر

(بقیہ حاشیہ ص ۱۱) وسیع ملک ہے، گذشتہ زمانہ میں اکثر اوقات یہ علاقہ والیٔ سندھ کے ماتحت رہا ہے، اس لئے اکثر عرب سیاحوں نے اس کو بھی سندھ میں شمار کیا ہے، چنانچہ ابن رستہ نے بھی لکھا ہے کہ سندھ کی سرحد تیز (مکران کے پایۂ تخت سے شروع ہوتی ہے، (دیکھو الاعلاق النفیسہ ص ۸۰) چونکہ اصطخری وغیرہ نے اس کے حالات کسی قدر تفصیل سے لکھے ہیں، اس لئے مزید تفصیل بیان کرنی ضروری نہیں معلوم ہوتی ۵۳ مکران کی سرحد طاہران سے شروع ہوتی ہے، (دیکھو تاریخ سندھ ص ۱۹۸) شہر طوس جو خراسان کا مشہور و مردم خیز شہر ہے، اور طاہران اور نوقان دو شہروں سے مل کر بنا تھا، اُن کے ماتحت ایک ہزار سے زیادہ قریے تھے، خلیفہ ثالث حضرت عثمانؓ کے زمانہ میں مسلمانوں نے اس شہر کو فتح کیا تھا، چوتھی (دسویں) صدی میں خراسان کے ربع نیشاپور میں دوسرے درجہ کا شہر تھا، تیسری صدی ہجری میں طوس کے دو حصوں میں نوقان بڑا تھا، اور چوتھی صدی میں طاہران اس سے بڑھ گیا، طاہران کا قلعہ مشہور تھا، اس کی عمارت عظیم الشان تھی، اور بہت دور سے دکھائی دیتی تھی، وہاں کے بازاروں میں مالِ تجارت کی بہتات تھی، جامع مسجد نہایت خوبصورت تھی، ۶۱۷ھ مطابق ۱۲۲۰ء میں اس تمام علاقے کو مع طوس کے دو شہروں یعنی نوقان اور طاہران مغلوں کے جرگوں نے خوب لوٹا اور تباہ کیا (دیکھو معجم البلدان ج ۶ ص ۱۷ اور جغرافیہ خلافت مشرقی ص ۴۹۳ تا ۵۹۵) ۵۴ نے مصنف نے خرون کا شہر بتایا ہے، اور خرون خراسان کا علاقہ ہے (دیکھو معجم البلدان ج ۳ ص ۴۲۶) زمانہ وسطیٰ میں خراسان کا اطلاق اس ملک پر ہوتا تھا جس میں تمام اسلامی صوبے بادیۂ ایران کے مشرق سے شروع ہو کر ہندوستان کے پہاڑوں کی سرحد تک واقع ہوئے تھے، ان وسیع معنوں میں خراسان کی حدود کے اندر سمتِ شمال مشرق میں تمام ملک ماوراء النہر اور سمتِ جنوب میں سجستان مع توہستان شامل ہو جاتا تھا، اور خراسان کی

Marfat.com

عشرۃ فراسخ ثم الی موسارۃ	تجین[۵۱] سے بلوچیوں[۵۲] کی شاہراہ کا ۳۰ میل، پھر
تسعۃ فراسخ ثم الی درک بامویہ	نمک کے پہاڑ کا ۱۸ میل، پھر نخل کا ۲۰
تسعۃ فراسخ ثم الی تجین عشرۃ	میل، پھر قلمان کا ۱۸ میل، پھر سراے خلف
فراسخ ثم الی مقاطعۃ البلوص	کا ۱۲ میل، پھر قنز پور[۵۳] کا ۹ میل، پھر حلیس کا
عشرون فرسخا ثم الی الجبل المالح	جو قندابیل[۵۴] کے راستہ پر ایک صحرا ہے ۶۰ میل

(بقیہ حاشیہ ص ۱۱ و ۱۲) ۴ دور کی سرحدیں وسط ایشیا کی طرف دشت قبچاق اور ہندوستان کی طرف ہندوکش کے سلسلوں تک پہونچتی تھیں، اس کے بعد خراسان کی حدود اتنی وسیع نہیں رہیں، اور زمانۂ وسطیٰ کے صوبہ خراسان کے متعلق یہی سمجھنا آسان ہوگا کہ شمال مشرق میں یہ صوبہ دریاے جیحون تک پھیلا ہوا تھا، مگر ابھی تک ہرات سے آگے پہاڑی علاقے جو اب افغانستان کا شمالی مغربی حصہ ہیں، اس میں شامل تھے، اُن کے علاوہ دریاے جیحون کے بالائی حصے کا ملک بابیر کی سمت کا جہاں تک کہ عربوں کو اس کا علم تھا خراسان کے اضلاع بعید میں شمار ہوتا تھا، (دیکھو جغرافیۂ خلافت مشرقی باب بست و ہفتم ص ۴۸۲ و ۵۰۳)

۵۱ یہ سب غیر معروف مقامات کے نام ہیں، جو مسافروں کو راستے میں پڑتے تھے،

۵۲ کرمان کی سرحد پر قفص اور بلوص نام کی دو وحشی قومیں آباد تھیں، ۵۳ زمانۂ وسطیٰ میں کرمان کا دارالحکومت تھا، اور ملک کے اندرونی حصہ میں اس جگہ واقع تھا، جسے آج کل پنج گور کہتے ہیں،

(دیکھو خلافت مشرقی ص ۴۹۵)

۵۴ قندابیل (گنداوی) اس شہر کا اصل نام گندابھیل رہا ہوگا کسی زمانہ میں یہاں بھیلوں کی حکومت تھی، زمانۂ وسطیٰ میں سندھ کے بڑے خوشحال اور آباد شہروں میں شمار ہوتا تھا، اور یہاں سے خرما کی بہت برآمد ہوتی تھی،

(تاریخ سندھ)

Marfat.com

ستة فراسخ ثم الی النخل تسعة — پھر سراے واران کا ۳۰ میل، پھر جشیہ کا

فراسخ ثم الی قلمان ستة فراسخ — ۳۰ میل، پھر قصدار[1] کا ۳۰ میل، قصدار

ثم الی سرای خلف اربعة فراسخ — سے جور کا ۲۰ میل، پھر سروشان کا

ثم الی قنزبور ثلثة فراسخ ثم — ۲۰ میل، پھر قریہ سلیمان بن سمیع کا ۴

الی حبس علی طریق قندابیل — میل اور قریہ سلیمان خراسان سے بندر

مفازة عشرون فرسخا ثم الی — اور ہندوستان جانے والوں کا بندرگاہ

سرای داران عشرة فراسخ ثم — ہے قریہ سلیمان سے منصورہ[2] کا فاصلہ

الی الجبیثة عشرة فراسخ ثم الی — ۲۴۰ میل ہے، اس طرح گویا مکران کی

قصدار عشرة فراسخ ومن — ابتدائی سرحد سے منصورہ کا فاصلہ

قصدار الی الجور اربعون فرسخا ثم — ۱۰۷۴ میل ہے، اور یہ راستہ جاٹوں کے

---

[1] قصدار اور قزدار ایک ہی شہر کے نام ہیں، یہ طوران کا پایۂ تخت رہ چکا ہے ایک صحرا میں واقع تھا، اُس کے بیچ میں ایک قلعہ تھا، (تاریخ سندھ)

[2] یہ پرانے زمانہ میں ایک آباد و شاداب اور سندھ کا مرکزی شہر رہ چکا ہے، جو دریاے سندھ کے کنارے ایسی جگہ پر آباد تھا کہ دریا کی ایک شاخ نے نکل کر اسے جزیرہ کی طرح بنا دیا تھا۔ اس کا پرانا نام ہندی میں سہنوا تھا، مگر اہل ایران اس کو برہمن آباد کہتے تھے، بعد میں بعض فوجی اور سیاسی ضرورتوں سے سندھ میں عربوں کو خود اپنے شہر بسانے پڑے تو حکم بن محمد بن قاسم نے برہمن آباد سے ۴ میل کے فاصلہ پر یہ شہر آباد کیا، اور خوش فالی کے لئے منصورہ نام رکھا، لیکن پانچویں صدی ہجری کی ابتدا میں اس شہر کا خاتمہ ہوگیا،

(عرب و ہند کے تعلقات)

Marfat.com

الی اسروشان اربعون فرسخاً ثم
الی قریۃ سلیمان بن سمیع ثمانیۃ
وعشرون فرسخا وقریۃ سُلیمان
ھذہ فرضۃ من جائ من خراسان
یرید السّند والھند ثم الی
المنصورۃ ثمانون فرسخا فمن
اوّل عمل مکران الی المنصورۃ
ثلثمائۃ وثمانیۃ وخمسون فرسخا
والطریق فی بلاد الزط وھُم
ومن زرنج مدینۃ سجستان
الی الملتان مسیرۃ شھرین و
وسمیت الملتان فرج بیت
الذھب لان محمد بن یوسف
اخا الحجاج بن یوسف اصاب
فی بیت بھا اربعین بھارا ذھبا
والبھار ثلثمائۃ وثلثۃ وثلثون

ملک سے گذرتا ہے، اور جاٹ قوم کے
لوگ راستے میں امن وامان کے محافظ اور
ذمہ دار ہیں،

سجستان کے شہر زرنج سے ملتان[1] دو
مہینہ کی راہ ہے، اور ملتان کو فرج بیت
الذہب (سنہری سرحد) کہتے ہیں کیونکہ
حجاج کے بھائی محمد بن یوسف نے یہاں
ایک گھر کے اندر، ۴۰ بھار سونا پایا تھا،
اور بھار ۳۳۳۱ من کا ہوتا ہے، اسی
بنا پر ملتان کو فرج بیت الذہب کہتے ہیں،

---

[1] ملتان، ہندوستان کا پرانا مشہور اور بڑا شہر ہے، کسی زمانہ میں یہ ایک ریاست کی حیثیت رکھتا تھا، اور یہاں ایک بتخانہ تھا، جس کی یاترا کے لئے تمام ہندوستان سے لوگ آتے تھے، اور بیش بہا اور قیمتی چیزیں اس کی نذر کرتے تھے (تاریخ سندھ)

Marfat.com

منا قسمیت فرج بیت الذهب والفرج التغر یکون مبلغ ذلک الذهب الفی الف ثلثمائة الف وسبعة وتسعین الفاً وستمائة مثقال، (ص ۵۵ و ۵۶)

اس سونے کے ذخیرے کا وزن ۲۳۹۷۰۰۰ مثقال کے برابر تھا،

بلاد السند القیقان ومنبة و مکران والمید والقندهار قال

سندھ کے شہروں میں قلات[۵۲]، منبۃ[۵۳]، مکران[۵۴]، میذ[۵۵]، قندھار[۵۶] اور قندھار کے متعلق ابن

---

[۵۱] ابن خرداذبہ نے سندھ کے ضمن میں جن شہروں کا نام لیا ہے اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ وہ بلوچستان کے بعد گجرات تک سندھ ہی کا علاقہ سمجھتا ہے، اور یہی حال تمام قدیم مورخین عرب کا ہے [۵۲] قلات، کیزکانان یا قیقان (کیکان) ایک ہی نام ہیں، یہ ملک طوران کا خوشحال شہر اور بادشاہ کا پایۂ تخت تھا [۵۳] یہ بھی حدود مکران میں داخل اور معدنی کی پیداوار کے لئے مشہور تھا [۵۴] یہ ایک قدیم آرین قوم کا نام ہے، جو وادیٔ سندھ میں آباد اور نہایت وحشی اور جنگ جو تھی، جاٹ اُن کے حریف ہوتے تھے، راجہ لنکا نے حجاج کے لئے جو جہاز تحفوں کے ساتھ روانہ کیا تھا، اسے اسی قوم نے دیبل کے بندرگاہ کے قریب لوٹ لیا تھا، ان ہی کے نام پر یہ شہر رہا ہوگا، جو سندھ کے ماتحت تھا،

(تاریخ سندھ ص ۱۴۱)

[۵۵] قندھار (گندھار) گو یہ سندھ کا مشہور اور پُررونق شہر سمجھا جاتا تھا، لیکن اس کی حیثیت مستقل ریاست کی بھی تھی، یہ برہمنوں اور رشیوں کا مرکز بھی رہ چکا ہے، یہاں سندھ کا ایک معاون دریا رند (رادی) بہتا ہے۔

(تاریخ سندھ)

Marfat.com

ابن مفرغ :-

بقندھار و من تکتب منیتہ
بقندھار یرجع دونہ الخبر
وقصدار والبوقان و
قندابیل وفنزبور وارمابیل
والدیبل وقنبلی وکنبایا وسھبان

مفرغ کا شعر ہے :-

قندھار میں جس کی موت لکھی ہو
اس کی خبر نہیں مل سکتی،
قصدار، بوقان[1]، قندابیل، قنزپور،
ارمائیل[2]، دیبل[3]، قنبلی[4]، کھمبایت[5]، سہبان[6]

---

[1] بوقان (توقان) علاقہ بدھ کا شہر تھا، اور ۲۷۹ھ تک یہ شہر آباد تھا، [2] ارمائیل (ارمن بیلہ) مکران کی سرحد پر اس کے اور دیبل کے درمیان سمندر کے کنارے ایک بڑا شہر تھا [3] دیبل، دریائے سندھ کے مغربی جانب سمندر پر کسی زمانہ میں ملک سندھ کا سب سے بڑا شہر، بندرگاہ اور تجارتی مرکز رہ چکا ہے لیکن اب یہ بھی پتہ نہیں چلتا کہ وہ کس جگہ آباد تھا، بعض لوگ بھنبھور واقع کراچی کو اور بعض ٹھٹھہ کو قدیم دیبل (دیول) بتلاتے ہیں، (تاریخ سندھ) [4] دیبل اور مکران کے درمیان ایک بڑا اور ساحلی شہر ہے [5] کھمبایت یہ گجرات میں سمندر کے کنارے ایک بڑا بندرگاہ تھا، بیڑ، نیزہ، چاول، شہد، اور ناریل کے لئے مشہور تھا، یہاں سے جوتے ساری دنیا میں برآمد کئے جاتے تھے، (تاریخ سندھ) [6] سدوسان۔ اس شہر کا مختلف زمانہ میں سدوسان، سیوستان، سہوان اور سیوان الگ الگ نام رہا ہے، آج کل سیوہن کہتے ہیں، یہ بھی گجرات کا علاقہ اور سمندر کے کنارے آباد ہے، (تاریخ سندھ) [7] راسک۔ خروج کے ملک کا صدر مقام تھا یہاں کی آبادی بہت تھی، اور تجارتی منڈی بھی تھا، (تاریخ سندھ) [8] رور راجہ داہر کے عہد میں پایہ تخت اور سندھ کا بڑا اور تجارتی شہر تھا، دریائے سندھ کے مشرقی جانب یہ اور اس کا قلعہ ایک بلند پہاڑ پر واقع تھا، ساتویں صدی ہجری میں دریا کے رُخ پھیر لینے کی وجہ سے ویران ہوگیا، اب اس سے پانچ میل کے فاصلہ پر روہڑی (نزد خیرپور ضلع سکھر) نام کا ایک دوسرا گاؤں آباد ہے، (تاریخ سندھ)

Marfat.com

وسد وسان وراسك والرور
وساوند ری والمولتان وسندان
والمندل، والبیلمان وسرشت
والکیرج ومرمد وقالی ودھنج
وبروص وکان عمران بن موسی
البرمکی ضمن السند علی ان یحمل منها
بعد کل نفقة الف الف درھم

(ص ۵۶-۵۷)

ملتان، سندان، منڈال، بھیلمان،
سرشت، کیرج، مرمد، کالی، ودھنج،
اور بھروچ وغیرہ ہیں، اور عمران بن
موسیٰ برمکی نے سندھ سے اخراجات
پورا کرنے کے بعد دس لاکھ درھم
بیت المال بھیجنے کی ضمانت لی تھی،

---

۵۱ سندان۔ صوبہ سندھ سے متصل دریائے سندھ کے کنارے گجرات کا مشہور اور نہایت سرسبز و شاداب شہر ہے یہاں کی آب و ہوا گرم ہے (تاریخ سندھ) ۵۲ منڈل راجہ کامروپ (آسام) کے ماتحت دریائے برہمپتر کے کنارے ایک چھوٹا شہر ہے، جہاں عود بہت نکلتا ہے (تاریخ سندھ) ۵۳ بھیلمان یہ سندھ، گجرات، کاٹھیاوار، اور مارواڑ کی سرحد پر واقع تھا، اور کسی زمانہ میں بھیلوں اور پھر گوجروں کا پایۂ تخت تھا (تاریخ سندھ) ۵۴ سرست (سورٹھ) کاٹھیاوار کا قدیم نام ہے (تاریخ سندھ) ۵۵ کیرج، یا کورج، موجودہ جے پور کا نام تھا، اور کسی زمانہ میں مشہور ہندوستانی راجہ داہر کی یہاں حکومت تھی، (تاریخ سندھ) ۵۶ غالباً معبر ہوگا، اہل عرب مدراس میں ملیبار کے دوسرے مقابل ساحل کو معبر کہتے تھے، اور اس کا موجودہ نام کارومنڈل ہے، جہاں کا عود مشہور ہے، اور یہ ملیبار کے پورب میں کولم (ٹراونکور) سے ۳، ۴ دن کی مسافت پر واقع ہے، اور قالی (گالی) سیلون کی بندرگاہ ہے، آج بھی یہاں سے یورپ اور آسٹریلیا کو جہاز جاتے ہیں،

(عرب و ہند کے تعلقات ص ۶)

Marfat.com

ثم الی ثارا مسیرۃ سبعۃ ایام
وھی الحد بین فارس والسند
ومن ثارا الی الدیبل مسیرۃ
ثمانیۃ ایام ومن الدیبل الی
مصب مھران نھر السند فی
البحر فوسخان - ومن السند ایضا
القسط والقنا والخیزران،

ومن مھران الی اوتکین وھی
اول ارض الھند مسیرۃ اربعۃ
ایام وفی ھذہ الارض ینبت
القنا فی جبالھا والقرع فی اودیتھا
واھلھا عتاۃ مردۃ لصوص و
منھا علی فرسخین المید لصوص
ومنھا الی کولی فرسخان ومن کولی
الی سندان ثمانیۃ عشر فرسخا
وبھا ساج وقنا ومن سندان
الی نلی مسیرۃ خمسۃ ایام

(بصرہ سے ہندوستان آنے کے راستے
کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ) پھر ارمز
سے ثارا ایک ہفتہ کی راہ ہے، اور یہی
ایران اور سندھ کی درمیانی سرحد ہے،
ثارا سے دیبل آٹھ دنوں کا راستہ ہے،
دیبل سے ۹ میل پر دریائے سندھ کا
دہانہ ہے، سندھ سے قسط (کٹ) نیزہ
بید اور بانس وغیرہ برآمد ہوتا ہے،
دریائے سندھ سے اوتکین ۴ دن کا
راستہ ہے، یہیں سے ہندوستان کی سرحد
شروع ہوتی ہے، سندھ کی پہاڑی
زمینوں میں بید اور نیزے[1] ہوتے ہیں
اور نشیبی علاقوں میں کاشت ہوتی ہے:
باشندے سرکش، لٹیرے اور ڈاکو قسم کے
ہیں، یہاں سے ۶ میل پر مید قوم کے ڈاکو
رہتے ہیں، اوتکین سے کولی ۶ میل پر اور
کولی سے سندان ۵۴ میل پر واقع ہے،
سندان میں ساگوان کی لکڑی اور نیزے

[1] یعنی نیزے کے پتلے بانس جو کولی سے کولم واقع ٹرانکور مراد ہیں۔

Marfat.com

وبلی الغلفل والقنا وذکر الجزیون
ان علی کل عنقود من عنا قید
الغلفل ورقة تکنه من المطر
فاذا انقطع المطر ارتفعت الورقة
فاذا عاد المطر عادت ومنها
الی بلین مسیرة یومین ومنها
الی الجبة العظمی مسیرة یومین
ومن بلین تفرق الطرق فی البحر
فمن اخذ مع الساحل فمن
بلین الی بابتن مسیرة یومین و
هی بلاد ارز ومنها میرة اهل
سرندیب ومن بابتن الی السنجلی
وکبشکان مسیرة یوم وفیها
ارز ومنها الی مصب کود
فوبا ثلثة فواصل ومنها الی
کیلکان واللوا وکنجة مسیرة

ہوتے ہیں، یہاں سے تلی[1] ۵ دنوں کا راستہ
ہے، تلی میں مرچ اور نیزے کی پیداوار ہوتی
ہے، بحری مسافروں کا بیان ہے کہ مرچ
کے ہر خوشہ پر ایک پتی ہوا کرتی ہے، جو اسے
بارش سے بچاتی ہے، اور جب بارش کا
سلسلہ موقوف ہو جاتا ہے، تو وہ پتی
اُس کے اوپر سے ہٹ جاتی ہے، اور
جب پھر بارش شروع ہوتی ہے، تو وہ
پتی اسے چھپا لیتی ہے، تلی سے بلین، اور
وہاں سے بجہ عظمیٰ کا فاصلہ دو دن
کی مسافت ہے، بلین سے سمندر کے راستے
جدا ہوتے ہیں، اور جو جہاز ساحل کے
کنارے کنارے چلتے ہیں، وہ بلین سے بابتن
دو دن میں پہنچتے ہیں، یہ دھان کا
ملک ہے، اسی پر لنکا کی غذا کا مدار ہے،
بابتن سے سنجلی اور کبشکان کا راستہ ایک
دن ہے، یہاں چاول ہوتا ہے، یہاں

---

[1] تلی۔ اس نام کے دریا کے کنارے چار شہر اور سب راجہ بلہرا کی حکومت میں شامل ... اور نیزوں کے لئے مشہور تھا، (تاریخ سندھ)

Marfat.com

منها الى سمند وعشرة فراسخ

وفيها ارز يحمل اليها العود من

مسيرة خمسة عشر يوماً وعشرين

يوماً فى ماء عذب من كامرون و

غيرها ومن سمندرانى اورنشين

اثنا عشر فرسخاً وهى مملكة عظيمة

فيها فيلة ودواب وجواميس

وامتعة كثيرة وملكها عظيم

القدر ومن اورنشين الى ابينه

مسيرة اربعة ايام وبها فيلة

ايضاً،

(ص ٩٢ تا ٩٣)

وملوك الهند واهلها يبيحون

الزنا ويحرمون الشراب الا الملك

سے گودا فرید[1] کا دہانہ ۹ میل ہے، اور وہاں

سے کیلکان، لوا اور کنجہ[2] دون کی راہ ہے

ان مقامات میں گیہوں اور دھان دونوں

ہوتا ہے، یہاں سے سمندر کا فاصلہ ۳۰ میل

ہے، یہاں چاول ہوتا ہے، اور کامرون

(آسام) وغیرہ سے عود ۱۵، ۲۰ دنوں

میں شیریں پانی کے ساتھ آتا ہے، سمندر

سے اور بچین ۳۶ میل پر ہے، اور بچین ایک

بڑی سلطنت ہے اس میں ہاتھی، مویشی،

بھینسیں اور بہت سی چیزیں ہوتی ہیں، راجہ

بڑا صاحب حیثیت اور عظیم المرتبت ہے اور بچین

سے ابینہ ۴ دنوں کا راستہ ہے، یہاں

بھی ہاتھی پائے جاتے ہیں، (دوسرے جہاز

بلین سے لنکا پھر جاوا اور بعض بلین سے براہ

راست چین چلے جاتے ہیں)

ہندوستان کے راجا اور باشندے زنا

کو مباح اور شراب کو حرام سمجھتے ہیں

---

[1] یعنی دریائے گوداوری جو دکن کا ایک دریا اور مغربی گھاٹ سے نکل کر خلیج بنگالہ میں گرتا ہے،

[2] کنجہ صوبہ اران کا بڑا شہر اور پایہ تخت تھا،

Marfat.com

قمار فانه یجرہ الزنا والشراب
وملك سرندیب یحمل الیه
الملح من العراق، ویشربها،
وملوك الهند ترغب فی اقتناء
سمك الفیلة وتزید فی اثمانها
الذهب الکثیر وادفعها تسع
اذرع الافیلة الاغباب فانها
عشرا اذرع واحدی عشرة ذراعا
واعظم ملوك الهند بلهرا وتفسیره ملک
الملوك ونقش خاتمه من ودک
لا مرولی مع انقطاعه وینزل
الکمکم بلاد الساج وبعده ملک
الطافن وبعده جابة وبعده
ملك الجزر وله الدراهم الطاهریة
وبعده غابة وبعده دهمی و
بینه وبین هنوکا مسیرة سنة

گر قمار کا راجہ زنا اور شراب دونوں کو
حرام سمجھتا ہے، لنکا کے راجہ کے لئے عراق
سے شراب جاتی ہے، اسی کو وہ پیتا ہے،
ہندوستانی راجہ قدآور ہاتھی پالنے
کے بڑے شوقین ہیں، اور انھیں بڑی
بڑی قیمتیں اور بہت سا سونا دے کر خریدنے
ہیں سب سے اونچے قد کا ہاتھی ۹ گز کا
ہوتا ہے، البتہ اغباب کے ہاتھی ۱۱۱۰
ہاتھ کے ہوتے ہیں،
ہندوستان کا سب سے بڑا راجہ بلہرا (ولبھ
راے) ہے، جس کے معنی ہی شہنشاہ
(مہاراج) ہوتے ہیں، اس کی انگوٹھی میں
کندہ تھا کہ جو شخص تجھ سے کسی غرض
کی وجہ سے محبت کرے گا، وہ اپنی غرض
پوری نہ ہونے کی وجہ سے تجھ سے کنارہ کش
ہو جائے گا، راجہ بلہرا سا گوان کے ملک
کوکم میں رہتا ہے، اس کے بعد طافن پھر

۱؎ یعنی راس کماری جہاں کا عود مشہور ہے، اور عرب اسے عود قماری کہتے تھے ۲؎ اس سے سیلون کے جنگل
مراد ہیں ۳؎ کمکم (کولم) موجودہ کوکن جو ٹراونکور کو چین کا علاقہ ہے، بڑا خوبصورت اور مالدار شہر اور مشہور

135613

Marfat.com

وذکروا ان له ثمنین الف فیل
وله الثیاب القطنیة الخلیة
والعود الهندی ثم یجده ملک
قامرون یتصل مملکته بالصین
وفی بلده الذهب الکثیر والکر
کدن وهی دابة لها قرن واحد
فی الجبهة طوله ذراع وغلظه
قبضتان فیه صورة من اول
القران الی اخره فاذا شق رأیت
الصورة بیضاً فی سواد کالبیج فی
صورة انسان او دابة او سمکة
او طاؤس او غیره من الطیر
فیتخذه اهل الصین مناطق
تبلغ المنطقة ما بین ثلثمائة
دینار الی ثلاثة الاف دینار
الی اربعة الاف دینار وهو

چاپ اور اس کے بعد گجرات کے راجہ ہیں
گجرات کے راجہ کا سکہ طاطریہ درہم ہیں
اس کے بعد کا بہ پھر (برھما) کی سلطنت
ہے، رہمی (برہما) اور دوسرے ممالک کا
راستہ ایک سال کا ہے، لوگوں کا بیان
ہے کہ راجہ برہما کے پاس ۵۰ ہزار ہاتھی
تھے، اس کے پاس مخملی سوتی کپڑے[۱]
عود ہندی ہے، اس کے بعد آسام کا
راجہ ہے، اس کی مملکت چین سے متصل ہے،
آسام میں بہت زیادہ سونا اور گینڈا ہوتا
ہے، گینڈا ایک جانور ہے، جس کی پیشانی
پر ایک ہاتھ لمبا، اور ۲ مٹھی موٹا ایک سینگ
ہوتا ہے، اس میں ایک تصویر ہوتی ہے
جب سینگ کو پھاڑا جاتا ہے تو سیاہی کے
اندر سفید سی تصویر نظر آتی ہے، یہ تصویر
یا تو آدمی یا کسی جانور یا مچھلی یا مور یا کسی

(بقیہ حاشیہ ص ۲۲) بندرگاہ تھا، یہاں سے جہاز عدن جایا کرتے تھے (عرب و ہند کے تعلقات ص ۲۶۹)

[۱] یہ ایک قسم کا جاوہ کا سکہ تھا، اور گجرات اور سندھ میں بھی رائج تھا، آج کل کے آٹھ آنہ کے برابر ہوتا تھا، (تاریخ سندھ ص ۱۳۷)

Marfat.com

الملوك كلهم فخر هوا لآذان۔ (ص ۶۶ تا ۶۸)

اور پرند کی ہوتی ہے، اہل چین اُس کے پٹے بناتے ہیں، ایک پٹے کی کم سے کم قیمت ۳ سو دینار اور زیادہ سے زیادہ ۳ ہزار، اور ۴ ہزار دینار تک ہوتی ہے، ان تمام مذکورہ بادشاہوں کے کان لمبے[1] ہوتے ہیں،

(چین جانیوالے ماسنوں کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ)

من مایط ذات الیسار الی جزیرۃ تیومۃ فیھا العود الھندی و الکافور ومنھا الی قمار مسیرۃ خمسۃ ایام و بقمار العود القماری وارزو من قمار الصنف علی الساحل مسیرۃ ثلثۃ ایام و بھا العود الصنفی وھو افضل من القماری لانہ یغرق فی الماء لجودتہ وثقلہ وبھا

مایط سے جو بائیں جانب پڑتا ہے، جزیرہ تیومہ سے جاتے ہیں، اس جزیرہ میں عود ہندی اور کافور ہوتا ہے، یہاں سے قمار (راس کماری) پانچ دن کا راستہ ہے، قمار میں عود قماری" اور دھان ہوتا ہے، قمار سے صنف[2] کے ساحل پر تین دن کا فاصلہ ہے، یہاں عود صنفی ہوتا ہے، جو قماری سے بہتر ہے، اور عمدہ اور وزنی ہونے کی وجہ سے

---

[1] قدیم ہندوستانی راجہ زیورات پہنتے تھے، اس لئے اُن کے کان چھدے ہوتے تھے، اب بھی ہندوؤں میں بعض قوموں کے کان چھدے ہوتے ہیں، [2] یعنی چمپہ ایک بڑا شہر اور آسام کے راجہ کے ماتحت تھا، یہاں کا عود مشہور ہے، عرب اُسے عود صنفی کہتے تھے۔

Marfat.com

بقر وجواميس۔ پانی میں ڈوب جاتا ہے، یہاں گائیں اور بھینسیں بکثرت ہوتی ہیں،

ومن مدن الهند المشهورة سامل وهورين وقالون و قندهار و قشمير، (ص ۶۸) ہندوستان کے بعض مشہور شہر یہ ہیں: سامل، ہورین[1]، قالون، گندھار اور کشمیر۔

ومن السند القسط والقنا والخيزران، (۷۱) سندھ سے قسط (کٹ) نیزہ اور بید کی برآمد ہوتی تھی،

والهند سبعة اجناس الشاكتزية وهو اشرافهم فمنهم الملك تسجد الاجناس كلها لهم ولا يسجدون لاحد والبراهمة وهؤلاء يشربون الخمر ولا نبذة۔ والكشتريّة يشربون ثلثة اقداح فقط لا تزوجهم البراهمة ويتزوجون فيهم۔ والشودرية وهم اصحاب زراعة والبيشية وهم اصحاب ہندوستانیوں کی سات قسمیں (ذاتیں) ہیں چھتری: یہ یہاں کے شرفاء ہیں، انہی میں سے بادشاہ ہوتے ہیں، اور کوسب ہندوستانی سجدہ کہتے ہیں، اور یہ کسی کو سجدہ نہیں کرتے برہمن: یہ شراب اور نشہ آور چیزیں استعمال نہیں کرتے کھتری: یہ لوگ تین پیالوں تک پی لیتے ہیں، برہمن اپنی لڑکیوں کی اُن سے شادی نہیں کرتے، مگر اُن کی لڑکیوں سے اپنی شادی کر لیتے ہیں۔ شودر، یہ زراعت

[1] یعنی موجودہ ہوائین جو ریاست گوالیار میں شامل اور ہندوؤں کا مقدس مقام ہے یہ شہر کبھی ماجیت کا دارالخلافہ رہ چکا ہے،

Marfat.com

ضاعات ومهن والسند اليه
وهُم اصحاب اللهو والملحون و
فی نسائهم جمال والذ نبذة
وهُم سمراء صحاب لهو ومعاز
ولعب،
(ص ۱۰۷)
وملل اهل الهند اثنتان و
اربعون ملة منهم من يثبت
الخالق عزوجل والرسل ومنهم
من ينفی الرّسل ومنهم النافی
لكل ذلك والهند تزعم انها
تدرك بالرقی ما اراد وا ويستفون
به السقم ويخرجونه ممن سقی
ولهم الوهم والفكر ويحلون به
ويعقدون ويفرون وينفعون
ولهم اظهار التخاييل التی يتحير
فيها الاديب ويكاد عون حابس
العطی والبرد،
(ص ۱۰۷ و ۱۰۸)

اور کھیتی کرتے ہیں، مبشی (ویش) یہ اہل
حرفہ اور پیشہ والے لوگ ہیں، چنڈال
یہ کھلاڑی اور کلاونت ہیں، اُن کی عورتیں
خوبصورت ہوتی ہیں، ڈوم، یہ گانے بجانے
اور کھیل تماشہ کرنیوالے لوگ ہیں، اُن کا
رنگ گندمی ہوتا ہے،

ہندوستان میں ۴۲ قسم کے مذہب
ہیں، بعض خدا اور رسول دونوں کو مانتے
ہیں، بعض خدا کو تو مانتے ہیں مگر رسولوں
کا انکار کرتے ہیں، بعض نہ خدا کے قائل
ہیں، نہ رسول کے، ان کا گمان ہے کہ
جھاڑ پھونک اور منتر کے ذریعہ مرادیں
حاصل کی جاسکتی ہیں، بیماری میں جھاڑ
پھونک سے علاج کراتے ہیں، اور اسی
کا پانی بھی پلاتے ہیں، ان کا اوہام وتخیلات
پر عقیدہ ہے، اور وہ سمجھتے ہیں
کہ اسی سے ان کو نفع اور نقصان پہنچتا
ہے اور وہ ایسی ایسی خیالی چیزیں ظاہر کرتے
ہیں جن کو دیکھ کر عقلیں حیران رہجاتی ہیں

Marfat.com

ثم يمضون الى السند و
الهند والصين فيحملون من
من الصين المسك والعود و
الكافور والدارصيني وغير ذلك
مما يحمل من تلك النواحي،

(عربی، فارسی رومی فرنگی، اندلسی اور
روسی زبانیں بولنے والے یہودی تاجروں
کے ذکر میں لکھا ہے کہ وہ بحر قلزم سے
بحر شرقی میں سوار ہو کر حجاز و جدہ
ہوتے ہوئے) پھر سندھ، ہند اور چین
جاتے ہیں، چین سے مشک، عود، کافور
دار چینی، اور ان علاقوں میں پیدا ہونے
والے دوسرے سامان اپنے ساتھ لاتے ہیں

ثم يركبون في دجلة الى الابلة
ومن الابلة الى عمان والسند و
الهند والصين كل ذلك متصل
بعضه ببعض،

(ص ۱۵۳، ۱۵۲)

ثم الى كرمان، ثم الى السند

پھر دریائے دجلہ میں جہازوں پر سوار
ہو کر ابلہ[1] جاتے ہیں، اور ابلہ سے عمان
پھر سندھ، ہندوستان اور چین روانہ
ہو جاتے ہیں، یہ سارے ممالک ایک دوسرے
سے قریب اور ملے ہوئے ہیں،

پھر کرمان[2]، پھر سندھ، پھر ہند اور

---

[1] ابلہ عربوں کے عراق پر قبضہ سے پہلے ایرانیوں کے زمانہ میں ہندوستان کے لئے خلیج فارس کا سب سے بڑا اور مشہور بندرگاہ تھا، جو بصرہ کے قریب واقع تھا، ابلہ سے ہندوستان کی تجارتی آمد و رفت اس کثرت سے تھی کہ اہل عرب اسے ہندوستان ہی کا ایک ٹکڑا سمجھتے تھے، چین اور ہند سے آنے والے جہاز یہیں ٹھہرتے تھے، اور یہیں سے روانہ ہوتے تھے (عرب و ہند کے تعلقات ص ۵۰)

[2] کرمان مشہور اور آباد صوبہ جس کے متعلق متعدد شہر اور گاؤں تھے، یہ فارس اور مکران، سجستان اور خراسان کے درمیان واقع ہے عرب

Marfat.com

ثم الی الهند ثم الی الصین (ص ۱۵۵)

وَاِیتُوفِیا وفیها تهامة و الیمن والسند والهند والصین واسقونیا....

(ص ۱۵۵)

ومن عجائب الارض ناد بسقلیّة وبالاندلس وبالهند تشتعل فی حجارة ان رام احد ان یحمل منها شعلة لم تتقد،

(ص ۱۵۵)

ومخرج مهران نهر السند من جبال شقنان ونهر السند هُوَ شعب نهر جیحون والیه ینسب بعض مملکة الهند بمرّ بالمنصورة ویصب فی البحر الشرقی الکبیر بعد ان تحمل منها انهار بلاد الهند (ص ۱۴۳، ۱۴۴)

پھر چین پہونچتے ہیں،

(معمورۂ ارضی کی چار قسموں میں، ایک ایتوفیا ہے، جس میں تہامہ، یمن، سندھ، ہند، چین، اور اسقونیا وغیرہ ممالک آباد ہیں،

زمین کے عجائبات میں صقلیہ، اندلس اور ہندوستان کی وہ آگ بھی ہے، جو پتھر میں بھی بھڑکتی ہے، اگر کوئی شخص اس کی چنگاری لینا چاہے تو نہیں لے سکتا، کیونکہ وہ ایسی صورت میں نہیں

دریائے سندھ کا مخرج شقنان[1] کا ایک پہاڑ ہے اور یہ دریا دریائے جیحون کی ایک شاخ ہے، ہندوستان کے بعض علاقے اس کی طرف منسوب ہیں، یہ منصورۃ سے گزرتا ہے، اور اپنے معاون ہندوستانی دریاؤں سمیت بحر مشرقی میں جا کر گر جاتا ہے،

(بقیہ حاشیہ ص ۲۷) سیاح، ہندوستان کی آمد و رفت کے سلسلہ میں مکران وغیرہ کی طرح اس کا بھی نام لیتے ہیں. (معجم البلدان ج ۳، ص ۳۴۱) [1] غالباً اس سے مراد آتش فشاں پہاڑ ہیں.

سلیمان تاجر

سلیمان سب سے پہلا عرب سیاح ہے جس کا سفرنامہ ہم تک پہونچا ہے، وہ دراصل ایک تاجر تھا، جو عراق کی بندرگاہ سے چین اور مشرق اقصیٰ جایا کرتا تھا، اس آمد و رفت میں اس نے ہندوستان کے پورے ساحل کا چکر لگایا تھا، اپنے سفرنامہ میں اس نے ہندوستان کی تہذیب و معاشرت، تمدن و سیاست، یہاں کے راجاؤں کے بعض تعزیری قوانین اور چین سے اس کا موازنہ کیا ہے، اس کے معلومات بیشتر چشم دید ہیں، اس کی پیدائش اور وفات کا سنہ نہیں معلوم ہوسکا، مگر وہ نویں صدی ہجری کا سیاح ہے، یہ سفرنامہ اس نے ۲۳۷ھ میں لکھا تھا، اور ۱۸۱۱ء میں پہلی مرتبہ پیرس سے فرنچ ترجمہ اور فرانسیسی عالم رینو (Reinaud) کے تنقیدی مقدمہ کے نام کے ساتھ سلسلۃ التواریخ کے ساتھ شائع ہوا ہے،

سلسلۃ التواریخ

البحر الثالث بحر هرکند و بینه وبین بحر دلاروی جزائر کثیرة یقال انها الف وتسعماية جزيرة وهی فوق مابين هذين البحرين دلاروی وهرکند و هذه الجزاير تملکها امراة و يقع فی هذه الجزاير عنبر عظيم القدر فتقع القطعة مثل البيت ونحوه وهذا العنبر ينبت فی قعر البحر نباتا فاذا اشتد هيجان البحر قذفه من قعره

تیسرے سمندر کو بحر ہرگند[1] کہتے ہیں، اس کے اور بحر دلاروی کے درمیان بہت سارے جزیرے[2] آباد ہیں، کہا جاتا ہے کہ اُن کی تعداد ایک ہزار نو سو[3] ہے یہ جزیرے ان دونوں سمندروں کے درمیان حد فاصل ہیں، ان پر ایک عورت کی حکومت ہے، ان جزیروں میں بیش قرار عنبر ہوتا ہے، عنبر کا ٹکڑا پودوں کی طرح ہوتا ہے، اور سمندر کی گہرائی میں پودوں ہی کی شکل میں اُگتا ہے، جب سمندر کی طغیانی بڑھ جاتی ہے، تو وہ سانپ کی چھتری (کمرمتا) کی طرح گہرائی[4]

---

[1] سلیمان نے بحر ہند کو ہرگند کہا ہے، ہرگند سمندر کے اس حصہ کو کہتے ہیں، جو جنوبی ہند کے کناروں سے بہتا ہے (عرب و ہند کے تعلقات ص ۱۲۶)

[2] ان سے جزائر شرق الہند اور جزیرہ نمائے ہند مراد ہیں،

Marfat.com

مثل الفطر والكماة وهذه
الجزائر التى تملكها المرأة عامرة
بنخل النارجيل وبعد ما بين الجزيرة
والجزيرة فرسخان وثلثة واربعة
وكلها عامرة بالناس والنارجيل
ومالهم الودع وهذه الملكة
تدخر الودع فى خزاينها ويقال
ان اهل هذه الجزيرة لا يكون
اصنع منهم حتى انهم يعملون
القميص مفرغا منه نسجا
بالكمين والدخريصين والجيب
ويبنون السفن والبيوت و
يعملون سائر الاعمال على هذا
النسق من الصنعة والودع
يانيهم على وجه الماء وفيه
روح فتوخذ سعفة من سعف
النارجيل فتطرح على وجه الما
فيتعلق فيها الودع وهم يدعونه
الكبتح واخر هذه الجزائر سرنديب

ان جزیرون میں جہاں عورت کی حکمرانی
ہے، ناریل کے درختوں کی کثرت ہے اور
ایک جزیرے سے دوسرے جزیرے کا فاصلہ
۲، ۳ یا ۴ فرسخ ہے، اور ان سب میں
آدمی آباد ہیں اور ناریل کے درخت ہوتے
ہیں، ان لوگوں کی دولت کوڑی ہے اور
حکومت کوڑیاں اپنے خزانے میں جمع
کرکے رکھتی ہے، کہا جاتا ہے کہ ان جزیرون
سے اچھے کاریگر کہیں نہیں ہوتے، یہ لوگ
مع آستین، دامن اور گریبان کے قمیص
کرتے بن لیتے ہیں، جہاز اور گھر خود تیار
کرتے ہیں، اور حرفت کے سارے کام بھی اسی
طرح سے خود کر لیتے ہیں، کوڑیاں پانی کی
سطح سے حاصل کرتے ہیں ان میں جان
ہوتی ہے، وہ پانی کی سطح پر آتی ہیں ناریل
کی شاخ پانی کی سطح پر پھینک دیجاتی
ہے، کوڑیاں اس سے لپٹ جاتی ہیں لوگ
اس کو کتیح کہتے ہیں، ان جزیرون کے آخر
میں بحر ہند کے کنارے لنکا کا جزیرہ ہے،

Marfat.com

وفی هذا البحر اذا رکب الی سرندیب جزایر لیست بالکثیرة غیر انها واسعة لا تضبط منها جزیرة یقال لها الرامنی فیها عدة ملوک وسعتها یقال ثمانمایة او تسع مایة فرسخ وفیها معاون الذهب وفیها معادن تدعی فنصور سیکون الکافور الجید منها، (ص ۱۰)

اگر اس سمندر میں جہازوں پر سوار ہو کر لنکا کی طرف جائیں تو کچھ جزیرے پڑتے ہیں جن کی تعداد زیادہ نہیں ہے، مگر رقبہ وسیع ہے، ان میں سے ایک جزیرے کو رامی کہتے ہیں، اس میں کئی بادشاہ ہیں، اس کا رقبہ آٹھ یا نو سو فرسخ بیان کیا جاتا ہے، اس میں سونے کی کانیں ہیں، اور کچھ اور کانیں بھی ہیں جنھیں فنصور[1] کہتے ہیں، اور یہاں عمدہ قسم کا کافور ہوتا ہے،

وفی هذه الجزیرة اعنی الرامنی فیلة کثیرة وفیها البقم والخیزران وفیها قوم یاکلون الناس وهی تتشرع علی بحر ین هرکند وشلاهط وبعد هذه الجزائر تدعی لنجبالوس وفیها خلق کثیر عراة الرجال والنساء غیر ان علی

اس جزیرہ میں ہاتھیوں کی کثرت ہے، بقم[2] اور بانس بھی ہوتے ہیں، یہاں ایک قوم ہے جو لوگوں کو کھا جاتی ہے، یہ جزیرہ بحر ہرکند اور بحر شلاہط[3] کے درمیان آباد ہے، اس کے بعد لنجبالوس[4] کے جزیرے ہیں، ان میں بڑی آبادی ہے، مرد اور عورتیں دونوں ننگے رہتے ہیں، البتہ عورتیں درخت کے پتوں

---

[1] یاقوت نے اسے رامی لکھا ہے اس سے خلیج بنگال مراد ہے، [2] فنصور دراصل ایک بڑا شہر اور بندرگاہ اور کافور کی پیداوار کے لئے مشہور تھا، [3] یہ ایک سرخ رنگ کی لکڑی ہے جس کے پتے بادام کے پتوں کی طرح ہوتے ہیں [4] یعنی بحر انڈمان جو بحر ہرکند کے بعد پڑتا ہے [5] یعنی سلہٹ چاٹگام جو اب بھی دریائی بندرگاہ ہے،

Marfat.com

عورۃ المرأۃ ورقا من ورق
الشجر فاذا مرت بهم المراکب
جاؤا الیها بالقوارب الصغار
والکبار و بایعوا اهلها العنبر
والنادجیل بالحدید، وما
یحتاجون الیه من کسوۃ لانه
لا حر عندهم ولا برد،
ص ۹ و ۱۰

سے ستر پوشی کر لیتی ہیں جب جہازان
لوگوں کے علاقے سے گذرتے ہیں تو وہ
چھوٹی بڑی کشتیوں میں اُن کے پاس
آتے ہیں، اور جہاز والوں کے ہاتھ عنبر
اور نارجیل، لوہے کے بدلے میں فروخت
کرتے ہیں، چونکہ گرمی اور سردی یہاں
نہیں پڑتی، اس لیئے ان لوگوں کو لباس
کی ضرورت نہیں ہوتی،

واما بحر هرکند فله ریح
غیر هذه..... فیغلی لها البحر
کغلیان القدور ویقذف العنبر
الکثیر وکلما کان البحر اغزر و
البعد قعرا کان العنبر اجود و
هذا البحر عنی هرکند اذا
عظمت امواجه تراه مثل
النار تتقد وفی هذا البحر سمک
یدعی اللخم وهو سبع یبتلع
الناس (ص ۱۳)

بحر ہند کی ہوا بحر انڈومان سے مختلف
ہے، یہ طغیانی کے زمانہ میں ہانڈیوں کی
طرح ابلنے لگتا ہے، اور بہت سا عنبر کنارے
کی طرف پھینک دیتا ہے، اور سمندر جس
قدر گہرا ہوتا ہے، اس کا عنبر اتنا ہی
نفیس ہوتا ہے، اور جب بحر ہند میں
زیادہ تلاطم ہوتا ہے تو سمندر آگ
کی طرح بھڑکتا دکھائی دیتا ہے اس
میں ایک مچھلی ہوتی ہے، جسے کوسج کہتے
ہیں۔ یہ دراصل ایک درندہ ہے جو انسان
کو نگل لیتا ہے،

Marfat.com

فتخطف المراكب منها الى
بلاد الهند وتقصد الى كوكم
ملى والمسافة من مسقط الى
كوكم ملى شهر على اعتدال الريح
وفى كوكم ملى مسلحة لبلاد كلم
ملى تجهز السفن الصينية وبها ماء
عذب من ابار فياخذ من الصينية
الف درهم ومن غيرها من السفن ما
بين عشرة دنانير الى دينار وبين مسقط
وبين كوكم ملى وبين هرمز
نحو من شهر وبكوكم ملى
يستعذبون الماء ثم تخطف
المراكب اى تقلع الى بحر هرمز
فاذا جاوزوه صاروا الى موضع
يقال له لنج بالوس لا يفهمون
لغة العرب ولا ما يعرفه التجار
من اللغات وهم قوم لا يلبسون
الثياب بيض كوا سبه وذكروا
انهم يكثرون من النساء و

جہاز مسقط سے ہندوستان کی طرف آتے
ہیں، اور کوکن کا رُخ کرتے ہیں، مسقط
سے کوکن ایک ماہ کی مسافت پر ہے بشرطیکہ
ہوا سازگار اور معتدل ہو، کوکن میں
جہازوں کے بنانے اور درست کرنے کا
کارخانہ ہے، کوکن میں چینی جہاز
آتے ہیں، اور وہاں میٹھے پانی کے کوئیں
بھی ہیں، چینیوں سے ایک ہزار درم
لیا جاتا ہے، لیکن دوسرے ملکوں کے
جہازوں سے دس سے ایک دینار تک
بھی لے لیتے ہیں، مسقط، کوکن اور
بحر ہند کے درمیان تقریباً ایک مہینہ
کی مسافت ہے، کوکن کے لوگ میٹھا پانی
پیتے ہیں، اس کے بعد جہاز بحر ہند کی طرف
جاتے ہیں، اور اسے پار کر لینے کے بعد
ٹھانگام اور سلہٹ پہونچ جاتے ہیں، یہاں
کے لوگ عربوں اور دوسرے تاجروں
کی زبان نہیں سمجھتے، یہ لوگ کپڑے نہیں
پہنتے، اُن کا رنگ گورا ہے، اُن کے چہرے

Marfat.com

ذٰلك ان رجالهم يخرجون اليهم
من الجزيرة فى زوارق منقورة
من خشبة واحدة ومعهم
النارجيل وقصب السكر والموز
وشراب النارجيل وهو شراب
ابيض فاذا شرب
ساعة يوخذ من النارجيل
فهو حلو مثل العسل فاذا ترك
ساعة صار شرابًا وان بقى اياما
صار خلا فيبيعون ذٰلك بالحد
وربما وقع اليهم العنبر اليسير
فيبيعونه بقطع الحديد وانما
يتبايعون بالاشارة يدا بيد
اذ كانوا لا يفهمون اللغة و
هُم حذاق بالسباحة فربما
استلبوا من التجار الحديد و
لا يعطونهم شيئًا،

(ص ۱۶ تا ۱۸)

پر وہ اڑھیاں فطری طور پر نہیں ہوتیں،
لوگوں کا بیان ہے کہ اُن کی عورتیں
نہیں نظر آتیں، اس لئے کہ مرد ہی جزیرہ
سے نکل کر لکڑی کی ڈونگیوں میں اُن
کے پاس جاتے ہیں، اور اُن کے ساتھ
ناریل، گنا، کیلا، اور ناریل کی شراب
ہوتی ہے، یہ شراب سفید ہوتی ہے،
اگر اس کو تیار کئے جانے کے وقت ہی
پیا جائے، تو وہ شہد کی طرح میٹھی معلوم
ہوتی ہے، اور اگر کچھ دیر اسے چھوڑ دیا جائے
تو وہ شراب ہو جاتی ہے، اور اگر کئی دن
تک باقی رہ جائے تو سرکہ بن جاتی ہے،
لوگ اسے لوہے کے عوض بیچ دیتے ہیں،
اور کبھی کبھی تھوڑا سا عنبر بھی ان کو مل
جاتا ہے، اس کو بھی لوہے کے ٹکڑے
کے بدلہ میں بیچ دیتے ہیں، اور زبان
نہ سمجھنے کی وجہ سے ہاتھوں کے اشارہ
سے خرید و فروخت کرتے ہیں، انھیں تیراکی
میں بڑی مہارت ہے کبھی تاجروں اور

ثم تسیر المراکب الی موضع
یقال له صنف مسیرة عشرة
ایام وبها معدن وعنه یؤتی
بالعود الصنفی وبها ملك وهم
قوم سمر یلبس کل واحد
منهم فوطتین فاذا استعذبوا
منها خطفوا الی موضع یقال
له صندر فولات وهی جزیرة
فی البحر والمسافة الیها عشرة
ایام وفیها معدن ثم تخطف
المراکب الی بحر یقال له صبنی.
(ص ۲۰)

وذکروا ان فی جزیرة یقال

سے زبردستی لوہا چھین لیتے ہیں اور اس
کے بدلہ میں کچھ نہیں دیتے،

پھر جہاز مقام صنف (چنپہ) کی طرف
روانہ ہوتے ہیں، جو دس دنوں کی مسافت
پر واقع ہے، یہاں عمدہ اور میٹھا پانی
ہوتا ہے، اور یہیں سے صنفی عود کی سپلائی
ہوتی ہے، یہاں ایک بادشاہ بھی ہے اس
قوم کا رنگ گندمی ہے، ہر شخص صرف دو
لنگیاں پہنتا ہے، سیاح یہاں شیریں
پانی سے سیراب ہونے کے بعد چندا پور[1]
کی طرف نکل پڑتے ہیں، چندا پور ایک
سمندری جزیرہ اور چنپہ سے دس دنوں
کے فاصلہ پر ہے، یہاں بھی شیریں پانی
کے چشمے ہیں، اس کے بعد جہاز صبنی[2] سمندر
کی طرف روانہ ہوتے ہیں،

لوگوں کا بیان ہے کہ جزیرہ ملکان

---

[1] چندا پور مالابار سے متصل صوبہ مدراس میں مغربی گھاٹ پر واقع ہے، آج کل اس کو گوا کہتے ہیں، تقریباً دو سو برس سے اس پر پرتگال والوں کا قبضہ ہے، اور ہندوستان میں پرتگالی مقبوضات کا یہی پایۂ تخت ہے [2] یعنی بحر چین،

Marfat.com

له لمان فيما بين سرنديب
وكله وذلك من بلاد الهند
في شرقي البحر نحو من السودان
حراة اذا وجد والانسان
من غير بلاد هو خلقوه منكسا
وقطعوه واكلوه نيأ وعدد
هؤلاء كثير وهو في جزيرة
واحدة وليس لهم ملك و
غذاؤهم السمك والموز و
الناريل وقصب السكر ولهم
شبيه بالغياض والآجام،
وذكروا ان في ناحية البحر
سمكا صغيراً طيارا يطير على وجه
الماء يسمى جراد الماء وذكروا ان بناحية
البوسمگا يخرج حتى يصعد على
الناريل فيشرب ما فيه من الما
ثم يعود الى البحر، وذكروا ان
في البحر حيواناً يشبه السرطان
فاذا خرج من البحر صار حجراً قال

میں جو لنکا اور کلا بار کے درمیان ایک
ہندوستانی علاقہ اور سمندر کے مشرقی
کنارے پر واقع ہے، سوڈانیوں کی ایک
جماعت تنگ دھڑنگ رہتی ہے، اور
دوسرے ملک والوں کو اگر پا جاتی ہے
تو انہیں لٹکا کر، ٹکڑے ٹکڑے کر کے
کچا کھا جاتی ہے، ان لوگوں کی آبادی
زیادہ ہے، اور ایک ہی جزیرہ میں
بلا بادشاہ کے رہتے ہیں، ان کی خوراک
مچھلی، کیلا، ناریل اور گنا ہے، یہ لوگ
جنگلوں اور جھاڑیوں میں نظر آتے ہیں
لوگ کہتے ہیں کہ سمندر کے کنارے
چھوٹی چھوٹی مچھلیاں رہتی ہیں، جو
پانی کی سطح پر اڑتی رہتی ہیں، انہیں
پانی کی ٹڈی کہتے ہیں، لوگوں کا یہ
بھی بیان ہے کہ سمندر کے کنارے ایک
ایسی مچھلی ہوتی ہے، جو پانی سے نکل کر
ناریل کے درخت پر چڑھ جاتی ہے اور
اس کا پانی پی کر پھر سمندر میں چلی جاتی ہے

ویتخذ منه کحل لبعض علل العین

لوگ کہتے ہیں کہ سمندر میں کیکڑے کی طرح
ایک جانور ہوتا ہے جو سمندر سے نکلنے
ہی پتھر ہو جاتا ہے، اس پتھر سے سرمہ
بنایا جاتا ہے اور وہ آنکھوں کے بعض
امراض میں استعمال ہوتا ہے،

(ص ۲۲ و ۲۳)

واهل الهند والصين
مجمعون على ان ملوك الدنيا
المعدودين اربعة فاول
من يعدون من الاربعة
ملك العرب وهو عندهم
اجماع لا اختلاف بينهم
فيه انه ملك اعظم الملوك
واكثرهم مالا وابهاهم
جمالا وانه ملك الدين
الكبير الذى ليس فوقه شئ
ثم يعد ملك الصين نفسه
بعد ملك العرب ثم ملك الروم
ثم بلهرا ملك المخزمى الاذان
فاما بلهرا هذا فانه اشرف

چین اور ہندوستان والے اس
بات پر متفق ہیں کہ دنیا کے قابلِ ذکر
اور لائقِ شمار بادشاہ چار ہی ہیں،
ان میں سب سے اوّل عرب کا بادشاہ
ہے، اس بارے میں ان کا بالکلیہ اتفاق
ہے اور اس میں کسی کو بھی اختلاف نہیں
کہ وہ سب سے بڑا، سب سے زیادہ
دولت مند، سب سے زیادہ خوبصورت
اور سب سے بڑے دین (اسلام) کا
بادشاہ ہے، اور اس سے برتر کوئی
چیز نہیں، عرب کے بادشاہ کے بعد
چین کا بادشاہ اپنے کو بڑا شمار کرتا
ہے، اس کے بعد شاہ روم اور اس کے
بعد بلہرا (بلہ رائے جو گجرات کا راجہ

Marfat.com

الهند وهم له مقرون بالشرف
وكل ملك من ملوك الهند
متفرد بملكه غير انهم مقرون
بهذا فاذا اوردت رسله على
سائر الملوك صلوا الرسله
تعظيما له وهو ملك يعطى العطاء
كما تفعل العرب وله الخيل
والفيلة الكثيرة والمال الكثير
وماله دراهم تدعى الطاطرية
وزن كل درهم درهم ونصف
بسكة الملك وتاريخه فى سنة
من مملكة من كان قبله ليس
كسنة العرب من عصى النبى
عليه السلام بل تاريخهم
بالملوك وملوكهم يعمرون و
ربما ملك احدهم خمسين سنة
وتزعم اهل مملكة بلهرا انما يطول
مدة ملكهم واعمارهم فى الملك
لجتهم للعرب وليس فى الملوك

تھا) ہے، جو چھیدے ہوئے کان والے
لوگوں کا بادشاہ ہے، بلہرا ہند وستان
کا سب سے معزز راجہ ہے اور سارے
ہند وستانی اس کی عظمت کے قائل
ہیں، ہند وستان کے تمام راجے خود
مختار ہیں، اور کسی کے ماتحت نہیں ہیں مگر
بلہرا کی عظمت و شرف کے یہ سب معترف
ہیں، اور جب اُس کے قاصد اور سفیر دوسرے
راجاؤں کے دربار میں پہنچتے ہیں تو وہ
کی عظمت کے اعتراف میں وہ اسکے سفیروں کا
کورنش بجا لاتے ہیں، راجہ بلہرا عربوں کی طرح
داد و دہش کرتا ہے، اس کے پاس گھوڑے
ہاتھی، اور مال و دولت کی فراوانی ہے،
اس بادشاہ کی دولت یعنی سکے طاطری
کہلاتے ہیں، اُن کا وزن عام سکوں کے
وزن سے ڈیوڑھا ہوتا ہے، اس کا سنہ عربوں
کے سنہ کے برعکس جو عہد رسالت سے
شروع ہوتا ہے بادشاہوں کے سنہ جلوس
سے شروع ہوتا ہے اُن کے بادشاہوں کی

Marfat.com

اشدّ حبا للعرب منه لکن لک اهل ملکته ،

عمریں دراز ہوتی ہیں، بعض بادشاہ پچاس سال تک حکومت کرتے ہیں، اس کے اہل ملک سمجھتے ہیں کہ اُن کے بادشاہوں کے عہد حکومت اور اُن کی عمروں لمبی طویل ہونے کا سبب عربوں سے محبت ہے، کوئی راجہ اور اسکی رعایا بلہرا اور اس کی رعایا سے زیادہ عربوں سے محبت نہیں کرتی،

وبلهرا اسم لکل ملک منهم ککسری وبخره و لیس باسم لازم وملک بلهرا وارضه اولها ساحل البحر وهی بلاد تدعی الکهکو متصلة علی الارض الی الصین وحوله ملوک کثیر یقاتلونه غیر انه یظهر علیهم فمنهم ملک یدعی ملک الجزر وهو کثیر الجیش لیس لاحد من الهند مثل خیله و

اس سلطنت کے ہر بادشاہ کا لقب بلہرا ہے، جس طرح (عراق کی سلطنت کے ہر بادشاہ کا لقب) کسری وغیرہ ہے، یہ کسی خاص بادشاہ کا نام نہیں، بلہرا کی سلطنت اور سرزمین کا آغاز ساحل سمندر سے شروع ہوتا ہے[1] وہ علاقہ کوکن کہلاتا ہے، جو خشکی میں چین تک چلا گیا ہے، اس کے نواح میں بہت سے راجہ ہیں، جو اس سے لڑتے بھڑتے رہتے ہیں، لیکن وہ سب

---

[1] سمندر کے کنارے کنارے یہ علاقہ چین تک پھیلا ہوا ہے۔

Marfat.com

هو عدو العرب غير انه

مقران ملك العرب اعظم الملوك

وليس احد من الهند اعدى

للاسلام منه وهو على لسان

من الارض واموالهم كثيرة

وابلهم ومواشيهم كثيرة و

يتبايعون بالفضة التبر ويقال

انّ لهم معادن وليس فى بلاد

الهند امن من السرق منها

والى جانبه ملك الطافن وهو

قليل المملكة وبناؤه من بيض

اجمل نساء الهند وهو ملك

مواضع لمن حوله لقلة جيشه

وهو يحب العرب كحب بلهوا۔

غالب آجاتا ہے، ان میں ایک گجرات کا راجہ

ہے جس کے پاس بڑی فوجیں ہیں، کسی

ہندوستانی راجہ کے پاس اتنی فوجیں اور

گھوڑے نہیں، وہ عربوں کا دشمن ہے لیکن

اس حقیقت کا معترف ہے کہ عرب کا بادشاہ

ہی سب سے بڑا بادشاہ ہے، اس سے بڑھ کر

کوئی ہندوستانی اسلام کا دشمن نہیں، یہ

خاکنارے (کاٹھیاواڑ) میں رہتا ہے اس

کے پاس دولت، اونٹ اور مویشی بہت زیادہ

ہیں، اس ملک کے لوگ چاندی کے بدلہ

سونا خریدتے ہیں، کہا جاتا ہے کہ ان

کے پاس کئی کانیں ہیں، اس شہر سے زیادہ

کوئی شہر چوری سے محفوظ نہیں اس کے

ایک کنارے طافن (رگن) کا راجہ

جس کی مملکت چھوٹی سی ہے، یہاں

کی عورتوں کا رنگ گورا ہوتا ہے اور

وہ ہندوستان کی خوبصورت ترین عورتیں

ہوتی ہیں، لشکر کی کمی کی وجہ سے یہ راجہ

اپنے گردوپیش کے راجاؤں سے مصالحت

Marfat.com

کے ساتھ رہتا ہے، اور بلہرا کی طرح عورتوں
سے محبت رکھتا ہے،

ویلی هؤلاء ملک یقال له
دهمی یقاتله ملک الجزر ولیس
له شرف فی الملک وهو ایضًا
یقاتل بلهرا کمال یقاتل ملک
الجزر ودهمی هذا اکثر جیشا من
ملک بلهرا ومن ملک الجزر و
من الطاق ویقال انه اذا خرج
الی القتال یخرج فی نحو من خمسین
الف فیل ولا یخرج الا فی الشتأ
لان الفیلة لا تصبر علی العطش
فلیس لیسعه الا الخروج فی الشتأ
ویقال ان قصاری عسکره نحو
من عشرة الف الی خمس عشر
الفا وفی بلاده الثیاب التی لیس
لاحد مثلها یدخل الثوب
فیها فی حلقة خاتم رقة وحسنا
وهو من قطن وقد رأینا بعضها

ان راجاؤں سے قریب ہی ایک اور
راجہ ہے جسے دہمی (برہما) کا راجہ کہتے ہیں
انہی سے گجرات کے راجہ کی لڑائی رہتی ہے،
اس کی اپنے ملک میں کوئی عزت و توقیر
نہیں، راجہ گجرات کی طرح اس کی بھی
راجہ بلہرا سے جنگ رہتی ہے، اس کی فوج میں
بلہرا، گجرات، اور طاق کے راجاؤں سے
زیادہ ہیں، کہا جاتا ہے کہ وہ جنگ میں
تقریبًا پچاس ہزار ہاتھی لے کر نکلتا ہے
اور صرف موسم سرما ہی میں لڑتا ہے کیونکہ
ہاتھی پیاس نہیں برداشت کر سکتے،
اس لئے صرف جاڑوں ہی میں نکلنے کا
موقع دیتا ہے، کہا جاتا ہے کہ اس کی
فوج کے دھوبیوں کی تعداد دس ہزار
سے پندرہ ہزار تک ہے، اس کے ملک
سے اچھے کہیں کپڑے نہیں ہوتے، سوتی
کپڑے اتنے نفیس اور باریک ہوتے ہیں

Marfat.com

والّذی ینفق فی بلادہ الودع و
ھُوعین البلاد یعنی مالھا و فی
بلادہ الذھب والفضۃ والعود
والثیاب..... وفی بلادہ البشان
المعلم وَھُوالکرکدن لَہٗ فی
مقدم جبھتہ قرن واحد وفی
قرنہ علامۃ صورۃ خلقہ
کصورۃ الانسان فی حکایتہ
القرن کلّہ اسود والصورۃ
بیضآنی وسطہ وھذا الکرکدن
دون الفیل فی الخلقہ الی السواد
ماھو ویشبہ الجاموس قوی
لیس کقوتہ شئی من الحیوان
ولیس لہ مفصل فی رکبتہ ولا
فی یدہ و ھو من لدن رجلہ
الیٰ ابطہ قطعۃ واحدۃ و
الفیل یھرب منہ ویحترکما
تحتر البقر والابل ولحمہ حلال
قد اکلناہ وھو فی ھذہ المملکۃ

کہ انگوٹھی کے حلقہ میں آسانی سے سما جاتے
ہیں، اس طرح کے بعض کپڑے ہم نے خود
دیکھے ہیں، ان ممالک میں کوڑیاں رائج
ہیں، جو بطور سکہ کے چلتی ہیں، اور یہی کوڑیاں
یہاں کی دولت ہیں، سونا، چاندی، عود
اور کپڑے یہاں ہوتے ہیں..... اس ملک میں
گینڈا بھی ہوتا ہے، جس کی پیشانی پر ایک
سینگ ہوتا ہے، سینگ کے اندر آدمی
کی شکل کے مانند ایک شکل ہوتی ہے، سارا
سینگ سیاہ ہوتا ہے، مگر یہ شکل سفید
ہوتی ہے، گینڈا جسامت میں ہاتھی سے
چھوٹا اور بھینس کی طرح سیاہ ہوتا ہے، اس
کے جیسا طاقت ور کوئی جانور نہیں ہوتا،
اس کے گھٹنوں اور ہاتھوں میں کوئی جوڑ
نہیں ہوتا، بلکہ پیر سے بغل تک ایک ہی
ٹکڑا چلا گیا ہے، ہاتھی اس سے بہت بھاگتا
ہے، وہ اونٹوں اور گایوں کی طرح جگالی
کرتا ہے، اس کا گوشت حلال ہے، اور
ہم نے اسے کھایا ہے، اس ملک کے جنگلوں

(نظر میں)

Marfat.com

كثيرفى غياضهم وهوفى سايربلاد الهند غيران قرون هذا اجود فربما كان فى القرن صورة رجل وصورة طاووس وصورة سمكة وسائر الصور واهل الصين يتخذون منها المناطق وتبلغ المنطقة ببلاد الصين الفى دينار وثلثمائة الف واكثر على قدر حسن الصورة وهذا كله يشترى من بلاد درهمى بالودع وهو عين البلاد واما بلاد الهند فانه اذا ادعى رجل على اخر دعوى يجب فيها القتل قيل للمدعى احتملها النار فيقول نعم فتحمى حديدة احمر شديدا حتى يظهر النار فيها ثم يقال له ابسط يدك فتوضع على يده شبيه ورقات

اور جھاڑیوں میں یہ جانور بکثرت اور سارے ہندوستان میں بھی پایا جاتا ہے لیکن یہاں کے گینڈوں کی سینگ بہت عمدہ ہوتی ہے، بعض سینگوں میں آدمی کی اور بعض میں مور یا مچھلی یا کسی اور جانور کی تصویر ہوتی ہے، چین کے لوگ اس سے کمر بند اور پیالے بناتے ہیں جس کی قیمت نفاست وعمدگی کے اعتبار سے دو ہزار تین ہزار اور اس سے بھی زائد ہوتی ہے، یہ سب یہیں سے کوڑیوں کے عوض خریدی جاتی ہیں، اور کوڑی ہی ان شہروں کا سکہ ہے،

ہندوستان میں جب کوئی شخص دوسرے شخص پر ایسا دعوی کرتا ہے جس میں ملزم (مدعی علیہ) کی سزا موجب قتل ہو تو الزام لگانے والے (مدعی) سے کہا جاتا ہے کہ کیا تم ملزم سے آگ اٹھواؤ گے اگر وہ اقرار کرتا ہے تو ایک لوہا خوب گرم ہوتا ہے، اور جب وہ آگ بن جاتا ہے تو ملزم

لہ اس سے پان کے پتے مراد ہیں،

من ورق شجر لهو ثم توضع علی
یدہ الحدیدۃ فوق الورق ثم
یمشی بها مقبلا ومدبرا حتی
یلقیها عن یدہ فیوتی بکیس من
جلود فیدخل یدہ فیه ثم یختم
بختم السلطان فاذا کان بعد
ثلاث اتی بارز غیر مقشر فیقال
لہ اوکه فان لم یکن فی یدہ
اثر فقد فلج ولا قتل علیه و
یغرم الذی ادعی علیه مثلها
من ذهب یقبضه السلطان
لنفسه وربما اغلوا الماء فی
قدر حدید او نحاس حتی لا
یقدر احد ید نو امنه ثم
یطرح فیه خاتم حدید ثم
یقال ادخل یدک فتناول
الخاتم وقد رأیت من ادخل
یدہ واخرجها صحیحة و
یغرم المدعی ایضا مثلها من ذهب

کا ہاتھ پھیلا کر اس پر ایک خاص درخت
کی سات پتیاں رکھ کر ان پر یہ گرم لوہا
رکھ دیا جاتا ہے، ملزم اسے لے کر آگے پیچھے
چلتا، اور پھر لوہے کو گرا دیتا ہے، اس کے
بعد چمڑے کا ایک تھیلا لایا جاتا ہے، اور اس
میں ملزم کا ہاتھ ڈال دیا جاتا ہے، پھر بادشاہی
مہر سے اسے بند کر دیا جاتا ہے، تین دن
کے بعد اس کو دھان دے کر اس سے کہا
جاتا ہے کہ اس کا چاول نکالو، اگر اس
کام سے اس کے ہاتھ پر کوئی اثر نہیں
ہوتا تو وہ کامیاب اور سچا سمجھا جاتا ہے
اور اسے قتل کرنے کے بجائے مدعی پر ایک
من سونا جرمانہ کیا جاتا ہے، اور یہ جرمانہ
بادشاہ لے لیتا ہے کبھی لوہے کے بجائے
لوہے یا تانبے کے برتن میں پانی اتنا جوش
دیا جاتا ہے کہ کوئی شخص اس کے قریب
جانے کی ہمت نہیں کر سکتا ہے پھر اس
میں لوہے کی ایک انگوٹھی ڈال کر ملزم
سے اس کو نکالنے کے لیے کہا جاتا ہے۔

Marfat.com

خود بعض ایسے آدمیوں کو دیکھا ہے جنھوں
نے (اس گرم پانی میں انگوٹھی نکالنے
کے لئے) اپنے ہاتھ ڈالے اور وہ صحیح و
سالم نکل آئے، چنانچہ مدعی پر ایک من
سونے کا جرمانہ لگایا گیا،

والهند كلّهم يحرقون موتا
هُم بالنّار وسر ندیب اخر الجزائر
وهي من بلاد الهند وربّما احرق
الملك فتدخل نسآءه النّار
فيحترقن معه وان شئن لَمْ
يفعلن۔

(صفحہ ۵)

وبلاد الهند من غيب
الى السياحة فى الغياض و
الجبال وقل ما يعاشر النّاس
ويا كل احيانًا الحشيش وثمر
الغياض ويجعل فى احليله

سارے ہندوستانی اپنے مردوں کو
آگ میں جلاتے ہیں، اور لنکا آخری جزیرہ
اور مملکت ہند میں شامل ہے[1]، عموماً راجہ
کے ساتھ اس کی رانیاں بھی جل کر ستی
ہو جاتی ہیں، اور اگر وہ چاہیں تو نہ ستی
ہوں (یعنی یہ اُن کی خواہش پر موقوف
ہے اس میں کوئی زبردستی نہیں)

ہندوستان میں کچھ لوگ[2] بیابانوں،
جنگلوں، اور پہاڑوں کی سیر کرتے اور
لوگوں سے بہت کم ملتے جلتے ہیں، یہ
لوگ گھاس پات، اور جنگلوں کے پھل
کبھی کبھی کھا لیتے ہیں، اور عضو تناسل

---

[1] یعنی سیلان کے زمانہ میں لنکا وغیرہ بھی ہندوستانی علاقے تھے [2] یہ جوگیوں اور تارک الدنیا
فقیروں کا حال لکھا ہے،

Marfat.com

حلقة حديد لئلا ياتى النساء — ہیں لوہے کی ایک زنجیر اس لئے ڈال لیتے

ومنهما لعريان ومنهم من — ہیں، تاکہ عورتوں کے پاس نہ جاسکیں، ان

ينصب نفسه للشمس مستقبلها — میں سے کچھ لوگ بالکل ننگے رہتے ہیں، ان

عريانا لا ان عليه شيئا من — میں سے کچھ لوگ سورج کی طرف رُخ

جلود النمور فقد رأيت رجلا — کرکے ننگے کھڑے رہتے ہیں، اُن کے جسم

منهم كما وصفت ثم انصرفت — پر چیتوں کی مختصر سی کھال ہوتی ہے، ایک

وعدت بعد ست عشرة سنة — آدمی کو میں نے خود دیکھا کہ سورج کی طرف

فرايته على تلك الحال فتعجبت — رُخ کرکے ننگا کھڑا ہے، پھر ۱۶ سال بعد

كيف لم تتسل عينه من حر الشمس — میں واپس ہوا تو اسی حالت میں پایا، اور

مجھے سخت تعجب ہوا کہ سورج کی تمازت

سے اس کی آنکھیں کیوں نہ بہ گئیں،

واهل بيت المملكة فى — یہاں کی ہر سلطنت میں ایک ہی خاندان

كل مملكة اهل بيت واحد لا — اور گھرانے کے لوگ حکمران ہوتے ہیں جن

يخرج عنهم الملك ولهم ولاة — سے کبھی حکومت نہیں نکلتی[1]، اُن کے ولی عہد

عهود وكذلك اهل الكتابة — ہوتے ہیں، اسی طرح دوسرے پیشے خطابی

والطب اهل بيوتات لا تكون — اور طب وغیرہ بھی چند گھروں میں (موروثی)

تلك الصناعة الا فيهم، و — ہوتے ہیں، اور یہ پیشے ہمیشہ انہی میں رہتے ہیں،

ليس تنقاد ملوك الهند لملك — یہاں کے راجگان کسی ایک راجہ کے تحت

---

[1] یعنی اس زمانہ میں ہندوستان میں موروثی سلطنت ہوتی تھی،

Marfat.com

واحد من کل واحد ملک بلادہ — اور ایسے نہیں ہوتے، بلکہ ہر راجہ اپنے ملک کا
خود مختار بادشاہ ہوتا ہے،

وبلهرا ملک الملوک بالهند — راجہ دلبھرا ہے ہندوستان میں شہنشاہ

..... — بادشاہوں کا بادشاہ یعنی مہاراجہ ہے،

واهل الهند یعیبون الملاهی — اہل ہند لہو ولعب کو معیوب سمجھتے ہیں

ولا یتخذونها ولا یشربون الشراب — اور آلات لہو کا استعمال نہیں کرتے، وہ

ولا یاکلون الحل لانه من الشراب — شراب نہیں پیتے، اور نہ سرکہ کھاتے ہیں،

ولیس ذلک دین ولکن انفة و — کیونکہ سرکہ بھی شراب میں شامل ہے، یہ

یقولون ای ملک شرب الشراب — سب چیزیں اگرچہ اُن کے دین میں ممنوع

فلیس بملک وذلک ان حولهم — نہیں ہیں، مگر اپنی شرافت اور طبعی خودداری

ملوکا یقاتلونهم فیقولون کیف ع — کی وجہ سے ان کا استعمال نہیں کرتے،

ید برام ملکه من هو سکران و — ان کا کہنا ہے کہ جو راجہ شراب پیئے، وہ

ربما اقتتلوا علی الملک وذلک — حقیقت میں راجہ نہیں ہے، کیونکہ اُن کے

قلیل لما راحد اغلب احد علی — گرد و پیش جو راجہ ہیں وہ ان سے لڑتے

مملکة الا قوم تلوا بلاد الفلفل — رہتے ہیں، اس لئے وہ کہتے ہیں کہ کوئی

واذا غلب ملک علی مملکة ولی — مدہوش اور شراب میں سرشار و سرمست

علیها رجلا من اهل بیت الملک — راجہ کس طرح اپنے ملک کا نظم و نسق

المغلوب ویکون من تحت ید ه — درست رکھ سکتا ہے، کبھی کبھی یہ لوگ

لا یرضی اهل تلک المملکة الا — اقتدار کی خاطر جنگ کرتے ہیں، مگر ایسا

Marfat.com

بذالك (ع۵۲)

بہت کم ہوتا ہے، سیاہ مرچ[۱] کے علاقہ کے
متصل جو قوم ہے اس کے سوا کسی قوم کو
دوسری قوم اور مملکت پر غالب نہیں پایا، اور
جب کوئی راجہ کسی دوسری سلطنت پر
غلبہ حاصل کرتا ہے تو وہ مغلوب راجہ کے
خاندان اور ماتحتوں ہی میں سے کسی آدمی
کو والی بناتا ہے، اس لئے کہ مفتوح سلطنت
کے لوگ اس کے علاوہ کسی صورت کو
پسند نہیں کرتے،

واهل الهند والصين اذا
اراد والتزويج تهانوا بينهم
ثم تهادوا ثم يشهرون
التزويج بالضرج والطبول و
هذا يتهم من المال على قدر
الامكان واذا احقر الرجل منهم امة
تبعت فعليها وعلى الباغي بها
القتل في جميع بلاد الهند وان

ہند و چین والے جب شادی بیاہ
کرنا چاہتے ہیں تو پہلے سلام و پیام
کرتے ہیں، پھر تحفہ و تحائف بھیجتے ہیں،
اور پھر طبل اور جھانج بجا کر شادی کا
اعلان کرتے ہیں، اور جس قدر بھی
ہو سکتا ہے، مال و دولت دیتے ہیں،
اور جب کوئی آدمی کسی عورت کو لائے
اور وہ عورت بدکاری کرے تو بدکاری

---

[۱] اہل عرب ملیبار (جنوبی ہند کے مغربی ساحل) کو بلاد الفلفل بھی کہتے تھے، کیونکہ فلفل (سیاہ مرچ)
یہاں کی مخصوص پیداوار ہے،

Marfat.com

زنى رجل بامراة اغتصبها نفسها
قتل الرجل وحده فان غصبها امراة
على رضى منها قتلا جميعا، (ص٥٥)

کرنے والی عورت اور مرد دونوں کو قتل
کرنا پورے ملک میں ضروری سمجھا جاتا
ہے، اور اگر کسی آدمی نے زبردستی کسی
عورت سے زنا کیا، تو تنہا مرد قتل کیا
جائے گا لیکن اگر عورت کی رضامندی
سے بدکاری کی ہے تو مرد و عورت دونوں
قتل کئے جائیں گے،

والسرق فی جمیع بلاد الصین و
الهند فی القلیل منه والکثیر
القتل، فاما الهند اذا سرق
السارق فلسا فما فوقه اخذت
خشبة طویلة فیحد رطوفها
ثم یقعد علیها علی درسته
حتی تخرج من حلقه،
(ص٥٥)

سارے ہند و ستان اور چین میں کم
یا زیادہ ہر قسم کی چوری کی سزا قتل ہے،
اس کا طریقہ یہ ہے کہ جب چور ایک پیسہ
یا اس سے زیادہ چوری کرتا ہے تو ایک
لمبی لکڑی کا کنارہ نوکدار کر دیا
جاتا ہے اور اس پر چور کو بٹھا دیا جاتا ہے،
لکڑی نیچے سے داخل ہو کر حلق سے نکل
آتی ہے،

وبناء اهل الهند حجارة و
جص وآجر وطین .....

اہل ہند کے مکانات اور عمارتیں پتھر
چونے، اینٹ اور مٹی کے ہوتے ہیں،...

ولیس الصین والهند
اصحاب فرش ویتزوج الرجل

چین اور ہند کے لوگوں میں
فرش بچھانے کا رواج نہیں ہے، اور

من الصين والهند ما شاء
من النساء وطعام الهند الارز
وطعام الصين الحنطة و
الارز واهل الهند لا ياكلون
الحنطة ولا يختتن الهند والصين
(ص۵۴)
والهند يطولون لحاهم
ربما رأيت لحية احد هم ثلثة
اذرع ولا ياخذون من شواربهم
واكثر اهل الصين لا لحا لهم خلقة
لا كثرهم (ص۵۵)
واهل الهند اذا مات
لاحد هم ميت حلق رأسه
ولحيته والهند اذا حبسوا
رجلا او لازموه منعوه الطعام
والشراب سبعة ايام وهم
يتلازمون ولاهل الصين
قضاة يحكمون بينهم دون

عورتوں سے چاہتے ہیں شادی کر لیتے
ہیں، ہندوستانیوں کی غذا چاول ہے،
لیکن چین والے گیہوں اور چاول دونوں
کھاتے ہیں مگر ہندوستانی گیہوں
نہیں کھاتے[1]
اور دونوں ملکوں کے لوگ ختنہ نہیں
کراتے، ہندوستانی لمبی لمبی داڑھیاں
رکھتے ہیں، میں نے بعض لوگوں کی تین
تین ہاتھ لمبی داڑھی دیکھی ہے، اہل چین
نہیں کٹواتے، اور اکثر چینیوں کے پیدائشی
داڑھی نہیں ہوتی،
اہل ہند کا جب کوئی عزیز مرجاتا
ہے، تو وہ سر اور داڑھی کا صفایا کرلیتے
ہیں، اور جب کسی کو قید کرتے یا تاوان
وصول کرتے ہیں تو سات دن تک اسے
کھانا پانی نہیں دیتے، اور برابر اس
کے ساتھ رہتے ہیں، چین والوں کی
طرح ہندوستانیوں میں بھی عمال کے

[1] ممکن ہے سلیمان کے زمانہ میں یہ بات رہی ہو اور سرے اس کا دورہ زیادہ تر جنوبی ساحلی علاقوں میں تھا،

Marfat.com

العمّال وكذلك اهل الهند

واهل الصين والهند

يزعمون ان البدّ تكلمهم

وانما يكلمهم عبادهم

الصين والهند يقتلون ما

يريدون اكله ولا يذبحونه

فيضربون هامته حتى يموت

ولا يغتسل الهند ولا الصّين

من جنابة والهند يغتسلون

كل يوم قبل الغذا ثم ياكلون

والهند لا ياتون النسآء فى

الحيض ويحجزنهن عن مناز

تقررا منهن ....

واهل الهند يستاكون و

لا ياكل احدهم حتى يستاك و

يفتل وليس يفعل ذلك اهل

الصين وبلاد الهند اوسع من

بلاد الصين وهى اضعافها وعدد

کے بجائے نج مقدمات فیصل کرتے ہیں،

ہندی اور چینی سمجھتے ہیں کہ بت

ان سے باتیں کرتے ہیں، حالانکہ درحقیقت

بتوں کے پجاری بات چیت کرتے ہیں

اور یہ لوگ جانوروں کو کھانے کے لئے

ذبح نہیں کرتے، بلکہ اس کی کھوپڑی

پر ضرب لگاتے، اور مار کر کھا جاتے ہیں،

یہ لوگ جنابت اور ناپاکی کی وجہ سے غسل

نہیں کرتے، اور ہندوستانی روزانہ ناشتہ

سے پہلے غسل کرتے ہیں، اسکے بعد کھاتے

ہیں، وہ زمانہ حیض میں عورتوں کے

پاس نہیں جاتے، بلکہ نفاست کے خیال

سے اس زمانہ میں انھیں اپنے گھروں

سے نکال دیتے ہیں،

ہندوستانی مسواک کرتے ہیں،" کوئی شخص مسواک اور غسل کے بغیر کھانا

نہیں کھاتا، مگر چینی ایسا نہیں کرتے،

ہندوستان کی سلطنت چین کی سلطنت

سے وسیع بلکہ دوچند ہے، ہندوستانی

Marfat.com

ملوکهم اکثر و بلاد الصین اعمر
ولیس للصین ولا للهند نخل
ولهم سائر الشجر و ثمر لیس
عندنا، و الهند لا عنب لهم
وهو بالصین قلیل و سائر الفواکه
عندهم کثیرة و الرمان بالهند
اکثر، ولیس لاهل الصین علم
وانما اصل دیانتهم من الهند
وهم یزعمون ان الهند وضعوا
لهم البدة وانهم هم اهل
الدین وکلا البلدین یرجعون
الی التناسخ ویختلفون فی فروع
دینهم والطب بالهند والفلسفة

راجاؤں کی تعداد بھی چین سے زیادہ ہے
مگر چین کی سلطنت زیادہ آباد ہے چین
اور ہند میں کھجور نہیں ہوتی، مگر اور دوسرے
ایسے درخت اور ایسے پھل ہوتے ہیں جو
ہمارے یہاں نہیں ہیں، ہندوستان
میں انگور نہیں ہوتا، اور چین میں بہت
کم ہوتا ہے لیکن دوسرے میوے بکثرت
ہوتے ہیں، اناج تو ہندوستان میں بہت
ہوتا ہے چین والوں کے پاس علم نہیں
ہے، اُن کے دین کی اصل بنیاد بھی ہندوستان
ہی پر ہے، وہ سمجھتے ہیں کہ ہندوستان
والوں ہی نے اُن کے لئے بت بنائے اور
وہی دراصل دین والے ہیں، دونوں
ملکوں کے لوگ تناسخ (اواگون) کے
قائل اور جزئیات دین میں ایک دوسرے
سے مختلف ہیں، طبیب اور فلسفی ہندوستان
میں بہت ہیں،

کتاب مینا ولاهل الصین علم بالنجوم وذلك بالهند اکثر ولا اعلم

چین والے علم نجوم سے ضرور واقف
ہیں لیکن ہندوستان میں یہ علم زیادہ ہے،

Marfat.com

احد امن الفریقین مسلما ولا
یتکلم بالعربیة - وللهند خیل
قلیل وهی للصین اکثر (ص۵۵)

وجنود ملك الهند کثیرة و
لا یرزقون وانّما یدعوهم الملك
الی الجهاد فیخرجون، ینفقون من
اموالهم لیس علی الملك من ذلك
شئ..... (ص۵۵)

وبلاد الصّین انزه و
احسن واکثر الهند لامدآین
لها.....

وبلاد الصّین اصح واقل
امراضا واطیب هواء لایکاد یری
بها اعمی ولا اعور ولا من به
عاهة وهکذا اکثر بلاد الهند
ولنهار البلدین جمیعا عظام وفیها
ما هو اعظم من انهار بلاد الامطا
بالبلدین جمیعا کثیرة وفی بلاد الهند

چینی اور ہندوستانی دونوں فریقوں میں میں نے
کسی کو مسلمان نہیں دیکھا، اور کوئی عربی
بولتا ہے، ہندوستانیوں کے پاس گھوڑے
کم اور چینیوں کے پاس زیادہ ہیں،

ہندوستانی راجہ کی فوجوں کی تعداد
زیادہ ہے لیکن وہ تنخواہ دار نہیں بلکہ
ضرورت کے وقت جب راجہ اُن کو جنگ کے
لئے بلاتا ہے تو وہ آتے ہیں، اور اپنا مال خرچ
کرتے ہیں بادشاہ پر اسکی ذمہ داری نہیں ہوتی،

چین ہندوستان سے زیادہ صاف
ستھرا ملک ہے، ہندوستان کے اکثر علاقے
بھی شہر نہیں ہیں،

چینی بیمار کم اور تندرست زیادہ
ہوتے ہیں، آب وہوا نہایت عمدہ ہے
خوشگوار ہے، کوئی شخص، اندھا، کانا
یا کسی اور مرض و آفت میں مبتلا نظر
نہیں آتا، ہندوستان کے اکثر شہروں
کا بھی یہی حال ہے، دونوں ملکوں
کے دریا بڑے بڑے اور پانی سے لبریز

مفاوز كثيرة — رہتے ہیں، وہاں کے دریا ہمارے ملک کے دریاؤں سے بڑے ہوتے ہیں، دونوں ملکوں میں بارش خوب ہوتی ہے' ہندوستان ۔

والصين كلها عمارة — چین

واهل الصين اجمل من اهل الهند ۔ ..... — کل کا کل آباد ہے، اہل چین، اہل ہند سے زیادہ خوبصورت ہیں، .....

واهل الهند يلبسون فرطتين ويتحلون باصناف الذهب والجوهر من الرجال والنساء (ص۵۹) — اہل ہند دو لنگیاں استعمال کرتے ہیں اور مرد اور عورت سب سونے اور جواہرات کے گہنے اور زیور پہنتے ہیں،

Marfat.com

ابوزید حسن سیرافی

یہ بھی تیسری صدی ہجری کا ایک سیاح اور تاجر ہے، اور خلیج فارس کی مشہور بندرگاہ سیراف کا رہنے والا تھا، یہیں پر مشہور مورخ اور سیاح مسعودی سے اس کی ملاقات ہوئی تھی، یہ سیراف سے ہندوستان اور چین کے درمیان بحری اور تجارتی سفر کیا کرتا تھا، اُس نے سلیمان تاجر کے سفرنامہ کا ۲۵، ۳۰ برس کے بعد تکملہ لکھا جس میں ہندوستان کے رسم و رواج، تمدن و معاشرت، مذہبی اعتقادات بتخانوں اور راجاؤں کے حالات وغیرہ کا تذکرہ کیا ہے، اس کے معلومات کی بنیاد یا تو چشمدید واقعات یا مشرقِ اقصیٰ کا سفر کرنے والے دوسرے سوداگروں کے بیانات ہیں، اس کا یہ تکملہ بھی سلیمان کے سفرنامہ کے ساتھ پہلی مرتبہ پیرس سے ۱۸۴۵ء میں چھپا ہے،

Marfat.com

الکتابُ الثانی

من سلسلة التواریخ

ولبعدهم ملک الفیلة وهو ملک الهند ویجد عند نا ملک الحکمة لان اصلها منهم.... (ص ۹۷)

چینی بادشاہ نے عرب کے قبیلہ قریش کے ایک آدمی سے اپنے دربار میں دنیا کے بڑے بڑے اور قابلِ ذکر شہنشاہوں کے متعلق گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ چوتھے نمبر پر ترکوں کے بعد ہاتھیوں والا یعنی ہندوستانی بادشاہ ہے، اور ہم لوگ اسے حکمت و دانائی کا راجہ سمجھتے ہیں کیونکہ سرزمین ہند حکمت و دانش کا مرکز و منبع ہے،

وسائر ملوک الهند والصین یقولون بالتناسخ ویدینون به، (صفحہ ۱۰۱) فی مملکة بلهرا وغیره من ملوك الهند من یحرق نفسه بالنار وذلک نقولهم بالتناسخ وتمکنه فی قلوبهم وزوال الشک

سارے ہندوستانی اور چینی راجہ تناسخ کے قائل ہیں، اور وہ ان کا دین ہے، راجہ بلہرا اور دوسرے ہندوستانی راجاؤں کی سلطنت میں ایسے لوگ پائے جاتے ہیں، جو اپنے کو آگ میں جلا ڈالتے ہیں، اس لئے کہ وہ عقیدۂ تناسخ کے

Marfat.com

فیہ عنہم،

(صف ۱۱۵)

وفی ملوکھم من اذا قعد
للملک طبخ لہ ارز تحوضع بین
یدیہ علی ورق الموز وینتدب
من اصحابہ الثلثمائۃ ونحوھا
باختیارھم لا تنفسھم ولا باکراہ
من الملک لھم فیعطیھم الملک
من ذلک الارز بعد ان یاکل
منہ ویتقرب رجل رجل منھم
فیاخذ منہ شیأ یسیرا فیاکلہ
فیلزم کل من اکل من ھذا
الارز اذا مات الملک او قتل
ان یحرقوا انفسھم بالنار معہ
آخر ھم فی الیوم الذی مات
فیہ لا یتاخرون عنہ حتی لا
یبقی منھم عین ولا اثر (صف)

قائل ہیں، اور یہ عقیدہ اُن کے دل میں
ایسا راسخ ہے کہ اس کے متعلق اُن کو
کسی قسم کا شک وشبہ نہیں ہے،
ان میں ایسے راجہ بھی ہیں کہ جب اولاً وہ تختِ
حکومت پر بیٹھتے ہیں تو چاول پکا کر
اُس کے سامنے کیلے کے پتے پر رکھا جاتا
ہے، اور تین چار سو آدمی بخوشی راجہ کے
جبر واکراہ کے بغیر خود ہی جمع ہو جاتے
ہیں، راجہ پہلے تھوڑا چاول خود کھا کر ان
سب کو دیتا ہے، چنانچہ ہر شخص راجہ کے
قریب سامنے جاتا، اور تھوڑا تھوڑا
چاول لے کر کھاتا ہے، جو لوگ چاول
کھانے میں شریک ہوتے ہیں ان سب
کے لئے لازمی ہو جاتا ہے کہ بادشاہ
کی موت بالقتل ہو جانے کے بعد ٹھیک
اسی دن بغیر کسی تاخیر کے اس طرح آگ
میں جل جائیں کہ اُن کا کوئی نشان باقی
نہ رہنے پائے،

واذا عزم الرجل علی احراق

جب کوئی آدمی جلنے کا ارادہ کرتا ہے

Marfat.com

نفسه صار الی باب الملک
فاستاذن ثم دار فی الاسواق
وقد اججت له النار فی حطب
جزل کثیر علیها رجال یقومون
بایقادها حتی تصیر کالعقیق
حرارة والتهابا تشوید واو بین
یدیه الصنوج دآیرا فی الاسواق
وقد احتوشه اهله وقرابته
وبعضهم یضع علی راسه
اکلیلا من الریحان یملاوه
جمرا ویصب علیه السندروس
وهو مع النار کالنقطا وحیثی و
هامته تحترق وروائح لحم
راسه یفوح وهو لا یتغیر فی
مشیته ولا یظهر منه جزع
حتی یاتی النار فیثب فیها فیصیر
رمادا فاذا کر بعض من حضر
وجلا منهم یرید دخول النار

تو پہلے دربار شاہی میں جاکر اجازت
طلب کرتا ہے، پھر بازاروں میں چکر
لگاتا ہے، اور اس کو جلانے کے لئے بالکل
خشک لکڑی میں آگ لگائی جا چکی ہوتی
ہے، اس آگ کو بھڑکانے کے لئے کچھ
لوگ متعین ہوتے ہیں، یہانتک کہ یہ
آگ بھڑک کر عقیق[1] کی طرح گرم
اور شعلہ زن ہو جاتی ہے، اور وہ آدمی
برابر بازار میں چکر لگاتا رہتا ہے، اور
اس کے آگے چنگ و طبل بجتے رہتے ہیں
اور اس کے اقربا اور اعزہ گھیرے رہتے
ہیں، اور ان میں سے کوئی شخص اس کے
سر پر گل نازبو کا تاج رکھ دیتا ہے جس
میں آگ کے انگارے بھرے رہتے ہیں،
پھر اس میں گوند گرا دی جاتی ہے جو
مٹی کے تیل کی طرح جلنے لگتی ہے، وہ
آدمی چلتا، اور اس کا سر جلتا رہتا ہے،
اور سر کی کھال کی چربی پھیلنے لگتی ہے مگر

---

[1] عقیق ایک قیمتی اور سرخ پتھر ہوتا ہے،

Marfat.com

انه لما اشرف عليها اخذ الخنجر
فوضعه على راس فواده فشقه
بيده الى عانته ثم ادخل يده
اليسرى فقبض على كبده فجذب
منها ما انهيا له وهو يتكلم ثم
قطع بالخنجر منها قطعة فدفعها
الى اخيه استهانة بالموت
وصبراً على الالم .....

وزعموا ان الرجل الحاكي ان
في جبال هذه الناحية قوما من
الهند سبيلهم سبيل الكنيفية
والجليدية عندنا في طلب الباطل
والجهل بينهم وبين اهل الساحل
عصبية وانه لا يزال رجل من

اس کی رفتار میں کوئی فرق نہیں آتا،
نہ کسی قسم کے خوف و گھبراہٹ کا اظہار
ہوتا ہے، بالآخر وہ آگ میں جا کر کود پڑتا
ہے اور جل کر خاکستر ہو جاتا ہے بعض مشائخ
کا بیان ہے کہ ایک شخص جو جلنے کا قصد
کر رہا تھا، جب آگ کے قریب آیا تو خنجر
لے کر بیچ سر پر رکھا اور اپنے ہاتھ سے ناف
کے نیچے تک چاک کر ڈالا، پھر بائیں ہاتھ
سے جگر پکڑ کر جتنا ممکن ہوا نوچنا شروع
کیا، اور کچھ کہتا بھی جاتا تھا، پھر خنجر سے
اس کا ایک ٹکڑا کاٹ کر اپنے بھائی کو
دیا، اس طرح وہ موت کی حقارت اور
تکلیفوں پر تحمل کا مظاہرہ کرتے ہیں
اسی حکایت بیان کرنے والے کا
بیان ہے کہ اس علاقہ کے پہاڑوں میں
ایک ہندوستانی قوم آباد ہے جو ہمارے
یہاں کے فرقہ کنیفیہ اور جلیدیہ کی طرح
تلاش باطل اور طلب جہالت میں سرگرم
ہے، اس میں اور ساحلی علاقہ والوں کے

اهل الساحل يدخل الجبل فيستدعى من يصابره عَلى التمثيل بنفسه وكذالك اهل الجبل لاهل الساحل .....(ص ٨١)

درمیان سخت عصبیت رہتی ہے، اور اہلِ ساحل پہاڑ والوں کے یہاں آ پہاڑ والے اہلِ ساحل کے پاس برابر آتے جاتے رہتے ہیں، اور ایک دوسرے سے ایسے شخص کا مطالبہ کرتے ہیں جو صبر و ضبط اور بہادری میں ان کا مقابلہ اور نمونہ پیش کر سکے،

ومن شانهم اذا اخذت السن من رجالهم ونسائهم وضعفت حواسهم ان يطالب من صار فى هذه الحال منهم اهله بطرحه فى النار او تغريقه فى الماء ثقة منهم بالرجعة وسبيل موتاهم الاحراق، (ص ١٢٠)

ان کا دستور ہے کہ جب کسی مرد یا عورت کی عمر دراز ہو جاتی ہے اور اس کے حواس کمزور ہو جاتے ہیں، تو اس کے گھر والے اس سے مطالبہ کرتے ہیں کہ اپنے کو آگ میں جھونک دے، یا پانی میں غرق کر دے، کیونکہ انھیں یقین ہے کہ وہ دوسرا جنم پا کر لوٹ آئیں گے، ان کے یہاں مردوں کے جلانے کا طریقہ رائج ہے،

ولملك هذه الجزيرة شريعة ومشائخ لهم مجالس كمجالس محدثينا يجتمع اليهم الهند فيكتبون عنهم سير انبيائهم

اس جزیرے کے راجہ کی ایک شریعت ہے، جس کے ماہر شیوخ ہوتے ہیں، اور ہمارے محدثین کی طرح اُن کے درس کی مجلسیں ہوتی ہیں، ان مجلسوں میں

لہ یعنی ننگا،

Marfat.com

ومن شرائعهم، (ص ١٦٢)

ہندوستانی شریک ہوکر اپنے نبیوں کے حالات اور شریعتوں کے قوانین قلمبند کرتے ہیں،

امر السيارة التي تكون ببلاد الهند وتفسيرها المطر فانهم يريد ومد عليهم في الصيف ثلثة اشهر تباعًا ليلا ونهارا... وقد استعدوا قبل ذلك لاقواتهم فاذا كانت السيارة اقاموا في منازلهم لانها معمولة من خشب مكنسة السقوف مظللة بحشايش لهم فلا يظهر احد منهم الا لمهم على ان اهل الصناعات يعالجون صنايعهم في هذه الاماكن هذه المدة وربما عفنت اسافل ارجلهم في هذا الوقت وبهذه السيارة تعيشهم واذا لم تكن هلكوا لان زراعتهم الارز لا يعرفون غيره

ہندوستان میں موسم گرما کے بعد تین مہینہ تک مسلسل رات دن بارش ہوتی رہتی ہے، لوگ برسات آنے سے پہلے ہی اپنی خوراک وغیرہ کا انتظام کرلیتے ہیں، اور جب برسات شروع ہوجاتی ہے تو مستقل اپنے گھروں میں رہتے ہیں، ان کے گھر لکڑیوں کے ہوتے ہیں، چھتوں پر گھاس پوس کا چھپر ڈال کر سایہ کرتے ہیں، اس زمانہ (برسات) میں لوگ عموماً خاص اہم ضرورت کے علاوہ باہر نہیں نکلتے اور پیشہ ور لوگ گھروں ہی میں اپنے کاموں میں مصروف رہتے ہیں، عموماً لوگوں کی ایڑیاں برسات میں سڑ جاتی ہیں، اسی بارش پر ان کی زندگانی کا دارومدار ہے اور اگر بارش نہ ہو تو لوگ ہلاک اور تباہ ہوجائیں، اس لئے کہ یہاں دھان

ولا قوت لهم سواه انما يكون
في هذا الوقت في حرامات لهم
طريحا لا يحتاجون الى سقي و
معاناة ومعنى الحرامات منابت
الارز عندهم فاذا انكشفت السما
عنهم بلغ الارز النهاية في الربيع
والكثرة ولا يمطرون الشتاء

(ص ١٢٦ - ١٢٧)

کی کھیتی ہوتی ہے، اسی کے علاوہ وہ اور کسی
غلہ سے واقف نہیں[1]، اور یہی اُن کی اصل
غذا ہے، اور یہ فصل اسی زمانہ میں کیاریوں
کے اندر ہوتی ہے، اور اس کے لئے اُن کو
آبپاشی اور محنت کی ضرورت نہیں پڑتی،
حرامات سے مراد اُن کے دھان کے کھیت
ہیں، جب برسات ختم ہو جاتی ہے، اور مطلع
صاف ہو جاتا ہے، تو دھان وافر مقدار
میں پک کر تیار ہو جاتا ہے، جاڑے کے
موسم میں بارش نہیں ہوتی،

وللهند عباد واهل علم يعرفون
بالبراهمة وشعراء يختصون بالملوك
ومنجمون وفلاسفة وكهان و
اهل زجر للغربان وغيرها وبها
سحرة وقوم يظهرون التخاييل
ويبدعون فيها وذلك بتوج
خاصة وهو بلد عظيم في

ہندوستان کے عابدوں اور عالموں
کو برہمن کہتے ہیں، یہاں کے شعراء درباروں
سے تنخواہ پاتے ہیں، نجومی، فلاسفر، کاہن، کوّوں
وغیرہ سے شگون لینے والے، جادوگر
شعبدہ باز، اور طلسمات و تخیلات میں
اظہار کمال اور طرح طرح کی ایجادیں
کرنے والے عموماً ہندوستان میں ہر جگہ
ہوتے ہیں، خاص

---

[1] سلیمان اور ابوزید دونوں جنوبی ہند کے سیاح ہیں، اور انھوں نے عموماً وہیں کے حالات لکھے ہیں، اسلئے ممکن ہو کہ اس زمانہ میں یہ بات رہی ہو اور اب بھی بنگال وغیرہ میں لوگ زیادہ تر چاول ہی کھاتے ہیں،

Marfat.com

مملكة الجوز[1]

اور قنوج میں خاص طور سے ہوتے ہیں
قنوج صوبہ گجرات کا ایک مشہور اور
بڑا شہر ہے،

بالهند قوم يعرفون

یہاں ایک جماعت بیکرجیین[2] کے

بالبيكرجيين عراة قد غطت

نام سے مشہور ہے جو ننگی رہتی ہے، اس

شعورهم بدانهم وفروجهم

کے بال اتنے بڑے ہوتے ہیں کہ جسم اور

واظفارهم مستطيلة كالحراب

شرمگاہ کو ڈھانکے رہتے ہیں، ناخن لمبے

اذ كانت لا يقص الا ما ينكسر

اور نیزوں کی طرح تیز ہوتے ہیں، وہ خود

منها وهم على سبيل سياحة

ناخن یا بال نہیں کٹواتے، البتہ بعض خود

وفى عنق كل رجل منهم خيط

ہی ٹوٹ کر گر جاتے ہیں، یہ لوگ سیر و

فيه حمجمة من حماجم الانس ،

سیاحت کرتے ہیں، اور اُن میں سے ہر شخص

فاذا اشتد به الجوع وقف

کے گلے میں ایک مالا ہوتا ہے، جس میں

بباب بعض الهند فاسرعوا

انسانی کھوپڑی لٹکتی رہتی ہے، جب

اليه بالارز المطبوخ فيستبشرون

انھیں زیادہ بھوک لگتی ہے تو کسی

به فياكل فى تلك الجمجمة فاذا

ہندوستانی کے دروازے پر چلے جاتے

اتبع انصرف فلا يعود لطلب

ہیں، تو وہ ان کو بابرکت سمجھ کر فوراً پکے

الطعام الا فى وقت حاجته

ہوئے چاول لا کر ان کے سامنے پیش

(ص ۱۲۷-۱۲۸)

کرتے ہیں، جسے یہ کھوپڑی میں رکھ کر

---

[1] كذا فى الاصل، ولعله "الجوز"

[2] بیکرجیین سے مقصود بھکشو یعنی وہ فقیر ہیں،

وللهند ضروب من الشرائع يتقربون بها زعموا الى خالقهم جل الله وعز عما يقول الظالمون علواً كبيراً منها أن الرجل يتخذ في طرقهم الخان للسابلة و يقيم فيه بقالا يبتاع المجتازون منه حاجتهم وتقيم في الخان فاجرة من نساء الهند يجري عليها لينال منها المجتازون و ذاك عندهما مما يثابون عليه، (ص ١٢٨)

وبالهند قباب يعرفون بقباب البد والسبب فيه ان المرأة اذا نذرت نذراً وولد لها جارية جميلة اتت بها البدو هو الصنم الذي يعبدونه فجعلتها له ثم اتخذت لها في السوق بيتا وعلقت عليه ستراً واقعدتها على كرسي فيختار

ہندوستانیوں کے ان کے خیال کے مطابق خالق کائنات سے تقرب حاصل کرنے کے مختلف طریقے ہیں، حالانکہ اللہ تعالیٰ ان کے باطل تصورات سے بہت بلند و برتر ہے، مثلاً لوگ راستوں میں مسافروں کے لئے سرائیں بنواتے ہیں، ہر سرائے میں ایک بنیا رہتا ہے، جس سے مسافر اپنی ضرورت کی چیزیں خریدتے ہیں، اور ایک بدکار عورت بھی رہتی ہے جس سے گزرنے والے متمتع ہوتے ہیں، اور یہ سب کچھ ان کے نزدیک کارِ ثواب ہے۔

ہندوستان میں قبائیں ہوتی ہیں جوتوں کی قبائیں کہلاتی ہیں، جب کوئی عورت منت مانتی ہے، اور اس کے لڑکی پیدا ہوتی ہے، تو وہ اس کو بت پر چڑھا دیتی ہے، اور بت ہی کی وہ لوگ عبادت کرتے ہیں، پھر اس لڑکی کے لئے بازار میں ایک گھر بنایا جاتا ہے، اور اس میں پردہ لٹکا کر ایک کرسی پر اس کی

Marfat.com

بها اهل الهند وغيرهم من
سائر الملل ممن يتجاوز فى
دينه فتمكن من نفسها باجرة
معلومة وكلما اجتمع لها شئ
من ذلك دفعته الى سدنة
الصنم الذى يصرف فى عمارة الهيكل
.....
..... فاما الصنم المعروف
بالمولتان وهو قريب المنصورة
فانه يقصد من مسيرة اشهر
كثيرة ويحمل الرجل منهم
العود الهندى القامرولى وقامرون
بلد يكون فيه فاخر العود حتى
ياتى به الى هذا الصنم فيدفعه
الى السدنة ليبخر الصنم ومن
هذا العود ما قيمة المنا منه
مايتا دينار وربما ختم عليه
فانطبع الخاتم فيه للدنته
فالتجار يبتاعونه من هؤلاء

کو ٹھہرا دیا جاتا تاکہ اس کے پاس سے جب کوئی
ہندوستانی یا کسی دوسری ملت کے لوگ
گذریں تو وہ اُن سے ایک متعین اجرت لیکر
انھیں تمتع ہونے کا موقع دے، اور جب
اس کے پاس کچھ رقم جمع ہو جاتی ہے تو
وہ اُسے بتخانہ کے مصارف کے لئے پجاریوں
کے سپرد کر دیتی ہے، .....
منصورہ کے قریب ملتان میں جو مشہور بت
ہے، اس کی زیارت (یاترا) کے لئے
لوگ کئی کئی مہینہ کا سفر طے کر کے آتے
ہیں، اور اپنے ساتھ مشہور عود ہندی
قامرونی لاتے ہیں، قامرون ایک شہر
ہے جہاں عمدہ قسم کا عود پیدا ہوتا ہے،
لوگ اسے بت پر دھونی کے لئے لاتے ہیں
اور مہنتوں کے حوالہ کر دیتے ہیں بعض
اقسام کے ایک من عود کی قیمت دو سو
دینار ہوتی ہے، اس کی بعض قسمیں اتنی
نرم ہوتی ہیں کہ اگر اُن پر انگوٹھی سے
مہر لگائی جاتی تو اُس کی چھاپ آجاتی ہے

Marfat.com

السدنة ﴿٢٤﴾ تاجران خادموں سے اس عود کو خریدتے ہیں

وبالهند عباد فی شرایعهم يقصدون الی الجزایر التی تحدث فی البحر فیغرسون بها النارجیل ویستنبطون بها المیاه للاجرون یجتازبها المراکب فتنال منها۔ (صفحہ ۱۲۹-۱۳۰)

ہندوستان میں ایسے عابد بھی ہیں جو اپنی شریعت کے پابند اور سمندر کے کنارے واقع جزیروں میں جاکر ناریل کی کاشت کرتے ہیں، اور اس کا پانی نکال کر بیچتے ہیں، جنھیں وہاں سے گذرنے والے جہاز خریدتے ہیں،

ولیس بحر الهند والصین الذی فی بطنه اللولوء والعنبر وفی جباله الجوهر ومعادن الذهب وفی افواه دوابه العاج وفی منابة الآبنوس والبقم والخیزران وشجر العود والکافور والجوز بوا والقرنفل والصندل وسائر الافواه الطیبة الذکیة وطیوره الفقاغی یعنی البغاوات ۔

اس سمندر (جو ہند کے دائیں جانب عمان کی طرف ہے) کا حال بحر ہند اور چین جیسا نہیں ہے، کیونکہ بحر ہند میں موتی اور عنبر ہوتا ہے، اس کے پہاڑوں میں جواہرات اور سونے کی کانیں ہیں، وہاں کے چوپایوں کے منھ میں عاج (ہاتھی کے دانت) ہوتے ہیں، اس کی زمین میں آبنوس، بقم، بید، عود، کافور، جوز بوا (جائے پھل) لونگ، صندل اور دوسرے پاکیزہ اور خوشبودار

لہ یعنی بحر احمر لہ یعنی ہاتھی لہ کذا فی الاصل یعنی بالذال ولعله ان یکون بالزاء،

Marfat.com

الطواويس وخرشات ارضه
الزباد وظباء المسك وما
لا يحصيه احد لكثرة خيره
(ص ١٣٧، ١٣٨)

وملوك الهند تلبس الاقراط
من الجوهر النفيس فى آذانها
المركب فى الذهب وتضع فى
اعناقها القلايد النفيسة
المشتملة على فاخر الجوهر كالبحر
والاخضر واللولوء مما يعظم
قيمته ويجل[1] مقداره وهو
اليوم كنوزهم وذخائرهم و
تلبسه قوادهم ووجوههم
والرئيس منهم ويركب على
عنق رجل منهم وعليه فوطة

پودے ہوتے ہیں، پرندوں میں طوطے
جیسے خوش الحان، اور مور جیسے خوشنما
پرند ہوتے ہیں، اس کی زمین کا فضلہ
زباد (ایک جانور کا خوشبودار پسینہ) اور
مشک والے ہرن اور اس قسم کی بہت
سی عمدہ چیزیں ہوتی ہیں، جن کا شمار
نہیں کیا جا سکتا،

ہندوستان کے راجا اپنے کانوں میں
ایسے سونے کے بالے جن میں بڑے قیمتی جواہر
اور موتی ہوتے ہیں، اور گلے میں بیش
قیمت مالے پہنتے ہیں، جن میں عمدہ قسم
کے موتی اور سرخ وزرد رنگ کے جواہرات
ہوتے ہیں، اور یہی موتی اور جواہرات
ان کی دولت اور خزانہ ہیں، یہ زیورات
فوجوں کے سپہ سالار اور افسر بھی پہنتے
ہیں، یہاں کے امراء آدمیوں کی گردن
پر سوار ہوتے ہیں، اور اس کی گردن
ایک رومال ہوتا ہے جس سے وہ چھپی

---

[1] كذا فى الاصل ولعلّه "يجل"

قد استتر بها وفی ید ہ شئ
یعرف بالچترۃ وھی مظلۃ
من ریش الطواویس یاخذھا
بیدہ فینفق بھا الشمس و
اصحابہ محدقون بہ -

رہتی ہے، اور ہاتھ میں مور کے پر کا چترہ
(چھتر) ہوتا ہے، جس سے وہ اور اس
کے اردگرد کے ساتھی دھوپ سے
بچتے ہیں،

ومنھم صنف لا یاکل اثنان
منھم فی غضارۃ واحدۃ و
لا علی مائدۃ واحدۃ یجدون
ذلک عیبا فاحشا فاذا وردوا
سیراف فدعاھم وجبۃ من
وجبۃ التجار وکانوا ما یۃ نفس
اورد ونھا او فوقھا احتاج ان
یضع بین یدی کل رجل منھم
طبقا فیہ ما یاکلہ لا یشارکہ
فیہ سواہ،

یہاں ایک گروہ ایسا بھی ہے
جس کے دو فرد ایک برتن میں ایک ساتھ
مل کر اور ایک دسترخوان پر کھانا نہیں
کھاتے، اور وہ اُسے بڑے عیب کی
چیز سمجھتے ہیں[1] اُن لوگوں کا ایک گروہ جو سو آدمیوں
پر مشتمل تھا جب سیراف آیا اور ایک
بڑے تاجر نے اُن کی دعوت کی تو ہر
شخص کے لئے الگ الگ تھالی فراہم
کرنی پڑی، تاکہ وہ اس میں، تنہا
بلا شرکت غیرے کھا سکیں،

واما ملوکھم فی بلادھم
ووجوھھم فانہ یتخذ لھم فی
کل یوم موائد لیست خوص

وہاں کے راجاؤں اور امیروں کیلئے
روزانہ دسترخوان اور ناریل کی چھال
کا تھالی سا کوئی برتن بنایا جاتا ہے،

---

[1] ایسا چھوت چھات کی وجہ سے کرتے تھے۔

Marfat.com

النار جيل سفا و يعمل منه
كهيئة الغضار و الصحاف
فاذا حضر الغدآ اكلوا الطعام
فى ذلك الخوص المسفوف
فاذا فرغوا من غدائهم رمى
بتلك المائدة و الغضار
والمسفوف من الخوص مما
بقى من الطعام الى الماء و
استأنفوا من غدهم مثله
وكان يحمل الى الهند فى القديم
الدنانير السندية فيباع الدينار
بثلثة دنانير و ما زاد و يحمل
اليهم الزمرد الذى يرد من
مصر مركبًا فى الخوابى مصوغًا
فى الحقاق و يحمل البسد و هو
المرجان و حجؤ يقال له الدهنج
نهدى كوه و اكثر ملوكهم يظهرون

جب کھانا آتا ہے، تو وہ اسی چھال
کے بنے ہوئے برتن میں کھاتے ہیں
کھانے سے فارغ ہونے کے بعد وہ
دسترخوان اور چھال کی تھالی اور بچا ہوا
کھانا پانی میں پھینک دیا جاتا ہے اور
دوسرے دن پھر نیا تھال بنایا جاتا
ہے، قدیم زمانے میں ہندوستان
میں سندھی دنانیر برآمد کئے جاتے
تھے۔ اور ایک دینار تین یا اس
سے زائد دینار میں فروخت کیا
جاتا تھا، ان کے یہاں مصر کا زمرد
بھی انگوٹھیوں میں جڑا ہوا آتا
تھا جو ڈبوں میں بند ہوتی تھیں،
بسد یعنی مرجان اور حجو جسے دھنج
کہتے تھے، دھنج بھی برآمد ہوتی تھی
مگر اب لوگوں نے اسے ترک کر دیا،
یہاں کے اکثر راجاؤں کے دربار میں

۱؎ بسد اور حجو کی تشریح مصنف نے خود ہی کر دی ہے، یہ دونوں دراصل جواہرات اور
ہیروں کی قسمیں ہیں۔

نسآھم اذا جلسوا الیھن
دخل الیھم من اھل بلدھم
وغیرھم لا یحجبن عن النظر
الیھن۔

(ص ۱۴۵ تا ۱۴۷)

جب ملکی یا غیر ملکی لوگ آتے ہیں
تو وہ اُن سے اپنی رانیوں کا
پردہ نہیں کراتے، بلکہ جو بھی
دربار میں پہونچ جاتا ہے، انھیں
دیکھ لیتا ہے،

Marfat.com

بلاذری

المتوفی ۲۷۹ھ مطابق ۸۹۲ء

بلاذری کا نام احمد بن یحییٰ بن جعفر اور کنیت ابو جعفر یا ابو الحسن تھی، بغداد کا رہنے والا اور عباسی خلفاء متوکل، مستعین اور معتز کے دربار میں باریاب تھا، جغرافیہ، تاریخ، ادب، روایت و انساب کا ماہر اور شاعر بھی تھا فارسی زبان سے اچھی طرح واقف اور فارسی سے عربی میں کتابوں کا ترجمہ کرتا تھا، اس کی مشہور کتابوں میں انساب الاشراف و اخبارہم ۲۰ جلدوں میں نامکمل اور دوسری فتوح البلدان ہے، جس میں اسلامی فتوحات کا ذکر ہے، اور اس سلسلہ میں اس نے سندھ پر مسلمانوں کے حملوں کا مفصل تذکرہ اور یہاں کے متعلق بعض سیاسی اور تاریخی معلومات بھی بیان کئے ہیں، یہ کتاب یورپ اور مصر دونوں جگہوں سے شائع ہو چکی ہے، ۲۷۹ھ میں اس نے وفات پائی،

فتوح البلدان

اخبرنا علی بن محمد بن عبد اللہ بن ابو سیف نے

عبد اللہ بن ابی سیف قال ک

ولی عمر بن الخطاب رضی اللہ ہمیں بتایا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی

عنہ عثمان بن ابی العاص ثقفی اللہ عنہ نے ۱۵ھ میں عثمان بن ابو

البحرین وعمان سنۃ ۱۵ فوجہ العاص ثقفی کو بحرین اور عمان کی ولایت

اخاہ الحکم الی البحرین ومضی پر مقرر کیا، عثمان ثقفی نے اپنے بھائی

الی عمان فاقطع جیشا الی تانہ حکم کو بحرین بھیجا، اور خود عمان جا کر

فلما رجع الجیش کتب الی عمر ایک لشکر تھانہ[1] کی طرف روانہ کیا،

یعلمہ ذلک فکتب الیہ عمر وہ لشکر جب وہاں سے (کامیاب) واپس آیا تو انھوں نے حضرت عمر کو

یا اخا ثقیف حملت دودا علی اس کی اطلاع دی، حضرت عمرؓ نے

عود وانی احلف باللہ الوا جواب میں تحریر فرمایا کہ ثقیف کے

اصیبوا لا خذت من قومک بھائی تم نے تو ایک کیڑے کو لکڑی

مثلہ ووجہ الحکم ایضًا پر چڑھا دیا بخدا اگر وہ لوگ ہلاک

---

[1] یعنی تھانہ مشہور بندرگاہ جو گجرات اور کوکن بمبئی کی سرحد پر واقع ہے یہ عربوں کا گجرات بلکہ ہندوستان پر پہلا حملہ تھا،

Marfat.com

الی بروص ووجه اخاه المغیرة
بن ابی العاصی الی خور الدیبل
فلقی العدو فظفر۔

فلمّا ولی عثمان بن عفان
رضی اللہ عنہ وولی عبد اللہ
بن عامر بن کریز العراق کتب
الیہ یامرہ ان یوجہ الی ثغر
الھند من یعلم علمہ وینصرف
الیہ بخبرہ فوجہ حکیم بن
جبلة العبدی فلمّا رجع
اوفدہ الی عثمان فسألہ عن
حال البلاد فقال یا امیر المؤمنین
قد عرفتھا وتخبرتھا قال فصفھا
لی وقال ما وھا وشل وعرھا
وقل ونصبھا بطل ان قل الجیش

ہو گئے ہوتے، تو میں تمہاری قوم سے
ایسے ہی آدمی لے لیتا[1]، حکم نے اپنے
بھائی مغیرہ کو خلیج دیبل کی طرف
بھیج کر خود بھروچ[2] پر چڑھائی کی اور
دشمن سے مقابلہ میں کامیاب ہوئے۔

جب حضرت عثمان بن عفان
رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے اور عبد اللہ
ابن عامر بن کریز کو عراق کا گورنر بنایا
تو اُن کے پاس یہ فرمان بھیجا کہ ہندوستان
کی سرحد کے حالات معلوم کرنے کے لئے
کسی آدمی کو بھیجو جو واپس آنے کے بعد
مجھے بھی وہاں کے حالات سے آگاہ
کرے، اس فرمان کی تعمیل میں
عبد اللہ نے حکیم بن جبلہ عبدی کو
(یعنی اُن کی سرکردگی میں ایک دستہ
حدود ہند کی طرف) بھیجا، جب حکیم واپس
ہوئے، تو عبد اللہ نے انہی کو حضرت

---

[1] یعنی تمہاری قوم بھر سے معاوضہ لیتا [2] بھروچ گجرات کا مشہور بندرگاہ ہے، اور یہ عربوں
کا گجرات پر دوسرا اور سندھ پر پہلا حملہ تھا،

Marfat.com

ضاعوا وان کثروا جاعوا

فقال لہٗ عثمان آخا براد سراج

قال بل خابر فلم یغزھا احداً

عثمانؓ کے پاس بھیج دیا، حضرت عثمانؓ نے پوچھا اس ملک کا کیا حال ہے؟ جواب دیا، امیر المومنین میں نے خوب چل پھر کر معلوم کیا ہے، حضرت عثمانؓ نے کہا مجھ سے اس کی کیفیت بیان کر دو بولے! وہاں پانی کم، پھل خراب، اور چور بہادر ہیں، اگر فوج کم ہو تو ہلاک و برباد ہو جائے اور زیادہ ہو تو بھوکوں مر جائیگی، حضرت عثمانؓ نے کہا یہ تم حال بیان کر رہے ہو یا قافیہ بندی کا مظاہرہ کر رہے ہو بولے امیر المومنین صورت حال سے مطلع کر رہا ہوں، حضرت عثمانؓ نے یہ حال سن کر کسی کو فوج کشی کے لئے نہیں بھیجا!

فلمّا کان آخر سنۃ ۳۸ واوّل سنۃ ۳۹ فی خلافۃ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ توجہ الی ذلک الثغر الحارث ابن مرۃ العبدی متطوعًا باذن علی فظفر واصاب مغنمًا

لیکن ۳۸ھ کے اواخر یا ۳۹ھ کے اوائل میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت کے زمانہ میں حارث بن مرہ عبدی نے اُن کی اجازت سے اس سرحد پر رضا کارانہ حملہ کیا، اُن کو فتح حاصل ہوئی، اور کثیر مال غنیمت ہاتھ آیا۔

Marfat.com

وسبیا وقسم فی یوم واحد الف راس ثم انه قتل ومن معه بارض القیقان الا قلیلا وکان مقتله فی سنة ۴۲ والقیقان من بلاد السند مما یلی خراسان ثم غزا ذلک الثغر المهلب ابن ابی صفرة فی ایام معاویة سنة ۴۴ فاتی بنة والاهواز وهما بین الملتان وکابل فلقیه العدو فقاتله ومن معه ولقی المهلب ببلاد القیقان ثمانیة عشر فارسا من الترک علی خیل محذوفة فقاتلوه فقتلوا جمیعا فقال المهلب ما جعل هؤلاء الاعاجم اولی بالتمشیر منا فحذف الخیل

قیدیوں کی تعداد اتنی تھی کہ ایک دن میں ایک ہزار تقسیم کئے گئے، لیکن پھر وہ اور اُن کے اکثر ساتھی قلات میں قتل کر ڈالے گئے اور محض تھوڑے سے زندہ بچے، حارث کا حادثۂ قتل ۴۲ھ میں پیش آیا اور قلات خراسان کے قریب ہی سندھ کا شہر ہے، پھر ۴۴ھ میں مہلب بن ابی صفرہ نے حضرت امیر معاویہؓ کے زمانہ میں اس سرحد پر لشکر کشی کی اور بنتہ اور اہواز[1] تک پہونچ گئے، یہ دونوں شہر کابل اور ملتان کے درمیان ہیں، یہیں دشمنوں سے مقابلہ ہوا، مہلب نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ اُن سے جنگ کی، قلات میں انھیں ۱۸ ترک سوار ملے جو دم بریدہ گھوڑوں پر سوار تھے، انھوں نے مہلب سے جنگ

[1] بلاذری نے بنتہ اور اہواز کو کابل اور ملتان کے درمیان بتایا ہے، اس لئے مہلب موجودہ نقشے کے مطابق کابل اور پشاور (جو اس وقت سندھ کے علاقے تھے) کی درمیانی گھاٹیوں (درۂ خیبر) کو طے کرکے سرزمینِ ہند میں پہونچے،

Marfat.com

کی، اور سب کام آئے، مہلب نے کہا
ہم عجم نژادوں سے زیادہ پھرتی، اور
مستعدی کے حقدار ہیں، پھر اپنے گھوڑوں[1]
گھوڑے کی دم کاٹنے
والے مسلمانوں میں یہ پہلے شخص تھے،
بنۃ ہی کی جنگ کے متعلق ازدی
شاعر کہتا ہے،،:

کیا تم نے نہیں دیکھا جس رات کو
قبیلۂ ازد نے بنۃ پر حملہ کیا تو یہی لوگ
مہلب کی فوج کے سب سے بہتر سپاہی تھے،
پھر عبداللہ بن عامر نے امیر معاویہ
ہی کے زمانہ میں عبداللہ بن سوار عبدی
کو ہند کی سرحد کا گورنر بنایا، اور یہ
یہ بھی کہا جاتا ہے کہ خود حضرت معاویہؓ
نے عبداللہ کو گورنر مقرر کیا تھا،
عبداللہ نے قلات پر حملہ کرکے مال غنیمت

فکان اول من حذفها من
المسلمین.

وفی بنة یقول الازدی:

الم تر ان الازد لیلة بیتوا
ببنة کانوا خیر جیش المهلب

ثم ولی عبد الله بن عامر
فی زمن معاویة بن ابی سفیان
عبد الله بن سوّار العبدی ویقال
ولاه معاویه من قبله ثغر
الهند فغزا القیقان فاصاب
مغنما ثم وفد الی معاویة داهدی

---

[1] ترکوں کے جو گھوڑے مال غنیمت میں ملے تھے وہ دم بریدہ تھے، یہ طرز مہلب کو بہت پسند آیا، اور
انھوں نے حکم دیا کہ تمام لشکر کے گھوڑے بھی اسی طرح کر دیے جائیں کیونکہ اس عہد میں عرب اپنے
گھوڑوں کے نہ ایال کاٹتے تھے، اور نہ دُمیں،

Marfat.com

اليه خيلا فيقانية واقام عنده
ثم رجع الى القيقان فاستجاشوا
الترک فقتلوه وفيه يقول
الشاعر :

حاصل کیا اور اسے حضرت معاویہؓ کے
پاس لائے اور قلاتی گھوڑے بھی ہدیۃً
پیش کئے، چند دن اُن کے پاس قیام
کرکے پھر قلات واپس چلے گئے مگر
قلاتیوں نے ترکوں کی فوج جمع کرکے
انھیں قتل کر دیا، ان کے متعلق ایک
شاعر کہتا ہے ::

وابن سواد علی عداته
موقد امنار وقتال الشغب

اور ابن سماد جو فوج کشی کے وقت
ہمیشہ اپنا باورچی خانہ گرم رکھتا ہے اور
دشمنوں کو تہ تیغ کرتا ہے،

وولی زیاد بن ابی سفیان
فی ایامہ معاویة سنان بن سلمة
المحبق الهذلی وکان فاضلا
متالها وهو اول من احلف الجند
بالطلاق فاتی الثغر ففتح مکران
عنوة ومصرها واقام بها و
ضبط البلاد وفیه یقول الشاعر

اس کے بعد زیاد بن ابوسفیان نے
سنان بن سلمہ محبق ہذلی کو امیر معاویہؓ
کے زمانہ ہی میں والی بنایا، سنان
صاحبِ فضل عبادت گذار اور پہلے
شخص تھے، جنھوں نے فوج کو بزدلی
سے بچانے کے لئے طلاق کی قسم دی
اور مکران بزور قوت فتح کرکے اسے
شہر بنا دیا، اور وہاں قیام کرکے
شہروں کا نظم و نسق درست کیا، ایک

Marfat.com

شاعر نے طلاق کی قسم دلانے کے
متعلق کہا ہے:

رائیت ھذیلاً احدثت فی یمینھا
طلاق نساء ما یسوق لھا مھرا

میں نے ہذیل کو ایک نئی طرح کی قسم
کھاتے دیکھا کہ بغیر مہر دلوائے عورتوں پر
طلاق کی قسمیں کھا رہے ہیں،

وقال ابن الکلبی[1] کان الذی
فتح حکیم بن جبلۃ العبدی ثم
استعمل زیاد علی الثغر راشد
بن عمرو الجدیدی من الازد
فاتی مکران ثم غزا القیقان فظفر
ثم غزا المید فقتل وقام بامر
الناس سنان بن سلمۃ فولاہ
زیاد الثغر فاقام بہ سنتین،

وغزا عباد بن زیاد ثغر الھند
من سجستان فاتی سندروذ ثم

ابن کلبی کا بیان ہے کہ مکران کو
حکیم بن جبلہ عبدی نے فتح کیا، ابن
سبق کے بعد زیاد نے راشد بن عمرو
الجدیدی ازدی کو سرحد پہ مقرر کیا
وہ مکران آئے قلات پر حملہ کیا، اور
فتحیاب ہوئے، پھر میدوں کی طرف
بڑھے اور قتل کر دیئے گئے، ان کے قتل
ہو جانے کے بعد سنان بن سلمہ نے انتظام
اپنے ہاتھ میں لے لیا، اور زیاد نے ان کو
عباد بن زیاد نے سجستان سے ہند
کی سرحد پر حملہ کیا، اور سندروذ[2] پہونچے،

---

[1] ہشام کلبی المتوفی ۲۰۶ھ مطابق ۸۲۱ء یعنی ابو المنذر ہشام بن محمد بن سائب بن بشر بن عمرو کلبی جو کوفہ کا رہنے والا اور انساب، اعلام اور وقائع عرب کا مشہور عالم اور متعدد کتابوں کا مصنف جن میں کتاب الاصنام بہت مشہور ہے،

[2] دریائے سندھ کی ایک شاخ کا نام ہے (جغرافیہ خلافت شرقی ص ۵۱۱) اور اس سے غالباً دریائے ٹھک راوی ہے
(تاریخ سندھ)

Marfat.com

اخذ علی حری کفر الی الرود بار
من ارض سجستان الی
الهند مند فنزل کش وقطع
المفازة حتی اتی القندهار
فقاتل اهلها فهزمهم وفتحها
وفتحها بعد ان اصیب رجال
من المسلمین ورای قلانس
اهلها طوالا فعمل علیها
فسمیت العبادیة وقال ابن
مفرغ :-

کم بالجرو هروا رض الهند من قرم
ومن سرائنک قتلی لا هم قبر

بقندهار ومن تکتب منیته
بقندهار یرجم دونه الخبر

ثم ولی زیاد المنذر بن الجارود

پھر کہز کی سمت سے سجستان میں رود بار[1]
تک اور ہند مند تک بڑھ گئے اور کش
میں مقام کیا، اور صحراے کر کے قندھار
پہونچے، قندھار والون نے جنگ کی مگر
عباد نے اُن کو شکست دی، اور بہت
سے مسلمانون کے کام آنے کے بعد قندھار
فتح ہوا، عباد نے وہان لوگون کی لمبی
ٹوپیان دیکھ کر اسی قسم کی ٹوپیان بنوائین،
اسی لئے ان ٹوپیون کا نام عبادیہ پڑ گیا،
ابن مفرغ شاعر نے کہا ہے:

(سخت گرم علاقون اور سرزمین ہند
میں کتنے بہادر اور سردار شہید ہوئے مگر
انھیں قبر نصیب نہ ہوئی)

(یعنی قندھار میں جس کی موت مقدر
ہو تو سمجھنا چاہیئے کہ اس کی کوئی خبر
نہ مل سکے گی)

پھر زیاد نے منذر بن جارود العبدی

---

[1] سجستان کا مشہور دریا جسے یاقوت نے "ہزار ندیون والا دریا" اور کتابت کی غلطی کی وجہ سے اب مند اور ہیرمند بھی کہتے تھے، اور آج کل زیادہ تر ہلمند بولا جاتا ہے،

Marfat.com

الصبدی ویکنی ابالاشعث ثغر
الهند فغزا البوقان والقیقان
فظفر المسلمون وغنموا و
بث السرایا فی بلادهم وفتح
قصدار وسبابها وکان سنان
قد فتحها الان اهلها انتقضوا
وبهامات.....

ابی الاشعث کو ہند کی سرحد کا حاکم بنایا
انھوں نے بوقان اور قیقان پر حملہ کیا اس
حملہ میں مسلمانوں کو کامیابی ہوئی، اور
مالِ غنیمت ہاتھ آیا، ابوالاشعث نے
مختلف اطراف میں دستے پھیلا دیئے
اور قصدار فتح کر کے قیدیوں کو گرفتار
کیا، اس سے پہلے سنان قصدار
فتح کر چکے تھے، مگر وہاں کے لوگ
باغی ہو گئے تھے، اس لئے دوبارہ ابوالاشعث
کو فوج کشی کرنی پڑی) سنان کا قصدار
ہی میں انتقال ہوا.....

ثم ولی عبیدالله بن زیاد
ابن حری الباهلی ففتح الله
تلک البلاد علی یدیه وقاتل
بها قتالاً شدیدا فظفر و
غنم وقال قوم ان عبیدالله
بن زیاد ولی سنان بن سلمة
وکان هو علی سرایاه.....
.....

پھر عبیداللہ بن زیاد نے ابن حری
باہلی کو گورنر بنایا، اللہ تعالیٰ نے اُن کے
ہاتھ پر ان ممالک کو فتح کرایا، ابن حری
کو بہت سخت جنگ کرنی پڑی، اور
آخر میں فتح ہوئی، اور مالِ غنیمت ملا
بعض لوگوں کا بیان ہے کہ عبیداللہ
ابن زیاد نے سنان بن سلمہ کو اس علاقہ
کا والی بنایا تھا، اور حری فوجی دستوں

.... واهل البوقان اليوم مسلمون
وقد بنى عمران بن موسى بن
يحيى بن خالد البرمكى بهامدينة
سماها البيضاء وذلك فى خلافة
المعتصم بالله ولما ولى الحجاج
بن يوسف بن الحكم بن ابى
عقيل الثقفى العراق ولى سعيد
بن اسلم ابن زرعة الكلابى
مكران وذلك الثغر فخرج عليه
معاوية ومحمد ابنا الحارث
العلافيان فقتل وغلب العلافيان
على الثغر..... فولى الحجاج مجاعة
بن سعر التميمى ذلك الثغر فغزا
مجاعة فغنم وفتح طوائف من
قندابيل ثم اتم فتحها محمد بن
القاسم ومات مجاعة بعد مدة
بمكران.....

پر مقرر کئے گئے تھے..... بوقان کے
باشندے آج کل مسلمان ہیں، عمران
ابن موسیٰ بن یحییٰ بن خالد برمکی نے
معتصم باللہ کے عہدِ خلافت میں یہاں
ایک شہر آباد کیا تھا، اور اس کا نام
"البیضاء" رکھا تھا، جب حجاج بن یوسف
ابن حکم بن ابو عقیل ثقفی عراق کا گورنر
مقرر ہوا، تو اُس نے سعید بن اسلم بن
زرعہ کلابی کو مکران اور اس سرحد پر
نامزد کیا، حارث علافی کے بیٹے معاویہ
اور محمد نے سعید کے خلاف بغاوت
کرکے اسے قتل کر دیا، اور خود سرحد پر
قابض ہو گئے، ..... اسلئے حجاج نے
مجاعہ بن سعر تمیمی کو اس سرحد کا گورنر
بنایا، مجاعہ نے حملہ کرکے مالِ غنیمت
حاصل کیا، اور قندابیل کے کچھ حصے فتح
کئے، سرحد کی فتوحات کو بعد میں
محمد بن قاسم نے تکمیل تک پہونچایا،
اور مجاعہ سے ایک سال بعد مکران میں

Marfat.com

ثم استعمل الحجاج بعد
مجاعة محمد بن هارون بن ذراع
النمری فاهدی الی الحجاج
فی ولایته ملك جزیرة الیاقوت
نسوة ولدن فی بلاده مسلمات
ومات اباؤهن وکانوا تجارا
فاراد التقرب بهن فعرض
للسفینة التی کن فیها قوم من
صید الدبیل فی بوارج فاخذوا
السفینة بما فیها فنادت امرأة
منهن وکانت من بنی یربوع
یاحجاج او بلغ الحجاج ذلك فقال
یالبیك فارسل الی داهر یسئاله
تخلیة النسوة فقال انما اخذن
لصوص لا اقدر علیهم فاغزی
الحجاج عبید الله بن نبهان
الدیبل فقتل فکتب الی بدیل

مجاعہ کے بعد حجاج نے محمد بن ہارون
ابن ذراع نمری کو سرحد پر بھیجا، نمری کے
زمانۂ ولایت میں جزیرہ یاقوت[1] کے راجہ
نے حجاج کے پاس کچھ عورتیں تحفہ بھیجیں
یہ عورتیں مسلمان تھیں اور اسی راجہ کے
ملک میں پیدا ہوئی تھیں، اُن کے آباؤ
واجداد یہاں تجارت کرنے تھے اور
یہیں فوت ہو گئے تھے، راجہ نے حجاج
کو خوش کرنے کے لئے ان عورتوں کو
بھیجا تھا، جس کشتی میں یہ سوار تھیں دیبل
کے میدوں نے جو جنگی کشتیوں پر سوار
تھے ان کشتیوں اور اُس کے کل سامان
پر قبضہ کر لیا، قبیلہ بنی یربوع کی ایک
عورت نے حجاج کی دہائی دی، حجاج
کو جب یہ خبر معلوم ہوئی تو اُس نے جواب
میں کہا میں آیا، اور راجہ داہر کے پاس
کہلا بھیجا کہ وہ عورتوں کو چھڑا کر بھیجدے

---

[1] یعنی لنکا اُسے جزیرۂ یاقوت کہے جانے کا ایک سبب تو خود بلاذری نے آگے بیان کیا ہے دوسری وجہ یہ ہے
یہاں ہیرے اور جواہرات کی پیداوار بکثرت ہوتی تھی،

Marfat.com

بن طهفة البجلی وهو بعمان
ان یسیر الی الدیبل فلمّا
لقیهم نفر به فرسه فاطاف
به العدو فقتلوه و قال
بعضهم قتله زط البدهة
قال انّما سمیت هذه الجزیرة
جزیرة الیاقوت لحسن وجوه
نسائها،

داہر نے جواب دیا کہ انھیں بحری قزاقوں
نے پکڑا ہے جو میرے بس سے باہر ہیں،
یہ جواب سُن کر حجاج نے عبید اللہ بن
بنھان کو دیبل پر حملہ کے لئے بھیجا، مگر
وہ قتل ہو گئے، ان کے بعد حجاج نے
بدیل بن طہفہ کو جو عمان میں تھے دیبل
جانے کا حکم دیا، وہ حکم پاتے ہی پہنچ
گئے، مگر عین میدانِ جنگ میں اُن کا
گھوڑا بدکا اور دشمنوں نے انھیں گھیر کر
قتل کر دیا، بعض لوگ کہتے ہیں کہ بدھ
جاٹوں نے بدیل کو قتل کیا تھا، اس
جزیرے کو جزیرۂ یاقوت اس لئے کہتے
ہیں کہ یہاں کی عورتوں کے چہرے نہایت
حسین ہوتے ہیں،

ثم ولی الحجاج محمد بن القاسم
بن محمد بن الحکم بن ابی عقیل
فی ایام الولید بن عبد الملک
فغزا السند وکان محمد بفارس
وقد امره ان یسیر الی الری

اس کے بعد ولید بن عبد الملک
کے زمانۂ خلافت میں حجاج نے محمد بن
قاسم بن محمد بن حکم بن ابو عقیل کو والی
بنا کر سندھ روانہ کیا، محمد اس وقت
فارس میں تھے، اور حجاج انھیں رے

Marfat.com

وعلى مقدمته ابو الاسود جد
بن زحر الجعفي فوده اليه وعقد
له ثغر السند وضم اليه ستة
الاف من جند اهل الشام و
خلقا من غيرهم وجهزه بكل
ما احتاج اليه حتى الخيوط والمسال
وامره ان يقيم بشيراز حتى يتتام
اليه اصحابه ويوافيه ما عدله
ويعود الحجاج الى القطن المحلوج
فتقع في الخل الخز الحاذق ثم
جفف في الظل فقال اذا صرتم
الى السند فان الخل بها ضيق
فانقعوا هذا القطن في الماء
ثم اطبخوا به واصطبغوا، و
يقال ان محمد الما صار الى
الثغر كتب يشكو ضيق الخل
عليهم فبعث اليه بالقطن
المنقوع في الخل فسار محمد بن
القاسم الى مكران فاقام بها

جانے کا حکم دے چکا تھا، اور ان کے
مقدمۃ الجیش پر جہم بن زحر جعفی کو متعین
کر چکا تھا، مگر بدیل کے قتل ہونے کے بعد
انھیں رے جانے سے روک دیا، اور سند
کی سرحد کا علم عطا کیا، اور شام اور
بعض دوسرے مقامات کی چھ ہزار فوج
اُن کے ساتھ کین، اور اس کے لئے جملہ
ضروری سامان یہاں تک کہ سوئی،
دھاگہ بھی ساتھ کر دیا، اور کل ساتھیوں
اور سامان کے پہونچنے تک شیراز میں
رکے رہنے کا حکم دیا، اور روئی سرکے
میں تر کرکے اس کو سکھا کر دیا، اور کہا
سرکہ سندھ میں کمیاب ہے، جب اسکی
ضرورت ہو تو اس روئی کو پانی میں
ڈال کر پچکا لو اور سرکہ نکال کر اُس کو
استعمال کرو، ایک روایت یہ ہے کہ
محمد بن قاسم جب سرحد پر پہنچا تو حجاج
کے پاس سرکہ کی کمی کی شکایت لکھی اُس
نے روئی سرکہ میں تر پھر خشک کرکے

Marfat.com

ایاما ثم اتی قنزبور ففتحها ثم
اتی ارمائیل ففتحها وکان محمد
بن هارون بن ذراع قد لقیه
فانضم الیه وسار معه فتوفی
بالقرب منها فدفن بقنبل ثم
سار محمد بن القاسم من ارمائیل
ومعه جهم بن زحر الجعفی فقدم
الدیبل یوم الجمعة ووافته
سفن کان حمل فیها الرجال
والسلاح والاداة فخندق
حین نزل الدیبل ورکزت
الرماح علی الخندق ونشرت
الاعلام وانزل الناس علی
رایاتهم ونصب منجنیقا تعرف
بالعروس کان یمد فیها خمسمأیة
رجل وکان بالدیبل بد عظیم
علیه دقل طویل وعلی الدقل
رایة حمراء ماذا هلبت الریح

بھیجی، جب کمک آگئی تو محمد بن قاسم شیراز
سے مکران، روانہ ہوئے، اور وہاں چند دن
قیام کرنے کے بعد قنزبور پر حملہ کرکے فتح
کیا، پھر ارمائیل بھی فتح کیا، یہاں محمد بن
ہارون بن ذراع کا انتقال ہوگیا، وہ
اس کمک میں تھے جو بعد کو شیراز بھیجی تھی،
اور محمد بن قاسم کے لشکر سے مل گئی تھی،
انھیں قنبلی[1] میں دفن کرکے محمد بن قاسم
جہم بن زحر جعفی کو ساتھ لے کر ارمائیل
سے روانہ ہوئے اور جمعہ کو سندھ پہنچے،
یہاں جہازوں کی وہ کمک بھی پہونچ
گئی جن میں فوجیں، ہتیار، رسد، اور
دوسرے جنگی سامان تھے، محمد نے دیبل
آتے ہی خندق کھودی، اور اس کے
کنارے نیزے نصب کرکے ان پر پرچم
لہرائے پھر لوگوں کو ان کے جھنڈوں
تلے کرکے عروس نام ایک منجنیق نصب
کی، جس کو چلانے کے لئے ۵۰۰ آدمی

[1] مکران کی سرحد پر ایک شہر جو سمندر کے نزدیک ہے اور اس کے دوسرے کنارے پر بیابان ہے،

Marfat.com

اطافت بالمدينة وكانت تدعى
والبد فيما ذكروا منارة عظيمة
يتخذ فى بنائهم فيه صنمهم
او اصنامه يشهر بها وقد يكون
الصنم فى داخل المنارة ايضاً
وكل شئ اعظموه من طريق
العبادة فهو عندهم بد والصنم
بد ايضا وكانت كتب الحاج
تردعلى محمد وكتب محمد تردد
عليه بصفة ما قبله واستطلاع
رآيه فيما يعمل به فى كل
ثلاثة ايام فورد على محمد من
الحجاج كتاب ان انصب العروس
واقصر منها قائمة ولتكن
مما يلى المشرق ثم ادع
صاحبها فمره ان يقصد
برميته للدقل الذى وصفت
لى فرمى الدقل فكسر فاشتد
طيرة الكفر من ذلك ثوان

متعین کئے، دیبل میں ایک بڑا بتخانہ تھا،
اس کے گنبد پر کشتی کے پتوار کی طرح
ایک لمبی لکڑی میں ایک سرخ جھنڈا
لگا ہوا تھا، جب ہوا چلتی تو چاروں
طرف لہرانے لگتا، لوگوں کا بیان ہے
کہ بتخانہ ایک بلند امتیاز تھا، اس طرح
کے منارے ہندوستانی اپنے بت کدوں
کی عمارتوں یا ایسے بتوں کے لئے بناتے
ہیں جس کی نسبت سے وہ مشہور ہوتے
ہیں، کبھی بُت منارے کے اندر بھی
ہوتا ہے، اور ہر وہ چیز جس کی بطریق
عبادت تعظیم کی جائے اہلِ ہند کے
یہاں بت کہلاتی ہے، صنم بھی بُت
ہوتا ہے، اس زمانہ میں حجاج کے
خطوط محمد کے پاس اور محمد کے حجاج
کے پاس ہر تیسرے دن آتے رہتے
تھے، محمد خطوط میں واقعات کی نوعیت
اور صورت لکھ کر حجاج کی رائے معلوم
کرتا کہ اس کے مطابق عمل کیا جائے

محمد انا هضبهم وقد خرجوا اليه
فضربهم حتى ردّهم وامر
بالسلاليم فوضعت وصعد
عليها الرّجال وكان اولهم
صعودا رجل من مراد من
اهل الكوفة ففتحت عنوة
ومكث هم يقتل من فيها
ثلاثة ايام وهرب عامل
داهر عنها وقتل مسادنا بيت
الهتهم واختط محمد للمسلمين
بها وبنى مسجدا وانزلها اربعة
آلاف،

ایک مرتبہ حجاج نے محمد کو لکھا کہ عروس
(منجنیق) اس طرح نصب کرو کہ اس
کا ایک پایہ ذرا کم اور مشرقی سمت کے
قریب ہو جائے، اور اس کے چلانے
والے کو حکم دو کہ پتوار کے مانند بڑی
لکڑی کی طرف جس کا تم نے ذکر کیا ہے
گولہ باری کی جائے، چنانچہ جب گولہ
باری ہوئی تو وہ بڑی لکڑی ٹوٹ
گئی، اس کا ٹوٹنا کافروں پر بہت
گراں گذرا، اور وہ آگے بڑھے، محمد
نے انھیں شکست دے کر شہر میں پسپا
کر دیا، اور شہر پناہ کی دیوار پر سیڑھی
لگانے کا حکم دیا، اور مسلمان اس کی
مدد سے سیڑھی پر چڑھ گئے، فصیل
پر سب سے پہلا چڑھنے والا کوفہ کے
قبیلہ مراد کا ایک شخص تھا، اس طرح
دیبل بزور شمشیر فتح کیا گیا، اور محمد نے
تین دن تک شہر میں قتل و خونریزی[1]

---

[1] اہل جنگ لوگوں کو قتل کیا، ورنہ عورتوں بچوں اور ناقابل جنگ افراد سے مسلمان تعرض نہیں کرتے

Marfat.com

کی، راجہ داہر کا حاکم وہاں سے بھاگ
گیا، بتخانوں کے خادم اور پجاری قتل
کر دیئے گئے، اور فاتحِ سندھ نے وہاں
مسلمانوں کی آبادی قائم کی، ایک جامع
مسجد بنائی اور بہ ہزار مسلمانوں کو آباد کیا،

قال محمد بن یحیٰی فحدثنی منصور
بن حاتم النحوی مولی آل خالد بن
اسید انہ رای الدقل الذی
کان علی منارۃ البد مکسورا
وان عنبسۃ بن اسحاق الضبی
العامل کان علی السند فی خلافۃ
المعتصم باللہ رحمہ اللہ ھدم علی
تلک المنارۃ وجعل فیھا سجنا وابتدأ
فی مرمۃ المدینۃ بما نقض من
حجارۃ تلک المنارۃ فعزل قبل استتمام
ذلک وولی بعدہ ھارون بن ابی
خالد المروروذی فقتل بھا،
قالوا وانی محمد بن قاسم البرذ

محمد بن یحیٰی کا بیان ہے کہ مجھ سے منصور
ابن حاتم نحوی نے جو آل خالد بن اسید کے غلام
تھے، بیان کیا کہ انھوں نے بت کے منارہ
کی ٹوٹی لکڑی دیکھی ہے، معتصم باللہ کے
دور خلافت میں سندھ کے گورنر عنبسہ بن
اسحاق ضبی نے منارہ کے بالائی حصہ کو ڈھا کر
وہاں قید خانہ تعمیر کیا، اور شکستہ منارہ
کے اینٹ اور پتھروں سے شہر کی مرمت
شروع کر دی، مگر اسے مکمل کرنے سے
پہلے ہی معزول کر دیا گیا، اس کے بعد
ہارون بن ابو خالد مروزی کو حکومت
سپرد کی گئی، (مگر وہ جلد ہی قتل کر دیئے گئے)
کچھ لوگ کہتے ہیں کہ محمد بن قاسم کے

(بقیہ حاشیہ ص ۸۸) کرتے تھے، جیسا کہ آگے چل کر بلاذری نے خود اسکی تشریح کر دی ہے،

وكان اهلها بعثوا سمنيين منهم
الى الحجاج فصالحوه فاقاموا لهم
العلوفة وادخلوه مدينتهم و
وفوا بالصلح

وجعل محمد لا يمر
بمدينة الا فتحها حتى عبر نهر
دون مهران فاتاه سمنيون
من بريهمن فصالحوه
عمن خلفهم ووظف عليهم
الخراج وسار الى سيهبان
ففتحها ثم سار الى مهران
فنزل في وسطه فبلغ ذلك
داهر واستعد لحاربته وبعث
محمد بن القاسم محمد بن منصب
بن عبد الرحمن الثقفي الى

پیروں کے آنے سے پہلے ہی اہل شہر اپنا ایک
گروہ سمنیر[۲] حجاج کے پاس بھیج کر مصالحت
کر چکے تھے، اور جب محمد پہونچے تو لوگوں
نے انھیں شہر میں عزت کے ساتھ داخل
کیا، اور رسد وغیرہ پیش کی اور صلح کی
پابندی کی،

محمد جس شہر سے بھی گذرتے اسے فتح کر لیتے
یہاں تک کہ فران کے پاس ایک دریا پار
کیا، وہاں سرمید[۳] کے سمنی اُن کے
پاس آئے، اور وہاں کے لوگوں کی طرف
سے صلح کر لی محمد نے اُن لوگوں پہ خراج
مقرر کیا، پھر سہبان فتح کیا، اور فران
جا کر وسط علاقہ میں اُترے، داہر کو معلوم
ہوا تو وہ جنگ کے لئے کمربستہ ہوا، محمد
ابن قاسم نے محمد بن منصب بن عبدالرحمن
ثقفی کو سواروں اور سواری کے سامانوں
کے ساتھ سدوسان بھیجا، وہاں کے

اور اصل بہ نیرون ہے جو سندھ کا ساحلی شہر اور دیبل سے ۵۰ میل پر واقع تھا [۲] یہ عربوں کے نزدیک
برہمن والوں کا نام تھا (عرب ہند کے تعلقات ص ۲۱۶) [۳] یعنی شری دیوداس کے بدھ لوگ (تاریخ سندھ)

Marfat.com

مدوسان فی خیل وحمادات
فطلب اهلها الامان والصلح
ومضی بینه وبینهم السمنیة
فامنهم ووظف علیهم خرجه
واخذ منهم رهنا وانصرف
الی محمد ومعه من الزط اربعة
الاف فصاروا مع محمد وولی
مدوسان رجلا، ثم ان محمدا
احتال لعبور مهران حتی عبره
مبتایلی بلاد راسل ملک قصّة
من الهند علی جسر عقد کاد
دابر مستخف به لا عنه و
لقیه محمد والمسلمون وهو
علی فیل وحوله الفیلة ومعه
التکاکرة فاقتتلوه قتالا شدیدا
لم یسمع بمثله

لوگوں نے امان و صلح کی درخواست کی،
سمنیہ نے فریقین کے درمیان سفارت
کا کام انجام دیا، ابن منصب نے امان
بخشی، خراج مقرر کیا، اور اُن سے پابندی
کی ضمانت لے کر محمدؐ کے پاس چار ہزار
جاٹوں کے ساتھ واپس چلے آئے اور
مدوسان میں اپنے ایک ساتھی کو والی
بنایا، دوسری طرف محمد دریائے مہران
پار کرنے کی تدبیر کر رہے تھے، اور کچھ
کے پاس راجہ راسل[1] کی عملداری کے
قریب اسے پار کرنے کے لئے (کشتیوں)
کا ایک پل بنایا، داہر ان ساری
کارگذاریوں سے بے خبر محمد بن قاسم
کا مذاق اڑا رہا تھا، حالانکہ محمد اور
اُن کے ساتھی اس کی عملداری میں
پہونچ چکے تھے، وہ مقابلہ کے لئے بھی

---

[1] آج کل یہ مقام خوشاب ضلع میں جو جہلم دریا کے پاس ہے واقع ہے (تاریخ سندھ ص ۱۰۹)

[2] دریائے سندھ کے مشرقی جانب ایک قلعہ جزیرہ میں ہے، یہاں کے ٹھاکر (یا راجہ) کو راسل کہتے ہیں،
(تاریخ سندھ ص ۵۸)

پرسوار ہو کر ٹھاکر دن کے ساتھ نکلا،
ٹھاکر بھی ہاتھیوں پر سوار تھے، بڑا سخت
مقابلہ ہوا، ایسی گھمسان کی لڑائی کبھی
نہیں سنی گئی تھی،

وترجل داھر و
قاتل فقتل عند المساء وانھزم
المشرکون فقتلھم المسلمون
کیف شاؤوا وکان الذی قتلہ
فی روایۃ المدائنی رجلا من بنی
کلاب، وقال:

داہر ہاتھی سے اتر کر پیدل جنگ
کرنے لگا، اور شام کے وقت قتل کر دیا
گیا، مشرکوں کو ایسی سخت شکست ہوئی
کہ مسلمانوں نے جس طرح چاہا، انھیں
قتل کیا، مدائنی[1] کی روایت کے مطابق
قبیلۂ بنو کلاب کے ایک شخص نے داہر
کو قتل کیا تھا، چنانچہ وہ کہتا ہے:

الخیل تشھد یوم داھر والقنا
ومحمد بن القاسم بن محمد

گھوڑے، نیزے اور خود محمد بن قاسم
سب شاہد ہیں کہ معرکہ داہر میں میں نے

انی فوجت الجمع غیر معرد
حتی علوت عظیمھم بمھند
فترکتہ تحت العجاج مجدلا
متعفر الخدین غیر موسد

بڑی بہادری سے دشمن کے لشکر کو منتشر
کیا، اور اُن کے سردار پر تیغ ہندی،
بلندی، اور اس کو گرد و غبار میں لت
پت زمین پر اس حال میں چھوڑا کہ چہرہ
خاک میں اٹا ہوا، اور سر بلا تکیہ تھا،

---

[1] یعنی بصرہ کا مشہور مؤرخ و ادیب ابو الحسن علی بن محمد (۵۲ھ تا ۲۰۰ھ)

Marfat.com

فحدثنی منصور بن حاتم
قال والذی قتله منصور ان
ببروص ومدیل ابن طحفة
منصور بقندبل وقبره بالدیبل

لیکن مجھ سے منصور بن قاسم نے
بیان کیا کہ داہر اور اس کے قاتل کی
تصویریں بھروچ میں اور بدیل بن طحفۃ
کی تصویر قندبیل میں اور اس کی قبر دیبل
میں ہے،

وحدثنی علی بن محمد المدائنی
عن ابی محمد الهندی عن ابی
الفرج قال لما قتل داهر غلب
محمد بن القاسم علی بلاد السند
وقال ابن الکلبی کان الذی
قتل داهر القاسم ابن ثعلبة
بن عبد الله بن حصن الطائی،
قالوا وفتح محمد بن القاسم
راور عنوة وکانت بها امرأة
لداهر فخافت ان تؤخذ
فاحرقت نفسها وجواریها
وجمیع مالها ثم اتی محمد بن
القاسم برهمنا باذ العتیقة
وهی علی راس فرسخین من

مجھ سے علی بن محمد مدائنی نے اور وہ
ابو محمد ہندی سے اور ابو محمد ابو الفرج
سے روایت کرتے ہیں کہ داہر جب قتل
کیا گیا، تو محمد بن قاسم سارے سندھ پر
غالب ہو گئے ابن کلبی کے بیان کے مطابق
راجہ داہر کا قاتل قاسم بن ثعلبہ بن عبد اللہ
ابن حصن طائی ہے،
لوگوں کا بیان ہے کہ محمد بن قاسم
نے راور بزور فتح کیا، وہاں راجہ داہر
کی ایک عورت تھی وہ اپنی گرفتاری
کے ڈر سے آگ میں جل گئی، اور اپنی
تمام لڑکیوں اور سہیلیوں اور مال و
اسباب کو بھی جلا ڈالا، راور فتح کرنے
کے بعد محمد بن قاسم قدیم برہمنا باد آئے،

المنصورة، ولم تكن المنصورة يومئذ انما كان موضعها غيضة وكان فل داهر يدعى بيرهمنا باذهذ ه فقاتلوه ففضهم محمد عنوة وقتل بها ثمانية آلاف وقيل ستة وعشرين الفا و خلف فيها عامله وهي اليوم خراب وسار محمد يريد الرور ولقيه رتقاه اهل ساوندري فسألوه الامان فاعطاهم اياه واشترط عليهم ضيافة المسلمين ودلالتهم واهل ساوندري

جس کا فاصلہ منصورہ سے دو فرسنگ تھا، منصورہ اس وقت تک آباد نہیں ہوا تھا، بلکہ اُس کی آبادی کی جگہ جھاڑیاں تھیں، داہر کی شکست خوردہ فوج برہمناباد میں جمع ہو گئی تھی، اور اُس نے محمد بن قاسم سے جنگ کی، مگر محمد بن قاسم نے زور غلبہ حاصل کیا، اور آٹھ ہزار اشخاص کو قتل کیا، دوسری روایت کے مطابق ۲۶ ہزار اشخاص قتل کئے گئے، برہمناباد اس زمانہ میں ویران ہو چکا تھا، محمد بن قاسم وہاں اپنا عامل چھوڑ کر خود رور[1] اور بغرور چلے گئے، راستے میں

---

[1] چچ نامہ میں رادر کا دوسرا نام بغرور اور ص ۹۶ پر الور کا دوسرا نام بغرور بتایا ہے، مگر رادھی کا دوسرا نام بغرور ہے، کیونکہ الور کے ساتھ بغرور صرف ایک جگہ آیا ہے، جو کاتب کی غلطی معلوم ہوتی ہے، بخلاف رادر کے، دوسرے الور ہی کے وزن پر بغرور اس کا اصل نام رکھا گیا ہوگا، بلاذری میں الرور کے بعد بغرور واو عاطفہ کے ساتھ آیا ہے، اور رادر کا لفظ تنہا لکھا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ بلاذری کے نزدیک الرور، بغرور، رادر تین الگ الگ شہر ہیں لیکن الرور اور بغرور کے لئے ضمیر واحد استعمال کرتا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک شہر ہیں، اس لئے بلاذری کو اس معاملہ میں مغالطہ ہو گیا ہے، اس نے بھی الور اور بغرور کو ایک ہی سمجھا ہے لیکن الکامل جلد ۴ ص ۴۶۴ لیدن میں ان دونوں کا نام واو عاطفہ کے

Marfat.com

اليوم مسلمون، ثم تقدم إلى بيمد فصالحها على مثل صلح ساوندري،

ساوندری کے لوگ ملے اور امان طلب کی، محمد نے امان بخشی اور یہ شرط لگائی کہ جو مسلمان ادھر سے گذریں ان کی ضیافت اور رہنمائی کی جائے، اب ساوندری کے باشندے مسلمان ہو چکے ہیں، وہاں سے بیمد[1] کی طرف بڑھے، اور ان سے بھی ساوندری کی طرح صلح کی،

وانتهى محمد الى الرور وهي من مدائن السند وهي على جبل

پھر محمد رور پہونچے، رور سندھ کا شہر اور ایک پہاڑی پر واقع ہے، چند منزل

(بقیہ حاشیہ ص ۹۴) بعد ضمیر بھی تنبیہ کی موجود ہے، جس سے دو شہر ہونے کا ثبوت ملتا ہے، محمد بن قاسم حجاج کے مرنے کے بعد ملتان سے واپس آگیا ہے، اور ہر وقت خلافت کے حکم کا منتظر رہتا ہوگا، اس لئے اسلامی ممالک سے قریب ترین جگہ اس نے رہنا پسند کیا ہوگا، اس کے علاوہ واپسی ملتان کے بعد وہ جس جگہ مقیم ہوا وہاں سے ہیلان فتح کرنے کے لئے فوج بھی روانہ کی، اور ظاہر ہے کہ اس نے اسی جگہ کا انتخاب کیا ہوگا کہ بروقت فوج کو مدد دے سکے، غرض دونوں باتوں کے لئے راور سے بہتر کوئی دوسری جگہ نہ تھی، پس راور ہی کا دوسرا نام بزور ہے، لیکن راور کے نام سے کسی باعث عوام میں مشہور ہو گیا جیسا کہ چچ نامہ ص ۲۵ سے ظاہر ہوتا ہے،

(تاریخ سندھ ص ۱۰۹ - ۱۱۰)

[1] ہندوستان کا ایک چھوٹا اور بیرونی شہر تھا،

Marfat.com

فحصرهما شهرا ففتحها صلحا
علیٰ ان لا یقتلهم ولا یعرض
لبدهم وقال ما بدا لاکنائس
النصاری والیهود وبیوت
نیران المجوس ووضع علیهم
الخراج بالرور وبنی مسجدا
وسار محمد الی السکة وهی
مدینة دون بیاس ففتحها
والسکة الیوم خراب ثم قطع
نهر بیاس الی الملتان فقاتله
اهل الملتان فابلی زائدة بن
عمیر الطائی وانهزم المشرکون
فدخلوا المدینة وحصرهم محمد
ونفدت ازواد المسلمین
فاکلوا الحمر ثم اتاهم رجل
مستامن فدلهم علی مدخل
الماء الذی منه شربهو وهو

کے محاصرے کے بعد اس شرط پر مصالحت
ہو گئی کہ مسلمان کسی کو قتل نہ کریں، اور
نہ بتخانوں سے کوئی تعرض کریں، محمد
نے (اسے منظور کیا) اور کہا کہ بتخانے
بھی نصاری کے گرجوں، یہود کے کنیسوں
اور مجوسیوں کے آتشکدوں کی طرح
ہیں، غیر مسلموں پر خراج متعین کیا اور
اور مسلمانوں کے لئے ایک مسجد تعمیر کی اور
وہاں سے سکّہ روانہ ہوئے اور اسے
فتح کیا، سکّہ دریائے بیاس[۲] کے قریب
واقع تھا، مگر اب ویران ہے، دریائے
بیاس پار کر کے ملتان پہونچے، ملتان
والوں نے جنگ کی، زائدہ بن عمر طائی
نے کارہائے نمایاں انجام دیئے مشرکوں
کو شکست ہوئی، اور انھوں نے شہر
میں پناہ لی، محمد بن قاسم نے محاصرہ
کر لیا مگر مسلمانوں کا زادراہ ختم ہو چکا تھا

---

[۱] بلاذری نے یہاں لکھا ہے کہ یہ شہر ویران ہو چکا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے، کہ اس کے عہد میں اس کے کچھ آثار باقی تھے، مگر اب تو اس کے نام سے بھی لوگ واقف نہیں، [۲] یعنی ستلج،

مأيجوى من نهر جمد فيصير
فى مجتمع له مثل البركة فى المدينة
وهم يمونه التلاح فغورة
فلما عطشوا نزلوا على الحكر
فقتل محمد المقاتلة و . . .
. . . . . .
. . . واصابوا ذهبا كثيرا
فجمعت تلك الاموال فى بيت
يكون عشرة اذرع فى ثمانى
اذرع يلقى ما اودعه فى كوة
مفتوحة فى سطحه فسميت الملتان
فرج بيت الذهب والفرج الثغر
وكان بد الملتان بد اتهدى
اليه الاموال ويندر له الندى
ويجج اليه السند فيطوفون به و
يحلقون رؤسهم ولحاهم عندهم
ويزعمون ان صنما فيه هو
ايوب النبى صلى الله عليه وسلم

اس لئے گدھوں کا گوشت کھانا پڑا،
اسی دوران میں دشمن کی جماعت کا ایک
امن خواہ آیا اور اس نے اس گھاٹ
کی خبر کر دی، جہاں سے شہر والے
پانی پیتے تھے، اس گھاٹ میں دریائے
سمد کا پانی اکٹھا ہوتا تھا، اور وہ
شہر کے تالاب کی طرح تھا، جسے لوگ
نالہ کہتے تھے، محمد نے نالے کی ناکہ بندی
کر لی، جب اہلِ شہر پیاس سے مجبور
ہو گئے، تو انھوں نے ہر تسلیم خم کر دیا[1]
محمد بن قاسم نے جنگی آدمیوں کو قتل
کر دیا۔ . . . . . .
. . . . . یہاں کافی
سونا دستیاب ہوا، یہ ساری دولت
اگر لمبے مگرمچھ سے ایک کمرہ میں تھی،
پورا کمرہ بند رہتا تھا، صرف چھت
میں ایک روزن تھا جس میں مال ڈالا
جاتا تھا، ملتان کو فرج بیت الذہب

[1] لیکن چچ نامہ کی روایت ہے کہ ملتانی جب پیاسے مرنے لگے تو مجبوراً قلعہ سے باہر نکل کر جنگ پر آمادہ ہو گئے۔

Marfat.com

(سنہری سرحد) بھی کہتے ہیں، اور فرج
بمعنی سرحد ہے، ملتان کا بتخانہ ایسا
تھا کہ اس میں ہدیہ اور نذر و نیاز کا
مال و اسباب آتا تھا، اور سندھی اس
کی عظمت کی وجہ سے اس کی زیارت
اور طواف کرتے اور سر اور داڑھیوں
کا وہاں جا کر بھدر کراتے تھے، اور
سمجھتے تھے کہ ایک بت حضرت ایوبؑ
کا مجسمہ ہے،

قالوا و نظر الحجاج فاذا
هو قد انفق على محمد بن القاسم
ستين الف الف و وجد ما حمل
اليه عشرين و مائة الف الف
فقال شفينا غيظنا و ادركنا ثارنا
و ازددنا ستين الف الف درهم
و رأس داهر و مات الحجاج
فاتت محمدا و فاته فرجع عن
الملتان الى الور و بغرور و
كان قد فتحها فاعطى الناس

و قائع نگاروں کا بیان ہے
کہ حجاج نے جنگ کے بعد جب آمد و
خرچ کا جائزہ لیا تو پتہ چلا کہ اس
نے محمد بن قاسم کے لشکر پر ۶ کروڑ
صرف کیا تھا، اور ۱۲ کروڑ مال غنیمت
اس کے ہاتھ لگا ہے، تو کہنے لگا کہ ہمارا
غصہ ٹھنڈا ہو گیا، ہم نے اپنے خون
کا بدلہ پا لیا، اس کے علاوہ چھ کروڑ
درہم اور راجہ داہر کا سر بھی حاصل
کیا، حجاج کے انتقال کی خبر جب محمد بن قاسم

Marfat.com

ووجه الی البیلمان جیشا فلم
یقاتلوا واعطوا الطاعة وسالمه
اهل سرست وهی مغزی
اهل البصرة الیوم واهلها
المید الذی یقطعون فی البحر
ثم اتی محمد الکیرج فخرج الیه
دوهر فقاتله فانهزم العدو
وهرب دوهر ویقال قتل ونزل
اهل المدینة علی حکم محمد
فقتل وسبی قال الشاعر:

کو ہوئی تو وہ ملتان سے رور اور بغرور
واپس چلے آئے، اور لوگوں کو داد و دہش
کی ان دونوں شہروں کو وہ پہلے فتح
کر چکے تھے، پھر بھیلمان کی طرف ایک
لشکر بھیجا مگر جنگ کی نوبت نہیں آئی
اور بھیلمان والوں نے اطاعت قبول
کر لی، کاٹھیاواڑ کے لوگوں نے بھی صلح
کر لی، اس زمانہ میں وہ اہلِ بصرہ
کا جو لانگاہ ہے، یہاں کے باشندے
مید ہیں، جن کا کام سمندروں میں ڈاکہ
ڈالنا ہے، اس کے بعد محمد کیرج[1] کی طرف
بڑھے تو دوہر[2] مقابلہ میں آیا، مگر شکست
کو شکست فاش ہوئی اور دوہر کہیں
بھاگ نکلا، یہ بھی کہا جاتا ہے کہ وہ قتل
کر دیا گیا تھا، اور اہلِ شہر محمد بن قاسم
کے فیصلے پر رضامند ہو گئے، چنانچہ محمد
نے جنگ آزما لوگوں کو قتل اور بقیہ
اشخاص کو قید کر لیا شاعر کہتا ہے:

---

[1] کیرج یا کورج یعنی جے پور [2] مشہور ہندوستانی راجہ

Marfat.com

نحن قتلنا داهرا ودوهرا
والخيل تردى منسرا فمنسرا

ہمیں نے داہر اور دوہر کو قتل کیا، اور ان کے گھوڑے اور سوار دشمنوں کے غول کے غول ٹھوکروں سے مار کر گرا رہے تھے،

ومات الوليد بن عبد الملك وولى سليمان بن عبد الملك فاستعمل صالح بن عبد الرحمٰن على خراج العراق وولى يزيد بن ابى كبشة السكسكى السند فحمل محمد بن القاسم مقيدا مع معاوية بن المهلب فقال محمد متمثلا :-

جب ولید بن عبد الملک کا انتقال ہو گیا، اور سلیمان بن عبد الملک تخت نشین ہوا تو اُس نے صالح بن عبد الرحمٰن کو عراق کا عامل خراج اور یزید بن ابو کبشہ سکسکی کو سندھ کا گورنر بنایا، یزید نے معاویہ ابن مہلب کے ساتھ محمد بن قاسم کو بھی گرفتار کر کے صالح کے پاس بھیج دیا، محمد نے بطور مثل یہ شعر پڑھا،

اضاعونى وأى فتى اضاعوا
ليوم كريهة وسداد ثغر

ان لوگوں نے مجھے ضائع کیا یعنی ایسے نوجوان کو ضائع کر دیا جو میدانِ کارزار اور سرحدوں کی حفاظت میں اپنے جوہر و کمال دکھاتا تھا،

فبكى اهل الهند على محمد وصوروه بالكيرج فحبسه صالح بواسط فقال :-

اہل ہند نے محمد کے غم میں گریہ و زاری کی، اور اس کا ایک مجسمہ کیرج میں تیار کیا، صالح نے انھیں واسط کے جیل خانہ میں قید کر کے رکھا، محمد نے یہ شعر کہے :

Marfat.com

فلئن ثویت بواسط وباد ضها
رهن الحدید مکبلا مغلولا
فلوب فتیة فارس قد رعتها
ولوب قرن قد ترکت قتیلا

اگر مجھے بیڑیاں اور زنجیریں پہنا کر
واسط میں قید کر دیا گیا ہے، تو اس میں
کوئی ہرج نہیں، اس لئے کہ اس سے
پہلے کتنے نوجوان شہسواروں کے دل
میں میری دھاک رہ چکی ہے، اور کتنے
بہادروں اور سرداروں کو میں نے مردہ
کر کے چھوڑ دیا ہے،

وقال :-

لوکنت اجمعت القرار لوطئت
اناث اعدت للوغی وذکور
وما دخلت خیل السکاسک ارضنا
ولا کان من عک علیّ امیر
ولا کنت للعبد المزونی تابعا
فیالک دهر بالکرام عثور

اُنہی کے یہ اشعار بھی ہیں، :
اگر مجھے کچھ موقع ملا ہوتا تو جنگ
کے لئے جو مرد اور عورتیں مہیا کی گئی تھیں سب
پامال کر ڈالی گئی ہوتیں، اور قبیلہ سکک
کے سواروں کو ہماری سرزمین میں داخل
ہونے کا موقع ہی نہ ملا ہوتا، اور نہ قبیلہ
عک[1] کا کوئی آدمی مجھ پر امیر ہوا ہوتا
اور نہ میں معمولی عمانی غلام کا تابع فرمان
بنا ہوتا، ہائے رے زمانے! تجھ پر افسوس
تو شرفا کو کیسے سخت دھکے لگاتا ہے،

فعذ بک صالح فی رجال من آل

صالح نے آلِ ابی عقیل کے چند آدمیوں کے

---

[1] سکسک اور عک وغیرہ قبیلوں اور خاندانوں کے نام ہیں،

Marfat.com

ابی عقیل حتی قتلهم وکان الحجاج قتل اخاهم صالحا وکان یری رای الخوارج وقال حمزة بن بیض الحنفی :

کے ساتھ محمد کو سخت تکلیفیں پہونچائیں، یہاں تک کہ قتل کر ڈالا، حجاج نے صالح کے بھائی آدم کو قتل کیا تھا اور وہ خوارج کا ہم نوا تھا، حمزہ بن بیض حنفی نے محمد کا مرثیہ کہا ہے،

ان المروة والسماحة والندی
لمحمد بن القاسم بن محمد
ساس الجیوش لسبع عشرة حجة
یا قرب ذلك سودا من مولد

بیشک محمد بن قاسم جوانمردی سخاوت اور فیاضی کا پیکر تھا، اس نے، اسال کی عمر میں فوجوں کی قیادت کی، یہ سیادت و قیادت اس کے سنِ ولادت سے کس قدر قریب تھی[1]،

وقال آخر :

ساس الرجال لسبع عشرة حجة
ولداته عن ذاك فی اشغال

دوسرے شاعر نے کہا ہے:
محمد، اہی برس کی عمر میں لوگوں کا سردار بن گیا، حالانکہ اس وقت اس کے ہم عمر شباب کی سرمستیوں اور دنیا کی رعنائیوں میں فریفتہ ہو کر سیادت و قیادت کی حقیقت سے بے خبر اور غافل تھے۔

ومات یزید بن ابی کبشة

یزید بن ابو کبشہ کو سندھ پہونچے ابھی

---

[1] یعنی کس قدر کم سنی میں وہ سردار اور قائد بن گیا تھا،

بعد قدومه ارض السند
بثمانية عشر يوما واستعمل
سليمان بن عبد الملك حبيب
بن المهلب على حرب السند
فقد مها وقد رجع ملوك
الهند الى ممالكهم فرجع
حليشة بن داهر الى برهمنا
باذ ونزل حبيب على شاطئ مهران
فاعطاه اهل الرور الطاعة
وحارب قوما فظفر بهم ثم
مات سليمان بن عبد الملك
وكانت خلافة عمر بن عبد
العزيز بعده فكتب الى الملوك
يدعوهم الى الاسلام والطاعة
على ان يملكهم ويهم بالمسلمين
وعليهم ما عليهم وقد كانت
بلغتهم سيرته ومذهبه

۱۸ ہی دن ہوئے تھے کہ اس کا انتقال
ہوگیا، اس کے بعد سلیمان بن عبد الملک
نے حبیب بن مہلب کو سندھ کا والی
بنایا، حبیب جب وہاں آئے تو ہند
کے راجہ اپنے اپنے ملک واپس جا چکے
تھے[1]، اور راجہ داہر کا بیٹا جیشہ[2] برہمنا باد
واپس آکر اس پر قابض ہو چکا تھا،
حبیب نے دریائے سندھ کے کنارے
پڑاؤ ڈالا، رور کے باشندوں نے اطاعت
قبول کرلی، لیکن ایک اور قوم سے انھیں
جنگ کرنی پڑی، مگر فتحیاب ہوئے پھر
سلیمان بن عبد الملک کا انتقال ہوگیا،
اس کے بعد حضرت عمر بن عبد العزیز
خلیفہ ہوئے، انھوں نے راجاؤں کو
تبلیغی خطوط لکھے، اور اسلام و اطاعت
کی دعوت دی کہ اگر وہ اس کو قبول
کرلیں تو انھیں وہی حقوق اور مراعات

---

[1] یعنی محمد بن قاسم کی گرفتاری اور اسکی کی موت نے سندھ میں بدنظمی اور انتشار پیدا کر دیا تھا

[2] جے سنگھ،

Marfat.com

فاسلم حليشة والملوک وتسموا
باسماء العرب وکان عمرو بن
مسلم الباهلی عامل عمر علی
ذلک الثغر فغزا بعض الهند
فظفر وهرب بنو المهلب الی
السند فی ایام یزید بن عبد الملک
فوجه الیهم هلال بن احوز
التمیمی فلقیهم فقتل مدرک بن
المهلب بقندابیل وقتل المفضل
وعبد الملک وزیاد ومروان
ومعاویة بنی المهلب وقتل
معاویة بن یزید فی آخرین،

حاصل ہوں گے جو عام مسلمانوں کو
حاصل ہیں، اور اُن کے ذمہ بھی وہی
فرائض عائد ہو جائیں گے، جو عام
مسلمانوں پر عائد ہوتے ہیں، ان
راجاؤں کو حضرت عمر بن عبد العزیز
کی پاکیزہ سیرت و کردار اور تقوی
و دینداری کا پہلے ہی سے علم ہو چکا
تھا، اس لئے جے سنگھ اور دوسرے
راجہ مسلمان ہو گئے، اور اپنے نام
عربوں کے جیسے رکھے، عمرو بن مسلم
باہلی نے جو عمر بن عبد العزیزؒ کی طرف
سے اس سرحد کے عامل مقرر ہوئے
تھے، ہندوستان کی بعض سرحدوں
پر حملہ کیا، اور مظفر و منصور ہوئے،
بنو مہلب یزید بن عبد الملک کے
عہد میں بھاگ کر سندھ چلے آئے
تھے، اس لئے عمرو بن مسلم نے ہلال
ابن احوز تمیمی کو ان کے تعاقب میں
بھیجا، ہلال نے اُن سے جنگ کر کے

قنذابیل میں مدرک بن مہلب کو موت
کے گھاٹ اتار دیا، اور مفضل،
عبدالملک، زیاد، مروان، اور معاذ
وغیرہ افراد بنی مہلب کو بھی قتل کیا
اور معاویہ بن یزید اور بعض دوسرے لوگوں
کو بھی قتل کیا،

وولی الجنید بن عبدالرحمن
المری من قبل عمر وبن هبیرة
الفزاری ثغر السند ثم ولاه
ایاه هشام بن عبدالملک
فلما قدم خالد بن عبدالله
القسری العراق کتب هشام
الی الجنید یامره بمکاتبته
فاتی الجنید الدیبل ثم نزل
شط مهران فمنعه حیشة العبور
وارسل الیه انی قد اسلمت
وولانی الرجل الصالح بلادی
ولست امنک فاعطاه رهنا
واخذ منه رهنا بما علی بلاده

عمر بن ہبیرہ فزاری کی جانب سے
جنید بن عبدالرحمن مری سرحد سندھ
کا والی ہوا، پھر ہشام بن عبدالملک
نے بھی اسے برقرار رکھا، جب خالد
ابن عبداللہ قسری عراق کے والی ہو کر
آئے، تو ہشام نے جنید کو تاکید کی کہ
وہ سندھ کے متعلق ان سے خط و
کتابت کرتے رہیں، جنید پہلے دیبل
آئے، اور دریائے سندھ کے کنارے
اترے، جے سنگھ نے انھیں دریا پار
کرنے سے روکا، اور پیغام کہلا بھیجا
کہ میں مسلمان ہو چکا ہوں اور بھیجے
مرد صالح (عمر بن عبدالعزیز) نے میری

Marfat.com

من الخراج ثم انهما تزاد الوزن
وكفر حليشة وحارب وقيل انه
لم يحارب ولكن الجنيد يجبى
عليه فاتى الهند فجمع جموعا
واخذ السفن واستعد للحرب
فسار اليه الجنيد فى السفن
فالتقوا فى بطيحة الشرقى فاخذ
حليشة اسيرا وقد جنحت سفينته
فقتله وهرب صصه بن داهر
وهو يريد ان يمضى الى العراق
فيشكو غدر الجنيد فلم يزل
الجنيد يونسه حتى وضع يده
فى يده فقتله وغزا الجنيد
الكيرج وكانوا قد نقضوا فاتخذ
كباشا نطاحة فصك بها

مملکت کا حاکم برقرار رکھا ہے اور مجھے
تمہاری جانب سے اطمینان نہیں ہے،
جنید نے اسے اطمینان کی ضمانت دی
اور اس سے اس بات کی ضمانت لی
کہ وہ اپنی مملکت کا خراج ادا کرتا
رہے گا لیکن پھر دونوں نے ضمانتیں
اور معاہدے توڑ ڈالے اور حلیشہ
(جے سنگھ) مرتد ہو کر آمادۂ پیکار
ہو گیا، اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ جے سنگھ
پہلے آمادۂ جنگ نہیں ہوا تھا، بلکہ خود
جنید نے اس کے ساتھ زیادتی کی تھی،
بہرکیف جے سنگھ ہندوستان آیا، اور
لشکر جمع اور کشتیاں تیار کر کے لڑائی
کے لئے تیار ہو گیا، جنید کشتی کے ذریعہ
اس کی طرف بڑھا، اور مشرقی جانب

لہ لیکن اس بات کا کوئی ثبوت نہیں ملتا، غالباً جنید کے حملہ کو صحیح ثابت کرنے کے لئے اس کے ارتداد
کا اظہار کیا گیا ہے، حالانکہ یہ تو ایک صرف سیاسی مسئلہ تھا، جنید چاہتا تھا کہ اسے جے سنگھ اپنے ملک سے راستہ
دیدے تاکہ سندھ کے باہر ممالک پر حملہ آور ہو سکے، اور بحیثیت ایک مسلمان ہونے کے اس کی امداد کرے
اور جے سنگھ شاید یہ سمجھتا تھا کہ اگر جنید یہاں آ گیا، تو ممکن ہے کہ مجھ سے یہ ملک واپس لے لے، اور میرا

Marfat.com

حائط المدينة حتى ثلمه و
دخلها عنوة فقتل وسبى و
غنم ووجه العمال الى مرمد
والمنذل ودهنج وبرهص و
كان الجنيد يقول "القتل فى
الجزع اكبر منه فى الصبر" ووجه
الجنيد جيشا الى ازين ووجه
حبيب بن مرة فى جيش الى
الى ارض المالبة فاغاروا على
ازين وغزوا البصرى فخرقوا
ربضها وفتح الجنيد البيلمان و
الجزر وحصل فى منزله سوى
ما اعطى زواره اربعين الف
الف وحمل مثلها،

میں دونوں کا مقابلہ ہوا اتفاق سے
جے سنگھ کی کشتی (اپنے بیڑہ سے) جدا
ہوگئی تھی، اس لئے گرفتار کرکے قتل
کردیا گیا، اس کا بھائی چچ بن داہر
جنید کے اس فریب کی شکایت کرنے
کے لئے عراق جانا چاہتا تھا مگر جنید
نے اس کو مانوس کرنے کی کوشش کی،
اور جب وہ قابو میں آگیا، تو قتل کردیا
پھر جنید نے کیرج (جے پور) پر حملہ کیا،
وہاں کے لوگ معاہدے توڑ کر باغی
ہوچکے تھے، جنید قلعہ شکن آلات
کے ذریعہ شہر پناہ کی فصیل توڑ کر
زبردستی شہر میں داخل ہوگیا، اور
لوگوں کو قتل و گرفتار کرکے مال
غنیمت حاصل کیا، اس کے بعد مرمد

(بقیہ حاشیہ ص ۱۰۶) آبائی وطن مجھ سے پھر چھوٹ جائے، اسی لئے اس نے ایسی روش اختیار کی جس سے نہ صرف جنگ کی نوبت آئی، بلکہ ہمیشہ کے لئے اس کا خاندان تباہ ہوگیا، پس ایک باغی کی سرزنش جنید کا فرض تھا، اور جس کے لئے وہ مدح و توصیف کا مستحق ہے، نہ کہ الزام اور اتہام کا،

(تاریخ سندھ ص ۱۲۷، ۱۲۸)

Marfat.com

مندل، وھنج اور بھروچ میں عمال بھیجے،
جنید کا مقولہ ہے" مردانہ وار قتل ہوجانا
ایڑیاں رگڑ کر مرنے سے بہتر ہے" جنید
نے ایک لشکر ازین کی طرف اور دوسرا
حبیب بن مرۃ کی کمان میں مالبہ[1] بھیجا،
پہلے لشکر نے اجین پر چھاپہ مار کر بھربمید[2]
کا رُخ کیا، اور اُس کی شہر پناہ میں
آگ لگادی اور خود جنید نے بھیلمان
اور گجرات فتح کیا، یہاں اس کو اتنا
مالِ غنیمت ملا کہ زائرین اور سائلین کو
دینے کے بعد بھی چار کروڑ درانچ گیا اتنا
ہی مال بیت المال میں بھی وہ بھیجا

ثم ولی بعد الجنید تمیم بن
زید العتبی فضعف ووھن و
مات قریبا من الدیبل بماء یقال
لہ ماء الجوامیس وانما سمی ماء
الجوامیس لانہ یضرب بھا الیہ
من رباب زدق تکون بشاطئ

جنید کے بعد تمیم بن زید عتبی والی ہوا
وہ ضعیف وکمزور تھا، اس کا انتقال
دیبل کے قریب ایک تالاب کے پاس
ہوا جس کو ماء الجوامیس (بھینسوں کا
تالاب) کہتے ہیں، یہ نام اس لئے پڑا
کہ دریائے سندھ کے کنارے ندر ریچھ[3]

---

[1] ازین سے اجین اور مالبہ سے مالوہ مراد ہے [2] بھربمید یعنی مارواڑ [3] رباب (ریچھ) کے بجائے بعض لوگوں نے

Marfat.com

مصران، وكان تميم من
اسخياء العرب وجد فى بلبت
المال بالسند ثمانية عشر
الف الف درهم طاطريه
فاسرع فيها وكان قد شخص
معه فى الجند فتى من بنى
يربوع يقال له خنيس وامه
من طئ الى الهند فاتت الفرزدق
فسألته ان يكتب الى تميم فى
افتدائه وعازت بقبر غالب
ابيته فكتب الفرزدق الى تميم

رہتے ہیں، اُن سے لوگ بھاگ کر بھینسوں
کی طرح) اس میں کود پڑتے ہیں تمیم کا
شمار عرب کے فیاض لوگوں میں ہوتا تھا
اسے سندھ میں اسی لاکھ طاطاری درہم
ملے، مگر بہت جلد انھیں خرچ کر ڈالا،
تمیم کے ساتھ جو لشکر ہندوستان آیا تھا
اس میں قبیلہ بنی یربوع کا ایک نوجوان
خنیس بھی تھا، اس کی ماں قبیلہ طے کی
تھی، وہ فرزدق شاعر کے پاس اس کے
باپ غالب کی قبر کا واسطہ دلا کر اپنے
بیٹے کی واپسی کے لئے خط لکھانے آئی،
فرزدق نے یہ اشعار لکھ کر تمیم کے پاس
روانہ کئے،

اتتنى فعاذت يا تميم بغالب
وبالحفرة السافى عليها ترابها

اے تمیم! میرے پاس یہ بڑھیا ماں
آئی ہے، اور میرے باپ غالب اور
اس کی قبر کا مجھے واسطہ دے رہی ہے،

(بقیہ حاشیہ ص ۱۰۸) "ذباب" (مکھیاں) پڑھا ہے، اور اس صورت میں مفہوم یہ ہوگا کہ یہ زرد مکھیاں طران
کے کنارے رہتی تھیں، انھیں دیکھ کر بھینسیں بھاگتی تھیں اور اس تالاب میں آکر کود پڑتی تھیں، (س)

Marfat.com

فهب لی خنیسا واتخذ فیه منة
لحوبة اهم ما یسوغ سرابها

تمیم بن زید لا تکونن حاجتی
بظهر ولا یخفی علیک جوابها

فلا تکثرالتردادفیها فانّنی
ملول لحاجات بطی طلابها

فلم یدر ما اسم الفتی اهو
حبیش ام خنیس فامر ان یقفل
کل من کان اسمه علی مثل
هذه الحروف وفی ایام تمیم
خرج المسلمون عن بلاد الهند
ورفضوا مراکزهم فلم یعودوا
الیها الی هذه الغایة تولی
الحکم ابن عوانة الکلبی وقد
لقی اهل الهند الاهل قصة

اس لئے تو خنیس کو میرے پاس
بھیج کر ایک ضعیف و ناتواں ماں
پر احسان کر جس کے حلق سے پانی
نہیں اترتا،

زید کے بیٹے تمیم دیکھ! میری درخواست
پس پشت نہ ڈال دینا، اور تجھ پر
اس کا جواب گراں گذرے،
اس کے متعلق زیادہ ردوکد مت
کر کیونکہ ضرورت کے تاخیر سے پورا
ہونے میں میں کبیدہ خاطر ہو جاتا ہوں،

لیکن نعیم کو فرزدق کی تحریر سے
یہ معلوم نہ ہو سکا کہ نوجوان کا نام
حبیش یا خنیس ہے، اس لئے اس نے
حکم دے دیا کہ جن لوگوں کے ناموں
میں اس طرح کے حروف ہوں وہ
سب وطن واپس چلے جائیں تمیم کے زمانہ
میں مسلمان اپنے مرکزوں کو چھوڑ کر
ہندستان سے چلے آئے، اور اس وقت
تک واپس نہیں جا سکے ہیں پھر حکم

Marfat.com

فلم یر للمسلمین ملجأ یلجئون
الیه فبنی من وراء البحیرة
مقابلی الهند مدینة سماها
المحفوظة وجعلها ماوی لهم
ومعاذا ومصرها وقال لمشایخ
کلب من اهل الشام ماترون
ان نسمیها فقال بعضهم دمشق
وقال بعضهم حمص وقال
رجل منهم سمها تدمر فقال
دمر الله علیک یا احمق ولکنی
اسمیها المحفوظة ونزلها او
کان عمرو بن محمد بن القاسم
مع الحکم وکان یفوض الیه
ویقلده جسیم اموره واعماله
فاغزاه من المحفوظة فلما

ہوئے، اس وقت
کچھ[1] والوں کے سوا تمام اہل ہند باغی
اور مرتد ہو چکے تھے،[2] اور حکم کو مسلمانوں
کے لئے کوئی جائے پناہ نظر نہ آتی تھی،
اس لئے انھوں نے دریا کے اس پار
ہی سمندر کے قریب ایک شہر آباد کیا[3]
اور اس کا نام محفوظہ رکھا، اور اس کو
مسلمانوں کا مستقر اور پناہ گاہ بنایا،
شہر کی تعمیر کے بعد شامی قبیلہ کلب کے
سن رسیدہ لوگوں سے پوچھا کہ آپ لوگوں
کے خیال میں اس کا کیا نام ہونا چاہیئے،
کسی نے دمشق، کسی نے حمص اور ایک
آدمی نے تدمر[4] نام تجویز کیا، (تدمر نام
سن کر حکم کو غصہ آیا، اور بولے) احمق
خدا تجھے غارت کرے، میں اس کا نام

---

[1] یعنی "کش" [2] بغاوت اور امداد کی وجہ یہ کی بدانتظامی اور پھر اس کی اچانک موت تھی [3] یہ شہر
دریائے سندھ کے دہانہ پر مشرقی جانب آباد تھا [4] تدمر علاقہ شام میں ایک مشہور شہر تھا چونکہ تدمر
کا مادہ دمر ہے جس کے معنی ہلاکت و بربادی کے ہیں، اس لئے بدشگونی سمجھکر اس کو ناپسند کیا مگر وہی
ہوا یعنی "محفوظ" جلد برباد ہوگیا، اور آج اس کا نشان بھی نہیں ملتا،

Marfat.com

قد رعليه وقد ظفي امره
فبنى دون البحيرة مدينة و
سماها المنصورة فهي التي
ينزلها العمال اليوم وتخلص اليه
ما كان في ايدي العدو مما غلبوا
عليه ورضي الناس بولايته، و
كان خالد يقول واعجبا ولايت
فتى العرب فوفض يعني يتيما وولايت
اجل الناس فوضي به ثم قتل
الحكم بها، ثم كان العمال بعد
يقاتلون العدو فيأخذون ما
استطعف لهم ويفتحون الناحية
قد نكث اهلها،

محفوظ رکھتا ہوں، اور اسی شہر میں مقیم
ہو گئے، محمد بن قاسم کے فرزند عمر و بھی حکم
کے ساتھ تھے، اور حکم کو اُن پر بڑا اعتماد
تھا، اور اپنے بڑے بڑے اور اہم معاملات
اُن کے سپرد کرتے تھے، چنانچہ محفوظ سے
انھیں کسی قسم پر روانہ کیا، وہ جب کامیاب
ہو کر لوٹے تو دریائے سندھ کے قریب
ہی ایک شہر آباد کیا، اور اس کا نام
منصورہ رکھا، یہی شہر آج کل عاملوں اور حاکموں
کی رہائش گاہ ہے، دشمنوں کے قبضے
میں جو علاقے جا چکے تھے، حکم نے انھیں
آزاد کرا دیا، عام طور سے لوگ اُس کی
حکومت پسند کرتے تھے، خالد کہتے تھے،
تعجب ہے کہ میں نے جب عرب کے سخی داتا
نوجوان یعنی یتیم کو والی بنایا تو لوگوں نے
ناگواری کا اظہار کیا، اور جب بخیل ترین
شخص والی ہے تو وہ اس سے خوش ہیں،
یہیں حکم کا انتقال ہو گیا، اُن کے بعد
بھی عمال دشمنوں سے جنگ کرتے

Marfat.com

اور مالِ غنیمت حاصل کرتے رہے، اور
خاص طور سے ان حصوں کو فتح کرنے
کی کوشش کی، جہاں لوگوں نے شورش،
بغاوت اور بدعہدی کا رویہ اختیار
کر لیا تھا،

فلمّا کان اوّل الدولة
المبارکة ولی ابو مسلم عبدالرحمن
ابن مسلم مغلسا العبدی ثغر السند
واخذ علی طخارستان وساد
حتی صار الی منصورا بن جمهور
الکلبی وهو بالسند فلقیه منصور
فقتله وهزم جنده فلمّا بلغ
ابامسلم ذلک عقد لموسی
بن کعب التمیمی ثم وجه الی

جب مبارک سلطنت کا زمانہ
شروع ہوا[1] تو ابو مسلم[2] عبدالرحمن بن مسلم
نے مغلس عبدی کو سرحد سندھ کا گورنر
بنایا، مغلس طخارستان[3] کے راستے سے وہاں
ہوئے، اور منصور بن جمہور کلبی کے پاس
سندھ پہونچے، اس نے مقابلہ کر کے
مغلس کو قتل اور اس کی فوج کو شکست
دے دی، ابو مسلم کو اس واقعہ کی خبر
ہوئی تو اُس نے موسیٰ بن کعب تمیمی کو

---

[1] دولتِ مبارکہ سے مصنف نے عباسی سلطنت مراد لی ہے، جو بنی امیہ کی سلطنت کے خاتمہ کے بعد ۱۳۲ھ میں قائم ہوئی تھی [2] ابو مسلم خراسانی نے پہلے عباسی خلیفہ ابو العباس عبداللہ السفاح کی طرف سے صرف خراسان بلکہ تمام مشرقی ممالک پر قبضہ کر لیا، اور ہر جگہ اپنے معتمد آدمی بھیج کر اپنی حکومت مضبوط کر لی، اسی سلسلہ میں اُس نے سندھ بھی ایک فوج روانہ کی جس کا افسر مغلس عبدی بجستانی تھا،

[3] خراسان کا ایک بڑا صوبہ،

Marfat.com

السند فلمّا قدمها كان بينه
وبين منصور بن جمهور مهران
ثم التقيا فهزم منصورا وجيشه
وقتل منظورا اخاه وخرج منصور
مفلولاً فهاد باحثى ورد الرمل
فمات عطشا، وولى موسى
السند فوم المنصورة وزاد
فى مسجدها وغزا وافتتح، و
ولى امير المومنين المنصور
رحمه الله هشام بن عمرو التغلبى
السند ففتح ما استغلق وجه
عمرو ابن جميل فى بوارج الى
ناردند ووجه الى ناحية الهند
فافتتح قشميرا واصاب سبايا
ورقيقا كثيرا وفتح الملتان و
كان بقندابيل متغلبة من العرب
فاجلاهم عنها واتى القندهار

والی بنا کر سندھ بھیجا، جب موسیٰ سندھ
پہونچے تو اُن کے اور منصور کے درمیان
دریائے سندھ حائل تھا، دونوں میں
مقابلہ ہوا موسیٰ نے منصور اور اس کے
لشکر کو شکست دی، اور اس کا بھائی
منظور مارا گیا، منصور شکست کھانے
کے بعد بھاگ گیا، اور ایک ریگستان
میں پہونچ کر پیاس کی شدت سے
ہلاک ہو گیا، سندھ کا والی ہونے
کے بعد موسیٰ نے منصورہ کی مرمت
کی، اور مسجد کی توسیع کی، جنگ کا
سلسلہ بھی جاری رہا، جس میں کامیاب
رہا، پھر امیر المومنین منصور[1] رحمہ اللہ
نے ہشام بن عمرو تغلبی کو سندھ کا والی
بنایا، اُس نے بہت سے نئے علاقے
فتح کئے، عمرو بن جمل کو چند جنگی جہازوں
کے ساتھ بارید[2] بھیجا، اور خود ہندوستان

---

[1] ابو العباس عبد اللہ السفاح کے بعد یہ دوسرا عباسی خلیفہ تھا، [2] یہ بھروچ کے قریب بھاڑبھوت نامی
بندرگاہ تھا، (تاریخ سندھ ص ۱۵۷)

فی السفن ففتحها وهدم البدو
بنی موضعه مسجدا،

کے شمالی حصوں کی طرف روانہ ہوا، اور
کشمیر فتح کرکے بہت سے قیدی اور
غلام حاصل کئے، پھر ملتان فتح کیا،
قندابیل پر عربوں کا ایک گروہ متغلب
ہو گیا تھا، ہشام نے انھیں وہاں
سے نکالا، اور جہاز کے ذریعہ قندھار
آیا، اور اسے فتح کیا، اور اس کا بتخانہ
ڈھاکر اس کی جگہ مسجد تعمیر کی،

فاخصبت البلاد فی ولایته
فتبرکوا به ودوخ الثغور حکم
امورها، ثم ولی ثغر السند
عمر بن حفص بن عثمان هزارمرد
ثم داؤد بن یزید بن حاتم
وکان معه ابوالصمة المتغلب
الیوم وهو مولی لکندة، ولم
یزل امر ذلک الثغر مستقیما حتی
ولیه بشر بن داؤد فی خلافة

ہشام کے عہد حکومت میں ملک
میں شادابی اور خوشحالی آگئی لوگ اُس کو بابرکت
سمجھتے تھے، اُس نے سرحدوں پر پورا
قابو حاصل کر لیا، اور تمام معاملات
کو مستحکم کر دیا، اس کے بعد حفص بن
عثمان ہزارمرد[1]، پھر داؤد بن یزید بن
حاتم سرحد کا والی ہوا، اس کے ساتھ
ابوصمہ قبیلہ کندہ کا غلام
بھی آیا تھا، اور وہی اس زمانے میں
بشر بن داؤد کے زمانہ میں،

---

[1] اس کی بہادری اور غیر معمولی شجاعت کی وجہ سے ہزار مرد اس کا لقب ہو گیا تھا، ۱۲ منہ (ض)

المامون فغضب وخالف فوجه
اليه غسان بن عباد وهو رجل
من اهل سواد الكوفة فخرج
بشر اليه فى الامان ورد به مدينة
السلام وخلف غسان على الثغر
موسى بن يحيى بن خالد بن برمك
فقتل باله ملك الشرقى و قد
بذل له خمس مائة الف درهم
على ان يستبقيه وكان باله
هذا الذى على غسان وكتب
اليه فى حضور عسكره فيمن حضره
من الملوك فابى ذلك،

اس پر قابض ہے اس سرحد کا نظم و
نسق برابر درست رہا، لیکن جب مامون
کے زمانہ خلافت میں بشر بن داؤد والی
ہوا تو اُس نے سرکشی اور بغاوت کی، اس
لئے مامون نے اس کی سرکوبی کے لئے
سوادِ کوفہ کے ایک شخص غسان بن عباد
کو بھیجا، بشر امان کا طالب ہو کر اس
کے پاس آیا، غسان اسے قید کر کے بغداد
لایا، اور اپنی جگہ سرحد پر موسیٰ بن یحییٰ
ابن خالد برمک کو کر دیا، موسیٰ نے مشرقی
علاقہ کے راجہ بالا[1] کو قتل کر دیا، حالانکہ
وہ اپنی جان بچانے کے لئے پانچ لاکھ
درہم فدیہ دینے کو تیار تھا، اس سے
پہلے بالا چندر غسان پر اپنی برتری
جتا چکا تھا، اور اس کو خط لکھا تھا کہ دوسرے
راجاؤں کی طرح اسکے یہاں وہ بھی اپنا لشکر
لے کر آئے مگر غسان نے اُس کی دعوت
رد کر دی تھی،

---

[1] بالا کا اصل نام بالا چندر یا بالا سنگھ یا بالا ناتھ ہو گا:

Marfat.com

وآثر موسیٰ اثراً حسناً ومات سنة ۲۲۱ واستخلف ابنه عمران ابن موسیٰ فکتب الیه امیر المومنین المعتصم باللّٰہ بولایة الثغر فخرج الی الفیقان وهم زط فقاتلهم فغلبهم وبنی مدینة سماها البیضاء واسکنها الجند ثم اتی المنصورة وسار منها الیٰ قندابیل وهی مدینة علی جبل وفیها مثقب یقال له محمد بن الخلیل فقاتله وفتحها وحمل رؤسائها الی قصد ارثم غزا المید وقتل منهم ثلاثة الاف وسکر سکرا یعرف بسکر

موسیٰ نے بڑے کارنامے یادگار چھوڑے،
اس کا انتقال ۲۲۱ھ میں ہوا اُس نے
اپنی زندگی میں اپنے بعد اپنے بیٹے عمران
ابن موسیٰ کو اپنا قائم مقام بنادیا تھا،
امیر المومنین معتصم باللّٰہ نے بھی عمران
کی تقرری کا پروانہ بھیج دیا، عمران فلاں
کے جاٹوں کی طرف بڑھا[1]، اور جنگ کرکے
اُن پر غلبہ حاصل کیا، اور ایک شہر آباد کرکے
اس کا نام بیضاء[2] رکھا، اور شہر میں اپنی
واپان قائم رکھنے کے لئے وہاں فوجی
چھاؤنی قائم کی، پھر منصورۃ اور
اس کے بعد قندابیل[3] آیا، قندابیل ایک
پہاڑ پر واقع ہے جس پر محمد بن خلیل قابض
ہوگیا تھا، عمران نے خلیل سے جنگ

---

[1] یہ اقدام اس لئے کیا تھا کہ جاٹ ہمیشہ سے سرکش چلے آرہے تھے جہاں ذرا والی کمزور ہوا، یا ان کے ساتھ ملاعات سے پیش آیا کہ فوراً سرکشی اور بغاوت پر آمادہ ہوجاتے [2] چونکہ جاٹ بڑی سرکش قوم تھی اور اکثر بغاوت اور فساد پر آمادہ رہتی، اس لئے عمران نے بوقان علاقہ بدھ میں ایک مناسب مقام تجویز کرکے ایک مستقل فوجی چھاؤنی کے لئے یہ شہر آباد کیا ..... [3] منصورہ پہونچنے کے بعد قندابیل والوں کی بغاوت کی اطلاع پاکر یہ اقدام کیا ہوگا،

Marfat.com

الميد وعسكر عمران على نهر
الرور ثم نادى بالزط الذين
بحضرته فاتوه فحتم ايديهم
واخذ الجزية منهم وامرهم
بان يكون مع كل رجل منهم
اذا اعترض عليه كلب فبلغ
الكلب خمسين درهما ثم غزا الميد
ومعه وجوه الزط فخف من
الجرنهر اجراه فى بطيحتهم
حتى ملأ ما وهم وشن الغارات
عليهم ثم وقعت العصبية بين
بنى النزارية واليمانية فمال
عمران الى اليمانية فسار اليه
عمر بن عبد العزيز الهبارى
فقتله وهو غار وكان جد عمر

کہ کے قذابیل کو اس کے قبضہ سے چھڑایا
اور باغیوں کے سرغناؤں کو قصداً
منتقل کر دیا، پھر میدؤں سے جنگ
کر کے ان کے تین ہزار اشخاص قتل
کئے، اور یہاں ایک بند تعمیر کیا، جو
"سکر المید" کے نام سے موسوم کیا جاتا
ہے، عمران نے دریائے رور پر فوجیں
جمع کر کے جاٹوں کو بلا کر ان کے ہاتھ
پر مہریں لگائیں، اور ان سے جزیہ لیا،
یہ بھی حکم دیا کہ ہر جاٹ اپنے ساتھ ایک
ایک کتا لائے[1]، اس حکم کی وجہ سے کوئی
کی قیمت اس وقت ۵۰ درہم تک ہو گئی
تھی، پھر میدوں پر حملہ کیا، اس وقت
اس کے ساتھ جاٹ عامد بھی تھے، اس
نے نہر کھود کر میدوں کے سر چشمہ آب

---

[1] یعنی "مید کا پل" بہت ممکن ہے کہ آج جس مقام کو "سکھر" کہتے ہیں، یہ وہی مقام ہو جس کو "سکر المید" کہتے تھے ..... اور نام تخفیف ہو کر "سکر" اور پھر سکر سے "سکھر" ہو گیا ہو، (تاریخ سندھ ص ۱۸۲) [2] یہ قدیم رسم راجہ داہر کے عہد سے جاٹوں کے متعلق چلی آتی تھی، عمران بن موسیٰ نے اس کے اجرا کا پھر حکم صادر کیا،

Marfat.com

هذا احمن قد ه السند مع
الحكم ابن عوانة الكلبي،

سے ملا دیا جس سے اُن کا پینے کا پانی
شور[1] ہو گیا، اندر جاٹوں پر حملہ شروع
کر دیا، لیکن اسی درمیان میں نزاریو[2] ں
اور یمانیوں کے درمیان عصبیت بھڑ ک
اٹھی، عمران کا ہیلان (مظلوم) یمانیو ں
کی طرف ہو گیا، یہ دیکھ کر عمر بن عبد العزیز
بہاری اُس کے پاس گیا، اور دھوکے
سے اس کو قتل کر دیا، عمر بہاری کا
دادا حکم بن عوانہ کلبی کے ساتھ سندھ
کے آنے والوں میں تھا،

وحدثنی منصور بن حاتم
قال کان الفضل بن ماهان
مولی بنی سامة فتح سندان
وغلب علیها، وبعث الی المامون
رحمه الله بفیل وکاتبه ودعا له
فی مسجد جامع اتخذه بها،

مجھ سے منصور بن حاتم نے بیان کیا
کہ بنو سامہ کے غلام فضل بن ماہان نے
سندان فتح کر کے اس پر قبضہ کر لیا،
اور مامون رحمہ اللہ کے پاس ایک ہاتھی
تحفہ بھیجا، اور خط بھی لکھا اور ایک جامع
مسجد تعمیر کی جس میں خلیفہ کے لئے خطبہ

فلما مات قام محمد بن الفضل بن
جب فضل کا انتقال ہوا تو اس کا بیٹا محمد بن فضل

(تاریخ) [1] غالباً سیدون کا کوئی تالاب تھا، جس سے شیریں پانی حاصل کرتے تھے، عمران نے انجینیروں کے مشورہ سے
[3] سندھ سے ایک نہر کھدوا کر اس تالاب میں ملا دیا جس سے تالاب کا پانی کھارا ہو گیا،
[2] نزاریہ سے حجازی اور یمانیہ سے قحطانی مراد ہیں، ان دونوں میں بڑی پرانی رقابت تھی،

ماهان مقامه فسار فی سلبین
بادجة الی مید الهند فقتل
منهم خلقا وافتح فالی ورجع
الی سندان وقد غلب علیها
اخ له یقال له ماهان بن الفضل
وکاتب امیر المومنین المعتصم
بالله واهدی الیه سابجا لم
یر مثله عظما وطولا وکانت
الهند فی امر اخیه فمالوا علیه
فقتلوه وصلبوه شوان الهند
بعد غلبوا علی سندان فترکوا
مسجد ها للمسلمین یجمعون
فیه ویدعون للخلیفة،

باپ کا قائم مقام ہوا، اور شتر جنگی
کشتیوں کے ساتھ مبدوں پر حملہ
کیا، اور اُن کے بہت سے آدمی قتل
کرکے فتح حاصل کی، وہاں سے پھر سندان
واپس آیا، کیونکہ سندان پر اس کا
ایک بھائی ماہان بن فضل قابض ہو گیا
تھا، اور اس کے بارہ میں امیر المومنین
معتصم باللہ کو خط لکھا اور خط کے ساتھ
ساگوان کا اتنا بڑا لٹھا بھیجا کہ ایسا
دیکھنے میں نہیں آیا تھا، اہلِ ہند اس
کے بھائی کے خیر خواہ تھے، اس لئے
وہ محمد پر پل پڑے، اور اسے قتل کرکے
سولی پر لٹکایا، اور سندان پر قبضہ کرلیا،
مگر مسجد میں ہاتھ نہیں لگایا، اور اس
کو مسلمانوں کے لئے چھوڑ دیا جس میں
وہ جمعہ ادا کرتے اور خلیفہ کے نام
کا خطبہ پڑھتے تھے،

وحدثنی ابو بکر مولی الکریزیین

کریزیوں کے غلام ابو بکر نے مجھ سے

لہ فالی یعنی قالی (کالڑی) جو سندھ کا بندرگاہ تھا،

Marfat.com

ان بلد اید عی العسیفان
بین قشمیر والملتان وکابل
کان له ملک عاقل وکان
اهل ذلک البلد یعبدون
صنماً قد بنی علیه بیت وایده
فعرض ابن الملک فدعی
سدنة ذلک البیت فقال
لهم ادعوا الصنم ان یبری
ابنی فغابوا عنه ساعة ثم
اتوه فقالوا قد دعوناه
وقد اجابنا الی ما سألناه
فلم یلبث الغلام ان مات
فوثب الملک علی البیت فهدمه
وعلی الصنم فکسره وعلی السدنة
فقتلهم۔

بیان کیا کہ کشمیر، ملتان، اور کابل
کے درمیان عسیفان نام ایک شہر
تھا، وہاں کا راجہ بڑا دانشمند تھا،
اہل شہر ایک بت کی پوجا کرتے تھے،
اس کے لئے راجہ نے ایک مستحکم اور
پائدار مندر بنا دیا تھا، ایک بار
اس کا لڑکا بیمار ہوا، تو اُس نے
اس مندر کے پجاریوں کو بلا کر کہا
کہ بُت سے دعا کرو کہ میرے بیٹے کو
شفا دے، یہ سن کر وہ لوگ کچھ دیر
کے لئے چلے گئے، پھر واپس آکر کہنے
لگے کہ ہم نے بُت سے دعا کی ہے اس
نے ہماری دعا قبول کر لی ہے، مگر
تھوڑی ہی دیر میں لڑکا مر گیا
یہ دیکھ کر راجہ نے مندر ڈھا دیا بت
توڑ ڈالا، اور پجاریوں کو
قتل کر دیا،

ثم دعا قوماً من تجار
المسلمین فعرضوا علیه

پھر اُس نے مسلمان تاجروں
کی ایک جماعت کی دعوت کی،

Marfat.com

التوحید فوحد واسلم و
کان ذالك فی خلافة امیر
المومنین المعتصم باللہ
رحمہ اللہ

ان مسلمان تاجروں نے اس کے
سامنے توحید کی دعوت پیش کی،
اس نے قبول کرلی، اور مسلمان ہوگیا،
یہ واقعہ امیر المومنین معتصم باللہ رحمہ
اللہ کے عہد خلافت کا ہے،

Marfat.com

یعقوبی

المتوفی

(۲۸۴ھ یا ۲۸۷ھ مطابق ۸۹۷ء یا ۹۰۰ء)

اس کا نام احمد بن یعقوب بن جعفر ہے، یہ عباسی سلطنت میں دفتر انشاء کا افسر تھا، اُس نے مشرق و مغرب اور اسلامی سلطنت کے اکثر ممالک کی سیر و سیاحت کی تھی اور ہندستان بھی آیا تھا، اس کی دو مشہور کتابیں ہیں، ایک تاریخ میں، دوسری جغرافیہ میں مگر تعجب ہے کہ اُس نے جغرافیہ میں ہندوستان کا حال نہیں لکھا، البتہ تاریخ میں ہندوستان کی ان کتابوں کا ذکر کیا ہے، جن کا عربی میں ترجمہ ہوا ہے، اور مسلمانوں کی فتوحات کے ذکر میں سندھ پر ان کے حملوں کا بھی تذکرہ ہے، یہ پہلا مسلمان مورخ ہے جس نے تمام دنیا کی عربی میں تاریخ لکھی تھی۔ تاریخ یعقوبی یورپین عالم تسما کے اہتمام میں ۱۸۸۳ء میں لیڈن سے دو جلدوں میں شائع ہوئی ہے، یعقوبی کا انتقال ۲۸۴ھ یا ۲۸۷ھ میں ہوا،

تاریخ یعقوبی

جلد اوّل

قال اهل العلم ان اوّل ملوک
الهند الذین اجتمعت علیه
کلمتهم و هم من الملک الذی
فی زمانه کان البدء الاوّل
وهو اوّل من تکلم فی النجوم و ء
اخذ عنه علمها والکتاب
الاوّل الذی تسمیه الهند
السند هند و تفسیره دهر
الدهور و منه اختصر الارجبهر
والمجسطی ثم اختصر وا من
الارجبهر الارکند و من المجسطی
کتاب بطلیموس ثم عملوا من
ذلک المختصرات والزیجات

اہل علم کا بیان ہے کہ پہلا ہندوستانی
راجہ جس کو سب مانتے تھے، برہمن تھا[1]
برہمن جس کے زمانہ میں بدء اوّل
تھا، اور اسی نے سب سے پہلے علم نجوم
میں بحث و گفتگو کی، اور اسی سے یہ علم
اخذ کیا گیا، اور وہ پہلی کتاب بھی جسے
ہندوستانی سندھند[1] یعنی دہر الدہور (زمانوں
کا زمانہ) کہتے ہیں ارجبہر[2] اور مجسطی[3] اسی کا
اختصار ہیں، پھر ارجبہر کا مختصر ارکند[4] اور
مجسطی کا مختصر بطلیموس کی کتاب ہے پھر
اس سے دوسرے مختصرات اور زیجی
وغیرہ کی کتابیں تیار کی گئیں اور وہ تو
ہندی ہندسے بھی بنائے گئے جن سے تمام

---

[1] اس کا پورا سنسکرت نام برہمپت سدھانت ہے، [2] یعنی آریہ بھٹ [3] یونانی زبان میں حکیم

وما اشبهها من الحساب و
وضع التسعة الاحرف الهندية
التی یخرج منها جمیع الحساب
الذی لا یدرک معرفتها وهی
۱ ۲ ۳ ۴ ۵ ۶ ۷ ۸ ۹ فالاول منها
واحد وهو عشرة ومائة وهو الف
وهو مایة الف الف وهو
عشرة الاف الف وهو مائة
الف الف وعلی هذا الحساب
ابدا فصاعدا والثانی وهو
اثنان وهو عشرون (وهو مائتان
وهو الفان وهو عشرون) الفا
ومائتا الف والفا الف وعلی هذا
هذا الحساب یجری التسعة الاحرف
فصاعدا غیر ان بیت الواحد
معروف من العشرة وکذلک
بیت العشرة معروف من المائة
وکذلک کل بیت واذا خلا بیت
منها جعل فیه صفر ویکون للصفر

قسم کے حساب مل کئے جاتے ہیں مگر ان
کی معرفت وادراک دشوار ہے اور یہ نو ہندسے
۱، ۲، ۳، ۴، ۵، ۶، ۷، ۸ اور ۹ ہیں،
پہلا ایک ہے، اور اسی سے دس، سو، ایک
ہزار، ایک لاکھ، ایک کروڑ، اور دس کروڑ
وغیرہ بھی بنتا ہے، اور اسی حساب سے
وہ ہمیشہ بڑھ سکتا ہے، دوسرا دو ہے اور
وہی بیس، دو سو، دو ہزار، ۲۰ ہزار، ۲ لاکھ
اور ۲ کروڑ بھی بنتا ہے، اور اسی قاعدہ
کے مطابق اس سے زیادہ کے تمام ہندسے
۹ تک بنتے ہیں، البتہ ایک کا خانہ دس
سے مشہور اور دس کا سو سے مشہور ہے
اور اسی طرح ہر خانہ مشہور ہے، اور جب
کوئی خانہ خالی ہو جاتا ہے تو اس میں صفر
رکھ دیا جاتا ہے، اور صفر ایک چھوٹے گول
نشان اور دائرہ کا نام ہے،

Marfat.com

وجعلوا الدنیا سبعة اقالیم
فالاقلیم الاول الهند وحدہ
مما یلی المشرق البحر وناحیة الصین
الی الدیبل مما یلی ارض العراق
الی خلیج البحر مما یلی ارض الهند
الی ارض الحجاز،

(ص ۹۳)

وقالت الهند انّ الله عزّوجل
خلق الکواکب فی اول دقیقة من
الحمل وهو اوّل یوم من الدّنیا
ثمّ سیرها من ذلك
الموضع فی اسرع من طرفة العین
فجعل لکل کوکب منها سیرا معلوما
حتی یوافی جمیعها فی عدة ایام السند هند
الی ذلك الموضع الذی
خلقت فیه کما کانت کهیئتها
الاولی ثم یقضی تبارک تعالی
ما احب فقالوا ان جمیع ایام الدنیا
من السند هند منذ اول ما دارت

اہلِ جغرافیہ نے دنیا کو سات حصوں
میں تقسیم کیا ہے، پہلا حصہ ہندوستان ہے،
اور اس کی سرحد مشرق میں سمندر کے
قریب اور چین کے علاقہ سے لیکر مغرب
میں دیبل تک ہے، جو عراق کے قریب
خلیج بحر تک ہندوستان اور حجاز کی سرحد
سے متصل ہے،

اہلِ ہند کا بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ
نے ستاروں کو حمل[1] کے پہلے دقیقہ میں پیدا
کیا ہے، اور یہی دنیا کا پہلا دن ہے پھر
ستاروں کو اس مقام سے پلک کے جھپکنے
سے بھی کم دقیقہ میں چلایا، اور ہر ستارے
کے لئے ایک متعین و معلوم رفتار مقرر کی
یہاں تک کہ وہ سب سند ھند کے چند
دنوں کو پورا کرکے اس مقام میں پہونچ
جاتے ہیں جس میں پیدا کئے گئے تھے، اور
اپنی پہلی ہیئت کے مطابق ہو جاتے ہیں،
اس کے بعد اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے فیصلہ
کرتا ہے، چنانچہ وہ کہتے ہیں، کہ دنیا کے

[1] پہلے برج آسمانی کا نام ہے،

Marfat.com

الکواکب الی ان تجتمع جمیعا فی
دقیقة الحمل کما کانت یوم
خلقت،
(ص ۹۵)
ثم اضطرب امر الملک
بالهند فاقام زمانا طویلا و
هو ممالک مفترقة فی البلاد
لکل طائفة مملکة حتی غزتهم
الملوک فخافوا ان یدخل علیهم
الوهن وکانوا اهل حکمة و معرفة
وعقول فجاوزوا بها مقدار
غیرهم من الامم فاجمعوا علی
تملیک رجل واحد فملکوا
زارح وکان عظیم الشان جلیل
القدر فعظم ملکه وجل سلطانه
حتی سار الی ارض بابل ثم تجاوزها
الی ملوک بنی اسرائیل وهو الذی
غزا بنی اسرائیل بعد ان مات
سلیمان بن داؤد بعشرین سنة

سارے دن سند ہند (سدھانت) میں شامل ہیں،
یہ ستاروں کی پہلی گردش سے دقیقہ
حمل میں جمع ہو جانے تک اپنی پیدائش
کے دن کی ہیئت پر آجاتے ہیں،

پھر (برہمن کے بعد) ہندوستان میں
ایک طویل زمانہ تک نظام سلطنت درہم
برہم اور متفرق حکومتوں میں اس طور
سے تقسیم رہا کہ ہر جماعت ایک الگ مملکت
اور سلطنت پر قابض رہی، یہاں تک کہ
جب دوسرے بادشاہ ان پر حملہ آور ہونے
لگے، تو انھیں اندیشہ ہوا کہ (اس افتراق
سے) ان میں کمزوری پیدا ہو جائے گی،
اُن کی حکمت و بصیرت مشہور تھی، اور
دانائی و تدبیر میں وہ دوسری حکومتوں
کے مقابلہ میں زیادہ فائق تھے، اس لئے
ایک شخص کو اپنا بادشاہ بنانے کے لئے
متفق ہو گئے۔ چنانچہ انھوں نے زارح
کو اپنا راجہ بنایا، وہ بڑی جاہ و عظمت
اور بڑے مرتبہ کا بادشاہ تھا۔ اس نے

Marfat.com

وملك اسرائيل يومئذ رحبعم
بن سليمان فضجت بنو اسرائيل
الى الله تعالىٰ فساط الله علىٰ
زارح وجيشه الموت فانصرف
الىٰ بلاده،

اس کی حکومت اور اس کا اقتدار بہت بڑھ
گیا، اور وہ بابل اور اس سے بھی آگے، بنی
اسرائیل کے بادشاہوں کی جانب بڑھا،
اسی نے سلیمان بن داؤد کی وفات کے
۲۰ برس بعد بنو اسرائیل پر حملہ کیا، اس
وقت اُن کا بادشاہ رحبعم بن سلیمان تھا،
بنو اسرائیل اللہ تعالیٰ کے حضور میں
گڑگڑائے تو اُس نے زارح اور اُس
کے لشکر پر موت طاری کر دی، اور وہ
اپنے ملک کو واپس چلا آیا،

ومن ملوكهم فور وهو الذى
غزا بلاده الاسكندر لما قتل
الفرس وغلب على ارض العراق
وما والاها مما كان فى مملكة
داريوش وذلك انه كتب اليه
يامره بالدخول فى طاعته و
كتب اليه فورانه يزحف اليه
بالجيوش فبدر الاسكندر فصار
الىٰ بلاده وخرج اليه فور فحاربه

ہندوستان کا ایک راجہ فور تھا،
جس کے ملک پر سکندر نے شہنشاہ فارس
کو قتل اور عراق اور اس سے متصل
داریوش کی سلطنت پر قبضہ کرنے کے
بعد چڑھائی کی تھی، اس کی تفصیل یہ ہے
کہ اُس نے اسے اپنی ماتحتی اور اطاعت
قبول کرنے کے لئے خط لکھا، فور نے
جواب دیا کہ وہ عنقریب اپنی فوجیں
لے کر اس پر چڑھائی کرے گا اسکندر

ملہ یہ تقریباً تین سو سال قبل مسیح کا واقعہ ہے اس بادشاہ کا یونانیوں کے بیان کے مطابق پورس نام تھا، اور اس کے علاقے میں موجودہ جہلم، گجرات اور شاہدیور کے اضلاع شامل تھے،

Marfat.com

واخرج فور الفيلة وكان العلو
على الاسكندر فكانت لا يقف لها
شئ فعمل الاسكندر تماثيل
من نحاس ثم حشاها بالنفط و
الكبريت واشعل النار فى داخلها
ثم صيرها على عجل والبسها
السلاح ثم قدمها امام الصفوف
فلما تلاقوا دفعتها الرجال الى
الفيلة فلما قربت حملت عليها
الفيلة بخراطيمها فكانت تلف
الخراطيم على ذلك النحاس و
هو يلهب ويشتوى وتنصرف
منهزمة فتقتل كرادين الهند
وتهلكهم ثم دعا الاسكندر
فورملك الهند الى ان يبارزه
فبرزله فقتله الاسكندر وبادرة
بعد له واستباح عسكره (ع۹۷)

یہ جواب سنتے ہی فور اُنکل کھڑا ہوا، اور
فور کی سلطنت میں پہونچ گیا، فور ہاتھی
لے کر اس کے مقابلہ میں آیا ہاتھیوں کے
مقابلہ میں کوئی چیز نہیں ٹکتی تھی، اس لئے
سکندر نے تانبے کی مورتیں بنوائیں اور
ان میں مٹی کا تیل اور گندھک بھر کر ان
میں آگ لگادی اور ایک گاڑی پر اُن کو رکھ
دیا، اور ہتھیار پہنا کر صفوں کے آگے کر دیا،
جب مڈبھیڑ ہوئی تو لوگوں نے انھیں ہاتھیوں
کی طرف بڑھا دیا، جب یہ ہاتھیوں کے قریب
پہونچے تو انھوں نے اپنی سونڈوں سے
ان پر حملہ کیا، اور ان کو سونڈ میں لپیٹنا
چاہا، مگر وہ آگ سے اس قدر بھڑک رہی
تھیں کہ ہاتھی پیچھے ہٹ آئے اور اس
پسپائی میں ہندوستان کی فوجیں بھی
پسپا اور ہلاک ہوگئیں، سکندر نے ہندوستان
کے راجہ فور کو تنہا مقابلہ کی دعوت دی
وہ مقابلہ میں نکلا سکندر نے اسے قتل اور
اس کے لشکر کو ہلاک کر ڈالا،

Marfat.com

ومن ملوكهم كيهن وكان رجلا حكيما ذكيا اديبا فملكه الاسكندر بعد فور على جميع ارض الهند وكان كيهن قد استعمل الفكر فكان اول من قال بالوهم وان الطبيعة تنصرف الى ما تتوهمه فما توهمت انه ينفعها نفعها وان كان ضارا وكان كيهن يأكل البيش وهو السم القاتل ثم يتوهم ان على قلبه احمال ثلج فلا يضره ذلك البيش حتى احترقت رطوبته وكان من اصح خلق الله ذهنا وحفظه واذكاه (ص ۹۷)

ہندوستان کے ایک راجہ کا نام کیہن تھا، یہ بڑا ذہین، حکیم اور ادیب تھا، سکندر نے فور کے بعد اس کو پورے ہندوستان کا بادشاہ بنایا کیہن غور و فکر سے کام لیتا تھا، اور سب سے پہلے اسی نے نظریۂ توہم[1] کو ظاہر کیا، اور بتایا کہ طبیعت میں جس چیز کا وہم پیدا ہوتا جاتا ہے اسی کی طرف واقعۃً وہ مائل ہو جاتی ہے، جس چیز کے متعلق وہم ہو کہ وہ نفع بخش ہوگی تو وہ نفع بخش ثابت ہوتی ہے، اور اگر مضر ہونے کا خیال ہو جائے تو وہ مضر ہوتی ہے، کیہن بیش (ایک قسم کا پودا ہوتا تھا) کھاتا تھا، جو زہر قاتل تھا، مگر اسے یہ وہم تھا کہ اس کے دل پر برف کے ٹکڑے ہیں، جنھیں یہ پودا اس وقت تک نقصان نہیں پہنچا سکتا جب تک کہ اس کی رطوبت جل نہ جائے، وہ نہایت صحیح الذہن اور ذکی انسان تھا، اس کا حافظہ بہت قوی تھا،

---

[1] غالباً آج کل اسے مسمریزم کہا جاتا ہے،

ومن ملوكهم دبشلم وهو
الذى وضع فى عصره كتاب
كليلة ودمنة وكان الذى
وضعها بيدبا حكيم من حكمائهم
وجعله امثالاً يتدبر بها متفهمها
ذوو العقول ويتاديون بها
وقال بعض علماء الهند ان اهل
الهند تواتر عليهم الموت حتى
ذهب علماؤهم وضعف
الملك وانه لما ملك هشران
طلب من يحيى له شرائع دين
آبائه فاتاه قفلان وكان ذا هيئة
فقال له ان الناس جزء من الحيوان
وان الحيوان جزء من النامى و
ان النامى من الطبائع الاربع
التى هى النار والهواء والارض
والماء وان النامى ينقسم على ثلاثة
اقسام، اعدها النبات وله النمو

ہندوستان کا ایک اور راجہ دانا حکیم
تھا، جس کے زمانہ میں کتاب کلیلہ ودمنہ
لکھی گئی، اور اس کا مصنف ایک دانشمند
پنڈت بیدپا تھا، اس نے اس میں ایسی
تمثیلیں بیان کی ہیں، جن سے عقلمند لوگ
عبرت ونصیحت، فہم وفراست، اور تہذیب حاصل
بعض علماے ہند کا بیان ہے کہ
ہندوستانیوں پر پیہم موت وہلاکت طاری
ہوتی رہی جس سے اُن کے علما کا خاتمہ
اور نظامِ سلطنت میں کمزوری پیدا ہو گئی،
لیکن جب ہشران کی سلطنت کا زمانہ
آیا تو اُس نے ایسے لوگوں کو طلب کیا جو
اُس کے آبائی دین کو زندہ کر سکتے ہوں،
یہ سن کر اس کے پاس قفلان نام کا ایک
شخص آیا جو بڑا ہوشیار اور صاحبِ تدبیر تھا،
اُس نے کہا کہ انسان حیوان ہی کا جزو ہے
اور حیوان نامی کا جزو ہے، اور نامی چار عناصر

فقط والثانى ما يكون فى البحر من

یعنی آگ ہوا، مٹی اور پانی سے مرکب ہے،

Marfat.com

الاصداف وما اشبهها وله نمو
وحس الثالث الحيوان البري وله نمو
وحس وحركة وان الحيوان اقل
واحقر من ان يدبر هذا الخالق
وانما يدبر وليس فيه
الفلك فقال له الملك ادنى مرة
ما تقول وبرهانه نوضع النرد
وقال اتفق الناس على ان دور
الزمان سنة ومعناها اثنا
عشر ومعناها البروج الاثنا
عشر وعلى ان ايام الشهر ثلثون
يوما ومعناها لكل برج ثلثون
درجة وعلى ان الايام سبعة
ومعناها الكواكب السبعة
السيارة ثم جعل تشبيها لذلك
فوضع عرصة شبيهة بالسنة
وصير فيها اربعة وعشرين
بيتا عدد ساعات الليل والنهار
في كل ناحية اثنى عشر بيتا

اور اس کی تین قسمیں ہیں، (۱) نباتات جن
میں محض نمو کی صلاحیت ہے، دوسری
قسم میں سمندر کی سیپ اور اس سے مشابہ
چیزیں داخل ہیں جن میں نمو اور حس
دونوں پائے جاتے ہیں، تیسری قسم میں
وہ وحشی جانور ہیں جن کے اندر نمو، حس
اور حرکت تین قسم کی صلاحیتیں ہوتی ہیں
اور یہ حیوانات اس قدر حقیر اور کمتر ہیں
کہ اللہ تعالیٰ اُن کی تدبیر و انتظام سے
بالاتر ہے، ان کی تدبیر و انتظام فلک کے
ذمہ ہے، بادشاہ نے کہا تم نے جو کچھ کہا
ہے اس کا نمونہ دکھاؤ اور اس کی دلیل
بھی دو، اس پر اس نے نرد[1] ایجاد کیا، اور
بتایا کہ لوگوں کا اس پر اتفاق ہے کہ زمانہ
کا دور ایک سال یعنی ۱۲ مہینے یعنی ۱۲
برج ہیں، اور چونکہ ہر مہینہ ۳۰ دن کا
ہوتا ہے اس لئے ہر برج کے ۳۰ درجے
ہیں، اور چونکہ دن سات ہوتے ہیں
اور سات ستارے سیارے کہلاتے ہیں

---

[1] یعنی چوسر کا کھیل،

تشبيها بشهور السنة والبروج
وصيرلها ثلثين كلبا تشبيها
بايام الشهر ودرج البروج و
صير الفصين تشبيها بالليل
والنهار وفى كل فصل ست جهات
لانه عدد تام له نصف وثلث
وسدس فى كل فص اذا سقط
من اعلاه واسفله سبع نقط
تحت الست واحدة وتحت
الخمس اثنتان وتحت الاربع
ثلث فشبيها بعدد الايام و
الكواكب السبعة السيارة
وهى الشمس والقمر وزحل
والمشترى والمريخ وعطارد
والزهرة ثم جعلها محنة
بين رجلين واعطى كل واحد
فصا وقال من اعطيته هذه
السبع النقط من اعلاها اكثر
من صاحبه بدءً فاجتمع له

پھر اُس نے اس کی مثال دی، اور
سال کی مثال دیتے ہوئے ایک صحن
(کا نقشہ) بنایا، اور اس میں ۲۴ خانے
رات و دن کے گھنٹوں کے اعتبار سے
بنائے، اور یہ خانے ان بارہ خانوں
کے ہر گوشہ میں بنے ہوئے تھے، جو سال
کے ۱۲ مہینوں، اور برجوں کی مثال میں
بنائے گئے تھے، اور ۳۰ نونوں اور اس کے
برجوں کی مثال میں، ۳۰ ستارے بنائے
اور دن کے لحاظ سے وہ نگینے بنا دیئے، ہر
نگینہ میں پانچ تھیں، اس لئے کہ یہی
ایسا مکمل عدد ہے، جس کا آدھا، تہائی
اور چھٹا ہو سکتا ہے، ہر نگینہ میں جب
وہ اوپر سے نیچے کی طرف آتا تھا، سات
نقطے نظر آتے تھے، چھ کے نیچے ایک،
پانچ کے نیچے دو اور چار کے نیچے تین
اور یہ ساتوں سیاروں اور دنوں
کی مثال تھی، ساتوں سیاروں سے
سورج، چاند، زحل، مشتری، مریخ،

Marfat.com

الفصان فضرب وما ظهر من
الفصين تقلب الكلاب عليه و
جعل ذلك تمثيلا للحظ الذى
يناله العاجز بما جرى له الفلك
والحرمان الذى يبتلى به الحازم
على حسب ما يجرى له الفلك
فلمّا ظهر ذلك قبله الملك
وفشا فى اهل المملكة وصار
اهل الهند يجرى امورها بما
يدبره الكواكب السيّارة

(ص ۱۰۰)

اعطارد، اور زہرہ مراد ہیں، پھر
اسے آزمانے کے لئے دو آدمیوں کے
درمیان رکھا، اور ہر شخص کو ایک ایک
نگینہ دے دیا، اور کہا کہ جس شخص کو
میں نے اوپر کے یہ سات نقطوں والا
دیا ہے، وہ اپنے ساتھی سے ابتداء
کے لحاظ سے زیادہ ہے، اس لئے
دونوں نگ جمع ہوگئے، یہ گویا مثال
بیان کی، اور دونوں نگوں سے جو کچھ
ظاہر ہوتا تھا، اس کے گرد ستارے
گردش کرتے تھے، اور یہ اس نصیبہ
اور قسمت کی مثال تھی جسے فلک
کی حرکت سے عاجز و درماندہ حاصل
کر لیتا ہے، اور اس بدقسمتی و محرومی
کی بھی مثال تھی جس سے گردشِ فلک
کی وجہ سے ہوشیار اور صاحبِ تدبیر
احتیاط آدمی بھی دوچار ہو جاتا ہے، جب
یہ چیزیں بادشاہ کے سامنے آئیں
تو اُس نے اُسے قبول کر لیا اور پوری

Marfat.com

مملکت میں اس کا رواج ہو گیا، اور
تمام ہندوستانیون کے معاملات ساتوں
سیاروں کی تدبیر و انتظام کے مطابق
ہونے لگے[1]

وملک بلهیت وقد غلب
علی اهل المملکة هذا الدین
وکان له عقل ومعرفة فلما
رای ما علیه اهل مملکته سأله
ذلك وبلغ منه ثم سال هل
بقی رجل علی دین البرهمیة
فدل علی رجل له عقل ودین
فارسل الیه فلما اتاه اکرمه
ورفع درجته ثم ذکر له ما قد
فشا فی اهل مملکته فقال ایها
الملك انا اقیم برهانا اضطر
به ویعرف به فضل الحاذر
ومو ضع تقصیر العاجز واجعلها
صورة بین اثنین لیبین فضل

جب بلہیت[2] کا راج ہوا تو اس
وقت یہی مذہب پوری سلطنت پر
چھا گیا تھا، وہ بڑی سوجھ بوجھ اور
عقل و دانش کا آدمی تھا، اس لئے
اُس نے اپنے اہل مملکت کے دین کو
سخت ناپسند کیا، اور لوگوں سے پوچھا کہ
کوئی ایسا آدمی ہے جو برہمنوں کے
دین پر چلتا ہو، اس سوال کے جواب
میں ایک صاحب فراست اور دیندار
آدمی کا پتہ دیا گیا، بلہیت نے اسے
بلا بھیجا، وہ جب آیا تو اُس کا بڑا
اعزاز کیا، اور اس کا درجہ بڑھایا
اور اس سے اس مذہب کا تذکرہ کیا
جو اس کی مملکت میں پھیل چکا تھا اس نے

---

[1] یہاں تک چومسر (نرد) کا فلسفہ بیان کیا ہے [2] بالہیت راجہ کا نام ہے)

الحاذق علی العاجز والمجتهد علی
العقص والمحتاط علی المضیع
والعالم علی الجاهل فوضع الشطرنج
وتفسیرها بالفارسیة هشت رنج
وهشت ثمانیة ورنج صفح وصیرها
ثمانیة فی ثمانیة وصارت اربعة
وستین بیتاً وصیرها اثنین و
ثلثین کلباً مقسومة بین لونین
کل لون ستة عشر کلباً وقسم
الستة عشر علی ست صور فالشاه
صورة والفرز صورة والفیلان
صورة والرخان صورة والفرسان
صورة والبیادق صورة فالشطرنج
ذلک من زوج الزوج وهو احسن
ما یکون من الحساب لان الاربعة
والستین اذا قسمتها کان لها
نصف اثنان وثلثون وهی
عدة جمیع الکلاب واذا نصفت
الاثنین والثلثین کان لها نصف

کہا اے بادشاہ! میں ایک دلیل قائم
کرتا ہوں جس سے ہوشیار کی فضیلت
اور مجبور کی کوتاہی کا مقام واضح
ہو جائے گا، اور اس دلیل کو دو
آدمیوں کے درمیان ایک تصویر کی
شکل میں پیش کرتا ہوں اس سے ہوشیار
کی فضیلت اور برتری عاجز پر، کوشش
کرنے والے کی نہ کوشش کرنے والے پر،
محتاط کی غیر محتاط پر، عالم کی جاہل پر،
بالکل نمایاں ہو جائے گی، چنانچہ اس نے
شطرنج ایجاد کی، جس کو فارسی میں
ہشت رنج کہا جاتا ہے، ہشت کے
معنی آٹھ اور رنج کے معنی کنارہ کے
ہیں، اس کے ۸×۸ یعنی ۶۴ خانے
اور ۳۲ مہرے بنائے، جو دو رنگوں
میں تقسیم تھے، ہر رنگ کے سولہ مہرے
تھے، پھر ان سولہ کو چھ شکلوں میں
بانٹ دیا تھا، ایک شکل بادشاہ
کی، ایک شکل فرزین (وزیر) کی ایک

Marfat.com

وهو ستة عشر وهو بالكل واحد
من الكلاب واذا نصفت الستة
عشر كان لها نصف وهو ثمانية
وهي عدة بيادق كل واحد
فاذا نصفت الثمانية كان لها
نصف وهو اربعة وهو الرخان
والفرسان من كل واحد فاذا
نصفت الاربعة كان لها نصف
وهو اثنان فهذا القسمة انما
وتوجد في القسمة بعد الازواج
الا الواحد الذي يقسمها كلها
احاد وهو ليس بعدد ولا معدود
ولا زوج ولا فرد وهو اول
اعداد الفي وثلثة

شکل، دو فیلوں کی ایک شکل، دو رخوں[1]
کی ایک شکل، دو گھوڑوں کی ایک شکل،
اور پیادوں کی ایک شکل، اس سے جو ہندسہ
حساب نکلتا ہے، جو بہترین حسابوں میں
ہے، کیونکہ اگر ۶۴ کو دو حصّوں میں
تقسیم کریں تو اس کا آدھا ۳۲ ہوگا،
جو کل مہروں کی تعداد ہے، اور ۳۲
کو آدھا کریں تو ۱۶ ہوگا،
جو ہر ایک مہرے کی تعداد ہے، اور ۱۶
کو آدھا کریں تو ۸ ہوں گے جو پیدل
کی تعداد ہے، اور آٹھ کو آدھا کریں
تو ۴ ہوں گے جو دونوں رنگ کے
رخوں اور گھوڑوں کی تعداد ہے اور
۴ کو آدھا کریں تو ۲ ہوگا، اس طرح
کل تعداد جوڑوں میں تقسیم ہو گی، اور
اور اس تقسیم کے بعد صرف ایک کا عدد
باقی رہ گیا، جو سب کو اکائی کی شکل میں
تقسیم کرتا ہے، اور وہ خود نہ کوئی عدد ہے

---

[1] رخ سواری کا نام ہے، جس کا ہندی نام رتھ ہے،

Marfat.com

اور نہ شمار میں آتا ہے، نہ زوج ہے، نہ
فرد ہے، بلکہ فرد کا پہلا عدد ۳ ہے،
پھر پنڈت نے کہا کہ جنگ سے

ثم قال الحکیم لیس شئ
اجل من الحرب لانّه یبین
فیها فضل التدبیر وفضل الرأی
وفضل الحزم وفضل الاحتیاط
وفضل التعبیة وفضل المکیدة
وفضل الاحتراس وفضل النجدة
وفضل الباأس وفضل القوة
وفضل الجلد وفضل الشجاعة
فمن عدم منه شئ من هذا
عرف موضع تقصیره لان
خطأها لا یستقال والعجز
فیها متلف للمهج والجمل
مبید للحمی وترک الحزم ذهاب الملک
وضعف الرأی جلب للعطب
والتقصیر سبب للهزیمة وقلة
العلم بالتعبیة داعیة الانکشاف
وقلة المعرفة بالمکیدة تهور

بڑی کوئی چیز نہیں، اس لئے کہ اس
میں رائے، تدبیر، حزم، احتیاط، لشکر
کی تیاری، حیلہ، حفاظت، بہادری
قوت، طاقت، صبر، سخی، اور شجاعت
سب کی اہمیت، اور فضیلت کا حال
معلوم ہو جاتا ہے، اور جس شخص کے اندر
اس میں سے کوئی چیز بھی نہ پائی گئی،
تو اس کی کوتاہی کا حال معلوم ہو جائے گا
اس لئے کہ اس بارہ میں غلطی کی تلافی
نہیں ہو سکتی، اور کوتاہی کا نتیجہ زندگی
جان کی ہلاکت، اور جہالت کا نتیجہ
موت و ہلاکت، اور حزم و احتیاط
کے ترک کا نتیجہ حکومت کا کھونا،
رائے کی کمزوری کا نتیجہ ہلاکت، کسی
طرح کی کوتاہی موجب شکست لشکر
کی صف بندی سے ناواقفیت کا

Marfat.com

الی الهلکة وترک الاحتراس
نهزة للعدو ووجعلها علی مثال
الحرب فان اصاب ظفر وان
اخطاء هلک (ص ۱۰۲)

نتیجہ انکشافِ راز، تدبیر وحیلہ سے
ناواقفیت کا انجام ہلاکت وبربادی،
اور ترکِ حفاظت کا نتیجہ دشمن کو موقع
دینا اور جنگ میں اسے کامیاب کرنا ہے،
اگر آدمی ان باتوں میں صحیح طریقہ
اختیار کرے گا تو کامیاب، اور اگر
غلط یا لیسی اختیار کرے گا تو ہلاک و
برباد ہوگا)

فلمّا رأی الملک صحة البرهان
وتبین فضل حکمة الحکیم و
علم ان قد اصاب وحسن
التمثیل وابان عما قد عمی عنه
جمع اهل مملکته فعرفهم ما کشف الله
عنهم من الغرور امرهم ان
ان یقیموها ویتأملوها وقال
لهم قد علمنا ان لیس فی العالم
حتی ناطق مفکر صاحب عاقل
الا الانسان فالانسان علیه
مدار جمیع ما فی العالم الان

جب بادشاہ کو دلیل کی صحت معلوم
ہوگئی، اور پنڈت کی دانائی کا ثبوت
مل گیا، اور اسے یقین ہوگیا کہ اس کی
رائے صحیح اور تمثیلات عمدہ ہیں، اور
اس نے ان چیزوں سے پردہ اٹھایا جس سے لوگ ناواقف
تھے تو اپنی مملکت والوں کو جمع کیا اور ان
کو بتلایا کہ اللہ تعالیٰ نے اُن سے غم دور
کر دیا ہے، اور اُن کو حکم دیا کہ وہ بھی
اس پر غور وخوض کریں، اور کہا کہ ہم
سب جانتے ہیں کہ سوائے انسان کے
دنیا میں کوئی زندہ مخلوق ایسی

الفلک بجمیع ما فیه خلقه الخالق
للانسان لیعرف به ما یحتاج الیه
من زمانه واوقاته وکذلک
ذلل له جمیع ما فی الارض وکل
ما خلق الله مما فی قعر البحر وجو
السّماء ورؤوس الجبال فلمّا
ملک الانسان جمیع ما خلق قسمه
ذلک الانسان ثلثة اقساه
فاکل ثلثا وسخّر ثلثا وقتل ثلثا
فاکل الطیر والسمک وما شاء
من النعم والابل وسخر البقر
والحمیر والدّواب وقتل السّباع
والحیات والهوام،

ہیں ہے جو بولتی، سونچتی، ہنستی اور
عقل رکھتی ہو، پس انسان ہی پر کائنات
کی تمام چیزون کا دارو مدار ہے، کیونکہ
افلاک اور اس کی ساری کائنات کو
خالق نے انسان کے واسطے اس لئے پیدا
کیا ہے کہ وہ ان کے ذریعہ اپنے زمانہ
اور اوقات کی ضروریات معلوم اور
پوری کرے، اسی طرح روئے زمین،
سمندر کی گہرائیوں، فضا کی بلندیوں
اور پہاڑوں کی چوٹیوں پر جو کچھ ہے
سب کو انسان کے تابع فرمان کیا گیا
ہے، پس جب انسان ان تمام چیزوں
کا مالک ہو گیا ہے، تو اُس نے اُن کو
تین تین حصوں میں تقسیم کر دیا، ایک
ثلث (ایک حصہ) کھانے کے کام
میں لاتا ہے، ایک حصہ اپنے آرام اور
فائدہ کے لئے استعمال کرتا ہے، اور
ایک حصہ کو قتل کر دیتا ہے، چنانچہ چڑیوں،
مچھلیوں اور اونٹ وغیرہ جانوروں

Marfat.com

کو جنھیں پسند کرتا ہے، کھاتا ہے، بیلوں
گدھوں، اور دوسرے چوپایوں کو اپنے
کام میں لاتا ہے، اور درندوں، سانپوں
اور موذی کیڑوں، مکوڑوں کو مار ڈالتا ہے،

ثم جعل فیه الآلات یعلم
بها ویعقل بها ویدرک بها
ویفهم ففضل النّاس بعضهم
بعضًا بالعلم والعقل والفهم

پھر قدرت نے انسان کے اندر
ایسے آلات اور وسائل بنائے ہیں
جن سے وہ جانتا، سوچتا، اور ادراک و
احساس کرتا اور سمجھتا بوجھتا ہے، علم
وعقل اور فہم و دانائی کے اعتبار سے
بعض انسانوں کو بعض پر فوقیت اور
برتری دی گئی ہے،

وقد زعم علماء من علما[۲]
الهند انّه لمّا ملكت حوسس
بنت بلهيت خرج عليها خارجي
وكانت جاريةً عاقلةً فوهبت
ابنالها وكان لها اربعة اولاد
فقتل ذلك الخارجي ابنها
فعظم ذلك اهل مملكتها
واشفقوا من اخبارها فجمعوا

علماے ہند کی ایک جماعت کا
بیان ہے کہ جب راجہ بلھیت کی لڑکی
حوسس کا راج ہوا تو اس پر کسی دوسرے
ملک کے آدمی نے حملہ کیا، حوسس بڑی
سمجھدار اور ہوشیار عورت تھی، اُس کے
چار اولادیں تھیں، ان میں سے اُس نے
اپنے ایک بیٹے کو بھیجا، حملہ آور نے اس کو
قتل کر دیا، اس کے ملک والے اس

علی حکیم من حکمائھم یقال
له قفلان وکان ذا حکمة و
فطنة ورأی فذکروا ذلک له
فقال انظروني ثلثا ففعلوا ذلک
وخلا مفکرا ثم قال لتلمیذ له
احضر لي بخارا وخشبا من لونین
مختلفین ابیض واسود فاحضره
بخارا فارها وخشبا من لونین
مختلفین ابیض واسود فصوی
صورة الشطرنج وامر النجار
فنجرها ثم قال له احضر لي جلدا
مدبوغا فامره ان یخط فیه
اربعة وستین بیتا ففعل ذلک
فنصب ناحیة ثم تحا ولا حتی
فهما هما واحکما ها ثم قال
لتلمیذه هذه حرب بلا ذهاب
انفس ،(ص ۱۰۳)

یہ واقعہ بڑا گران گذرا، اور رانی کو اس
کی اطلاع دینے میں اندیشہ محسوس ہوا،
چنانچہ وہ قفلان نامی ایک حکیم کے پاس جو
دانشمند ذہین اور صاحب رائے تھا گئے
اور یہ واقعہ اس کو بتلایا اُس نے کہا کہ
مجھے تین دن کی مہلت دو، ان لوگوں
نے مہلت دی، وہ تنہائی میں سوچنے لگا،
پھر اپنے ایک شاگرد سے کہا کہ ایک بڑھئی
اور سفید اور سیاہ دو مختلف رنگوں
کی ایک لکڑی مجھ کو منگا دو، چنانچہ وہ
ایک بڑھئی اور سیاہ و سفید دو مختلف
رنگوں کی ایک لکڑی لے آیا، اس کے
بعد اس نے شطرنج کا نقشہ بنایا، اور
بڑھئی کو اُسے گھڑنے کا حکم دیا، اور
چمڑے سے کہا کہ ایک کمایا ہوا چمڑا لاؤ
جب وہ لایا تو حکم دیا کہ اس میں چونسٹھ
خانے بناؤ، جب خانے بن گئے، تو اسکو
ایک کنارے کھڑا کر کے اس کے سامنے
پیترا بدل کر اس کو اچھی طرح سمجھا اور اسکو

Marfat.com

پوری طرح درست کیا، پھر حکیم نے
شاگرد سے کہا یہ بلا خون خرابہ کی
لڑائی تھی،

ثم حضر اهل المملكة فاخرجها لهو فلمّا راؤها عملوا انها حكمة لا يهتدى لها احدٌ وجعل يحاول تلميذه فيقع شاه مات وشاه غلب فاخبرت الملكة بخبر قفلان فاحضرته وامرته ان يريها حكمته فاحضر تلميذه ومعه الشطرنج فنصبها بينه وبينه فلعبا فغلب احدهما صاحبه فقال شاه مات فانتبهت وعلمت ما اراده و قالت لقفلان أقتل ابنى قال انت قلت فقالت لحاجبها ادخل الناس يعنى وفى، ص ۱۰۳

پھر اس کے پاس سلطنت کے لوگ
حاضر ہوئے، تو شطرنج نکلوایا جب
لوگوں نے اسے دیکھا تو سمجھ گئے کہ یہ کوئی
غیر معمولی حکمت و دانائی ہے، جسے کوئی
نہیں سمجھ سکتا، اور وہ اپنے شاگرد
کے ساتھ پیترا بدلنے لگا، تو ایک
بادشاہ کو موت ہوگئی، اور دوسرا غالب
ہوگیا، جب رانی کو قفلان کا واقعہ
بتایا گیا تو اس نے اسے بلا کر حکم دیا
کہ وہ اپنی حکمت دکھلائے، اس نے
شاگرد کو بلایا، اور اس کے ساتھ شطرنج
تھی، جس کو اس نے اپنے اور اس کے
درمیان نصب کر دیا، اور دونوں کھیلنے
رہے، یہاں تک کہ ایک دوسرے پر
غالب آگیا، اور اس نے کہا کہ بادشاہ
مر گیا، تب رانی کو انتباہ ہوا اور اسکو

Marfat.com

اس کا مقصد معلوم ہو گیا تو اس نے فلاں سے کہا کیا میرا لڑکا قتل کر دیا گیا، اس نے کہا یہ آپ کہہ رہی ہیں، پھر رانی نے دربانوں سے کہا لوگوں کو بلاؤ کہ میری تعزیت کریں،

فلمّا فرغت احضرت فلانا وقالت لہٗ سلی حاجتک فقال اسئل ان اعطی قمحا بعدد بیوت الشطرنج اعطی فی البیت الاول حبۃ (.....) ثم یضعف ذلک لی فی البیت الثانی علی الثانی ثم علی هذا الحساب الی اخرها قالت وما مقدار هذا انما امرت بالحنطۃ ان تحضر فهو یقول ذلک شی حتی انفذت قموح البلد ثم قوم القمح بالمال حتی فنی المال فلمّا کثر ذلک قال لا حاجۃ لی به ان قلیلی الدنیا یکفینی ثم سألته عن عدد الحب الذی

جب اس سے فارغ ہوئی تو فلاں کو بلایا، اور اس سے کہا کہ جو مانگنا ہو مانگو، اس نے کہا کہ شطرنج کے خانوں کی تعداد کے مطابق مجھے گیہوں دیا جائے، پہلے خانہ میں گیہوں کا ایک دانہ رکھا جائے، پھر میرے خانہ میں دوسرے خانہ کا دگنا کر دیا جائے، اسی طریقہ سے سب خانوں میں پہلے خانہ کا دونا کر دیا جائے، رانی نے کہا اس کی مقدار ہی کیا ہوگی، (یعنی یہ تو بہت معمولی سوال ہے) پھر اس نے گیہوں منگانے کا حکم دیا لیکن ابھی سب خانے پورے نہیں ہوئے تھے کہ سارے شہر کا گیہوں ختم ہو گیا، پھر جب روپیہ سے اس کی قیمت

Marfat.com

مثال فقال لها یکون ذلک عدداً
وهذا ما فی الشطرنج من العدد
السطر الاوّل مائتان وخمسة
وخمسون الثانی اثنان وثلثون
الف وسبعمائة وثمانیة وستّون
. . . . . (ص ۱۰۴)

ومنهم کوش الملک الذی
کان فی زمان سند باذ الحکیم
وکوش وضع کتاب مکر النساء
(ص ۱۰۵)
والهند اصحاب حکمة ونظر وهم
یفوقون النّاس فی کل حکمة
فقولهم فی النجوم اصح الاقاویل
وکتابهم فیه کتاب السند هند

لگائی گئی تو کل روپیہ ختم ہو گیا، جب
اس کی مقدار بہت بڑھ گئی، تو قفلان
نے کہا کہ مجھے اس کی ضرورت نہیں،
تھوڑا دنیاوی مال میرے لئے کافی
ہے، پھر رانی نے کل دانوں کی تعداد
پوچھی قفلان نے کہا کہ شطرنج کی پہلی
صف کے دانوں کی تعداد ۲۵۵، اور
دوسری صف کے دانوں کی تعداد ۳۲۷۶۸
ہو گی (اسی طریقہ سے تمام خانوں کی تعداد
کئی کثرت تک پہنچ جاتی ہے)

ہندوستان کے راجاؤں میں ایک
راجہ کوش نام کا تھا، جو سند باد حکیم
کے زمانہ میں تھا، راجہ کوش ہی نے
کتاب عورتوں کے فریب لکھی تھی،
ہندوستانی صاحب حکمت و بصیرت ہیں اور
ہر قسم کی حکمت میں سب لوگوں سے فائق
اور برتر ہیں، جوتش اور نجوم میں ان کے
اقوال سب زیادہ صحیح اور درست ہوتے ہیں

لہ مشہور حکیم و پنڈت کا نام ہے، جس کی کتابوں کا بعض مصنفین ذکر کرتے ہیں، ۱۲ یعنی ترجمہ،

Marfat.com

الذی منه اشتق کل علوم من
علوم مما تکلم فیه الیونانیون
والفرس وغیرهم وقولهم فی
الطب المقدم وتصرف فیه الکتاب
الذی یسمی سسرد فیه علامات
الادواء ومعرفة علاجها و
ادویتها وکتاب شرک وکتاب
ندان فی علامات اربعمائة و
اربعة ادواء ومعرفتها بغیر
علاج وکتاب سندهشان
وتفسیره صورة البنج وکتاب
فیما اختلفت فیه الهند والروم
من الحار والبارد وقوی الادویة
وتفصیل السنة وکتاب اسماء

اور اس فن میں اُن کی کتاب سندھند
(سدھانت) ہے، اور اسی سے وہ
تمام علوم و فنون نکلے ہیں، جن پر
یونانیوں اور ایرانیوں نے بحث کی
ہے، طب میں اُن کے اقوال اور فیصلے
سب سے مقدم ہیں، اور اس فن میں اُن
کی ایک کتاب ہے جسے شسرد[1] کہتے
ہیں، اس میں بیماریوں کی علامات اُن
کے علاج اور دواؤں کی تفصیل ہے،
کتاب سرک[2]، اور کتاب ندان میں
چار سو چار بیماریوں کی صرف علامتوں
کا بیان ہے اس میں علاج کا ذکر
نہیں ہے، اور کتاب سندھسان بھی
طب میں ہے، جس کے معنی کامیابی

---

[1] سنسکرت نام شسرت یا شسرتا ہے، یہ ایک ماہر فن اور عدیم النظیر ہندو وید کا نام ہے، علم الادویہ کے علاوہ فن جراحی میں بھی کامل تھا، اس کی مشہور کتاب سسرد (شسرت سنگھتا) ہے جس کا منکہ نے یحییٰ برمکی کے لئے فارسی میں ترجمہ کیا، پھر عربی میں منتقل ہوئی،

[2] سرک، یعنی چرک ہندی (جو ایک نامور وید تھا) کی کتاب (چرک سنگھتا) جو اول فارسی میں پھر عربی میں منتقل کی گئی،

Marfat.com

العقاقیر کل عقار باسماء عشرۃ
ولھو غیر ذلک من الکتب فی
الطب،

کی صورت کے ہیں، ایک اور کتاب جس
میں دواؤں کے گرم اور سرد ہونے، اور
کی قوت، اور سال (کے موسموں کی تقسیم)
کے بارے میں ہندی اور رومی طبیبوں
میں جو اختلافات ہیں، ان کا بیان ہے،
جڑی بوٹیوں کے ناموں پر ایک کتاب
ہے، جس میں ایک ایک جڑی کے دس
دس نام ہیں، ان کے علاوہ بھی طب میں
ان کی اور کتابیں ہیں،

ولھو فی المنطق والفلسفة
کتب کثیرۃ فی اصول العلوم منھا
کتاب طوفا فی علوحد والمنطق
وکتاب ماتفاوت فیه فلاسفة
الھند والروم ولھو کتب کثیرۃ
یطول ذکرھا ویبعد عرضھا،

اور منطق و فلسفہ میں اُن کی بہت سی
کتابیں ہیں، ان میں اس علم کے اصول
کے متعلق بحث ہے، منطق کے حدود کے علم
میں طوفا[1] کی کتاب ہے، اور ایک اور
کتاب ہے جس میں ہندوستان اور
روم کے فلاسفہ کے اختلافات اور تفاوت
کا ذکر ہے، اور ہندوستانیوں کی اور
بھی بہت سی کتابیں ہیں جن کا ذکر
موجبِ طوالت ہوگا،

(ص ۱۰۶)

---

[1] یعنی ٹوپا، (Topa)

Marfat.com

ودين اهل الهند البرهمية

وفيهم عبدة الاصناء ولهم

ممالكم مختلفة وملوك متفرقة

لسعة البلد فى طوله وعرضه

فاول ملوكهم مما يتاخم البلاد

التى هى اليوم فى دار الاسلام

دانق وهو ملك عظيم القدر

واسع المملكة كثير العدة ثم

من بعده رهمى وهو اعظم

قدرا واعز بلادا وهو على بحر

من البحور وفى بلده الذهب

وما اشبهه ثم مملكة بلهرى ثم

الكمكم ومن عندهم يانى السابج

ولهما اتساع فى البلاد ثم مملكة

الطافن وهم قوم بيض الوجوه

ثم مملكة كنباية ومملكة الطرسن

ومملكة المونشه ومملكة

المائد وهذه الممالك تتاخم

ہندوستانی برہمنی مذہب کے قائل

ہیں، ان میں بُت پوجنے والے ہیں، ملک

کی غیر معمولی وسعت کی وجہ سے اُن کی

مختلف حکومتیں اور مختلف بادشاہ ہیں

اُن کا پہلا راجہ دانق[1] ہے، اس کی سرحد

اسلامی ملک کی سرحد سے قریب ہے،

وہ بڑی قدر و منزلت، وسیع مملکت

اور وافر ساز و سامان کا مالک ہے،

اس کے بعد رہمی (برہما) کا راجہ ہے، وہ

بھی بڑا جلیل القدر اور اس کا ملک بڑا

طاقتور اور سمندر کے کنارے آباد ہے،

اُس کے ملک میں سونا اور اس قسم کی

دوسری معدنیات پائی جاتی ہیں پھر لبہرا

اور اس کے بعد کمکم (کوکن) کی سلطنتیں

ہیں، کمکم ہی سے ساگوان کی لکڑی آتی

ہے، اس کا ملک بہت وسیع ہے، پھر طافن

(دکھن) کی سلطنت ہے، یہاں کے باشندوں

کے چہرے گورے ہوتے ہیں، پھر کنبایت،

---

[1] ہندی نام شاید دانگ ہو انہیں کھنڈ کے راجپوتوں کا نام یہی تھا،

الصين وهم يجاورون الصين
ثم مملكة سرندیب ثم مملكة
قمار وهي مملكة جليلة القدر
عظيمة الامر يتقدم ملكهم
الملوك ثم مملكة الدیبل
ثم الفاريط، ثم مملكة الصيلمان
ولهم في بعض ممالك يليها النسا

(ص ۱۰۶)

طرسول[1]، موسہ اور بابہ کی سلطنتیں ہیں،
جو چین کے قریب اور اس سے برسرآزما
رہتی ہیں، پھر لنکا، اور اس کے بعد
قمار (راس کماری) کا ملک ہے جو بڑی
شان و شوکت اور غیر معمولی اہمیت
رکھتا ہے، اور وہاں کے راجہ کو دوسرے
راجاؤں پر فوقیت اور برتری حاصل ہے،
پھر دیبل فاریط، اور صیلمان (بھیلمان)
کی سلطنتیں ہیں، اور ہندوستان کی بعض
سلطنتوں میں عورتوں کی حکومت اور
فرمانروائی ہے،

---

[1] یعنی طوسول جو چین سے ملا ہوا ایک بڑا خطہ ہے، ان دونوں کے درمیان ہمالیہ حد فاصل ہے، باشندے گندمی رنگ کے ہیں، جو روئی کے کپڑے پہنتے ہیں، [2] چین اور طوسول سے ملا ہوا ایک خطہ ہے، اس میں مضبوط قلعے اور بلند مکانات ہیں، یہاں مشک بہت پیدا ہوتا ہے، [3] یعنی مانک چین اور موسہ سے متصل یہ ملک واقع ہے، ان تینوں ملکوں سے چینی جنگ کرتے رہتے ہیں،

[4] اس کے بعد مصنف نے دوسری جلد میں مسلمانوں کے حملہ سندھ کا ذکر کیا ہے، لیکن چونکہ اسے بلاذری کی فتوح البلدان سے نقل کیا جا چکا ہے، اسی لئے پھر اسی طرح کی باتوں کا تذکرہ ضروری نہیں معلوم ہوتا، (ص)

[5] اس کا اصل تلفظ معلوم نہیں،

Marfat.com

ابنِ فقیہ ہمذانی

اس کی کنیت ابو عبداللہ نام احمد بن محمد بن اسحاق بن ابراہیم ہمذانی، اور ابنِ فقیہ کے نام سے معروف ہے، یہ تیسری صدی ہجری کے آخر کا انشاء پرداز اور جغرافیہ دان ہے، ابنِ ندیم اور یاقوت حموی نے اس کی کئی کتابوں کا ذکر کیا ہے، لیکن صرف کتاب البلدان ہم تک پہونچی ہے، جو خلیفہ معتضد کی وفات (۲۷۹ھ) کے بعد تصنیف کی گئی تھی، اس میں مشرق و مغرب کے ملکوں کی طرح ہندوستان کے شہروں اور دریاؤں کے متعلق بھی معلومات درج ہیں، ابنِ ندیم کا بیان ہے کہ یہ کتاب بعض متقدمین اور جیہانی وزیرِ خراسان کی کتاب المسالک والممالک سے ماخوذ ہے، اور جیہانی کی کتاب بادِ حوادث کی نذر ہوگئی، اس لئے اسے اس کی قائم مقام سمجھنا چاہئے، یہ کتاب ۱۳۰۲ھ میں مکتبہ جغرافیہ سے شائع ہوئی ہے، ابنِ فقیہ کے اکثر حالات کی طرح اس کی پیدائش اور وفات کا سنہ بھی نامعلوم ہے،

Marfat.com

كتاب البلدان

واقليم فی ايدی الهند (ص ۵)

ہفت اقالیم میں ایک اقلیم ہندوستان والوں کے قبضہ میں ہے،

البحر الكبير الذی ليس فی العالم بحر اكبر منه وهو آخذ من المغرب الی القلزم حتی يبلغ واق واق الصين ... وهذا البحر يمد من القلزم علی وادی القری حتی يبلغ بربر وعمان ويمر الی الديبل والمولتان حتی يبلغ جبل الصنف الی الصين (ص)

دنیا کا سب سے بڑا سمندر[1] جس سے بڑا کوئی اور سمندر نہیں وہ مغرب میں قلزم سے واق واق چین تک پھیلا ہوا ہے، چینی واق واق یمن کے واق واق سے مختلف ہے ... یہ سمندر قلزم سے وادی قریٰ[2] ہوتا ہوا بربر، عمان، دیبل، اور ملتان کو عبور کرتا ہوا چین میں چینی پہاڑ تک چلا آیا ہے۔

واعلم ان بحر فارس و الهند هما بحر واحد لاتصال

بحر فارس اور بحر ہند دراصل ایک ہی سمندر ہیں، کیونکہ دونوں میں سے ہر ایک

---

[1] یعنی بحر ہند۔ [2] شام اور مدینہ کے پاس تیما اور خیبر کے درمیان ایک وادی جس میں متعدد گاؤں آباد تھے، اسی لئے اس کا نام وادی قریٰ تھا (معجم البلدان جلد ۵ ص ۳۰۷)

Marfat.com

احدھما بالآخر الا انھما متضادتان[1]...

فاما بحر الھند فلا یرکبہ الناس

عند ھیجانہ لظلمتہ وصعوبتہ

(ص ۸)

فتختلف السفینۃ منھا الی

بلاد الھند وتقصد الی کولملی

وفیھا مسلحۃ لبلاد الھند وبھا

ماء عذب فاذا استعذبوا من

ھناک الماء اخذوا من المرکب

الصینی الف درھم ومن غیرھا

عشرۃ دنانیر الی العشرین الدینار

وملی من بلاد الھند وبین

مسقط وبین کولملی مسیرۃ

شھر وبین کولملی وبین الھرکند

نحو من شھر ثم یختلف من کولملی

دوسرے سے ملا ہوا ہے، لیکن اس کے

باوجود دونوں میں بڑا فرق ہے،....

بحر ہند میں طوفان و تلاطم کے وقت بڑی

تاریکی اور خطرہ ہوتا ہے، اس لئے لوگ

اس وقت اس میں سفر نہیں کرتے،

عمان سے جہاز ہندوستان کی طرف

جاتے ہیں، اور کولی ملی (ٹراونکور) کا

رُخ کرتے ہیں، جہاں جہازوں کے بنانے

اور درست کرنے کا کارخانہ اور میٹھا پانی

ہوتا ہے، جب لوگ وہاں سے میٹھا پانی

لے کر چلتے ہیں، تو چینی جہازوں سے

ایک ہزار درم اور دوسرے مقامات کے

جہازوں سے ۱۰ سے ۲۰ دینار تک اس

کا ٹیکس وصول کیا جاتا ہے،

ملی (ٹراونکور) ہندوستان کا علاقہ

ہے، اور مسقط اور اس کا فاصلہ ایک مہینہ

کی مسافت کے بقدر ہے، اور وہاں سے

ہرگند بھی تقریباً ایک مہینہ کے فاصلہ

---

[1] یعنی بحر ہند کا وہ حصہ جو جنوبی ہند کے کناروں سے بہتا ہے،

Marfat.com

الی جوالهر کند فاذا وزوة
صار والی موضع یقال له کلّه
بار بینه وبین هرکند جزائر غوط
یقال لهم لبخ لا یعرفون لغة و
لا یلبسون الثیاب کوا سبج لو یر
منهم امرأة یبیعون العنبر بقطع
الحدید ویخرجون الی التجار من
الجزیرة فی زواریق و معهم
النارجیل و شراب النا رجیل
یکون ابیض فاذا شرب منه
فهو حلو کالعسل فاذا ترک یوما
صار مسکرا فان بقی ایاما حمض
فیبیعونه بالحدید ویتبایعون
بالاشارة ید ابید وهم حذاق
بالسباحة فربما استلبوا الحدید
من التجار ولا یعطونهم شیئا،

(ص ۱۱)

پر ہے پھر کولمی (ٹراونکور) سے بحر ہرکند
کے کنارے لنگر ڈالتے ہیں، اور جب اُسے
پار کر لیتے ہیں، تو کلہ بار نام ایک مقام پر
پہونچتے ہیں، کلہ بار[1] اور ہرکند کے درمیان
قوم لبخ کے جزیرے واقع ہیں، اس قوم
کے لوگ کوئی زبان نہیں سمجھتے، اور نہ کپڑے
پہنتے ہیں، اُن کی داڑھیاں صرف
ٹھوڑیوں پر ہوتی ہیں، اُن کی عورتیں
نہیں دیکھنے میں آتیں، یہ لوگ لوہے کے
ٹکڑوں کے عوض عنبر بیچتے ہیں، اور
چھوٹی کشتیوں اور ڈونگیوں میں ٹھیکہ
جزیرہ میں داخل ہونے والے تاجروں
کے پاس آتے ہیں، اُن کے ساتھ ناریل
بھی ہوتا ہے، ناریل کا شربت سفید
اور پینے میں شہد کی طرح میٹھا ہوتا
ہے، لیکن اگر اُسے ایک دن بھی چھوڑ
دیا جائے تو وہ نشہ آور اور کئی دنوں تک
رہ جانے کے بعد کھٹا ہو جاتا ہے، اس

---

[1] کلہ ہندوستان کا بندرگاہ اور چین وعمان کے درمیانی راستہ میں پڑتا تھا، (معجم البلدان ج، ص، ۲۰۰)

Marfat.com

شربت کو بھی وہ لوہے کے عوض بیچتے ہیں،
اور لین دین کا یہ سارا معاملہ ہاتھوں کے
اشاروں سے ہوتا ہے یہ لوگ تیراکی میں
ماہر ہوتے ہیں، اور بعض اوقات تاجروں
سے لوہا چھین لیتے ہیں اور انھیں کوئی چیز
اس کے عوض نہیں دیتے،

ثم تخطف السفینة الی موضع
یقال له کله بار وهی من مملکة
الزابج متیامنة عن بلاد الهند
ثم تخطف الی موضع یقال
تیومة بها ماء عذب المسافة
الیها عشرة ایام ثم الی موضع
یقال له کدرنج مسیرة عشرة
ایام بها ماء عذب وکذلک فی
سائر جزائر الهند ان احتفر فیها
الا بار وجد فیها الماء العذب و
بها جبل مشرف۔

(ص ۱۱ و ۱۲)

اس کے بعد جہاز کلہ بار آتے ہیں جو
ہندوستان کے دائیں جانب جاوہ کی
سلطنت میں واقع ہے، اس کے بعد
تیومہ آتے ہیں، جہاں کا پانی شیریں
اور مسافت دس دنوں کی ہے، پھر
کدرنج میں پہونچتے ہیں، اس کا فاصلہ
بھی دس دن ہے، اور وہاں کا پانی
بھی میٹھا ہوتا ہے، یہی حال تمام
ہندوستانی جزیروں کا ہے کہ اگر
وہاں چشمے اور کنوئیں کھودے جائیں
تو ان میں عمدہ اور میٹھا پانی نکلتا ہے،
یہاں ایک بلند و بالا پہاڑ ہے[1]،

---

[1] یعنی کوہ ہمالیہ،

Marfat.com

والهند لا یاکلون الحنطة
انما یاکلون الارز فقط وتطول
لحاهم حتی رایت لاحدهم
لحیة ثلثة اذرع واذا مات
احد هم حلق راسه ولحیته
وهم یتلازمون بالحقوق و
یمنعون فی الملازمة الطعام
والشراب سبعة ایام،

ہندوستانی[1] گیہوں کے بجائے صرف
چاول[2] کھاتے ہیں، اور ان کی داڑھیاں
لمبی لمبی ہوتی ہیں، حتیٰ کہ میں نے بعض
لوگوں کی تین تین ہاتھ لمبی داڑھیاں
دیکھی ہیں[3]، اور جب کوئی شخص مرجاتا ہے
تو اس کے سر اور داڑھی کے بال منڈا
دیئے جاتے ہیں، اور وہ لوگ
تاوان لگاتے ہیں، اور تاوان لگانے
کے وقت مجرم کا، دنوں تک کھانا
پانی روک دیتے ہیں،

---

[1] یہاں مصنف نے ہند و چین کا موازنہ، اور دونوں ملکوں کے طرز معاشرت کے خاص خاص فرق بیان کئے ہیں، لیکن اختصار کی وجہ سے صرف ہندوستان کے حصے کو نقل کیا جارہا ہے، یا جہاں سلسلہ بیان میں چین کا ذکر اس طرح آگیا ہے کہ بغیر اس کے مفہوم واضح نہیں ہوسکتا تو اس کا بھی ذکر کردیا گیا ہے (ض)

[2] اس کے متعلق پہلے نوٹ گذر چکا ہے کہ یہ سیاح ہندوستان کے جنوبی علاقوں میں آئے تھے اس لئے ممکن ہے کہ اس وقت وہاں لوگ صرف چاول ہی کھاتے رہے ہوں، جیسا کہ آج کل بھی ان علاقوں میں چاول زیادہ کھایا جاتا ہے،

[3] اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت ہندوستانی عموماً داڑھی رکھتے تھے، سلیمان تاجر وغیرہ نے بھی اس کا ذکر کیا ہے،

Marfat.com

واهل الهند يقتلون ما ارادوا
اكله ولا يذبحونه يضربون
هامته حتى يموت ثم يأكلونه و
لا يغتسلون من جنابة ولا يأتون
النساء في محيض واهل الصين
يأتون لان أئمتهما من المجوس
واهل الهند لا يأكلون حتى
يستاكوا ويغتسلوا ولا يفعل ذلك
اهل الصين،

وہ لوگ جس جانور کا گوشت کھانا
چاہتے ہیں اسے مار ڈالتے ہیں،
ذبح کرنے کے بجائے اس کے سر پر مارتے
ہیں، اور وہ جب مر جاتا ہے، تو اسے کھا
جاتے ہیں، یہ لوگ جنابت کی وجہ سے
غسل نہیں کرتے، اور نہ زمانہ حیض میں
عورتوں کے پاس جاتے ہیں، مگر چین
کے لوگ جاتے ہیں، اس لئے کہ ان کا
اور مجوسیوں کا قاعدہ یکساں ہے،
ہندوستان کے لوگ مسواک اور غسل
کئے بغیر کھانا نہیں کھاتے، لیکن چین کے
لوگوں میں یہ قاعدہ نہیں ہے،

وبلاد الهند اوسع من بلاد
الصين اصقاعا وبلاد الصين
اعمر وليس لهم عنب وليس
بالبلدين جميعا نخل وللهند
السحر وهم جميعا يقولون بالتناسخ
ويختلفون في نوع دينهم واهل الهند

ہندوستان چین سے کئی گنا وسیع
ہے، مگر چین زیادہ آباد ملک ہے، البتہ
وہاں انگور نہیں ہوتا، اور کھجور[1] تو
دونوں ملکوں میں نہیں ہوتی، ہندوستان
کو سحر و شعبدہ میں بھی درک ہے، اور
وہ سب کے سب آواگون (تناسخ)

---

[1] کھجور کی پیداوار عربوں کے یہاں بہت ہوتی ہے اس لئے وہ جہاں کھجور نہیں دیکھتے تو اس کا بڑے تعجب سے ذکر کرتے ہیں،

Marfat.com

اطباء حکماء منجمون ولهم خیل
قلیلة وملوکهم لا یرزقون
جندهم انما یدعوهم الملوک
الی الجهاد فیخرجون بنفقات
انفسهم والهند لا مدائن
لهم ویلبسون القرطین و
یتحلون باسورة الذهب
الرجال والنساء،

والهند تبیح الزنا ما خلا ملک
قمار فانه یحرم الزنا والشراب
وبلاد الصین انزه واحسن
ومدنهم عظیمة مشرفة محصنة

کے قائل ہیں لیکن دین کے فروعات
میں ان میں اختلاف ہے[۱]، ہندوستان
میں طبیبوں، پنڈتوں (فلسفیوں)
اور نجومیوں کی کثرت ہے، وہاں
گھوڑے کم ہوتے ہیں، اور بادشاہ
فوج کو تنخواہ نہیں دیتا، بلکہ لڑائی
کے لئے جب بلاتا ہے تو لوگ اپنے اپنے
خرچ سے چلے آتے ہیں[۲]، ہندوستان میں
(چین کیطرح) شہر نہیں ہیں، مرد اور
عورتیں کانوں میں بالیاں اور ہاتھوں
میں سونے کے کنگن پہنتی ہیں[۳]،
راجہ قمار کے علاوہ عام ہندوستان
کے یہاں زنا مباح ہے، مگر قمار کے
راجہ نے زنا اور شراب دونوں کو ممنوع
قرار دیا ہے، چین[۴] ایک صاف ستھرا

---

[۱] یعنی بنیادی طور سے ان کے مذاہب میں یکسانیت ہے، البتہ جزئی باتوں میں اختلاف ہے [۲] یعنی فوجوں کا روزینہ مقرر نہیں ہوتا تھا[۳] اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس زمانہ میں زیور پہننے کا عام رواج تھا، آج بھی بعض ہندو قومیں زیور پہنتی ہیں،

[۴] یہ اس زمانہ کے ملک چین کا حال ہے،

مسورة وبلادهما اعدل واقل
امراضا واطيب لا تكاد ترى
بها اعور ولا اعمى ولا ذا عاهة...

ويقال ان بين الهند والصين
ثلثين ملكا اصغر ملك بها يملك
ما يملكه ملك العرب وملوك الهند
كلهم يلبسون الحلى،

وفي بلاد الهند مملكة يقال
له دهمى على ساحل البحر وملكتهم
امرأة وبلادها وبيه ومن
دخل اليها من سائر الهند ات
فالتجار يدخلونها لكثرة ارباحها
ثم تصير الى بلاد الزابج فالملك
الكبير يقال له المهراج تفسيره
ملك الملوك وليس بعد ٥ احد[1]

عمدہ ملک ہے، یہاں کے شہر بڑے،
اونچے، محفوظ اور فصیلوں والے ہیں،
وہاں کے لوگ عموماً بیمار کم اور تندرست
زیادہ ہوتے ہیں، کوئی کانا، اندھا یا
کسی اور مرض میں مبتلا نظر نہیں آتا، یہاں
کیا جاتا ہے کہ چین اور ہندوستان میں
۳۰ راجے ہیں، وہاں کا سب سے چھوٹا
راجہ بھی عربوں کے بادشاہ کے برابر
وسیع سلطنت کا مالک ہوتا ہے،
ہندوستان کے تمام راجہ زیور پہنتے
ہندوستان میں ایک سلطنت کا
نام دہمی ہے، جو ساحل سمندر پر واقع
ہے، وہاں کی حکمراں ایک عورت ہے،
مگر اس سلطنت کی آب و ہوا بہت
خراب ہے، اور ہندوستان کے جو
لوگ وہاں پہونچ جاتے ہیں، اُن
کی زندگی کا خاتمہ ہو جاتا ہے لیکن
تاجر زیادہ نفع کمانے کی غرض سے

[1] یعنی ہندوستان نہایت وسیع ملک ہے، اس لئے وہاں راجاؤں کی کثرت ہے،

Marfat.com

فی اٰخر الجزائر وھو ملک کثیر الخیر وفیھا غیضۃ فیھا ورد اذا اخرج من الغیضۃ احترق

وہاں جاتے ہیں پھر وہ وہاں سے جاؤ
چلے جاتے ہیں، یہاں ہندوستان کا سب سے بڑا راجہ ہے، جس کو مہاراجہ (کہتے ہیں)، اس کے بعد کوئی راجہ نہیں کیونکہ یہ سب سے آخری جزیرہ میں آباد ہے، اور یہ بڑا دولتمند راجہ ہے، یہاں کے ایک جنگل میں ایک گلاب ہے، جسے اگر جنگل سے نکال دیا جائے، تو وہ جل جاتا ہے[1]

وقال عبد اللہ بن عمرو بن العاص فیما بین السند والھند ارض یقال کنام فیھا بطۃ من نحاس علی عمود من نحاس فاذا کان یوم عاشوراء نشرت البطۃ جناحھا ومدت منقارھا، فیفیض من الماء ما یکفی زروعھم ومواشیھم وضیاعھم الی الغابر والمقبل

حضرت عبداللہ بن عمرؓو بن عاص کا بیان ہے کہ سندھ اور ہند کے درمیان ایک مقام کنام میں تانبے کے ایک ستون پر تانبے ہی کی ایک بطخ بنی ہوئی ہے اور جب محرم کا دن آتا ہے، تو وہ اپنے بازو پھیلاتی، اور چونچ کھول دیتی ہے جس کی وجہ سے اتنا پانی بہنے لگتا ہے کہ ان کی کھیتی اور مویشیوں کے لئے آئندہ سال تک

---

[1] معلوم نہیں وہ کونسا جنگل تھا، جہاں یہ گلاب ہوتا تھا، یہ امر فرین قیاس نہیں معلوم ہوتا (ض)

Marfat.com

وہ کافی ہوتا ہے[۱]

وقمار من بلاد الهند
واهل الهند یزعمون ان اصل
کتب الهند من قمار وملکه سیرته
اربعة اشهر وعباداتهم الاصنام
کلهم وملک قمار یفترش اربعة
الآف جاریة والعنبر یؤتی به من
جزیرة شلاهط والفلفل من
ملی والسندان والبقم من
ناحیة الجنوب من شلاهط
والقرنفل والصندل والکافور
وجزائر بوا من الزابج وهو
من ناحیة القبله یقرب الصین
من بلد یقال له فنصور وماء
الکافور والنیل من ناحیة السند

قمار ہند وستان میں ایک سلطنت ہے،
اور اہل ہند کا خیال ہے، کہ ہندوستان
کی کتابوں کا اصلی مرکز قمار (راس کماری)
ہی ہے[۲]، اور یہ سلطنت چار مہینوں کی مسافت
ہے، یہاں کے سارے باشندے بتوں کی
پوجا کرتے ہیں، اور راجہ قمار دہم ہزار لونڈیاں
رکھتا ہے، اور یہاں شلاہط سے عنبر
ملی، اور سندان سے سیاہ مرچ، شلاہط
کے جنوب سے بکم اور جاوا سے جو قبلہ کی
سمت چین کے قریب فنصور نام شہر کے
پاس ہے، لونگ، صندل، کافور اور جائفل،
کافور، اور نیل کا پانی سندھ کے اطراف
سے بید اور بانس لنکبالوس سے نرم اور باریک
پردے، خراسان کی سمت سے نبزۂ عمان

---

[۱] یہ بھی محض افسانہ معلوم ہوتا ہے، جسے غالباً مصنف نے سُن کر لکھدیا ہے، اس قسم کی اعجوبہ پرستی اس زمانہ کے لئے کوئی تعجب انگیز نہیں ہے، [۲] اس سے معلوم ہوتا ہے کہ راس کماری ہندوؤں کا نہایت مقدس اور مرکزی مقام تھا،

والخيزران من بلد يقال له لنكبالوس
كله من ناحية خراسان والقنى من عمان
والياقوت والالماس من سرنديب وكذلك
الكوكدن والطاؤس والببغاء والدجاج الهندي
وقال المدائني : عمل
العراق من هيت الى الصين
والسند والهند ثم كذلك
الري وخراسان والديلم
جيلان والجبال واصبهان سرة
العراق ومن ولي العراق فقد
ولي البصرة والكوفة والاهواز
وفارس وكرمان والهند و
السند وسجستان وطبرستان

سے، ہیرا اور یاقوت نکلتا ہے، اسی
طرح گینڈے، مور، طوطے، سندھی مرغیاں
اور دوسرے انواع واقسام کے عطریات
خوشبو کی چیزیں آتی ہیں،
مدائنی کا بیان ہے کہ عراق کی عملداری
ہیت سے شروع ہوتی ہے، اور چین
سندھ و ہند تک چلی جاتی ہے، اس طرح
رے، خراسان، دیلم، جیلان، جبال
اور اصبہان وغیرہ بھی عراق کے توابع
میں ہیں، جو شخص عراق کا والی ہوتا تھا
وہی بصرہ، کوفہ، اہواز، فارس کرمان
ہند، سندھ، سجستان، طبرستان، اور
جرجان کا بھی والی ہوتا تھا، عراق عربی

ولعلها الركة وهي الست الدقيقة

۱؎ دریائے فرات کے کنارے نواح بغداد میں انبار کے اوپر ایک پررونق، شاداب اور مردم خیز شہر تھا جس کا طول البلد ۶۹ درجہ اور عرض البلد ۳۲ درجہ ہے، بعض لوگوں نے اس کی وجہ تسمیہ یہ بیان کی ہے کہ اس کے بانی کا نام ہیت بن سنبدی تھا، (معجم البلدان ج ۸ ص ۴۸۶ و ۴۸۷)

۲؎ یہ اس زمانہ کا ذکر ہے، جب مسلمانوں کی سلطنت عرب وعراق سے سندھ اور ہند وچین تک پھیلی ہوئی تھی، بلاذری کی فتوح البلدان سے بھی اس امر کی وضاحت ہوتی ہے، کہ عراق کا گورنر فارس اور سندھ وغیرہ کا بھی گورنر ہوتا تھا،

Marfat.com

وجوجان والعراق فی الطول من عانة الی البصرة والبصرة تتاخم الاهواز والاهواز تتاخم فارس و فارس تتاخم کرمان[1] وکرمان تتاخم کابل وکابل تتاخم زرنج وزرنج تتاخم الهند ،

میں عانہ سے بصرہ تک پھیلا ہوا ہے، اور بصرہ کی سرحد اہواز، اور اہواز کی فارس اور فارس کی کرمان اور کرمان کی کابل، اور کابل کی زرنج[2] اور زرنج کی ہندوستان کے قریب ہے،

(ص ۱۶۱ و ۱۶۲)

ومن اوّل عمل مکران الی منصورة السند ۳۵۸ فرسخا ومن زرنج

مکران کے پہلے علاقہ سے سندھ کے شہر منصورہ کا فاصلہ ۳۵۸ فرسنگ ہے، اور

---

[1] یہ ہیت (شہر عراق) اور رقہ کے درمیان جزیرہ کا علاقہ تھا (معجم)

[2] زرنج کا بڑا شہر زمانہ وسطیٰ میں صوبہ سجستان کا دارالسلطنت تھا، اسے تیمور نے برباد کر ڈالا اس کے کھنڈر آج کل کے دو قریوں یعنی زاہدان اور شہرستان کے گرد اور دریائے ہلمند کی بڑی نہروں میں سے ایک نہر سنارود کے پرانے گذرگاہ کے کنارے واقع ہیں، لیکن زرنج کا نام اب کسی کی زبان پر نہیں، بلکہ زمانہ وسطیٰ کے آخری حصہ ہی میں وہ متروک ہو چکا تھا، زمانہ مابعد کے جغرافیہ نویس اس دارالحکومت کو مدینہ سجستان اور فارسی میں اس نام کا مترادف شہرستان تھا، چنانچہ جس وقت تیمور نے اس شہر کو بالکل ہی منہدم کیا ہے، اس وقت اس کا نام شہر سیستان ہی تھا،

(جغرافیہ خلافت مشرقی ص ۵۰۴ و ۵۰۵)

مدینہ سجستان الی المولتان
مسیرۃ شھرین، (ص ۲۰۰)

سجستان کے شہر زرنج سے ملتان ۲ ماہ
کی مسافت پر واقع ہے،

ولذلک خص اللہ جل و
عز بلاد السند والھند بانواع
الطیب والجواھر کالیواقیت
والالماس وغیر ذلک من
الحجارۃ الثمینۃ والکرکدن و
الفیل والطاؤس والاعواد
والعنبر والقرنفل والسنبل و
الجوزبوا والدارصینی و
النارجیل والھلیلج والتوتیا
والقنی والخیزران والبقم و
الصندل والساج والفلفل
وعجائب کثیرۃ، (ص ۲۵۱)

ملک سندھ اور ہند کو اللہ تعالیٰ
نے یہ خصوصیت بخشی ہے کہ وہاں
طرح طرح کی خوشبوئیں اور جواہرات
جیسے یاقوت، الماس وغیرہ قیمتی پتھر
گینڈا، ہاتھی، مور، عود، عنبر، لونگ،
سنبل، خولنجان[1]، دارچینی، ناریل،
ہڑ، توتیا، بکم، بید، صندل، ساگوان
کی لکڑی، سیاہ مرچ، اور بہت سی
عجیب عجیب چیزیں پیدا ہوتی ہیں،

وفی الحدیث ان آدم
اھبط بالھند علی جبل سرندیب
واھبطت حوا بجدۃ و

روایت ہے کہ آدمؑ جب ہندوستان
میں لنکا کے پہاڑ پر اتارے گئے تو حوا
جدہ میں، ابلیس ملعون میسان[2] اور

---

[1] یہ فارسی لفظ ہے، اور پان کی جڑ کو کہتے ہیں، یعنی پان بھی ہندوستان کی خاص پیداوار ہے۔

[2] بصرہ اور واسط کے درمیان ایک آباد اور وسیع شہر کا نام ہے،

Marfat.com

ابليس اللعين بميسان والحية باصبهان ومنها يخرج الدجال وهي صحيحة التربة عذبة الماء طيبة الهواء قليلة الهوام تبقى بها الحبوب اضعاف ما تبقى في غيرها من البلدان والله اعلم واحكم، (ص ۲۹۸)

فحملته امه وهربت به وكان صغيراً الى بلاد قشمير فنشاء برمك وتعلموا النجوم والطب وانواع الحكمة و بقي على شركه واصابهم وباء فتشاءموا بمفارقة دينهم فكتبوا الى برمك فقدم عليهم فاجلسوه في موضع ابيه فتولى

سانپ السبحان میں اتارا گیا، دجال بھی یہیں سے نکلے گا، ہندوستان کی سرزمین معتدل، پانی میٹھا اور آب و ہوا خوشگوار ہے، یہاں ضرر رساں کیڑے مکوڑے بہت کم ہیں، غلہ دوسرے شہروں اور ملکوں کے مقابلہ میں (حوادث زمانہ سے) کئی گنا زیادہ محفوظ رہتا ہے[1] اس کی ماں[2] اس کمسن بچہ کو لے کر (بلخ سے) کشمیر بھاگ آئی، کشمیر ہی میں اس کی نشو و نما ہوئی، اور اس نے یہیں نجوم، طب، فلسفہ اور دوسرے علوم کی تحصیل کی، مگر اپنے مذہب شرک کو ترک نہیں کیا؛ (اس کے کشمیر آنے کے بعد بلخ میں) جب طاعون کی وبا پھیلی تو لوگوں نے سمجھا کہ یہ بلا اپنا اصلی دین چھوڑنے کی وجہ سے

---

[1] یعنی ارضی اور سماوی آفات سے محفوظ ہوتا ہے۔ [2] یہ اس وقت کا ذکر ہے، جب شاہ ترکستان نازک طرخان نے برمک اور اس کے دس بیٹوں کو قتل کر دیا اور صرف ایک بچہ باقی رہ گیا، تو اس کی ماں اس بچہ کو لے کر بلخ سے کشمیر چلی آئی، (ض)

Marfat.com

امرالنوبہار،

(ص ۳۲۴)

آئی ہو، اس نے انھوں نے (کشمیر) برمک
کے پاس بلا دے کا خط لکھا جب وہ (بلخ)
واپس آیا تو لوگوں نے اُس کے باپ کی جگہ
اسے نوبہار[1] کا انتظام از سر نو سپرد کر دیا

---

[1] عام طور سے مشہور ہے کہ برامکہ مجوسی (آتش پرست ایرانی) تھے، بلخ میں نوبہار نام منوچہر کا بنایا ہوا ایک آتشکدہ تھا، اسی آتش کدہ کے وہ پیر مغاں تھے لیکن صحیح نہیں، برامکہ اصل میں ہندوستانی اور بدھ مذہب کے پیرو تھے، نوبہار بدھوں کا معبد تھا، بلاذری نے وہیں کے جس بڑے بتخانہ کا ذکر کیا تھا، وہ یہی نوبہار تھا ابن فقیہ ہمذانی مسعودی، یاقوت حموی اور زکریا قزوینی کے بیانات سے اسی بات کی تائید ہوتی ہے،
(عرب و ہند کے تعلقات مولانا سید سلیمان ندوی)

ابن رُستہ

اس کا نام احمد بن عمر بن رستہ اور کنیت ابو علی ہے، یہ اگرچہ ہندوستان نہیں آیا تھا، مگر اپنی مشہور کتاب "الاعلاق النفیسہ" میں اُس نے زمین کے عجائب اور ملکوں کے حالات کے سلسلہ میں ہندوستان کے جغرافیائی حالات و خصوصیات، بعض تعزیری و ملکی قوانین، اور یہاں کی تہذیب و معاشرت اور عبادت و قربانی کے طریقوں کا ذکر کیا ہے، اس کتاب کے کئی حصے ہیں، مگر ایک ہی حصہ اب تک شائع ہوا ہے، اور اس کا جرمن زبان میں ترجمہ بھی ہو چکا ہے، ابن رستہ کی پیدائش اور وفات کا سنہ نہیں معلوم ہو سکا، مگر وہ تیسری صدی ہجری کا جغرافیہ داں اور ابن فقیہ ہمذانی کا ہمعصر ہے، اور اس نے سنہ ۲۹۰ھ میں یہ کتاب لکھی تھی،

Marfat.com

الاعلاق النفيسة

والبحور المعروفة من العظام خمسة منها بحر الهند .....فاما البحر الهندی فانه يمد طوله من المغرب الی المشرق وذلک من اقصی الحبش الی اقصی الهند يكون ذلک مقدار ثمانية آلاف ميل فی الفين وسبع مائة ميل (ص ٨٣)

مشہور اور بڑے پانچ سمندروں میں ایک بحر ہند بھی ہے، .... بحر ہند مغرب سے مشرق کی طرف یعنی اقصائے حبش سے اقصائے ہند تک پھیلا ہوا ہے، اس کی لمبائی آٹھ ہزار اور چوڑائی ۲ ہزار سات سو میل ہے،

وفی البحر الهندی هذا من الجزائر العامرة وغير العامرة الف وثلثمائة وسبعون[١٣٧٠] جزيرة منها جزيرة ضخمة فی اقصی الهند مقابل ارض الهند من ناحية (ارض) المشرق يسمی

بحر ہند میں آباد اور غیر آباد ایک ہزار تین سو ستر جزیرے ہیں، ایک بڑا جزیرہ مشرق کی طرف اقصائے ہند میں سرزمین ہند کے مقابل واقع ہے اس کا نام طبرو بانی ہے(؟) اور اس کا رقبہ تین ہزار میل ہے، اس میں بڑے

طیر وبانی یحیط بها ثلاثة الاف
میل فیها جبال عظام وانهار
کثیرة ومنها یخرج الیاقوت
الاحمر ولون السماء وحوالی هذه
الجزیرة تسع عشرة جزیرة عامرة
فیها مدائن وقری کثیرة (ص۵۴)
وقد یحد علماء البحرین
کل واحد من هذین البحرین
بحد معلوم عند هم ویقولون
حد بحر فارس مما یلی المشرق
من فوهة دجلة العوراء و
آخره ینتهی الی جزیرة یقال
لها تیزمکران ومن هناک یبعد
اول حد السند.....

بڑے پہاڑوں اور دریاؤں کی کثرت
ہے جن سے سُرخ اور آسمانی رنگ کے
یاقوت نکلتے ہیں، اس جزیرہ کے گرد
و نواح میں ۱۹- آباد جزیرے ہیں
جن میں شہر قصبے اور بہت سے گاؤں
ہیں۔

بحرِ ہند اور بحرِ فارس میں سے ہر ایک
کی علماء بحرین نے حد معین کی ہے،
ان کا بیان ہے کہ بحرِ فارس کی حد مشرق
کے قریب دجلہ عوراء[1] کے دہانے سے
شروع اور جزیرۂ تیز مکران[2] کے پاس
ختم ہو جاتی ہے، اور وہیں سے سندھ
کی سرحد شروع ہوتی ہے،.....

---

[1] دجلہ عراق کا مشہور دریا جو متعدد مقامات سے گذرتا ہے، بصرہ سے گذرنے والے حصہ کو دجلہ عوراء کہتے ہیں، اور یہ بطور علم کے اس کے لئے بولا جاتا ہے، (معجم البلدان ج ۴ ص ۳۹)

[2] تیز مکران کا پایۂ تخت تھا، اسی لئے اسے تیز مکران کہتے تھے، زمانہ وسطیٰ میں اکثر مکران کا علاقہ والی سندھ کے ماتحت رہتا تھا، اس لئے اکثر عرب سیاح اور جغرافیہ نویس اس کو بھی سندھ میں شمار کرتے ہیں،

فاما بحر الهند فان حده
متايلى المغرب اوله غب عدن
واخره بلاد الزاج وفى شرقى
بحر الهند من المدن بلاد الهند
وقمار والزنج وبخ وامم كثيرة
مختلفة من امم الهند وكلهم
يمطرون فى الصيف ماخلا
اعالى بلد انهر التى بعدت
عن البحر، (ص ٨٧، ٨٨)
وفى المعمورة انهار عظام
مشهورة بعضها مما عرفناه
وبلغنا خبره منها نهر سيمى كنك
بجرى فى اعلى بلاد الهند يخرج
من جبال فوق قشمير الداخلة
ويجرى الى ناحية الجنوب حتى
ينصب فى البحر الهندى، و
نهر مهران نهر السند يخرج

بحر ہند کی حد مغرب کے قریب عدن
کے بعد سے شروع اور جاوہ کے ملک
میں جاکر ختم ہوتی ہے، بحر ہند کے مشرقی
کناروں پر ہندوستان، راس کماری
حبش، بخ (؟) کے ملک اور بہت سی
مختلف ہندوستانی قومیں آباد ہیں[1]
ان تمام ملکوں میں ان مقامات کے
علاوہ جو سمندر سے زیادہ دور ہیں گرمی
کے موسم میں بارش ہوتی ہے،
دنیا میں بہت بڑے بڑے مشہور
دریا ہیں جن میں سے بعض کے حالات
ہم کو معلوم نہیں، ان بڑے دریاؤں
میں ایک دریا ے گنگا ہے، جو ہندوستان
کے بالائی علاقوں میں بہتا اور کشمیر کے
اوپری حصہ کے پہاڑوں سے نکلا ہے
اور جنوب کی طرف ہوتا ہوا بحر ہند میں
گرتا ہے، دریاے سندھ شقنان[1] کے پہا
ڑوں

[1] معلوم نہیں شقنان سے کون سا پہاڑ مراد ہے، مسعودی نے لکھا ہے کہ دریاے سندھ، اندھ کے بالائی علاقوں میں قنوج، کشمیر، قندھار اور طافن کے مشہور چشموں سے نکلا ہے لیکن واقعہ یہ ہے کہ وہ ملک تبت

من جبال شقنان وهو نهر المنصورة ويصير الى البحر (۸۹)

ذكر ابو عبد الله محمد بن اسحاق ان عامة ملوك الهند يرون الزنا مباحًا ما خلا ملك قمار فانى دخلت مدينته واقمت عنده بها سنتين فلم ار ملكا اغير ولا اشد فى الاشربة منه فانه يعاقب على الزنا والشرب بالقتل وليس احد من ملوك الهند ممن خالطته وبايعته يسرف فى شرب الشراب ما خلا ملك البهل فانه بلغنى انه يشرب وهو ملك سرنديب ينقل الخمر اليه من بلاد العرب فيشربها

سے نکل کر سمندر میں ملتا ہے، اور یہی منصورۃ کا دریا ہے،

ابو عبداللہ محمد بن اسحاق کا بیان ہے کہ راس کماری کے علاوہ ہندوستان کے اکثر و بیشتر راجہ زنا کو جائز خیال کرتے ہیں، کیونکہ میں خود قمار جاکر دو سال وہاں رہ چکا ہوں، میں نے اس سے زیادہ غیرت مند اور شراب کے معاملہ میں سخت گیر کوئی دوسرا نہیں دیکھا، ان کے یہاں زنا، اور شراب کی سزا قتل ہے: ہندوستان کے جن راجاؤں سے مجھے ملنے جلنے کا اتفاق ہوا ہے، ان میں سب سے زیادہ میں نے راجہ بہل کو شرابی پایا، وہ بہت زیادہ شراب پیتا ہے، اور راجہ بہل لنکا کا راجہ ہے، وہ عرب ممالک سے شراب کی درآمد کرتا ہے۔ (ص ۱۳۲)

(بقیہ حاشیہ ۱۶۹) تبت کے پہاڑ کیلاس (کیلاش) سے نکلا ہے اور کیلاس کوہ ہمالیہ کی ایک اونچی چوٹی ہے، جس پر کویر دیوتا رہتے ہیں، اور شیو جی بھی آتے رہتے ہیں،

Marfat.com

ورأيت تجار الهند وسائر هم
لا يشربون الشراب قليله ولا
كثيره ويعافون الخل من
الاشربة فخلهم من ماء الارز
المطبوخ يحمضونه حتى يصير
بمنزلة الخل ومن رأوا من
اهل الاسلام يشرب الشراب
فهو عندهم خسيس لا يعبأ
به ويزدرونه ويقولون هذا
رجل ليس له قدر في بلاده
وليس ذلك منهم ديانة،
(ص ۱۳۲-۱۳۳)

وذكر بعضهم قال كنت ببلاد
قمار فاخبروني ان الملك بها
جبار شديد العقوبة لا يكلم
العرب ومن دخل بلاده ناهدي
له شيئا كافاه باضعاف ما

لیکن ہندوستانی تاجر اور عوام مطلقاً
شراب نہیں پیتے، یہانتک کہ وہ سرکہ
سے بھی پرہیز کرتے ہیں، ان کا سرکہ پکے
چاول کا پانی[1] ہے جسے وہ کھٹا کرکے
سرکہ کی طرح بنا لیتے ہیں جب مسلمان
کے متعلق اُن کو معلوم ہوتا ہے کہ وہ
شراب پیتا ہے تو اس کو بہت حقیر
ناقابلِ التفات سمجھتے ہیں اور کہتے ہیں
کہ اس کے ملک میں بھی اس کی کوئی
وقعت نہیں (مگر شراب سے ان کی
یہ نفرت و بیزاری) دینداری اور تقوی
کی بنا پر نہیں ہے،

کسی سیاح کا بیان ہے کہ وہ
جب قمار میں تھا تو وہاں لوگوں نے
اُسے بتایا کہ یہاں کا راجہ بڑا سخت گیر
اور بڑی سخت سزائیں دیتا ہے، وہ
اہلِ عرب سے بات تک نہیں کرتا اور
جو شخص اس کے ملک میں آتا ہے اور

---

[1] جسے ہندی میں پیچ کہتے ہیں،

جزء ولد ارمن الملوک فیما عاملته
احسن مکافاتہ من ملک قمار و
الھند یقولون ان اصل کتب
الھند من قمار و من عقوبۃ
ھذا الملک علی الشرب ان
من شرب من قوادہ وجلیشہ
یحمی مائۃ حلقۃ من حدید بالنار
ثم یوضع ذلک کلہ علی ید ذلک
الرجل الشارب فربما تلفت نفسہ
وھو ملک شدید الغیرۃ لیس
فی ملوک الھند اشد غیرۃ و
عقوبۃ منہ و من عقوبتہ تقطع
الیدین والرجلین والانف و
الشفتین والاذنین ولا یلتفت
الی الغرامۃ کسائر ملوک الھند
واصل العباد من بلاد قمار یقال
ان فیھا مائۃ الف عابد والملک
قمار ثمانون قاضیاً لو ورد
علیھم ولد الملک لا نصفوا

اس کے پاس تحفہ تحائف لے کر جاتا ہے
تو وہ اس کو اس کے بدلے میں سو گنا
زیادہ دیتا ہے، میں نے کسی ہندوستانی
راجہ کو اس سے بڑھ کر بدلہ چکانے والا
اور صلہ و انعام دینے والا نہیں پایا،
لوگوں کا بیان ہے کہ ہندوؤں کی کتابوں
کا اصل مرکز اسی کا ملک ہے، اگر راجہ قمار
کا کوئی سپہ سالار فوجی سپاہی شراب
پیتا ہے تو وہ لوہے کے سو حلقے گرم
کر کے اس کے ہاتھ پر رکھ دیتا ہے جس
سے کبھی کبھی جان بھی چلی جاتی ہے، یہ
راجہ انتہائی غیرت مند ہے، ہندوستان
میں اس سے زیادہ سنگین سزا دینے والا
اور غیرت مند کوئی راجہ نہیں ہے، وہ
سزا میں دونوں ہاتھ دونوں پیر ناک،
دونوں ہونٹ اور دونوں کان کاٹ
لیتا ہے اور دوسرے ہندوستانی راجاؤں
کی طرح وہ مجرم پر جرمانہ عائد کر کے
نہیں چھوڑ دیتا، قمار کا ملک عابدوں

Marfat.com

منه واقعد وہ مقعد الخصم
وله ثمانون ذکرا لھم جمال و
ھیئة یصلحون للملک

(ص ۱۲۳)

اور پچاریوں کا مرکز ہے، بیان کیا جاتا
ہے کہ یہاں ایک ہزار عبادت گذار ہیں
اور راجہ کے دربار میں ۸۰ قاضی ہیں،
اگر ان کی عدالت میں بادشاہ کا لڑکا
بھی آتا ہے تو وہ اس کے معاملہ میں
بھی انصاف کرتے اور اس کو مقدمہ
کے فریق ہی کی جگہ بٹھاتے ہیں،
راجہ کے ۸۰ بیٹے تھے جو نہایت خوبصورت
اور خوش وضع ہیں، اور سب کے سب

ویلیه بلاد الارمن و
لھم جمال ویزوجون اولادھم
الذکور صغارا ویزعمون ان
ذلک خیر واصد من الزناء
وملک قمار مع غیرشه یقول
لاصحابه اذا خرجتم الی الحرب
فلا یصحبنکم النساء.....
قال ورائیت ملک قمار وراٴیت
العابدی وھو ملک رتیلاء و
ملکا یلیه یقال له العار علی

قمار کے قریب ہی ارمن کا علاقہ
ہے، یہاں کے لوگ خوبصورت اور
حسین ہوتے ہیں، اور اپنے لڑکوں
کی کم سنی میں شادی کر دیتے ہیں، اور
اس میں بھلائی اور زنا سے حفاظت کا
عمدہ طریقہ سمجھتے ہیں، قمار کا راجہ اپنی
غیرت وحمیت کے باوجود اپنے ساتھیوں
کو حکم دیتا تھا کہ جنگ میں عورتیں
ساتھ نہ لیجائیں،..... سیاح بیان
کرتا ہے کہ میں نے راجہ قمار، عابدی

Marfat.com

وملکا یقال له الصیلمان هذا اکبر
من هذین واکثر جیشا یقولون
ان جیشه نحو سبعین الفا وله
فیلة قلیلة الا ان الهند یقولون
ان فیلة الصیلمان اجرأ علی
القتال من جمیع فیلة اهل الهند
ورأیت له فیلا یقال له النمران
ما رأیت لاحد من الملوک بیلا
الهند فیلا مثله ابیض منقطا
بسواد ولا اجرأ علی القتال و
الدماء منه وذلک انهم
یوقدون النار العظیمة ویحملون
الفیلة علیها فما اجترأ علیها
واقتحمها فانه جری علی القتال
والدماء وما جبن عن النار
لم یصلح للقتال ولا للرکوب بل
ینقل علیه المتاع کما ینتقل علی
الابل

یعنی رتیلا کا راجہ اور اُس کے قریب ایک
راجہ جس کو عارطی کہا جاتا تھا، اور ایک
اور راجہ جسے بھیلمان کہا جاتا تھا سب کو
دیکھا ہے، راجہ بھیلمان، عارطی اور عابدی
سے بڑا اور زیادہ لاؤ لشکر والا ہے لوگ
کہتے ہیں کہ اس کی فوج کی تعداد تقریباً
ستر ہزار تھی، مگر اُس کے پاس ہاتھی
بہت کم تھے، لیکن ہندوستانیوں کا بیان
ہے کہ بھیلمان کے ہاتھی دوسرے تمام
ہندوستانی ہاتھیوں سے زیادہ لڑائی
میں جری اور بہادر ہوتے ہیں، میں نے
اس کے پاس ایک ہاتھی دیکھا جس کا
نام نمران تھا، ہندوستان کے کسی
راجہ کے پاس ایسا سپید ہاتھی نہیں
دیکھا، جس پر سیاہ چتیاں تھیں، اور
جنگ وخونریزی میں ایسا جری دوسرا
ہاتھی نہ نظر آیا، ہاتھی کی بہادری کا
اندازہ کرنے کے لئے آگ کا بڑا سا آلاؤ
لگا کر ہاتھی کو اس میں گھسانے کے لئے

(ص ۱۳۳ و ۱۳۴)

Marfat.com

ابھارتے ہیں، اگر وہ جرات دکھا کر آگ
میں گھس گیا تو جنگ کے لئے جری سمجھا
جاتا ہے، لیکن اگر آگ کے اندر گھسنے میں
بزدلی ظاہر کر دی، تو جنگ اور قتال
اور سواری کے لائق نہیں سمجھا جاتا ہے،
اور اونٹوں کی طرح باربرداری کے کام
میں لایا جاتا۔

ورأیت هذا الملک الذی یقال له العابدی ولیس فی بلاده فیلة یشتری الفیلة ولا یشتری ما لا ترتفاعه خمس اذرع و یتباع کل ذراع تزید علی خمس اذرع بالف دینار الی تسع اذرع ولم ار منها شیئا یزید علی تسع غیر انه بلغنی ان بلاد الاغیاب بلاد اتدعی اودفسین وملکتهما امرأة یقال لها الراتبة

میں نے راجہ عابدی کو دیکھا جس کے
ملک میں ہاتھی نہیں ہوتے کہ وہ ہاتھی
خریدتا ہے، مگر ۵ گز سے زیادہ قد کا خریدتا
ہے، اور پانچ گز سے اوپر ۹ گز تک ہر
ایک گز پر ایک ہزار دینار قیمت زیادہ
دیتا ہے، ۹ گز سے اونچے ہاتھی میں نے
نہیں دیکھے، البتہ مجھے معلوم ہوا کہ اغیاب
کے ملک میں ایک شہر اودفسین[1] ہے جس کی
حکمران ایک عورت راتبہ (رانیہ) ہے اس
ملک کے ایک مقام براز[2] میں ۱۰، ۱۱ ہاتھ کے

---

[1] اودفسین ایک جزیرہ نما شہر ہے جہاں کی آب و ہوا اچھی نہیں، یہاں کی رانی کو راتبہ کہتے ہیں، یہاں سے زیادہ طاقتور ہاتھی اور کہیں نہیں ہوتے تھے [2] یہ براز ہوگا،

Marfat.com

ویکون بمملکتها فی موضع یدعی
براز لها فیلة تکون عشرا ذرع
الی احدی عشرة ذراعا فهذا
مایلتغنی من ارتفاع فیلة بلاد
الهند وهؤلاء الملوک جمیعا
یرون الزنا مباحا غیران من
احصن منهم بامرأة فعرض
لها عارض ورنیا قتل الرجل
والمرأة (ص ۱۳۴)

وبعده ملک من ملوک
الهند یقال له بلهرا ومعنی
بلهرا انه ملک ملوک الهند
وهو فی بلاده یقال له
الکمکم اسم هندی وبلاده
بلاد الساج ومنها یجلب وهو
ملک واسع المملکة کثیر الجیش
ومن حوله من الملوک یصلون
له ومن ورد من رسله علی هؤلاء
الملوک الذین حوله صلوا علیه

ہاتھی ہوتے ہیں، ہندوستان کے سب سے
زیادہ دراز قامت ہاتھی جہاں تک مجھے
علم ہے یہیں ہوتے ہیں، یہ سارے راجہ
زنا کو جائز سمجھتے ہیں لیکن اگر کوئی شخص
کسی عورت سے شادی کرے اور اس
کے بعد اس عورت کو کوئی عارضہ لاحق
ہو جائے اور دونوں میں سے کسی سے زنا
کی لغزش ہو جائے تو عورت اور مرد
دونوں قتل کر دیئے جاتے تھے،

اس کے بعد ہندوستان کا ایک
راجہ ہے، جسے بلہرا (ولبھ راے) کہتے
ہیں، بلہرا کے معنی شہنشاہ (مہاراجہ)
ہیں، یہ اپنی راجدھانی کوکن میں رہتا
ہے، کوکن ایک ہندوستانی نام ہے
اس کے ملک میں ساگوان لکڑی کی
بڑی پیداوار ہے جو یہاں سے دوسرے
مقامات پر بھیجی جاتی ہے، اس راجہ
کی سلطنت بڑی وسیع اور اس کی فوجیں
بہت زیادہ ہیں، اس کے ارد گرد کے

Marfat.com

اعظاماً لصاحبه ويلي هذا الملك ملوك احد هو، يقال له تلنگ الطائف وهو قليل المملكة كثير المال عامر البلاد واهل مملكته سمر وفيهم بياض وجمال مستفيض وفي رقيق بلاده جمال ليس يشركه في ذلك احد من الملوك ممن يليه،

(ص ۱۳۴ و ۱۳۵)

راجہ اس کی ڈنڈوت کرتے ہیں اور جب دوسرے راجاؤں کے پاس اس کے ایلچی اور سفیر جاتے ہیں تو وہ اس کی عظمت کے باعث سفیر کی بھی ڈنڈوت کرتے ہیں[1]، اس راجہ کے آس پاس متعدد راجہ ہیں جن میں ایک دکن کا راجہ ہے، جس کی سلطنت اگرچہ چھوٹی ہے، مگر اس کے پاس مال، دولت کی فراوانی اور اس کا ملک بہت آباد ہے، اس کے باشندوں کا عام رنگ گندمی ہے اور ان کی گورائی اور خوبصورتی بھی مشہور ہے، یہاں کی لطیف آب و ہوا کے شہروں میں ایسا دلفریب حسن و جمال ہے، کہ اس کی مثال دوسری قریبی سلطنتوں میں نہیں ملتی۔

وبعده ملک يقال له نجابنة وهو شريف فيهم ويلهم الملک

اس کے بعد ایک اور معزز راجہ ہے جسے نجابنہ[2] کہتے ہیں، راجہ ملہرا ان سے

---

[1] یعنی اس راجہ کی عظمت دوسرے راجاؤں کے دلوں میں اس قدر پیوست تھی کہ اس کے سفیروں اور ایلچیوں کا بھی وہ اس کی وجہ سے بہت زیادہ احترام کرتے تھے۔ [2] نجابنہ غالباً جابتہ (چاپ) ہے اس کی

يتزوج فيهم وهم السلوقيون
ولا يتزوجون الا فيهم لشرفهم
وهذه الكلاب السلوقية يقال
انها وقعت من بلادهم ولهم
الصندل الاحمر فى بلادهم
وغياضهم وبلى هؤلاء ملك
يقال له الجزر العدل فى مملكته
مستفيض لو طرح الذهب فى
وسط الطريق ما خافوا عليه
احد اياخذه من عدلهم و
بلاده واسعة والعرب يرحلون
اليه فى تجاراتهم فيربحون ويشترى
منهم ومعاملاتهم لهم بالذهب
القطع والدراهم التى يقال لها
الطرهى عليها تمثال صورة
الملك وزنها مثقال فاذا
بايعوهم قالوا للملك ابعث
معنا من يخرج بنا من بلادك و

شادی بیاہ کرتا ہے، ان لوگوں کا تعلق
دراصل سلوقی خاندان سے ہے اور یہ اپنی
شرافت ونجابت کی وجہ سے سلوقیوں
ہی میں شادی بیاہ کرتے ہیں اور کہا جاتا
ہے کہ سلوقی (تازی) کتے ان ہی کے
ملک میں ہوتے ہیں، اس ملک اور اس
کے جنگلات میں سرخ صندل پیدا ہوتا
ہے، اس مملکت کے قریب ہی گجرات
کا راجہ ہے، اس کی سلطنت میں اس
قدر عدل وانصاف ہے کہ اگر سونا بھی
بیچ راستے میں پھینک دیا جائے تو لوگوں
کو اس کا اندیشہ نہیں رہتا کہ کوئی اسے
اٹھالے گا۔ اس راجہ کی سلطنت بڑی
وسیع ہے، اہل عرب جب اس کے یہاں
تجارت کی غرض سے آتے ہیں، تو وہ ان
کے ساتھ نہایت عمدہ برتاؤ کرتا ہے اور
ان سے سامان وغیرہ بھی خریدتا ہے
یہاں کے لوگ لین دین اور خرید وفروخت

(بقیہ حاشیہ ص ۱۷۷) ابن خرداذبہ کے سلسلہ میں نوٹ تحریر کیا جا چکا ہے۔ (ض)

Marfat.com

یحفظ متاعنا فیقول لیس فی
بلادی لص اخر جوا فان حدث
باموالکم حدث فخذ وہ منی
وانا الضامن لکم وھو ملک
لہ جسم کبیر ولیس حولہ ملک
اشجع منہ فی الحرب کثیر الکیدۃ
وھو یقاتل بلصراو ملک الطافن
ونجابۃ،

(ص - ۱۳۵)

سونے کے ٹکڑوں اور طاطاری نام کے
درہموں[1] سے کرتے ہیں، ان درہموں پر بادشاہ
کی تصویر ہوتی ہے، یہاں کا وزن مثقال
ہے۔ اہل عرب مال فروخت کرنے کے بعد
بادشاہ سے درخواست کرتے ہیں کہ کسی
آدمی کو ہمارے ساتھ کر دیجئے، تاکہ وہ
ہمیں سرحد تک پہنچا دے اور ہمارے
ساز و سامان کی حفاظت کرے، بادشاہ
یہ جواب دیتا ہے کہ ہمارے ملک میں
چور ڈاکو نہیں ہیں، اس لئے تم لوگ بے
کھٹکے چلے جاؤ، اگر اس طرح کا کوئی
حادثہ پیش آیا تو تم لوگ مجھ سے اس
کا معاوضہ لے لینا، میں اس کا ضامن
ہوں، یہ بادشاہ بڑے تن و توش کا
ہے، اس کے قرب و جوار میں جنگ میں
اس سے زیادہ بہادر کوئی راجہ نہیں، وہ
تدبیر و سیاست میں بھی ماہر ہے، البرا،
طافن اور نجابہ وغیرہ راجاؤں سے اس کی

---

[1] یعنی طاطاری درہم اس ملک کے سکے ہیں،

Marfat.com

والملتان البلد الذی یشق
به نهر مهران وهو نهر مثل دجلة
واکبر وبالملتان قوم یزعمون
انهم من ولد سامة بن لوی
یقال لهم بنو منبه وهم الملوک
علی الهند فیها وهم یدعون
لامیر المومنین وهی تلی المنصورة
من السند وبالملتان صنم له
دخل مال عظیم فملک بنی منبه
هؤلاء واموالهم من دخل هذا
الصنم ودخله فیما اخبرنی به من
اثق بقوله ممن دخل البلاد و
اقام بها لا یحصی کثرة وربما
غزا ملوک الهند بنی منبه فیخرجون
الی الملتان فی جیش عظیم فیقاتلو
فتغلبهم بنو منبه لیسار هم و
فوتهم وکثرة موالیهم (ص ۱۳۶)

ملتان: وہ شہر ہے جہاں سے دریا سندھ الگ ہوتا ہے[1] یہ دریا دریائے وہلہ کے مانند اس سے بڑا ہے، ملتان میں ایک قوم ہے جس کا خیال ہے کہ وہ سامۃ بن لوئی کی ایک شاخ بنو منبہ کے خاندان سے تعلق رکھتی ہے، یہی قوم سندوستان کے اس حصہ میں حکمراں ہے: اندخلیفہ (بغداد) کے نام کا خطبہ پڑھتی ہے یہ سندھ کے شہر منصورہ سے قریب رہتی ہے۔ اور ملتان میں ایک بت ہے جس کی آمدنی بہت زیادہ ہے، اور بنو منبہ ہی اس آمدنی اور دوسرے تمام سامانوں کے مالک ہیں ایک معتبر شخص نے جس نے ان ملکوں کی سیاحت کی ہے اور ان میں مقیم بھی رہا ہے۔ مجھے بتایا کہ اُس کی آمدنی بے شمار ہے۔ بعض دفعہ جب ہندوستان کے دوسرے راجہ

---

[1] دریائے سندھ کی کئی شاخیں ہیں، ملتان میں آکر اسکی کئی شاخیں ہو جاتی ہیں، [2] یعنی اس کی یاترا کرنے والے نذر و نیاز کا کافی سامان اس پر چڑھاتے ہیں،

Marfat.com

بنی منبہ سے جنگ کرنے کے لئے لشکر جرار

کے ساتھ ملتان پر حملہ کرتے ہیں، تو بنی

منبہ بھی اس کا مقابلہ کرتے ہیں، اور

اپنی فوجی قوت اور دولت کی فراوانی

کی وجہ سے، انھیں زیر کر لیتے ہیں،

وھذا الصنم اخبر عنہ من

اتاھم ونظر الیھم انہ طولہ اکثر

من عشرین ذراعا علی صورۃ

رجل ولہ بیت علیہ سقف عظیم

لا یدری من بناہ ویقال انہ

بنی منذ الفی سنۃ والھند یقولون

ان ھذا الصنم نزل من السماء و

امرنا بعبادتہ ولہ سدانۃ یقولون

علیہ ولہ نفقات من دخل الصنم

سوی ما یجری علی سدانتہ یطعمون

ویسقون ویکسون والھند کلھا

ترمی الیہ واذا مات الرجل

موسر اوصی لہ بشطر مالہ او

بمالہ اجمع یتقرب الی ذالک الصنم

جن لوگوں نے اسے اپنی آنکھوں سے

دیکھا ہے ان کا بیان ہے کہ ملتان کے

بُت کی لمبائی ۲۰ گز سے زائد ہے، وہ

آدمی کی شکل و صورت کا ہے[1]، اور

ایسے کمرے کے اندر ہے جس کے اوپر

ایک بڑی چھت ہے مگر یہ معلوم نہیں

کہ اس کا بنانے والا کون ہے، کہا جاتا

ہے کہ وہ دو ہزار سال پہلے کی تعمیر ہے،

ہندوؤں کا خیال ہے کہ یہ بت آسمان

سے اترا ہے اور انھیں اس کی بندگی کا

حکم دیا گیا ہے، اس بُت کے کچھ پجاری

بھی ہیں جو اس کی دیکھ بھال کرتے ہیں

اور اس کے مصارف بت کے چڑھاوے

سے چلتے ہیں، یہ مصارف اس کی خدمت

---

[1] یعنی اس کا مجسمہ آدمی کی شکل کا ہے۔

ویحلقون الیه من مسیرة سنة
واکثر ویحلقون رؤسهم عندہ
ویطوفون سبعًا علی الیسار تقربًا
الیه وتضرعًا ویتمرغون بین
یدیه ویخشعون وله اربعة اوجه
حیث ما دار استقبله وجهه
ویقولون هذا الله یعبد له
اقبال وادبار حیث ما ابتلة
استقبلک بوجهه واذا طافوا
حوله سجد واله عند کل وجه
یستقبله فمنهم من یقلع عینه
فیضعها فی کمه فیقول ایها الله
قد تقربت الیک بها فاطل
عمری وارزقنی وافعل بی کذا
وکذا،

(ص ۱۳۶)

کے علاوہ ہیں جو پجاریوں کو ملتے ہیں اور
جس سے وہ اپنے کھانے پینے اور پہننے کے
مصارف چلاتے ہیں، سارے ہندو اس
بت کی یاترا کرتے ہیں، اور جب کوئی
آدمی مرنے لگتا ہے تو وہ بت سے تقرب
کے حصول کے لئے اپنا آدھا یا کل مال
اس کے نام وصیت کر جاتا ہے، لوگ ایک
سال اور اس سے بھی زیادہ کی مسافت
طے کر کے اس کی زیارت کے لئے آتے ہیں
اور یہاں اپنا سر منڈاتے ہیں، اور بائیں
جانب سے سات بار طواف کرتے ہیں، اور
یہ سب بت کے تقرب اور خوشنودی کے
خیال سے کرتے ہیں اس کے سامنے روتے
گڑگڑاتے اور زمین پر لوٹتے ہیں، اور
انتہائی خضوع وخشوع کا اظہار کرتے ہیں
بت کے چار چہرے ہیں، اس لئے جس طرف
بھی آدمی رُخ کرے، وہ اُس کے سامنے
ہی رہے گا، وہ لوگ کہتے ہیں کہ یہ قابل
پرستش معبود ہے، غرض بت کے چہرہ اور

Marfat.com

سامنا ہی ہے، پشت نہیں ہے، جدھر
دیکھو اس کا چہرہ تمہارے سامنے ہوگا،
اور لوگ طواف کرتے ہوئے جب ہر ہر
رُخ کی طرف مڑتے ہیں، تو سجدہ کرتے
جاتے ہیں، بعض لوگ تو اپنی آنکھیں لگا کر
اس کی آستین میں رکھ دیتے ہیں، اور کہتے
ہیں، اے بھگوان میں نے تیری رضا
جوئی کے لئے اپنی آنکھیں تیرے حضور
میں پیش کی ہیں، پس میری عمر دراز کر،
مجھے روزی دے، اور میرے یہ یہ کام
اور یہ یہ ضرورتیں پوری کر دے۔

وفیما اخبرنی من رای
منهم من یحمل قطعتی صندل
احمر علی عاتقه کل واحدة حمل
رجل من مسیرة سنة فیضع
علی قدر فرسخ من مخرجه واحلة
وتقدم باخری فیضعها ویرجع
الی الاخری فیحملها فیتقدم بها
فلا یزال یقدم واحدة ویوخر

بعض ایسے لوگوں نے مجھے بتایا
جنھوں نے بچشم خود ایسے لوگوں
کو دیکھا ہے، جو ایک ایک سال کی
مسافت طے کر کے آتے ہیں، اور ان
کے کندھوں پر صندل سُرخ کے دو
اتنے بڑے بڑے بوٹے ہوتے ہیں،
جن میں سے ہر ایک بوجھا ایک آدمی
کے بوجھ کے برابر ہوتا ہے، اس کو

Marfat.com

اخری مسیرۃ سنۃ حتی یصیر
بھما الی ھذ الصنم الذی بالملتان

(ص ۱۳۶)

اس طرح لاتے ہیں، کہ پہلے تین میل تک
ایک ٹکڑا لاتے ہیں، اور یہاں اسے رکھکر

ومنھم من یستاذن الصنم
ویقول ایذن لی فی الموت فیعمد
الی خشبۃ طویلۃ فیجد درأسھا
وینصبھا فی الارض ثم یصعد
الی قوقھا فیدخل رأسہ الخشبۃ
الحادۃ فی بطنہ حتی یخرج من

واپس جاتے ہیں، اور دوسرا ٹکڑا تین
میل اور آگے لے کر چلے جاتے ہیں، پھر
اسے وہاں رکھ کر پہلے ٹکڑے کو لیجاتے
ہیں، اور اسی طرح ٹکڑوں کو آگے پیچھے
کرتے ہوئے[1] بت کے پاس ملتان پہنچ جاتے ہیں۔
بعض لوگ بت سے اپنی جان بھینٹ
چڑھانے کی اجازت طلب کرتے ہیں،
اور ایک لمبی لکڑی لے کر اس کا سرا
انتہائی تیز اور نوکیلا بنا دیتے ہیں،
پھر اسے زمین میں گاڑکر اس کے اوپر چڑھ
جاتے ہیں، اور لکڑی کا تیز اور نوکیلا سرا

---

[1] اس کی ترکیب یہ ہوتی تھی کہ لوگ اپنے گھروں سے ایک بوٹا لیکر تین میل تک جاتے تھے، وہاں اسے رکھ کر دوسرا بوٹا لانے کے لئے واپس چلے آتے، اور اسے چھ میل آگے لیکر نکل جاتے، اس طرح دوسرا بوٹا پہلے سے تین میل آگے ہو جاتا، دوسرے بوٹے کو چھ میل کے فاصلے پر رکھنے کے بعد پھر پہلا بوٹا لانے کے لئے آتے، اور اسے چھ میل تک لیجاتے، اس طرح وہ اب دوسرے سے تین میل آگے ہو جاتا تھا، اس طرح آگے پیچھے کرتے ہوئے وہ ملتان پہونچ جاتے تھے اس واقعہ سے ایک خاص بات یہ بھی معلوم ہوتی ہے کہ اس زمانے میں راستے کس قدر پر امن اور محفوظ ہوتے تھے، چوروں اور ڈاکوؤں کا مطلق خوف نہ تھا، (ض)

Marfat.com

ظهره فيموت ويزعمون انه قد
تقرب الى الصنم ومنهم من
يأتي بالمال العظيم فيطرحه
بين يدي الصنم ويقول يا الهنا!
وسيدنا اقبل هذا المعونة
من مالي،

(ص ۱۳۶)

اپنے پیٹ میں اس طرح چھوڑ دیتے ہیں
کہ وہ پشت کے راستہ سے باہر نکل آتا
ہے، اس طرح اپنی جان دے دیتے ہیں
اور سمجھتے ہیں کہ اس سے بت کی رضا
جوئی اور قربت حاصل ہوگئی، کچھ ایسے
لوگ بھی ہیں جو بہت سا مال و دولت
لاکر بت کے سامنے ڈال دیتے ہیں اور
کہتے ہیں کہ خداوندا! میری یہ حقیر
نذر قبول فرما!

ولهذا الصنم وغيره من
الاصنام سدنة لا يأتون النساء
ولا يأكلون اللحم ولا يذبحون
الدواب ولا يلبسون الثياب
الا لبسة وتيطيبون اذا صاروا
الى الاصنام وليس يدخل عليها
غيرهم ممن يطيبها بيده و
ينالها بكفه فاذا دخل عليها

اس بت اور دوسرے بتوں
کے پجاری نہ عورتوں کے پاس جاتے
ہیں، نہ گوشت کھاتے ہیں، نہ کوئی جانور
ذبح کرتے ہیں، نہ گندے اور میلے کپڑے
پہنتے ہیں، اور بتوں کے حضور جاتے
وقت خوشبو لگا لیتے ہیں، ان کے علاوہ
دوسرا شخص بتوں کو خوشبو نہیں لگا سکتا[1]
اور نہ انھیں چھو سکتا ہے، اور جب لوگ

---

[1] یہ ہندوؤں کے اس تصور کا نتیجہ ہے کہ دیوتا مقدس قسم کے لوگوں سے خوش رہتے ہیں اسی لئے انھیں عام لوگ وسیلہ اور ذریعہ بناتے ہیں،

Marfat.com

بوک علی رکبتیه وجمع کفیه و
یبسطهما و سأله ان ینظر الیه
ویرحمه ویبکی ویتضرع الیه
ویدعو،

(ص ۱۳۷)

وله مطبخ یطبخ فیه الارز
الابیض الجید ویعمل له اطعمة
من السّمک والخشیش وجود
تطیب ثم یعمد الی فدق موز
عندهم عریض مقدار ثلاثة
فیه الرّجل والرجلان فیبسط
بین یدی الصنم ثم یصب الارز
علیه بقدر نصف قامة رجل
ویعمد افضل هؤلاء القوم
فی نفسه فیاخذ ورقة موز
فیکروح فوق الارز وحوالیه
فی وجه الصنم فیقول اللّٰه

بتوں کے حضور میں جاتے ہیں تو گھٹنوں
کے بل بیٹھکر اور ہاتھ جوڑ کر عرض کرتے
ہیں، کہ ہماری طرف نظرِ کرم ہو ہم پر
رحم کیجیو، اور روتے اور انتہائی عاجزی
سے دعا کرتے ہیں۔

اس بُت کا ایک باورچی خانہ ہے،
جس میں سفید بہترین قسم کے چاول اور
بت کے لئے عمدہ مچھلیوں اور سبزیوں
کے کھانے پکائے جاتے ہیں، اور اُن
میں خوشبو ڈالی جاتی ہے، پھر ایک اتنا
لمبا چوڑا کیلے کا پتہ جس میں ایک دو
آدمی بیٹھ جا سکیں[1] بت کے سامنے بچھایا
جاتا ہے، اور اس پر نصف قد آدم بلندی
سے چاول گرایا جاتا ہے، پھر جو سب سے بلند
مرتبہ اور مقدس پجاری ہوتا ہے، وہ
کیلے کے پتہ سے اس پر پنکھا جھلتا ہے اور
چاول کے بخارات بُت کے چہرہ تک

[1] اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کیلوں کے پتے نہایت چوڑے ہوتے تھے، اور یہ ممکن ہے کہ اس زمانہ میں بنگال
وغیرہ میں خصوصاً چوڑے پتے ہوتے رہے ہوں (ض)

Marfat.com

قد اکل واسئہ لا
یطعم بکفہ وراحتہ وقبل ان
یطعم بدار حول البیت الذی
فیہ الصنم بالصنوج والزمر
والطبول وربما دام رتحولہ
مائۃ جاریۃ لھن اقدار
فیقلن نحن نرقصہ ونرتضاہ
ثم یطعم وبری الطعام لا
ینقص فیغلقون علیہ الباب
ثم یفتحونہ وینقل ذلک الطعام
من بین یدیہ یقولون قد
تصدق بہ فلا یبقی صنف
مما یبت ذلک الصنم الا انتفع
بذلک الامر حتی الطیر والکلاب
ولا یمنعون منہ احدا ویقولون
ھذہ صدقتہ فی کل یوم ورب
ما غسل بدن الصنم بالبن
وربما غسل بالسمن فیغسل
بہ بعد ذلک مرضاھم و

چلے جاتے ہیں، اس طرح وہ سمجھتے ہیں
کہ بت کھا لیتا ہے، کیونکہ وہ اپنے ہاتھ
اور ہتیلی سے نہیں کھا سکتا، کھانے سے پہلے
بت کے کمرے کے گرد، چنگ، زنبور[1]
اور طبل بجتے ہیں، اور کبھی کبھی سو سو
کنیاں جو اسی کام کے لئے ہوتی ہیں
اس کے گرد چکر لگاتی ہیں، اور کہتی ہیں
کہ ہم ناچ اور گا کر اسے خوش کرتے ہیں
پھر گویا بت کھانا کھاتا ہے، مگر کھانے
میں کوئی کمی نہیں ہوتی، اور کھانے وقت
دروازہ بند اور پھر کھول دیا جاتا ہے
کھانا اسکے سامنے سے اٹھا لیا جاتا ہے اور کہتے ہیں کہ بت نے
یہ سب خیرات کر دیا ہے پھر بت کے پاس سے گذرنے والے تمام
انسان اور جانور اس چاول کو کھاتے ہیں
حتی کہ چڑیوں اور کتوں کو بھی نہیں
روکا جاتا، اور کہتے ہیں کہ یہ اس بت کی
روزانہ خیرات ہے، بت کو کبھی دودھ
سے اور کبھی گھی سے غسل دیتے ہیں، پھر
اس کے غسالہ سے حصول شفا کے لئے

---

[1] یہ ایک قسم کا ستار ہے جس کے دو طرف کدو لگے ہوتے ہیں،

Marfat.com

ویستشفون به (ص ۱۳۷)

ومن ورائه ملوک حتی
ینتهی الابلاد الزابج فالملک
الکبیر یقال لہ المهراج و
تفسیر المهراج ملک الملوک
ولیس یعد فی ملوک الهند اعظم
منه لانه فی جزائر ولا یعلو
ملک اکثر خیرا منه ولا اقوی
واکثر دخلا،

ویقال ان دخل قمار الدیوک
یبلغ له فی کل یوم خمسین منا ء
ذهبا وذلک ان عاقد دیک
مع دیک غیره له اخذ الدیک
الغالب فیفتدیه صاحبه بمثقال
ذهب او اقل او اکثر وهذا فی
مملکته کثیر،

(ص ۱۳۷-۱۳۸)

وتلیه جزیرة یقال لها شلاط
یقع فیها العنبر الکثیر الذی یلیں

مریضوں کو نہلاتے ہیں،

اس کے بعد متعدد راجے ہیں یہ سلسلہ
جاوہ تک چلا گیا ہے، سب سے بڑے راجہ
کو مہراج کہتے ہیں، جس کے معنی راجاؤں
کا راجہ (مہاراج) ہیں ہندوستان
کے بادشاہوں میں کوئی اس سے بڑا
بادشاہ نہیں ہے، یہ جزیروں میں متوطن
ہے، اور مال و دولت، قوت، طاقت
اور آمدنی میں اس سے بڑا کوئی راجہ نہیں
کہا جاتا ہے کہ مرغ بازی کے جوے
کی روزانہ آمدنی تقریباً ۵۰ من سونا
ہے، جب ایک مرغ دوسرے مرغ سے
لڑتا ہے، تو مرغ غالب کا مالک مغلوب
مرغ کو لے لیتا ہے، جس کو مغلوب مرغ
والا ایک مثقال یا اس سے کچھ کم و
بیش سونا دیکر پھر چھڑا لیتا ہے، یہ
طریقہ اس ملک میں بہت رائج ہے،

اس کے قریب ہی ایک جزیرہ
شلاہط ہے جس میں عنبر ہوتا ہے اس سے

Marfat.com

فی البحر اجود منه وبها یکون
الکبابة من الافواه، (ص ۱۳۰)

ویلیه جزیرة یقال لها
هرلج وانما تسمی الجزیرة
باسم قائدها ولیس هذا
اسمها وهرلج هذا صاحب
جیش المهراج وله جزیرة
یقال لها طاران منها الکافور

وانما ظهر جدة الجزیرة کافور

ویخالف اهل بلاد مهراج
بالنار وبلد بالهند یقال له
فنصور مستفیض فیه اذا
خاصم الرجل الرجل عند السلطان
ان یقول انا حاصل النار یقال
للمدعی علیه فی الدین او الزنا
بالمحصنة او السرقة وما یجب
فیه القتل فیاتون السلطان

عمدہ عنبر کہیں سمندر میں نہیں ہوتا ہیں
کبابۃ[1] نام کا عطر بھی ہوتا ہے،
اس سے قریب کے جزیرہ کا نام
ہرلج (؟) ہے، یہ نام جو قائد کے نام پر
پڑا ہے، اس کا اصلی نام نہیں ہے،
ہرلج نامی شخص مہراج کی فوج کا سپہ سالار
ہے، اس کے ایک جزیرہ کا نام طاران[2] ہے
یہاں کافور ہوتا ہے، اور اس جزیرہ میں
کافور ۲۲ھ سے ظاہر ہوا ہے،
مہراج کے ملک اور ہندوستان کے
ایک شہر فنصور میں آگ کی قسم کھانے
کا رواج ہے، اس کا طریقہ یہ ہے کہ جب
دو فریق راجہ کے دربار میں اپنا مقدمہ
پیش کرنا چاہتے ہیں، تو مدعی آکر کہتا
ہے کہ میں آگ حاصل کرنے والا ہوں اس
وقت مدعیٰ علیہ کو خواہ وہ قرض کا دعوی
ہو، یا زنا یا چوری یا کسی اور ایسے جرم کا

---

[1] بحر شلاہط بحر ہرکند کے بعد لنکا میں ہے، وہیں یہ سب چیزیں پیدا ہوتی ہیں، کبابۃ "ایک دوا کا نام ہے۔ [2] یہ طوران ہوگا جو سندھ سے متصل ایک صوبہ تھا، اور جس کا پایۂ تخت قزدار تھا،

فیامر فیاخذ وزن رطل او
اکثر حدید فیحمی بالنار ثم
یعمد ون الی ورق یکون
عندهم یشبه ورق الغار فی
الغلظ والمتانة فیوضع علی
کفه منها سبع ورقات بعضها
فوق بعض ثمّ توضع تلک
الحدیدة فوقها بکلبتین
فیمضی به سبع مرات ذاهبًا
وجائیًا قدر مائة خطوة
فان احرقت یده والورق
جمیعا الزم الذنب فان
کان علیه القتل قتل وان
کان علیه الغرم غرم وان
لم یکن له مال کان عبدًا
للسلطان یبیعه وان لم
تحرقه النار قیل للمدعی
علیه انک مبطل قد اخذ

جس کی سزا قتل ہے طلب کیا جاتا ہے
جب وہ حاضر ہوتا ہے، تو راجہ کے حکم
سے ایک رطل یا اس سے زیادہ لوہا
گرمایا جاتا ہے، اور ایک خاص قسم
کی پتیاں[1] جو اُن کے یہاں پیدا ہوتی
ہیں اور انگور کی پتیوں کی طرح سخت ہوتی ہیں
لائی جاتی ہیں، اور تلے اوپر سات پتیاں
ہتھیلی پر رکھ دیجاتی ہیں، پھر وہ گرم
لوہا اس پر رکھا جاتا ہے، اور مجرم سے
لے کر سات بار ادھر ادھر تقریبًا ۱۰۰
قدم تک چلتا ہے، اگر اس کا ہاتھ اور
تمام پتیاں جل جاتی ہیں، تو اس کے اوپر
جرم ثابت ہو جاتا ہے، اگر وہ قابلِ قتل
ہے، تو قتل، ورنہ تاوان عائد کر دیا جاتا
ہے، اگر وہ مفلس ہوتا ہے تو بادشاہ
کا غلام بن جاتا ہے، اور وہ اسے
فروخت کروا لیتا ہے، لیکن اگر نہیں
جلتا تو مدعی سے کہا جاتا ہے کہ تمہارا

---

[1] یہ پان کی پتیاں ہیں، جیسا کہ سلیمان وغیرہ نے بھی اس کا ذکر کیا ہے،

Marfat.com

خصمک النار فیلزمہ ما کان
یدعی علیہ وجملۃ احکام
الھند ان من ذبح بقرۃ

ذبح بھا،

(ص ۱۳۸ و ۱۳۹)

الزام غلط ہے، تمھارے فریق نے
آگ اٹھالی اوراب خود مدعی مجرم
ثابت ہو جاتا ہے، اوراس پر اس
کا دعوی الٹ جاتا ہے، ہندوستان
کی ایک قانونی دفعہ یہ ہے کہ گائے
ذبح کرنے والا بھی قتل کر دیا جائیگا

Marfat.com

بزرگ بن شہریار

یہ تیسری اور چوتھی صدی ہجری کے اوائل (دسویں صدی عیسوی) کا ایک ایرانی ناخدا (جہازراں) تھا، جو اپنے جہاز عراق کے بندرگاہ سے ہندوستان کے ساحلوں اور جزیروں سے لیکر چین اور جاپان تک جاتا اور آتا تھا، اُس نے عجائب الہند کے نام سے اپنے اور اپنے دوسرے ساتھیوں اور سیاحوں کے دریائی مشاہدات عربی میں لکھے تھے، اس میں جنوبی ہند اور گجرات کے سفر، واقعات اور جوگیوں اور سنیاسیوں کی ریاضتوں کا ذکر ہے اور بعض عجیب اور بعید از قیاس باتیں بھی ملتی ہیں جنھیں قلم انداز کر دیا گیا ہے، اسے ۱۸۸۶ء میں لیڈن میں فان ڈرلیٹ نے فرنچ ترجمہ کے ساتھ مصور اور نہایت عمدہ کاغذ پر شائع کیا ہے، اس کا انگریزی میں بھی ترجمہ ہو چکا ہے،

افسوس کہ بزرگ بن شہریار کا سنہ پیدائش اور وفات اور مزید حالات نہیں معلوم ہو سکے،

عجائب الهند

فمما فی الهند ما حدثنابه

ابو محمد الحسن بن عمرو بن حمویه

بن حراد بن حمویه الجیرمی بالبصرة

قال کنت بالمنصورة فی سنة ثمان

وثمانین ومائتین وحدثنی بعض

مشائخها ممن یوثق به ان

ملک الرا وهو اکبر ملوک بلاد الهند

والناحیة التی هو بها بین قشمیر

الاعلی وقشمیر الاسفل وکان

یسمی مهروک بن رایق کتب

فی سنة سبعین ومائتین الی

صاحب المنصورة وهو عبد الله

ابو محمد حسن بن عمرو..... جیرمی نے بصرہ

میں ہندوستان کا ایک عجیب واقعہ ہم

سے بیان کیا کہ وہ ۲۸۸ھ میں جب

منصورہ میں مقیم تھے، تو وہاں کے ایک

ثقہ اور معتبر بزرگ نے ان سے بتایا کہ ایک

بڑے ہندوستانی راجہ نے جو رَا[1] اور کشمیر بالا[2]

اور کشمیر زیریں[3] کے علاقوں پر قابض[4] اور

اس کا نام مہروک بن رائق تھا، ۲۷۰ھ

میں امیر منصورہ عبداللہ بن عمر بن

عبدالعزیز کو خط لکھ کر فرمایش کی کہ مہدی

زبان میں اس کے لئے اسلامی احکام و

قوانین کی تفسیر و تشریح کی جائے، عبداللہ

نے منصورہ کے ایک آدمی کو جو عراق کا

---

[1] یعنی اور [2] کشمیر [3] پنجاب [4] اس ہندو راجہ کا نام عربوں کے بیان کے مطابق مہروک بن رائق ہے اور اگر یہ ۲۷۰ھ مطابق ۸۸۳ء کا واقعہ ہے تو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام کی اشاعت نویں صدی عیسوی میں کشمیر اور پنجاب میں شروع ہوگئی تھی۔ (ض)

Marfat.com

بن عمر بن عبد العزیز یسئاله
ان یفسر له شریعة الاسلام
بالهندیة فاحضر عبد الله
هذا رجلاً کان بالمنصورة
اصله من العراق حدا القریحة
حسن الفهم شاعرا قد نشاء
ببلاد الهند وعرف لغاتهم
علی اختلافها فعرفه ما سأل
ملک الرا فعمل قصیدة وذکر
فیها ما یحتاج الیه وانفذها
الیه فلما قرئت علی ملک الرا
استحسنها وکتب الی عبد الله
یسئاله حمل صاحب القصیدة
فحمله الیه واقام عنده ثلث
سنین ثم انصرف عنه فسأله
عبد الله عن امر ملک الرا فشرح
له اخباره وانه ترکه وقد
اسلم قلبه ولسانه وانه

رہنے والا نہایت ذہین، ہوشیار اور
شاعر بھی تھا، اپنے یہاں بلایا، اس
شخص کی پرورش و پرداخت ہندوستان
میں ہوئی تھی، اس لئے وہ یہاں کی
مختلف زبانیں اچھی طرح جانتا تھا،
امیر نے اس سے راجہ الور[1] کی فرمائش
بتائی تو اس نے ایک قصیدہ تیار کیا
اور اس میں وہ تمام باتیں جو راجہ
چاہتا تھا بیان کر دیں، اور اس کو
راجہ کے پاس بھیج دیا، جب وہ راجہ
کے سامنے پڑھا گیا تو اس نے اسے بہت پسند
کیا اور عبد اللہ کو خط لکھا کہ قصیدہ نگار کو اسکے
پاس بھیج دیا جائے، عبد اللہ نے اسکے پاس بھیج دیا، وہ
راجہ کے پاس تین سال رہا، جب وہاں
سے واپس آیا تو عبد اللہ نے راجہ کا
حال پوچھا، اس نے پورا حال تفصیل
سے بیان کر دیا کہ جب وہ راجہ سے
رخصت ہوا ہے تو وہ دل و زبان دونوں

---

[1] الور پایۂ تخت تھا، اس لئے راجہ وہیں رہتا تھا،

لم یمکنه اظہار الاسلام خوف
من بطلان امرہ وذھاب ملکه
وکان فیما حکاہ عنه
انه سئاله ان یفسر له القرآن
بالھندیة ففسر له قال فانتھیت
من التفسیر الی سورة یٰسین
قال ففسرت له قول الله عزّ وجلّ
"قال من یحی العظام وھی رمیم
قل یحییھا الذی انشاءھا اوّل
مرة وھو بکل خلق علیم" قال
فلمّا فسرت له ھذا وھو
جالس علی سریر من ذھب
مرصع بالجوھر والدر لا تعرف
له قیمته قال لی اعد علی فاعدت
فنزل عن سریرہ ومشی علی
الارض وکانت قد رشت

سے اسلام قبول کر چکا تھا لیکن حکومت
چھن جانے کے خوف سے اس کا اعلان نہیں کر سکتا
منجملہ اور واقعات کے اس نے یہ
واقعہ بھی بیان کیا کہ راجہ نے مجھ سے
ہندی زبان میں قرآن مجید کی تفسیر
لکھنے کی فرمائش کی تھی، چنانچہ میں نے
تفسیر لکھی، اور جب سورہ یٰسین کی تفسیر
تک پہنچا، اور اس کے سامنے ارشادِ
الٰہی "قال من یحی العظام وھی
رمیم قل یحییھا الذی انشاھا
اوّل مرة وھو بکل خلق علیم"
کی تفسیر بیان کر رہا تھا، اس وقت وہ
موتیوں اور جواہرات سے مرصع سونے
کے ایک ایسے بیش قیمت تخت پر بیٹھا ہوا
تھا جس کی قیمت کا اندازہ نہیں لگایا
جا سکتا، اُس نے کہا اس کی تفسیر بھیج سے

لہ اس آیت کا ترجمہ یہ ہے کہ "خدا اور قیامت کا منکر انسان کہتا ہے کہ کون زندہ کرے گا ہڈیوں کو جب وہ مٹی گل جائیں گی، اے پیغمبر تم کہدو کہ ان کو وہی زندہ کرے گا جس نے بنایا ان کو پہلی بار، اور وہ سب بنانا جانتا ہے"

Marfat.com

بالماء وهی ندیة فوضع خدہ
علی الارض وبکی حتی تلوث وجهه
بالطین ثم قال لی هذا هو الرب
المعبود والاول القدیم الذی
لیس یشبهه احد وبنا بیتا لنفسه
واظهر انه یخلو فیه لهم و
کان یصلی فیه سرا من غیران
یطلع علی ذلک احد وانه وهب
له فی ثلاثة دفعات ستمائة
منا من ذهب۔

بیان کر دہ جب میں نے دوبارہ بیان کی
تو وہ تخت سے اتر پڑا، اور زمین پر چلنے
لگا، حالانکہ زمین چھڑکاؤ کی وجہ سے تر
تھی، مگر وہ اپنا رخسار زمین پر رکھ کر رونے
لگا، یہاں تک کہ اس کا چہرہ گرد آلود
ہوگیا، پھر اس نے مجھ سے کہا کہ یہی اصلی
پروردگار، معبود، اور ازلی وابدی ہے،
اس کا کوئی ہمسر اور مشابہ نہیں، اس کے
بعد اُس نے ایک گھر تعمیر کرایا، اور ظاہر
یہ کیا کہ امور سلطنت پر غور کرنے کے لئے
تنہائی اختیار کی ہے، مگر دراصل وہ اس
میں پوشیدہ طریقہ سے نماز پڑھتا تھا جس
کی کسی کو خبر نہ ہوتی تھی، (اسی شاعر
کا بیان ہے کہ میرے زمانہ قیام میں)
تین مرتبہ میں راجہ نے مجھے ۶۰۰ من سونا
دیا تھا،

وحدثنی ان بقنوج من
بلدان الهند من تاخذ الغرفلة
بین شفریها فتکسرها قطعا من

مجھ سے (ناخداؤں کے سردار اور
بحری معاملات کے واقف وآزمودہ کار
عبداللہ محمد بن بابشاد سیرافی نے) بیان

Marfat.com

مشدّة ما تضغطها۔

کیا کہ ہندوستان کے شہر قنوج میں بعض لوگ سپاری دونوں لبوں سے دبا کر توڑ دیتے ہیں،

وحدثنی الحسن بن عمرو انہ رای بالمنصورة اهل قشمير الاسفل وبينهم وبين المنصورة مسيرة سبعين يوما فی البر يخدرون فی مهران من قشمير وهو بحری كما يجری دجلة والفرات فی وقت المد ودعلی اعدال القسط وقال لی انهم يعبرون القسط فی الاعدال فی كل عدل سبع مائة وثمان مائة منا ويحمل ونه ثم يجعلون فوق الجمل القار فلا ينفذ له ماء ولا غيره ويقرنون الاعدال ويشد ونها ويوطئون عليها ويجلسون فيها ويخدرون فی مهران فيصلون الی فرضة

حسن بن عمرو کا بیان ہے کہ انھوں نے منصورہ میں کشمیر (پنجاب) کے لوگوں کو دیکھا کہ وہ وہاں سے دریائے مہران میں (کشتیوں پر سوار ہو کر) قسط (ہندی) کی گانٹھیں لے کر منصورہ آتے ہیں، کشمیر اور منصورہ کے درمیان خشکی کا راستہ ۱۰ دنوں کا ہے، اور دریائے سندھ چڑھاؤ کے زمانہ میں دجلہ و فرات کی طرح تیز ہے سے بہتا ہے، انھوں نے مجھ سے کہا کہ کشمیر کے لوگ گانٹھوں میں قسط ہندی رکھتے ہیں اور ہر گانٹھ میں سات یا آٹھ سو من[1] قسط آتی ہے، گانٹھ پر چمڑا اور چمڑے پر روغن قار (تارکول) لگا دیتے ہیں، جس سے اس میں پانی وغیرہ نہیں جا سکتا، اس کے بعد گانٹھوں کو ایک دوسرے سے اچھی طرح باندھ دیتے

[1] یہ غالباً کوئی چھوٹا من ہوگا،

Marfat.com

المنصورة فی اربعین یوما ولم
یلحق القسط شیئ من الماء البتة ۔۔۔

وحدثنی من رای بلاد
الهند خلقا کثیرا یزجرون، ۔۔۔

۔۔۔ان بعض ملوک الهند الکبار کان
جالسا یاکل وبازائه ببغاء فی قفص
معلقه فقال لها تعالی فکلی معی
فقالت لا انا افزع من
السنور فقال لها انا بلاء وجرک و۔
هو بکلام الهندی انی افعل
بنفسی مثل ما یصیبک و تفسیر
هذه اللفظة ومعناها هو ما
اذکره وذلک ان الملک من
ملوک الهند یجیئ الیه من الرجال

ہیں پھر اس پر بیٹھ کر دریائے سندھ میں تیرتے
ہوئے چالیس دن میں منصورہ کی بندرگاہ پر
پہنچ آتے ہیں، اور قسط کے اندر ذرا بھی پانی نہیں

مجھ سے ہندوستان میں ایک وضع دار
شخص مقیم رہنے والے شخص نے بیان کیا کہ
مجھ سے ایسے شخص نے بیان کیا جس نے
ہندوستان میں اکثر لوگوں کو شگون لے
۔۔۔ہندوستان کا کوئی بڑا راجہ بیٹھا کھانا کھا رہا
تھا اور اس کے سامنے طوطے کا پنجرہ ٹنگا ہوا
تھا راجہ نے طوطے سے کہا تم بھی آکر میرے
ساتھ کھاؤ طوطے نے جواب دیا کہ مجھے بلی کا
خطرہ ہے راجہ نے ہندوستانی زبان میں کہا
انا بلاء وجرک "یعنی جو مصیبت تم پر
آئے گی، اسے میں بھی بھگتوں گا اس لفظ
کی تشریح اور مفہوم یہ ہے کہ ایک ہندوستانی
راجہ کے یہاں چند صاحبِ حیثیت اور معزز
لوگ آکر "نحن بلاء وجرک" کہتے تھے، تو
راجہ انھیں اپنے ہاتھ سے چاول کھلاتا اور

لہ اس کے بعد مصنف نے جو واقعہ لکھا ہے وہ قرین قیاس نہیں معلوم ہوتا اس لئے اسے قلم انداز کر دیا گیا البتہ اس سے یہ تو معلوم ہی ہو گیا کہ اس زمانہ میں ہندوستان میں شگون لینے کا رواج بہت زیادہ تھا (ض)

Marfat.com

قد رہ فیقولون له نحن بلا
وجوک فیطعمهم الاذربیدہ
ویعطیهم النابول بیدہ
فیقطع کل واحد منهم الخص
من اصابعه ویضعها بین یدیہ
ثم یکونون معه حیث سلک یاکلون
باکله ویشربون بشربه ویتولون
اطعامه ویتفقدون سایر احواله
فلا یدخل الیه خطیة ولا جاریة
ولا غلام الا فتشوہ ولا یفرش
له فراش الا فتشوہ ولا یقدم
له طعام ولا شراب الا قالوا للذی
احضرہ کل منه اولا وما اشبهه
هذا من سایر الاشیاء التی
یخاف علی الملوک منها فان مات
قتلوا انفسهم وان احرق نفسه
احرقوا انفسهم وان مرض عذبوا
نفوسهم لمرضه وان حارب او
حورب کانوا حوله ومعه لا یخونه

پان دیتا تھا، اور یہ لوگ اپنی چھوٹی انگلی
کاٹ کر راجہ کے سامنے رکھ دیتے اور اس
کے بعد وہ لوگ اس کے ہر موقع کے ساتھی
بن جاتے، وہ جب کھاتا پیتا تو یہ لوگ بھی
اس کو کھلانے پلانے کے ذمہ دار ہوتے
اور جملہ معاملات کے نگراں بن جاتے،
اور اگر کوئی لونڈی، غلام بادشاہ کے
پاس آتا تو وہ اس کی تلاشی لیتے، بستر بچھاتا
جاتا تو اس کی جانچ کرتے، کوئی کھانے
پینے کی چیز لاتا، تو لانے والے سے
کہتے کہ پہلے تم خود کھاؤ، غرض اس طرح
کے تمام معاملات و حالات ہیں جن سے
بادشاہ کے لئے خطرہ ہو سکتا ہے، پوری
نگرانی اور جانچ پڑتال کرتے تھے اگر
راجا مرجاتا تو وہ لوگ بھی جان دیدیتے
اگر جل جاتا تو وہ بھی اپنے کو تکلیف اور
ایذا پہنچاتے، اگر وہ خود جنگ کرتا
یا اس سے دوسرا لڑتا تو یہ لوگ اس
کے ساتھ مل کر لڑتے تھے، صرف اتنے

Marfat.com

ان یکون هٰؤلاء البلاوجریة
الا من علیة اهل الموضع ومن
یرجع الی نجدة وبسالة وشهامة
وله رواء ومنظر فهذا معنی
البلاوجریة فلمّا قال الملک
لها انا بلا وجرک اکل الارز عنها
فلمّا رأته قد اکل الارز عنها
وقال لها انا بلا وجرک نزلت من
القفص وجاءت فجلست علی الخوان
لتأکل فقصد السنور فقطع راسها
فاخذ الملک بدن البغا فجعله
فی صینیة وجعل علیه الکافور
وحوله الهیل والتابنول والنورة
والفوفل وضرب الطبل دوار
فی البلد وفی عسکره والصینیة
علی یده ثمّ کان یوجهه بالصینیة
کل یوم فیطوف بها فی البلد مدّة
سنتین فلما طال ذلک اجتمع علیه
البلاوجریة وغیرهم من اهل تملکته

طبقۂ بلند درجہ شجاع وبہادر اور خوبصورت
وجیہ لوگ ہی .....
بلاوجریہ ہو سکتے تھے، بلاوجریہ کی تشریح
اور اس کا مفہوم یہی ہاں تو جب بادشاہ
نے طوطے سے "انا بلا وجبرک" کہکر اس کی
طرف سے چاول کھایا اور طوطے نے دیکھا
کہ راجہ نے اس کی طرف سے چاول کھالیا
اور "انا بلا وجبرک" بھی کہہ دیا ہے تو
وہ پنجڑے سے نکلا اور ابھی دسترخوان
پر کھانے کے لئے بیٹھا ہی تھا کہ ایک بلی
نے جھپٹا مار کر اس کا سر الگ کر دیا
بادشاہ نے طوطے کا جسم ایک طشت میں
رکھ کر اس پر کافور، کھا، اور اس کے ارد
گرد، الائچی، پان، چونا اور سپاری رکھی،
پھر طبل بجوایا، اور طشت اپنے ہاتھ میں لیکر
سارے شہر اور فوج کا گشت لگایا اور
اسی طریقے سے برابر دو سال تک روزانہ
گشت لگاتا رہا، اس سلسلۂ دراز کو دیکھ کر
بلاوجریہ اور سلطنت کے بعض دوسرے

Marfat.com

فقالوا له هذا قبيح وقد طال
الامر فيه فالى كم تدافع اما ان
تفي والا فمر فنا حتى نعزلك و
نقلب ملكنا غيرك لان في البشر
انه اذا قال انا بلا وجرك ثم
وجب عليه حكم فدافع به او
نكل عنه فقد صار بهندا و
البهند عندهم هو الذي لا
يجوز عليه الحكم لقلته ومهانته
وسقوطه مثل المغني والزامر
وما اشبهه ذلك والملك و
من دونه في ذلك سواء اذا
نكل عن واجب فلما راى هذا
جمع العود والصندل والسليط
وحفر حفيرة وجعل ذلك
فيها واحرقه بالنار ثم رمى
بنفسه فيها فاحترق واحترق

اشخاص نے جمع ہو کر بادشاہ سے کہا یہ بہت
بُرا طریقہ اور اب یہ معاملہ بڑھ چکا ہے آخر
کب تک اس طرح اپنی جان بچاتے رہو گے
یا تو اپنا وعدہ پورا کرو یا صاف صاف
اپنا مقصد بتلاؤ کہ ہم تم کو معزول کر کے
کسی اور کو بادشاہ بنائیں، کیونکہ یہ شرانتا
میں تھا کہ جس نے "انا بلا وجرک" کہا تو اگر
اس کے متعلق کوئی فیصلہ کیا گیا اور اس
کی تعمیل میں پس و پیش یا گریز سے کام
لیا جاتا تو وہ آدمی بھند شمار کیا جاتا جو
اور بھند ایسا شخص کہلاتا تھا جس پر
گویوں اور راگنی بجانے والوں کی طرح
اُن کے ابتذال، پستی اور گراوٹ کی
وجہ سے کوئی قانون نافذ نہیں ہوتا
تھا، راجہ اور اس سے کمتر درجہ کے لوگ
جو بھی کسی فریضہ اور امر واجبی کی ادائیگی
سے گریز اور انحراف کرتا ہے، اس مسئلہ
میں برابر ہیں، راجہ نے جب یہ صورت حال
دیکھی تو عود، صندل، اور تیل وغیرہ منگا کر

بلا وجرية ثم بلا وجرية
البلا وجرية يعني اتباع الآباء

Marfat.com

فارموا انفوسهم معه فاحترق
فی ذلك الیوم نحوالفی نفس معه
.....
.....وکان اصل ذلک
قوله للبیغا انا بلاوجبرک۔

اور ایک گڈھا کھدوا کر اس میں ان سب
کو ڈال کر آگ لگا دی،.....
.....
پھر خود بھی اس میں کود کر جل گیا، اسی
طرح بلا وجبریہ (راجہ کے متبعین) اور
بلا وجبریہ کے بلا وجریہ (یعنی متبعین کے
متبعین) نے بھی اس کے ساتھ اپنے کو آگ
میں جھونک دیا، اس طرح اس دن
تقریباً ۲ ہزار اشخاص اس کے ساتھ
آگ میں جل کر مر گئے، اور اس کی اصلی
وجہ بس وہی بات "انا بلاوجبرک"
تھی جو راجہ نے طوطے سے کہی تھی[1]

وحدثنی ان الملوک بسرندیب
ومن یجری مجراهم یحملون فی
الهندول وهو مثل محفة علی
اعناق الرجال ومعه کرندة

مجھ سے بیان کیا گیا ہے کہ لنکا، اور
دوسرے مقامات کے راجوں مہاجنوں
اور اس درجہ کے لوگوں کا قاعدہ ہے
کہ وہ ہنڈول (ڈولی) میں آدمیوں

---

[1] مصنف نے اس حکایت کی جو بنیاد قرار دی ہے، وہ صحیح نہیں معلوم ہوتی، تاہم اس کے اندر بعض باتیں صحیح بھی ہیں، اور ان سے ہندوستان کی ایک قدیم رسم ورواج کا پتہ چلتا ہے، اس لئے پوری حکایت نقل کر دی گئی ہے (ضیاء الدین)

Marfat.com

من ذهب فيه ورق التانبول
وحوايجه يحملها غلام اٰخر و
الغلمان والاصحاب معه و
يطوف فی البلد او يمضی فی
حاجته وهو يمضغ التانبول و
يبصق فی المبصقة .....

وحدثنی ان الواحد من
الهند يتغوط و ينزل الی التلاج
وهو برکة الماء المنصب من
الجبال والمطار فی اوان الامطار
والسيول حتی يغتسل فيه ويستنجی
فاذا تنظف تمضمض بالماء و
خرج من التلاج فجر الماء من

کندھوں پر[1] سوار ہوتے ہیں، اور ہنڈولوں[2]
محفہ جیسی ایک چیز ہوتی ہے۔ اس کے ساتھ
سونے کا ایک پاندان ہوتا ہے جس میں
پان اور اس کے لوازمات ہوتے ہیں۔
پاندان ایک لڑکا لے کر چلتا ہے، دوسرے
آدمی اور لڑکے اس کے ساتھ ساتھ چلتے
ہیں، اس طریقہ سے راجہ پورے شہر کا چکر
لگاتا، اور اپنی ضرورتوں کے لئے نکلتا
اور پان چبانا جاتا ہے اور پیک اگالدان
میں ڈالتا جاتا ہے۔

راوی کا بیان ہے کہ ہندوستانیوں
کا قاعدہ ہے کہ جب کوئی قضائے حاجت
سے فارغ ہو کر میدانوں اور پہاڑوں
کے نالوں میں جہاں سیلاب اور بارش
کے زمانہ میں پانی جمع ہو جاتا ہے، آبدست
لیتا ہے، تو اس کے بعد کلی بھی کرتا ہے۔
لیکن کلی کا پانی تالاب سے باہر خشکی میں

---

[1] یہ رسم اب بھی پائی جاتی ہے گو بہت کم،

[2] ڈولی ہی کی قسم کی عورتوں کی مخصوص سواری ہوتی ہے،

فیه الی الارض لان عندہ انہ
اذا بجم الماء من فیه الی التلاج
اضدہ،

وحدثنی بعض من دخل
الهند انه رای بکنبایت الواحد بعد
الواحد یجیئ الی الخور لیغرق نفسه
فیعطی الاجرۃ لمن یغرقه
یخوف ان یدعہ کہ الخوف او
الجزع او یبدو له فی تغریق
نفسه فیعطی الاجرۃ لمن
یضع یدہ فی قفاہ و یغطه
فی الماء حتی یتلف وان صاح
او استعفی او سئله ان
یطلقه لم یفعل،

گراتا ہے، کیونکہ اس کے عقیدہ میں ہے کہ
اگر منھ کا پانی تالاب میں گر گیا تو سارے
تالاب کا پانی خراب ہو جائے گا،[1]

ہندوستان جانے والے ایک
سیاح نے بیان کیا کہ اس نے کھمبایت
میں لوگوں کو دیکھا کہ وہ یکے بعد دیگرے
خلیجوں میں داخل ہو کر ڈوب جاتے
ہیں، اور جو لوگ انھیں ڈبانے میں مدد
لیتے ہیں، ان کو اجرت دیتے ہیں،[2]
کیونکہ انھیں اپنے کو خود ڈبانے میں
خوف، گھبراہٹ، اور جھجک پیدا ہو جانے
کا اندیشہ رہتا ہے، اس لئے وہ ایسے
آدمی کو اجرت دیتے ہیں جو کندھے پر
ہاتھ رکھتا، اور اسے پانی میں ڈبا کر
ہلاک کر دیتا ہے، (چنانچہ یہ غرق

---

[1] ہندو قوم اس معاملہ میں واقعی بڑی محتاط ہے لیکن اب غالباً خال خال لوگ ہی ایسا کرتے ہوں گے (ض)

[2] یعنی خود ہی شوق و ذوق سے اپنے کو ڈبا دیتے تھے، لیکن بعض کمزور قسم کی طبیعت رکھنے والے یہ حوصلہ و امنگ تو ضرور رکھتے تھے، مگر بین موقع پر ان سے بزدلی اور گھبراہٹ ظاہر ہونے لگتی، اس لئے وہ ایسے لوگوں کو بقیمت تلاش کرتے تھے، جو انھیں ڈبا دیا کریں، (ض)

Marfat.com

کرنے والے اسے پانی میں اس طرح ڈبا
دیتے ہیں کہ وہ ہلاک ہو جاتا ہے اور وہ
اس کی پرواہ نہیں کرتے کہ ڈوبنے والا
چیخ رہا ہے، یا معذوری اور چھوڑ دینے
کی خواہش کر رہا ہے،

(ص ۱۲۳)

وحدثني ان جميع اهل غصة
ولامري وكلة وقاقلة وضيفين
وغيرهم ياكلون الناس الا انهم
لا ياكلون الا اعداءهم من
طريق الغيظ عليهم وليس ياكلونهم
من طريق الجوع ويقيدوا من
لحم الانسان ويضعونه من
انواع الصنعة والالوان و
ينقلوا به الى الخمر)

(ص ۱۲۶ و ۱۲۷)

راوی نے بیان کیا کہ فصور، لامری
کلہ، قاقلہ اور ضیفین کے تمام باشندے
آدمیوں کو کھا جاتے ہیں، مگر صرف اپنے
دشمنوں ہی کو غصہ کی حالت میں کھاتے
ہیں، وہ شکم سیری کے لئے یا بھوک سے
مجبور ہو کر نہیں کھاتے، یہ لوگ آدمیوں
کے گوشت کا قیمہ کر کے خوب اچھی طرح
پکا کر شراب کے ساتھ کھاتے ہیں،

وحدثني بعض من دخل
الهند انه سمع ان الارماس[1]

ایک شخص نے بیان کیا کہ اس نے سنا ہے کہ
ہندوستان کی سیر و سیاحت کرنے والے

---

[1] فصور اور کلہ پر نوٹ تحریر کیا جا چکا ہے ضیفین شاید ضف ہوا ور لامری اور قاقلہ بھی اسی اطراف دنواح کے ملتے ہوں گے [2] وفی بعض النسخ الارماس بالراء وهو الصواب، (ض)

Marfat.com

المجيد النادر المرتفع يجلب من
نواحي قشمير، (ص ۱۲۸)

حدثني يونس بن مهران
السيرافي التاجر وقد كان دخل
الزابج قال رأيت في البلد الذي
فيه مهراجا الملك بالزابج من
الاسواق العظيمة مالا يحصى
وعدت في سوق الصيارف
بهذا البلد ثمان مائة صيرفي
سوى الزابج وعمارتها وكثرة
البلدان والقرى فيها مالا يقع
عليه وصف (ص ۱۳۰)

وحدثني من اثق لقوله
انه شاهد ببعض بلاد الهند
رجلين ..... وحفر كل واحد
منهما بئرا وملأها بعد ان قاس

عمدہ، بیش قیمت اور نایاب ہیرا کشمیری
علاقوں سے آتا ہے،

مجھ سے یونس بن مہران سیرافی
سوداگر نے بیان کیا جو جزیرہ جاوا گئے
تھے، کہ وہاں مہراج[1] کے شہر جاوا کے بازار
میں دو کانیں بے شمار تھیں، اور صرف مہراجہ
کی دو کانیں .. تھیں، اس کے علاوہ
وہاں کی عمارت، شہر، اور گاؤں غیر
حد و بیان سے باہر ہیں،

مجھ سے ایک قابل اعتماد آدمی نے
بتایا کہ اس نے ہندوستان کے کسی شہر میں
دو آدمی دیکھے .... انھوں نے ایک
کنواں کھودا اور اس میں پیروں کے
بل کھڑے ہونے کے بعد اپنے بھر دیئے

---

[1] مہراج یعنی دیبھ راے، بزرگ بن شہریار کے زمانہ میں، اکمال ورش کرشن دوم (۸۸۰-۹۱۲ء) تھا۔

[2] کذا فی الاصل والصواب ان یکون بئرا (ض)

فيه نار ووسطا بينهما مزدا و
جعلا يلعبان بها ويمضغان التابول
ويغنيان والنار تعمل فيهما من
اسفل الى ان بلغت النار الى
قلوبهما فطفيا ولم يظهر منهما
تالم ولا تغير.....

(ص ۱۴۷ - ۱۴۸)

وحدثني عبد الواحد بن
عبد الرحمن القسوي وهو ابن
اخي ابي حاتم القسوي وقد سافر
سنين كثيرة في البحار ان الهند
كانت تشد شعورها مثل القلانس
على الرؤس وكانت سيوفهما
مستقيمة قائمة فوقع بين طائفة
منهم وبين طائفة اخرى حرب
فاستظهرت احداهما على الاخرى

پھر اس میں آگ لگائی اور اپنے سامنے چوسر
رکھ کر کھیلنے، پان چبانے اور گانے بجانے لگے،
آگ بھی نیچے سے اپنا کام کر رہی تھی، یہاں تک
کہ بھڑک کر اُن کے سینوں تک پہنچ گئی،
اور وہ دونوں جل بھن گئے، مگر ان سے
کسی قسم کا درد و کرب اور اضطراب نہیں
ظاہر ہوا،.....

عبد الواحد بن عبد الرحمٰن قسوی نے
جو ابو حاتم قسوی کے بھتیجے، اور بہ سمار[1]
تک سمندروں کی سیر و سیاحت کر چکے
تھے، مجھے بتایا کہ اہل ہند ٹوپیوں، اور
پگڑیوں کی طرح اپنے سروں پر بالوں
کی چوٹیاں باندھ لیتے ہیں، اور اُن کی
تلواریں نہایت سیدھی اور بالکل کھڑی
ہوتی ہیں، ایک مرتبہ دو جماعتوں میں آپس
میں جنگ ہو گئی، اور ایک نے دوسری
کو مغلوب کر لیا، اور مفتوح جماعت سے
فتحكموا عليهم وقالوا ما نرجع

---

[1] اس زمانہ میں بھی سادھو اور اس قسم کے دوسرے تپسیا اور ریاضت کرنے والے لوگ ایسا کرتے ہیں

عنکم الا ان تجعلوا شعورکم
ساجدۃ لشعورنا وسیوفکم
ساجدۃ لسیوفنا فصارت الفرقۃ
المستظھرۃ علیھا تشد شعورھا
منکوسۃ وسیوفھم مقوسۃ
وھوالقراطل فالرسم باق
الی الیوم علی ھذا فی تلک الطوائف
(ص ۱۲۸-۱۲۹)

وبلاد الھند لصوص محبی
منھم جماعۃ من بلد الی بلد
فیعبثون علی التجار المسرین
اما غریب واما ھندی فیقبضون
علیہ فی بیتہ او فی السوق او
فی الطریق ویجردون فی وجھہ
السکاکین ویقولون لہ اعطنا
کذا وکذا والا قتلناک فان
تقدم الیھم احد یمنعھم من
الرجل او سلطان قتلوہ ولہ

کہا کہ ہم اسی شرط پہ تمہارے یہاں سے
واپس جائیں گے کہ تمہارے بال اور
تلواریں ہمارے بال اور تلواروں کے
سامنے سرنگوں ہو جائیں، چنانچہ مغلوب
گروہ نے اپنے بال الٹے باندھے اور
تلواریں کج کر لیں، اور اس جماعت
میں اب تک یہ رسم چلی جا رہی ہے

ہندوستان میں ایسے چور ہوتے ہیں
جو ایک شہر سے دوسرے شہر جا کر مالدار
تاجروں کو خواہ وہ پردیسی ہوں یا ہندوستانی
تاک میں رہتے ہیں، اور انھیں اُن کے
گھروں، بازاروں یا راستوں میں پکڑ
لیتے اور ان کو چھرا دکھا کر ڈراتے
دھمکاتے ہیں کہ اتنی رقم دیدو ورنہ تم کو
قتل کر ڈالیں گے، اس حالت میں جو
آدمی بھی خواہ سرکاری ہی کیوں نہ ہو
اگر مزاحمت اور روک ٹوک کیلئے

Marfat.com

يبالوا عنده ان يقتلوا او يقتلوا
هم انفسهم بعده كل ذلك عندهم
سواء اذا طالبوا الانسان لم
يسع احدا ان يكلمهم ولا
يتعرض لهم خوفا من نفسه و
يمضي معهم فيجلس حيث شاؤا
من سوقه او داره او دكانه
او في بستانه فيجمع لهؤلاء المال
الذي قد قاطعوه عليه والمتاع
وهو مع ذلك ياكلون ويشربون
وسكاكينهم مجردة فاذا جمع ما
وافقوه عليه اخضر من يحمله
معهم ومضوا وهم محيطون به
حتى يبلغون اماكنهم التي
يامنون فيها على انفسهم فيطلقونه
من هناك ويأخذون المتاع
والمال،

بڑھتا ہے تو اسے قتل کر دیتے ہیں، اور ان
کو اس کی مطلق پرواہ نہیں ہوتی کہ قتل
کرنے کے بعد وہ خود بھی قتل کر دیے جائینگے،
کیونکہ مارنا اور مرجانا اُن کے نزدیک برابر
ہے، اس لئے وہ جب کسی آدمی سے اس قسم
کا مطالبہ کر دیتے ہیں، تو پھر اپنی جان کے
خوف سے اس کے لئے کچھ کہنے سننے یا انکار
کرنیکا موقع نہیں رہتا، بلکہ جہاں بھی وہ چاہتے
اس کے گھر، دکان بازار یا باغ وغیرہ
میں جاکر وہ شخص بیٹھ جاتا ہے۔ اور ان
کے لئے مال و متاع مہیا کرنے میں مصروف
ہو جاتا ہے اور اس درمیان میں ڈاکو کھاتے
پیتے، اور چہریاں نکالے رہتے ہیں، جب
ان کی مطلوبہ رقم جمع ہو جاتی ہے تو
ایک آدمی اسے لیکر اُن کے ساتھ پہنچانے
جاتا ہے، جب یہ لوگ راستہ میں چاروں
طرف سے گھیرے رہتے ہیں، پھر جب
وہ اپنے مامون و محفوظ مقام پر پہنچ
جاتے تو اسے چھوڑ دیتے اور مال و متاع

(ص ۱۵۱-و ۱۵۲)

Marfat.com

وحدثني محمد بن مسلم
السيرافي وكان مقيما بتانه
نيفا وعشرين سنة وقد سافر
الى اكثر بلاد الهند وعرف
احوال اهليها ومعاملتهم معرفة
جيدة قال ان اثنى عشر نفسا
جاؤا الى صيمور وتانة فقبضوا
على رجل من التجار هندي
له اب يملك مالا عظيما والاب
شديد المحبة له لا ولد له
سواه فقبضوا عليه في وسط
منزله وطالبوه بعشرة آلاف
دينار او خوذ ذلك وكان هذا
بعض ما يملكه ابوه فوجه الى
ابيه يعرفه ما نزل به ويسئله
ان يشتريه ويخلصه منهم
فجاء اليهم فكلمهم ورفق
بهم ليأخذ منه الف دينار
ويخوذ ذلك قالوا وقالوا لم

محمد بن مسلم سیرافی کا جو تھانہ میں ۲۰
سال سے زیادہ مقیم، ہندوستان میں
اکثر جگہوں کی سیر و سیاحت اور وہاں
کے باشندوں کے احوال و معاملات سے
خوب واقف تھا، بیان ہے کہ ۱۲ افراد
پر مشتمل ڈاکوؤں کا ایک گروہ چیورا ؤ
تھانہ آیا، اور وہاں اس نے ایک ہندوستانی
تاجر کو پکڑا جس کا باپ بڑا دولت مند
تھا، اور اس نے بڑی محنت اور
جفاکشی سے یہ دولت حاصل کی تھی،
اور اُس کے یہی ایک لڑکا تھا، اس
کو انھوں نے گھر میں گھس کر پکڑا،
اور اس سے دس ہزار دینار اسی کے لگ
بھگ اشرفیاں مانگ رہے تھے۔ اپنے
باپ کے لئے یہ معمولی رقم تھی، لڑکے نے
یہ صورتِ حال باپ کے پاس کہلا بھیجی
کہ وہ رقم دے کر ان ڈاکوؤں کے
پنجہ سے اس کو چھڑا دے، یہ سُن کر باپ
فوراً آیا اور اُن سے نرمی اور لجاجت سے

Marfat.com

ناخذ الاعشرة آلاف دينار
فلما رأه على هذه الحالة
مضى الى الملك وعرفه القضية
وقال هذا شئ لا دواء له و
متالم يقع يضع القوم نكاته
لم يكد احد ان يقيم عنده
فقال له كيف نصنع وان كلمنا هم
قتلوا ابنك فقال له كيف العمل
قال قتلهم سهل علي وانما اخاف
ان يقتلوا ابنك ولا ولدلك
غيره فقال ما ابالي هؤلاء
يطلبون ملا عظيما ولا يجوز
لي ان افقر نفسي واخلف لدي
باي وجه ايها الملك نجمع الخشب
حول الدار وندس بابها نضرمها
بالنار عليهم فقال له يحترق
ابنك وعيالك فقال احتراقهم
اهون عندي من ذهاب مالي
فوجه الملك وسد باب المنزل

کہا کہ ایک ہزار کے قریب اشرفیاں لیکر
لڑکے کو چھوڑ دیں مگر ڈاکوؤں نے انکار
کیا، اور کہا کہ ہم دس ہزار لئے بغیر نہ
چھوڑیں گے، باپ یہ کیفیت دیکھ کر راجہ
کے پاس آیا، اور اسے صورتِ حال سے
مطلع کیا، اور کہا کہ اس کا سوائے اس
کے کوئی علاج نہیں کہ ان ڈاکوؤں
کو قرار واقعی سزا دیجائے، بغیر اس کے
کوئی شخص کیسے آپ کی سلطنت میں
رہ سکتا ہے، راجہ نے کہا اس وقت
ہم کیا کر سکتے ہیں، اگر ان سے بات چیت
کرین تو وہ تمھارے بیٹے کو قتل کر دینگے،
باپ نے کہا پھر آخر کیا صورت ہوگی؟
راجہ نے کہا انھیں قتل کر دینا تو آسان
ہے، لیکن خطرہ یہ ہے کہ وہ تمھارے
اکلوتے لڑکے کو قتل کر ڈالیں گے،
سوداگر نے جواب دیا، اس کی پروا
نہیں، یہ لوگ اتنی بڑی بھاری رقم
کا مطالبہ کر رہے ہیں کہ میں لڑکے کو

ف کذا بالاصل والصواب لم یکد،

وضرم الباب بالنار فاحترق
القوم وولده وعياله وجميع
ما كان في الدار،

قيل ان في بلاد الهند الاعلى
الرسم في احراق الشيوخ والعجائز
باق، (۱۵۲-۱۵۳)

بچانے کے لئے اپنے کو محتاج نہیں بنا سکتا۔
اس لئے ہم مکان کے چاروں طرف
لکڑیاں جمع اور دروازہ بند کر کے گھر میں
آگ لگا دیں گے، راجہ نے کہا مگر تیرا
لڑکا اور گھر والے بھی تو جل جائیں گے،
اُس نے جواب دیا میرے لئے ان کا
جل جانا مال چلے جانے سے زیادہ آسان
ہے، یہ سُن کر راجہ خود اس کے مکان
پہنچا، اور دروازہ بند کر کے اس میں آگ
لگوا دی، اور ڈاکوؤں کے ساتھ اُس کا
لڑکا گھر کے اور لوگ اور سارا اثاثہ سب
جل گیا،
کہا جاتا ہے کہ ہندوستان کے بالائی
علاقوں میں بوڑھوں، اور بوڑھیوں
کو جلا دینے کی رسم ابھی تک جاری ہے،

ذكرت في فصل قبل هذا
امر عباد الهند وزهادهم
وهم عدة اصناف منهم
البيكوى واصلهم من سرنديب

اس سے پہلے ایک فصل میں ہم
ہندوستان کے عابدوں (پجاریوں)
اور زاہدوں (سنیاسیوں اور جوگیوں)
کا تذکرہ کر چکے ہیں، اُن کی چند قسمیں ہیں:-

Marfat.com

وهم يحبون المسلمين ويميلون
اليهم ميلا شديدا وهم في
الصيف عراة حفاة لا يستترون
بشيء وربما جعل الواحد منهم
على سوءته خرقة اربع اصابع
في مثل ذلك مشدودة بخيط
في الوسط وفي الشتاء يتشحون
بالحصر الحشيشة ومنهم من
يلبسون الازار مرقعا من
كل لون على لون المرقعة
للشهرة ويلوثون ابدانهم
برماد عظام الموتى من الهند
الذين احرقوا ويحلقون رؤسهم
ويتفقون لحاهم وشوارب بهم
ولا يحلقون شعر العانة ولا
شعر الابطين وفي الاكثر يقصون
اظفارهم ومع الواحد منهم

ایک قسم کو بیکو[1] کہتے ہیں، جو اصل میں لنکا
کے باشندے ہیں، یہ مسلمانوں سے بہت
محبت کرتے ہیں، اور ان کی طرف بڑا
میلان رکھتے ہیں، یہ گرمی کے موسم میں
بالکل ننگے بدن اور ننگے پیر رہتے ہیں،
کبھی کبھی کوئی سادھو صرف چار
انگل کی لنگوٹی ایک ڈوری میں لگا کر
کمر میں باندھ لیتا ہے، اور یہ لوگ بادل
میں گھاس کی چٹائیاں اوڑھ لیتے ہیں
اور بعض مختلف رنگوں کے چھوٹے چھوٹے
ٹکڑوں سے سلی ہوئی لنگی باندھ لیتے
ہیں، اور جسم پر مردوں کی جلی ہوئی
ہڈیوں کی راکھ مل لیتے ہیں، اور سر کے
بال منڈاتے اور ڈاڑھی اور مونچھ
کے بال اکھاڑ لیتے ہیں لیکن بغل
اور زیر ناف کے بال نہیں بناتے،
اور بیشتر لوگ ناخن کٹواتے[2] ہیں اور

---

[1] غالباً یہ وہی لوگ ہیں جنھیں ابو زید حسن اور ظاہر مقدسی نے بیکر جبین اور کہیں بیکر نتیں کہا ہے یعنی
بدھ فقیر اور بھکشو، [2] اصل کے مطابق ترجمہ کر دیا گیا لیکن غالباً مصنف یہ بیان کرنا چاہتے ہیں کہ اکثر
لوگ ناخن نہیں کٹواتے، (ف)، [3] کذا بالاصل ولعلہ لا یقصون۔" (ف)

Marfat.com

تحف رأس انسان میت فیه
یاکل ویشرب علیٰ سبیل الالتقاط
بذلک والتواضع،
وکان اصل سرندیب وما
ولاھا[1] امّا بلغھم خروج النبی صلعم
فارسلوا رجلا فھیما منھم
امر وکان یسیر الیه فیعرف
امرہ ویدعوا الیه فعاقت
الرّجل عوایق ووصل الی المدینة
بعد ان قبض رسول اللّٰہ صلعم
توفی ابوبکرؓ ووجد القایم بالامر
عمر بن الخطابؓ فسئاله عن امر
النبی صلعم فشرح له وبین و
رجع فتوفی الرجل بنواحی بلاد
مکران وکان مع الرّجل غلام
له هندی فوصل الغلام الی
سرندیب وشرح لھم الامر
وما وقفا علیه من امر النبیؐ

ہر ایک کے گلے میں مردہ انسان کی ایک
کھوپڑی ہوتی ہے، اور عبرت اور
خاکساری کے لئے اسی میں کھاتے پیتے ہیں
انکا اور اُس کے آس پاس والوں
کو جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت
کی خبر ہوئی تو انھوں نے اپنی قوم
کے ایک سمجھدار اور ہوشیار آدمی کو
بھیجا کہ وہ آپ کے پاس جاکر آپ کا حال
اور جس چیز کی آپ دعوت دیتے ہیں
اس کو معلوم کرے، لیکن اس آدمی
کو رکاوٹیں پیش آگئیں اور وہ اس
وقت مدینہ پہنچا جب رسول اللہ صلعم
اور حضرت ابوبکرؓ دونوں وفات
پاچکے تھے، اور حضرت عمرؓ مسند آرائے
خلافت تھے، چنانچہ اُس نے حضرت
عمرؓ سے رسول کریمؐ کے حالات دیانت
کے آپ نے پوری تفصیل سے بیان
کئے مگر جب یہ آدمی واپس ہوا تو کہرا ن

---

[1] کذا فی الاصل وھو ما والاھا، (ض)

وابی بکرؓ وانهم وجد واصاحب
النبی صلعم عمر بن الخطاب و
وصف لهم تواضعه وانه
کان یلبس مرقعة ویبیت فی
المساجد فتواضعهم لاجل
ماحکا لهم ذلک الغلام وبهم
الثیاب المرقعة لما ذکرہ من
لبس عمرؓ المرقعة ومحبتهم للمسلمین
ومیلهم الیهم لما فی قلوبهم مما
حکاہ ذلک الغلام عن عمرؓ،

کے علاقہ میں اس کا انتقال ہوگیا،
اس کے ہمراہ ایک ہندو لڑکا بھی گیا
تھا، اس نے لنکا پہنچکر سب حالات
بیان کئے، اور نبی اکرمؐ اور حضرت ابوبکرؓ
کے متعلق جو کچھ واقفیت حاصل ہوئی تھی،
سب بیان کی، اور بتایا کہ اس کی ملاقات
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی
اور قائم مقام حضرت عمرؓ سے ہوئی اور
اُن کی خاکساری کا حال بھی بیان کیا
کہ وہ پیوند لگے ہوئے کپڑے پہنتے ہیں۔
اور رات مسجد میں گذار دیتے ہیں، انہی
واقعات کو سن کر اور اس کے اثر سے
یہ لوگ تواضع و خاکساری کے لئے پیوند
لگے ہوئے کپڑے پہنتے ہیں اور مسلمانوں
سے بھی محبت کرتے ہیں، اور اُن کی طرف
میلان رکھتے ہیں،

وفی مذهب اهل الهند
ان الشراب علی الرجال حرام
وهو للنساء حلال ومن الهند

ہندوؤں کے مذہب میں مردوں
کے لئے شراب مطلقاً حرام اور عورتوں
کے لئے جائز ہے، لیکن بعض لوگ مخفی

Marfat.com

من یشرب بہ سرًا،

وبالهند كهنة وسحرة اعلم
مشهود وقد ذكرت بعض ذلك
فی هذا الجزء،

والسرقة عند الهند عظيمة
فاذا سرق الهندی فی بلاد
الهند قتله الملک ان كان
الهندی وضيعا ولا مال له
وان كان له مال اخذ الملک
ماله باسره وغرمه غرامة
عظيمة وكذلک ان اشتری
شيئا مسروقا بعد علمه بذلک
غرمه الغرامة العظيمة وجازاه
السرقة عند هو القتل وان
سرق مسلم ببلاد الهند رد
الحكم فی امره الی هنرمن
المسلمين ليعمل فيه بما يوجبه

طور سے شراب پیتے ہیں،

ہندوستان میں کاہنوں اور
ساحروں کے واقعات کا بڑا شمرہ
ہے جن میں سے بعض کا ہم اس کتاب
میں ذکر کر چکے ہیں،

اہلِ ہند کے نزدیک چوری بہت بڑا
جرم ہے اگر کوئی ادنی درجہ کا یا نادار
ہندو چوری کرتا ہے، تو راجہ اسے قتل
کر دیتا ہے، اور اگر مالدار چوری کرتا
ہے، تو راجہ اس کا کل مال ضبط کر لیتا
ہے، یا اس پر بہت بڑا جرمانہ لگا دیتا
ہے، اسی طرح اگر کوئی شخص چوری
کیا ہوا مال واقفیت کے بعد خرید لیتا
ہے، تو اس پر بھی بھاری تاوان لگایا
جاتا ہے، اور چوری کی سزا ان کے یہاں
قتل ہے، اور اگر کوئی مسلمان وہاں
اس جرم کا ارتکاب کرتا ہے، تو اس کا
معاملہ مسلمانوں کے ہنرمند[1] کے سپرد
کیا جاتا ہے،

---

[1] یہ فارسی لفظ ہے جس کے معنی ہنر والے کے ہیں، لیکن عربوں نے اخیر کی دال گرا کر اسے ہنرمن بنا لیا ہے

حکم الاسلام والهنز من هو
مثل القاضی فی بلاد الاسلام
ولایکون الهنز من الا من المسلمین

پیش کر دیا جاتا ہے، تاکہ اسلامی قانون کے مطابق اس کے ساتھ کارروائی کی جائے اور ہنرمند کی وہی حیثیت ہوتی ہے، جو اسلامی ملکوں میں قاضی کی ہے، اور ہنرمند صرف مسلمان ہوتے تھے،

والهند یاکلون المیتة
وذلك انهم یاخذون الشاة
اوالطیر فیضربون راسه حتی
یموت فاذامات اکلوه، ....

ہندو مردار کھاتے ہیں کیونکہ وہ بکریوں اور چڑیوں کو ذبح کرنے کے بجائے ان کے سروں پر مار دیتے ہیں تاکہ وہ مرجائے، چنانچہ اس طرح جب وہ جانور مرجاتے ہیں، تو یہ لوگ اسے کھا جاتے ہیں[1]، .....

واخبرنی بعضهم انه شاهد
ببعض بلد ان الهند فیلة تشرف

بعض لوگوں نے مجھ سے بیان کیا کہ انھوں نے ہندوستان کے ایک شہر میں ایسے ہاتھی[2]

(بقیہ حاشیہ ص ۲۱۶) اسے ایک خاص معنی میں بولنے لگے، یعنی اس زمانہ میں بعض ہندو حکومتوں میں حکومت کی جانب سے مسلمانوں کا نظام قضا قائم تھا، اور ان کے علماء و مفتی مقرر تھے، جو ان کے معاملات کا فیصلہ کرتے تھے، انہی کو (ہنرمند) کہا جاتا تھا، (ض)

[1] لیکن جو جانور خود ہی اپنی موت سے مرجاتے ہیں انہیں ہندوؤں کے شریف طبقوں میں کھانے کا رواج نہیں، البتہ پس ماندہ قومیں اسے بھی کھا لیتی ہیں، (ض)

[2] یعنی سدھائے ہوئے ہاتھی،

Marfat.com

فی حوائجہ اربابھا وان الفیل
یضیع الیہ الوعاء والذی یشتری
لہ الحوائج وفیہ الربح وھو
لنفسہ القوت فوزج الحاجۃ
لہ الحاجۃ فیکون معہ
فی الوعاء من ذلک الجنس
والنقل ویمضی الی البقال فاذا
رأہ البقال نزل عن جمیع شغلہ
ولو کان علی راس اسہ من یشتری
منہ کما یأتی من کان واغل الوعاء
ھو الفیل فعل الذی فیہ ولنظر
مایزید فی الفوز ج متاعہ فیضع
الیہ احد ما عندہ من ذلک
النوع باس قیمتہ او نسیئۃ
فیتخیر لہ کما یأتی الباقع
الفوع فخلط فیہ خیشۃ سمسم
الفیل بشرط ذلک فیعطی البقال
حصۃ ثانیۃ ویمضی الفیل
بما اشتراہ او یرسلہ مع حملہ

دیکھے ہیں جو اپنے مالکوں کے کام اور ان
کی ضروریات انجام دیتے تھے، اس کا
طریقہ یہ تھا کہ ہاتھی کو وہ بھلا دیا
جاتا تھا جس میں ضرورت کی چیزیں
خریدی جاتی تھیں، اسی میں کوڑیاں
رکھ دی جاتیں، وہ ہی ان لوگوں
کا رواج الوقت سکہ تھا، اور جو چیز مطلوبہ
ہوتی، اس کا نمونہ بھی رکھ دیا جاتا تھا
اسے لیکر بنیے کی دوکان جاتا، جیسے ہی
بنیا ہاتھی کو دیکھتا، تو کل کام چھوڑ کر
خواہ کسی دوسرے گاہک بھی ہوں
اور اس کے سر ہی پر کھڑے ہوں، ان
سب کو چھوڑ کر ہاتھی سے جھک لیتا
کوڑیاں شمار کرتا، اور اس میں جو
نمونہ رکھا ہوتا اسے دیکھ کر اس کے
مطابق جو بہترین چیز اس کے
پاس ہوتی سستی یا مہنگی قیمت
میں دیتا اور اگر ہاتھی کچھ زیادہ لیتا
تو اور بڑھا دیتا، اگر کبھی دوکاندار

فيضربه فيعود الى البقال فيشوش
متاعه ويخلط بعضه ببعض
فاما ان يرد عليه
الودع وان الفيل الذى هذه
صورته يكنس ويرش ويدق
الارز بمدقة ياخذ هاجرطوله
فيدق ويرجل ويجمع عليه الارز
ويطحن الارز ويستقى الماء
ذلك انه ياخذ الوعاء الذى
يستقى فيه الماء وفى الوعاء
حبل مشدود فيدخل خرطومه
فيه ويجذبه فيقضى جميع الحوائج
ويركبه صاحبه فى حوائجه
البعيدة ويركبه الصبى فيمضى
عليه الى الصحراء فيقطع الحشيش
وورق الشجر بخرطومه ويدفعه
الى الصبى فيجمعه
فى وعاء معه ويحمله فيكون
ذلك طعامه وانه اذا كان

گوڑیاں شمار کرنے میں غلطی کرتا تو ہاتھی
اپنی سونڈ سے اسے تنبیہ کرتا۔ اور بنیا دوبارہ
شمار کرتا پھر ہاتھی خریدا ہوا سامان لیکر
گھر واپس جاتا، اگر یہ سامان مالک کو
کم معلوم ہوتا تو وہ ہاتھی کو مارتا اور
وہ پھر یہ سامان لے کر بنئے کے پاس
واپس جاتا، اور اس کو بنئے کے سامنے
الٹ لیٹ دیتا، بنیا یہ دیکھتا اس کا مقصد
پورا کر دیتا، ورنہ کوڑیاں گن کر واپس
کر دیتا، جس ہاتھی کا ذکر کیا جا رہا ہے
وہ جھاڑو بھی دیتا ہے، پانی بھی بھر کر
لاتا ہے، اور سونڈ میں لے کر دوسرا
کوئی ہے، ایک آدمی ہاتھی کے سامنے
وہاں جمع کرتا جاتا ہے، وہ اس کو کوٹتا
جاتا ہے، پانی بھی لاتا ہے، اور اس طرح کہ
پانی بھرنے کا ڈول جس میں رسی بندھی
ہوتی ہے، اپنی سونڈ میں لے کر جاتا ہے
اور پانی بھر کر مالک کے لئے
لاتا ہے، اس طرح وہ تمام ضرورتیں

Marfat.com

علیٰ ھذہ الصفۃ یبلغ مالا عظیما

وقیل عشرۃ آلاف درھم،

(ص ۱۶۳ تا ۱۶۵)

پوری کرتا ہے جب مالک کو دور دراز سفر
کرنا ہوتا ہے تو اسی پر سوار ہو کر جاتا ہے،
بچے اس پر سوار ہوتے ہیں، وہ انھیں لیکر
جنگل جاتا ہے، اور اپنی سونڈ سے گھاس
اکھاڑ کر اور درخت کی پتیاں توڑ کر بچے کو
دیتا جاتا ہے، بچہ اسے کسی چیز میں رکھتا جاتا
ہے، یہی اس کے چارہ کا کام دیتا ہے، اس
قسم کے سدھائے ہوئے ہاتھی بڑے بیش
قیمت ہوتے ہیں، اور کہا جاتا ہے، کہ ہزار

Marfat.com

مسعودی

(المتوفی ۳۴۶ھ مطابق ۹۵۷ء)

مسعودی کا نام علی بن حسین بن علی، کنیت ابوالحسن اور وطن بغداد تھا، اور چونکہ مشہور صحابی حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے اس کا خاندانی سلسلہ ملتا ہے، اس لئے مسعودی کہلاتا ہے،

یہ ایک بلند پایہ مورخ، جغرافیہ نویس اور سیاح کی حیثیت سے مشہور ہے، اس نے اپنی عمر کے پچیس سال سیر و سیاحت میں گذار دیئے، اس نے اپنے وطن بغداد سے سفر شروع کیا، اور عراق، شام، آرمینیا، روم، (ایشیائے کوچک) افریقہ، سوڈان، اور حبش کے علاوہ چین، تبت، ہندوستان اور لنکا بھی آیا، اور ہندوستان، چین، عرب، حبش، ایران اور روم کے دریاؤں کی بھی سیر کی ہے، اس نے جو بعض تاریخی اور جغرافی معلومات تحریر کئے ہیں، وہ اس سے پہلے مورخین اور جغرافیہ نویسوں کے یہاں نہیں ملتے، اس کی متعدد ضخیم کتابوں میں صرف دو تاریخی کتابیں موجود ہیں، مروج الذہب و معادن الجوہر اور التنبیہ والاشراف، مروج الذہب، نہایت پر معلومات اور مفید تصنیف ہے، اور اگرچہ وہ اسلام کی تاریخ ہے، لیکن اس کے مقدمہ میں دنیا کی تمام قوموں کی اجمالی تاریخ ہے، اس سلسلہ میں ہندوستان کا ذکر اور یہاں کے شہروں اور دریاؤں کے متعلق اس میں بڑے مفید معلومات موجود ہیں، مسعودی نے اسے ۳۳۲ھ مطابق ۹۴۳ء میں سیر و سیاحت ختم کرنے کے بعد لکھا تھا، اور وہ مصر سے کئی بار اور پیرس سے ۹ جلدوں میں ۱۸۶۱ء میں فرنچ ترجمہ کے

Marfat.com

ساتھ شائع ہوئی ہے،

دوسری کتاب میں بھی ہندوستان کے متعلق بعض جغرافیائی معلومات ہیں اور وہ لیڈن سے ۱۸۹۴ء میں شائع ہوئی ہے، Carrade vaux. نے اس کا فرنچ ترجمہ بھی کیا ہے، کہا جاتا ہے کہ مسعودی شیعہ تھا، آخر عمر میں اُس نے مصر میں مستقل سکونت اختیار کر لی تھی، ۳۴۵ھ میں فسطاط آیا اور ۳۴۶ھ میں وہیں فات پائی،

Marfat.com

مُرُوج الذّہب و مَعادن الجوہر

واھبط اللہ آدم من سرندیب	خدا نے جنت سے حضرت آدمؑ کو لنکا
وحوی بجبل تہ وابلیس ببیسان	میں، حوا کو جدہ میں، ابلیس کو بیسان
والحیۃ باصبہان فھبط آدم	میں اور سانپ کو اصبہان میں اتارا تھا،
بالھند علی جزیرۃ سرندیب	یعنی حضرت آدمؑ ہندوستان کے جزیرہ
علی جبل الرھون وعلیہ لوق	لنکا میں راہون[1] پہاڑ پر اترے، اور اسی
الذی خصفہ فیہ فذریتہ	پہاڑ پر (جنت کی) وہ پتیاں بھی تھیں

---

[1] آزاد بلگرامی نے امام غزالی کی کتاب بدء الخلق سے اس پہاڑ کا نام بوذ بتایا ہے، مگر شیخ رومی کا یہ قول بھی نقل کیا ہے کہ اس کا نام جبل راہون تھا، اور دونوں قولوں میں تطبیق کی صورت اس طرح بیان کی ہے کہ ممکن ہے ایک ہی پہاڑ کے دو نام رہے ہوں، یا ایک عرصہ دراز کے بعد پہلا نام بدل کر دوسرا ہو گیا ہو، ایک تیسری صورت یہ بھی ہو سکتی ہے کہ پہلا نام عام اور دوسرا زیادہ خاص ہو، (دیکھو سبحۃ المرجان ص ۵۶) اب موجودہ جغرافیہ کی کتابوں میں اس کا نام کوہ آدم ملتا ہے، اور یہ بھی مشہور ہے کہ اس کی چٹان پر پاؤں کا نشان موجود ہے، اور عجیب بات یہ ہے کہ یہ نقش قدم مسلمان عیسائی بودھ اور عام ہندوؤں تینوں کی دلی عقیدتوں کا متحدہ مرکز تھا، مسلمان تو اس کو حضرت آدمؑ کا نقش قدم سمجھتے ہیں، اور اس کی عزت کرتے ہیں، بودھ اس کو شاکیہ مونی کے قدم کا نشان اور ہندو شیو کے پاؤں کا نشان سمجھتے ہیں، اور اس کی عزت

کرتے ہیں اور دور دور سے اس کے یاترے کو آتے ہیں، (باقی حاشیہ ص ۲۲۴ پر)

الرياح فی بلاد الهند فيقال
والله اعلم ان علة كون الطيب
بارض الهند من ذلك الورق
وقيل غير ذلك ولذلك خصت
ارض الهند بالعود والقرنفل
والا فاوديه والمسك سائر
الطيب وكذلك الجبل لمت
عليه اليواقيت واحجار الماس
وفی جزائره السنباذج وفی
قعره مغائص اللولو،

(ص ۶۰ و ۶۱)

جن سے حضرت آدمؑ نے ستر پوشی کی تھی
اللہ وہ جب خشک ہو گئیں تو ہواؤں
نے اسے اڑا کر پورے ہندوستان میں
پھیلا دیا، اور غالباً اسی لئے کہا جاتا ہے
اور خدا ہی بہتر جانتا ہے کہ صحیح بات
کیا ہے کہ انہی پتیوں کی وجہ سے ہندوستان
میں خوشبو اور عطر وغیرہ پائے جاتے
ہیں، اس کی اور وجہیں بھی بیان کی
جاتی ہیں، اسی لئے سرزمین ہند، عود
لونگ، خوشبوؤں، مشک، اور دوسرے
قسم قسم کے عطر کے لئے خاص ہے،
اسی طرح یہاں کے پہاڑوں
پر یاقوت اور ہیرا، جزیروں
میں سنباذج[1] اور سمندروں کی گہرائیوں
میں موتی چمکتے ہیں،

(بقیہ حاشیہ ص ۲۲۳) جس مقام پر یہ پہاڑ واقع ہے۔ اس کا نام و جغرافیہ بیان کیا جاتا ہے، مولانا سید سلیمان ندوی مرحوم لکھتے ہیں کہ شاید دکھنا' (دکھن یعنی جنوبی ہند ..... کی بگڑی ہوئی شکل ہے، (ض)

[1] ایک قسم کا پتھر ہے جس سے تلواروں اور دانتوں کو صاف کیا جاتا ہے (قاموس جلد اول)

Marfat.com

والبحث الذين وصلوا العناية بتامل
شان هذا العالم وبدءٗ ه ان الهند
كانت فی قدیم الزمان الفی قطعۃ
التی فیها الصلاح والحکمۃ وانه
لما تجیلت الاجیال وتحزبت
الاحزاب حاولت الهند ان
تضم المملکۃ وتستولی علی الحوزۃ
وتکون الریاسۃ فیها فقال کبراؤهم
نحن کنا اهل البدء وفینا التناهی
ولنا الغایۃ والصدر والانتهاء
ومنا سری الاب الی الارض
فلا ندع احدا عاقنا ولا عاندنا
وارادبنا الاغماض الا اتینا علیه
وابدناه او یرجع الطاعتنا قاسرا
علی ذلک ونصبت لها ملکا و
هو البرهمن الاکبر والملک الاعظم
والامام فیها المقدم وظهرت فی
ایامه الحکمۃ وتقدمت العلماء

دنیا کی ابتدا، وانتہا اور اصلی حقیقت اور ماہیت پر
وقتِ نظر کیا تھا غور و خوض کرنیوالے اصحابِ علم و نظر
اور اربابِ فکر و تحقیق کا بیان ہے کہ قدیم
ترین زمانے میں ہندوستان میں ایسی جماعتیں
موجود تھیں جن میں خیر و صلاح اور حکمت و
دانائی پائی جاتی تھی، اور اس زمانہ میں جب
نوعِ انسانی اقوام و قبائل میں بٹی ہوئی
تھی تو ہندوستان کے لوگ ملک میں
مرکزیت پیدا کرنے، اس کو ایک اقتدار
کے ماتحت لانے اور حکومت قائم کرنے
میں مصروف تھے، اور اُن کے سرداروں
کا خیال تھا کہ ہم ہی سے ابتدا ہوئی
ہے اور ہم ہی پر انتہا ہوگی، اور آغاز و انجام
ہمارے ہاتھ میں ہے، سارے کرۂ زمین
میں ادب[1] کی اشاعت ہمارے ملک ہی
سے ہوئی ہے، جو ہماری مخالفت اور ہم
سے عناد کرے گا یا ہمیں نظر انداز کرنے
کی کوشش کرے گا، تو ہم اس پر چڑھ

[1] ہمارے پیشِ نظر مسعودی کے دو نسخے تھے، اور ان دونوں میں "الاب" لکھا ہے، جس سے مفہوم کی کوئی وضاحت

Marfat.com

واستخرجوا الحديد من المعادن
وضربت فی ایامه السیوف و
والخناجر وکثیر من انواع المقاتل
وشید الهیاکل وصعها بالجواهر
المشرفة وصور فیها الافلاک
والبروج الاثنی عشر والکواکب
وبین بالصورة کیفیة العوالم
واری بالصورة ایضاً کیفیة
افعال الکواکب فی هذ العالم و
احداثها الاشخاص الحیوانیة
من الناطقة، وغیرها وبین
حال المدبر الاعظم وهو الشمس
واثبت فی کتابه براهین جمیع
ذلک وقرب الی عقول العوام
فهو ذلک وغرس فی نفوس

ووڑیں گے اور ہلاک کر ڈالیں گے یہاں تک کہ
وہ ہماری اطاعت قبول کرلے، اور یہ
عزم کرکے انھوں نے اپنا ایک بادشاہ
مقرر کیا جو "برہمن اکبر، ملک اعظم، اور امام
مقدم" کہلاتا ہے، اس کے زمانہ میں علم
وحکمت اور علماء کا وہ دور دورہ تھا لوگوں
نے کانوں سے لوہا نکالا، اسی زمانہ
میں تلواریں، خنجر، اور لڑائی کے دوسرے
قسم قسم کے آلات اسلحے ایجاد کئے گئے
اور زرد جواہرات سے مرصع محل تعمیر ہوئے
جن میں افلاک، ۱۲ برجوں اور ستاروں
کی تصویریں بنائی گئیں، ان میں عالم
کی کیفیت، ستاروں کی حرکات، اور
عالم پر اُن کے افعال کی اثر اندازی اور
حیوانِ ناطق[1] وغیر ناطق میں اُن کے

(بقیہ حاشیہ ص ۲۲۵) نہیں ہوتی تھی، اس لئے خیال ہوا کہ شاید یہ "الادب" ہو، اور اس صورت میں
مفہوم بالکل واضح ہو جاتا ہے، مولانا مناظر احسن گیلانی مرحوم نے بھی اسے "الادب" کے بجائے "الادب"
پڑھا، اور سمجھا ہے دیکھو ان کی کتاب "ہزار سال پہلے" (ص ۶۶) (ض)

[1] حیوان ناطق یعنی انسان اور غیر ناطق یعنی حیوان،

Marfat.com

الخواص درایۃ ماھو اعلی من
ذلک واشار الی المبدأ الاول
المعطی لسائر الموجودات وجودھا
الفائض علیھا بجودہ فانقادت لہ
مصالح الدنیا وجمع الحکماء فاخذوا
فی ایامہ کتاب السند ھند و
تفسیرہ دھر الدھور ومنہ
فرغت الکتب ککتاب الارجبھد
والمجسطی وفرغ من الارجبھد
الارکند ومن المجسطی کتاب
بطلیموس ثم عمل من بعد
ذلک الزیجات واحد وتسعین
الاحرف المحیطۃ بالحساب الھندی
وکان اول من تکلم فی اوج
الشمس وذکر انہ یقیم فی کل
برج ثلثۃ الاف سنۃ ویقطع
الفلک فی ستۃ وثلاثین الف
سنۃ والاوج الان علی رای

تصرفات کی کیفیات بھی واضح کی گئی
تھیں، مدبر اعظم یعنی سورج کا حال بھی
بیان کیا گیا تھا، اور اپنی کتاب میں
اُن کے دلائل بیان کئے اور ان کو عوام
کی فہم سے قریب تر کرنے اور خواص کے
دلوں میں اس سے اونچے پیمانہ پر انکی
فہم دور رایت بھی بٹھانے کی کوشش کی گئی،
اس میں مبدأ اوّل کی جانب اشارہ کیا
گیا ہے، جو ساری موجودات کو وجود
بخشنے والا اور اپنے انعامات اور فیاضیوں
سے بہرہ ور کرنے والا ہے، اسی لئے تمام
ہندوستانی برہمن اعظم کے سامنے جھک گئے،
اور پورے ملک میں خوشحالی اور فارغ
البالی آگئی، بادشاہ نے دنیوی سوجھ
بوجھ کی طرف رہنمائی کی، حکماء اور فلاسفہ
کو اکٹھا کیا، اور انھوں نے اس کے
دور میں سند ہند[1] نام ایک کتاب تیار کی،
جس کے معنی دہر الدہور یعنی زمانوں

[1] یعنی سدھانت،

Marfat.com

البرهمين فی وقتنا هذا وهو سنة
اثنتين وتلثين وثلث مائة فی برج
الثور وانه اذا انتقل الی البروج
الجنوبية، انتقلت العمارة فصار
العامر غامرا والغامر عامرا و
الشمال جنوبا والجنوب شمالا وذكر
فی بيت الذهب حساب البدء
الاول والتاريخ الاقدم الذی
عليه عملت الهند فی تاريخ
البدة وظهورها فی ارض
الهند دون سائر الممالک لهم
فی البدة خطب طويل اعرضنا
عن ذكر ذلک اذ كان كتابنا هذا

کا زمانہ) ہے اس کی روشنی میں کئی کتابیں
مثلاً ارجبھد اور محسطی وغیرہ لکھی گئیں اور
ارجبھد کی روشنی میں ارکند اور محسطی کی روشنی
میں بطلیموس کی کتاب مرتب کی گئی، اور پھر
اُن کی مدد سے جنتریاں بنائی گئیں، اور
لوگوں نے وہ نرخ وضع ایجاد کئے جو ہند
حساب کا احاطہ کئے ہوئے ہیں، اسی بادشاہ
نے سب سے پہلے سورج کے اوج پر بحث
کی اور یہ بیان کیا کہ وہ ہر برج میں تین
ہزار سال رہتا ہے، اور اپنے فلک کو چھتیس
ہزار سال میں طے کرتا ہے، اور ہمارے
زمانہ یعنی سنہ ۳۴۲ھ میں برہمنوں کی رائے
کے مطابق اوج برج ثور میں ہے۔ اور

سلہ مراد اور یہ بحث اسی سے مراد غالباً ایک سے نو تک کے اعداد ہیں۔ سہ علم ہیئت کی اصطلاح میں اوج سب سے اونچے نقطۂ بلندی کا نام ہے، یہ اصل میں سنسکرت لفظ اوج ہے، جو عربی میں جاکر اوج ہوگیا، بعض لوگوں کی رائے ہے کہ اس کی اصل فارسی اوگ ہے لیکن قیاس ہے کہ فارسی میں بھی یہ لفظ سنسکرت ہی سے لیا گیا ہے، بہرحال مدت سے عربی فارسی اور پھر اردو میں اس لفظ کا استعمال اس طرح اوج کمال پر ہے کہ کسی کو اس کے ہندی ہونے کا شبہہ بھی نہیں، حالانکہ عربی کی کسی اور قدیم کتب لغت میں یہ لفظ نہیں ملتا، یہ علم ہیئت نے ستاروں کی رفتار اور ان کے مقامات سمجھنے کے لئے آسمان کے بارہ حصے کئے ہیں، انہی کو

Marfat.com

کتاب خبرکا کتاب بحث ونظر
وقد اتینا علی جمل من ذلک فی
الکتاب الاوسط،
(ص ۱۴۸ - تا ۱۵۱)

جب وہ جنوبی برجوں کی طرف رخ کرتا
ہے تو کائنات میں تغیر رونما ہونے لگتا ہے
اور آباد مقامات ویران اور ویرانے آباد
اور شمال جنوب اور جنوب شمال بنتے
لگتا ہے، اور بیت الذہب (سونے کا گھر)
یعنی بڑا دل اور تاریخ قدیم کا حساب
تیار کیا گیا جس پر تاریخ کے آغاز اور

ظہور کے سلسلہ میں صرف ہندوستان
کا عمل ہے، دوسرے ملک اس پر عمل
نہیں کرتے، ہند کے متعلق اہل ہند میں
بڑی طویل بحثیں ہیں جس کے ذکر سے ہم نے
اس لئے صرف نظر کر لیا ہے کہ ہماری
کتاب کا موضوع صرف تاریخی واقعات
ہیں، یہ بحث ونظر کی کتاب نہیں ہے،
اس سلسلہ کی کچھ چیزیں ہم کتاب الاوسط[1]

(بقیہ حاشیہ ص ۲۲۸) برج کہتے ہیں، برج توأم سے برج جوزا مراد ہے، جو تیسرے آسمانی برج کا نام اور دو جڑواں لڑکوں کی شکل کا ہے (ض)

[1] کتاب الاوسط مسعودی کی ایک کتاب ہے مگر وہ بادِ حوادث کے نذر ہو گئی لیکن آکسفورڈ سے ایک نسخہ شائع ہوا ہے جس کے متعلق بعض لوگوں کا خیال ہے کہ وہ یہی کتاب ہے، دیکھو تاریخ الآداب اللغۃ العربیہ جرجی زیدان جلد ۲ ص ۳۱۴

Marfat.com

فكان ملك البرهمن الى ان
هلك ثلثمائة سنة وستاو
ستين سنة وولده يعرفون
بالبراهمة الى وقتنا هذا والهند
تعظمهم وهم اعلى اجناسهم
واشرفهم لايتغذون[1] بشئ
من الحيوان وفى ثياب الرجال
والنساء منهم خيوط صفر متقلد[2]
بها حمائل السيوف فرقا بينهم
وبين غيرهم من انواع الهند،
(ص ۱۵۴)

وقد كان اجتمع منهم
فى قديم الزمان وفى ملك البرهمن
سبعة من حكمائهم والمنظور
اليهم منهم فى بيت الذهب
فقال بعضهم لبعض تعالوا

برہمنوں کی حکومت ابتدائے آخر تک
۳۶۶ سال تک رہی، ہمارے زمانہ میں
ان کی اولاد "براہمۃ" کے نام سے مشہور ہے
اور ہند وان کو عزت و توقیر کی نظر سے
دیکھتے ہیں، اور فی الواقع یہ اپنے طبقہ کے
اعلیٰ و اشرف لوگ ہیں، یہ جانوروں
کا گوشت مطلق نہیں کھاتے، اس قوم
کے مردوں اور عورتوں کی گردن میں تلوار
کے حمائل کی طرح پیلے رنگ کے دھاگے
بندھے ہوتے ہیں، جن کی وجہ سے
وہ ہندوؤں کی دوسری قوموں سے
ممتاز سمجھے جاتے ہیں،

قدیم زمانہ اور برہمنوں کے عہد
سلطنت میں، دانشمند حکماء اور مفکرین کا بیت
الذہب میں اجتماع ہوا، انھوں نے
کہا کہ ہم سب کو مل کر غور کرنا چاہئے کہ اس
دنیا کی حقیقت اور اس کا راز کیا ہے،

---

[1] وفى نسخة يغتذون وكلاهما فى معنى واحد (ض)

[2] ۔ یہ زنار جسے ہندی میں جنیو کہتے ہیں۔

Marfat.com

حتی نتناظر فنظر ما قصة العالم
وما سرّه ومن این اقبلنا و
والی این نمر وهل اخرا جنا
من عدم الی وجود حکمة اد
صدلذلک وهل خالقنا و
المخترع لنا والمنشئ لاجسامنا
یجتلب بخلقنا منفعة او هل
یدفع بفنائنا عن هذه الدار
عن نفسه مضرة او هل یدخل
علیه من الحاجة او النقص ما
یدخل علینا او هل هو غنی من
کل وجه فما وجه افنائه
ایانا واتلافنا من بعد جودنا
وميلادنا، (ص ۱۵۵)

فقال الحکیم الاول والمنظور
الیه منهم اتری احدا من
الناس ادرک الاشیاء الحاضرة
والغائبة علی حقیقة الادراک
فظفر بالبغیة واستراح الی

ہم کہاں سے آئے ہیں، اور کہاں
جانا ہے، اور ہم کو عدم سے وجود میں
لانے کی کوئی حکمت اور مصلحت ہے یا نہیں،
اور کیا ہم کو اور ہمارے جسموں کو بنانے
اور پیدا کرنے والے کا ہماری پیدائش
میں کوئی مفاد وابستہ ہے، اور کیا ہمیں
اس دنیا سے معدوم کرنے سے وہ اپنے
کسی نقصان کو دور کرنا چاہتا ہے اور
کیا ہماری طرح اس کی بھی ضرورتیں
ہوتی ہیں، اور وہ بھی ہماری طرح
نقصانات اٹھاتا ہے، یا ان تمام چیزوں
سے وہ بالکل مستغنی اور پاک ہے، پھر
آخر وہ ہمیں وجود بخشنے اور پیدا کرنے
کے بعد کیوں ہلاک کر دیتا ہے؟

پہلے حکیم و فلسفی نے اس کا یہ جواب
دیا کہ کیا آپ کوئی ایسا شخص بتا سکتے
ہیں جس نے موجود اور غیر موجود تمام
چیزوں کا صحیح صحیح ادراک کر لیا ہو؟
اور وہ اس مقصد میں کامیاب ہو کر

الثقة، قال الحكيم الثانی لوتناهت
حكمة الخالق فی احد العقول
كان ذلك نقصا فی حكمته و
كان الغرض غير مدرک و
التقصير مانعًا من الادراک
قال الحكيم الثالث الواجب علينا
ان نتدی بمعرفة انفسنا
التی هی اقرب الاشياء مناو
نحن اولی بها وهی اولی بنا قبل
ان نتفرغ الی علم ما بعد عنّا
قال الحكيم الرابع لقد ساء وقوع
من وقع موقعًا احتاج فيه الی
معرفة نفسه قال الحكيم الخامس
من هاهنا وجب الاتصال
بالعلماء الممدين بالحكمة قال
الحكيم السادس الواجب علی
المرء المحب لسعادة نفسه الا يغفل
عن ذلك لا سيما اذا كان المقام
قاضية الدار ممتنعا والخروج

مطمئن بھی ہو گیا ہو، دوسرے نے جواب
دیا کہ اگر کسی عقل وفہم میں باری تعالیٰ
کی حکمت آجائے تو اس سے اس کی حکمت
میں نقص وقصور لازم آئے گا، اور واقعہ
یہ ہے کہ غرض وغایت کا ادراک نہیں
کیا جا سکتا، اور ہماری تقصیر وکوتاہی
صحیح ادراک میں مانع ہے، تیسرے حکیم
نے کہا کہ ان چیزوں کے علم سے پہلے جو
ہم سے دور ہیں ہمارے لئے اپنے نفوس
کی حقیقت سے آگاہ ہونا ضروری ہے
کہ وہ ہم سے سب سے زیادہ قریب
اور ہم دونوں ایک دوسرے کے زیادہ
مستحق ہیں، چوتھے حکیم نے کہا اور کس
قدر غلطیات ہو گی کہ کوئی ایسے مقام
پر پہونچ جائے جہاں اسے اپنے نفس
کی معرفت کی ضرورت پیش آئے،
پانچویں حکیم نے کہا اسی سے معلوم ہوتا
ہے کہ علما، اور ماہرین حکمت سے ربط
وتعلق قائم کرنا ضروری ہے، چھٹے حکیم نے

Marfat.com

منها واجبًا قال الحكيم السابع
ماادري ما تقولون غيراني اخرجت
الى الدنيا مضطرا وعشت فيها
حائرًا واخرج منها كارها،

(ص ۱۵۴، تا ۱۵۶)

کہا جس آدمی کو اپنے نفس کی سعادت
محبوب ہے، اس کو اس کی طرف سے غافل
نہیں رہنا چاہیئے خصوصًا اس لئے کہ اس
دنیا میں ہمیشہ رہنا محال اور یہاں سے
کوچ کرنا یقینی ہے، ساتویں فلسفی نے
جواب دیا کہ تم لوگ جو کچھ کہہ رہے ہو
وہ میری سمجھ سے باہر ہے، البتہ اتنا
جانتا ہوں کہ دنیا میں مجبور بنا کر لایا گیا
ہوں حیران و پریشان زندگی گذارتا
ہوں، اور زبردستی اس حالت میں دنیا
سے نکالا جاؤں گا کہ اس کا چھوڑنا
مجھے انتہائی ناگوار ہوگا،

فاختلف الهند ممن سلف
وخلف في امرأها ولا السبعة
وكل اقتدى بهم وبهم مذاهبهم
ثم تفرعوا بعد ذلك في مذاهبهم
وتنازعوا في آرائهم فالذي
وقع عليه حصر من طوائفهم
سبعون فرقة، (ص ۱۵۶)

پھلے اور بعد کے ہندوستانی ان
ساتوں حکیموں اور پنڈتوں کے آراء
واذکار کے بارے میں مختلف الخیال
ہو گئے، مگر ان سب نے ان کی پیروی
اور ان کے طریقہ کو اختیار کرنا چاہا
اس لئے اُن کے مذاہب و آراء کے
بارہ میں مختلف جماعتیں پیدا ہو گئیں

Marfat.com

وقد رأيت أبا القاسم البلخي ذكر في
كتاب عيون المسائل والجوابات وكذلك
الحسن بن موسى النوبختي في كتابه
المترجم بكتاب الآراء والديانات

..... میں نے ابو القاسم بلخی کی کتاب عیون
المسائل والجوابات اور حسن موسیٰ نوبختی
کی ترجمہ کی ہوئی کتاب الآراء والدیانات

مذاهب الهند وآرائهم و
العلة التي لها ومن اجلها حرقوا
انفسهم بالنيران وقطعوا اجسامهم
بانواع العذاب فلم تعرضا الشئ
مما ذكرناه ولا بما نحوناه وصفناه

میں ہندوؤں کے مذاہب وآراء کا ذکر
دیکھا ہے، اور ان اسباب وعلل کا بھی
جن کے باعث وہ اپنے کو نذر آتش کر دیتے
ہیں، اور طرح طرح کے عذاب وتکلیفیں
دے کر اپنے جسم کے ٹکڑے کر ڈالتے ہیں،
مگر ہم نے جو کچھ بیان کیا ہے اس سے ان
دونوں نے کوئی تعرض نہیں کیا ہے۔

وقد تنوزع في البرهمن فمنهم
من زعم انه آدم وانه رسول
من الله الى الهند ومنهم من
زعم انه كان ملكا على حسب
ما ذكرناه وهذا اشهر ولما
هلك البرهمن جزعت عليه الهند
جزعا شديدا وفزعت الى نصب
ملك عليها من اكبر ولده وكان
ولي عهد ابيه والموصى اليه

اور برہمن کے بارہ میں اختلاف ہے،
کچھ لوگوں کے نزدیک وہ آدم اور ہندوؤں
میں خدا کا اوتار اور بعض لوگوں کے نزدیک
جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے، وہ ایک بادشاہ
تھا، اور یہ زیادہ مشہور قول ہے، اس کے
ہلاک ہو جانے پر ہندوؤں کو بڑا قلق
ہوا، اور وہ مجبور ہوئے کہ اس کے بڑے
لڑکے کو جس کا نام باہبود تھا اپنا بادشاہ
بنائیں، جس کے حق میں باپ نے وصیت

Marfat.com

من ولده وهو الباهبود فساس
فيهم سيرة ابيه واحسن النظر
لهم وزاد فى بناء الهياكل وقد
الحكماء وزاد فى مراتبهم وحثهم
على تعليم الحكمة وبعثهم
على طلبها فكان ملكه الى ان هلك
مائة سنة،

(ص ۱۵۰)

وفى ايامه عملت النرد واحدث
اللعب بها وجعل ذلك مثلا
للمكاسب فانها لا تنال بالكيس
ولا بالحيل وقد ذكر ان اردشير
ابن بابك اول من لعب بالنردو
وضعها وهى اى تقلب الدنيا
باهلها واختلاف امرها وجعل
بيوتها اثنى عشر بعدد الشهور
وجعل كلا بها ثلثين كلبا بعدد

کی تھی اور وہ اس کا ولی عہد بھی تھا،
باہبود اپنے باپ کے نقش قدم پر گامزن
تھا، اور لوگوں کے حال پر پوری طرح
نظر رکھتا تھا، اور ان کے ساتھ اچھا
برتاؤ کرتا تھا، اس نے بھی عالیشان
عمارتوں کی تعمیر میں اضافہ کیا، حکماء
کو آگے بڑھایا اور اُن کے مراتب و درجات
بلند کئے، اور انہیں حکمت کی تعلیم اور
اس کی طلب و جستجو پر آمادہ کیا، اس
کی مدت حکومت سو سال تھی،

اسی کے زمانہ میں چوسر کا کھیل
ایجاد ہوا، اور یہ کھیل حصول معاش
کی ایک مثال ہے، جو نہ حکمت و تدبیر
سے اس دنیا میں حاصل ہوتی ہے اور
نہ صنعت و حرفت سے، یہ بھی بیان کیا
جاتا ہے کہ سب سے پہلے اردشیر بن بابک
نے یہ کھیل ایجاد کیا تھا، اس نے اہل
دنیا کے ساتھ دنیا کے انقلاب و نیرنگی
کا نقشہ دکھایا، اور مہینوں کی تعداد

Marfat.com

ایام الشهور وجعل النصفين مثلاً
للقدر وتقلبه باهل الدنيا وان
الانسان يلعب بما يريد والله
الحاذق الفطن لا يتأتى له ما يتأتى
لغيره اذا اسعد
القدر وان الارزاق والحظوظ
في هذه الدنيا لا تنال الا بالجد
(ص ۱۵۸)

کے مطابق اس کے بارہ برج اور مہینہ
کے دنوں کی تعداد کے مطابق تیس قرے
بنائے اور دو نگینے بنائے (گویا یہ کھیل)
تقدیر اور انقلاب روزگار کی مثال ہے
کہ جب انسان اسے کھیلتا ہے تو قضا
و قدر کی اعانت و مساعدت سے اس
کے ذریعہ اپنی مراد حاصل کر لیتا ہے اور
ماہر اور ہوشیار آدمی کو بھی وہ چیز حاصل
نہیں ہوتی جو معمولی آدمی حاصل کر لیتا
ہے، بشرطیکہ قضا و قدر اس (معمولی
آدمی) کا ساتھ دے، روزی اور دنیا
کا حصہ کوشش ہی سے ملتا ہے،

ثم ملک زمانان[1] بعد الجهود
فكان ملكه نحو اثنين وماية
سنة وزمان سير واخبار
حروب مع ملوك فارس وملوك
الصين قد اتينا على الغرض منها
فيما سلف من كتبنا الشرك بعد

باہمود کے بعد زمانان تخت سلطنت
پر بیٹھا، اور تقریباً ۱۵۰ برس تک اس کی
حکومت رہی، زمانان کے مختلف واقعات
ہیں، فارس اور چین کے بادشاہوں سے
اس کی لڑائیاں رہیں، ان میں سے بعض
مشہور لڑائیوں کا حال ہم اس سے پہلے

[1] فی نسخۃ "دامان"

Marfat.com

فور وهو الذی واقعه الاسکندر
فقتله مبارزة فکان ملک فور
الی ان قتل اربعین ومائة سنة

ثم ملک بعده دبشلم و
هو الواضع لکتاب کلیله و
دمنه الذی نقله ابن المقفع
وقد صنف سهل بن هرون
للمامون کتابا ترجمه بکتاب
ثعلبه[1] وعفره یعارض فیه
کتاب کلیله ودمنه فی ابوابه
وامثاله یزید علیه فی حسن
نظمه وکان ملکه مایة وعشر
سنین وقیل غیر ذلک،

ثم ملک بعده بلهیت و

کی بعض کتابوں میں بیان کر چکے ہیں،
اس کے بعد فور بادشاہ ہوا، اس کے اور
سکندر کے درمیان لڑائی ہوئی تھی، اور
سکندر نے اسے قتل کر دیا تھا، اس کی
سلطنت کا زمانہ ۱۴۰ برس تک رہا،
پھر دبشلیم کا زمانہ آیا، اور اسی نے
کلیلہ ودمنہ تیار کرائی تھی، جس کا ابن
مقفع نے عربی میں ترجمہ کیا ہے، اور
سہل بن ہارون نے مامون کے لئے ثعلبہ
وعفرہ کے نام سے اس کے جواب میں
ایک کتاب لکھی تھی، جس میں کلیلہ و
دمنہ کے ابواب اور اس کی مثالوں
کا مقابلہ کیا گیا تھا، یہ کتاب حسن ترتیب
میں کلیلہ ودمنہ سے بہتر ہے، اس کی
حکومت ۱۱۰ سال رہی، اس بارہ میں
بیانات مختلف ہیں،

ثم ملک بعده بلهیت و
صنعت فی ایامه الشطرنج فقضی

پھر بلہیت بادشاہ ہوا، اس کے
زمانہ میں شطرنج کی ایجاد ہوئی، نرد

---

[1] وفی نسخة بقلة (عفره)،

Marfat.com

يلعبها على النرد بين و بين الظفر
الذى يناله الحاذر والنكبة
التى تلحق الجاهل وحسب حسابها
وترتب لذلك كتاباً يعرف بطريق
جنكا يند[1] اولونه بينهم ولعب
بالشطرنج مع حكمائه وجعلها
مصورة تماثيل مشكلة على
صور الناطقين وغيرهم من
الحيوان مماثلين بناطق و
جعلهم درجات ومراتب
مثل الشاه بالمدبر الرئيس
وكذلك ما يليها من القطع و
اقامها لذلك امثالا لاجسام
العلوية التى هى الاجسام السماوية
من السبعة والاثنى عشر وافرد
كل قطعة منها بكوكب وجعلها

کھیلنے والوں کے نظریہ کی مخالفت کی
گئی، اور کوشش اور تدبیر کرنے والوں
کی کامیابی اور جاہلوں کی نامرادی
دکھائی گئی ہے، اس کا ایک خاص مذہب
بنایا گیا، اور اس پر ایک کتاب لکھی گئی،
جو "جنکا کے طریقے" کے نام سے مشہور اور
ان کے یہاں متداول اور رائج ہے[2]
اس نے اپنے حکماء اور فلاسفہ کے ساتھ
اس کھیل میں حصہ لیا، اور اسے ناطق
وغیر ناطق حیوانات کی شکلوں پر بنایا
اور اُن کے درجات اور مراتب قائم
کئے، بادشاہ کی مثال منتظم رئیس کی
ہے، اسی طرح اور خانوں کی بھی مثالیں
ہیں، اس کے لئے اس نے اجسام علویہ
یعنی سات سیاروں، بارہ برجوں اور
اجسام سماویہ کی مثالیں دی ہیں،

---

[1] وفی نسخة بطريق الحكما " واظنه الصواب (ض) [2] دوسرے نسخہ میں اس کا نام "طریق حکما، یعنی حکما کے طریقے" لکھا ہے، اور غالباً وہی درست ہے [3] ناطق یعنی بولنے والے انسان، اور غیر ناطق یعنی نہ بولنے والے، مراد جانوروں سے ہے،

Marfat.com

ضابطة للملكة وللهند فى
الشطرنج سريرونه فى تضاعيف
حسابها.....
.....
.....
.....
بلهيت الى ان هلك تمانين سنة وفى بعض النسخ انه ملك
ثم ملك بعده كورش
فاحدث للهند آثارا فى الديانات
على حساب ما رأى من صلاح الوقت
وما يحمله من التكليف اهل
العصر وخرج من مذهب من
سلف وكان فى مملكته وعصره
سندباد وله كتاب الوزراء
السبعة والمعلم والغلام وهو
امراة الملك وهو الكتاب المترجم
بكتاب السندباد وعمل فى خزانة

اور اس کا ہر خانہ الگ الگ ستارے
کے لئے ہے اور اس نقشہ کو مملکت کے لئے
ضابطہ قرار دیا، ٧ اور شطرنج کے کھیل
میں ہندوستانیوں کے بہالا بڑے راز
ہیں، جن کو وہ حساب کی تضیف کے کام
میں لاتے ہیں .....
..... بلہیت کی حکومت ٨٠ برس اور
بعض نسخوں کے اعتبار سے ١٣٠ برس رہی،
راجہ بلہیت کے بعد کورش راجہ ہوا
اور اس نے زمانہ کی مصلحت کے مطابق
اپنے زمانہ کے آدمیوں کے تحمل و برداشت
کی مناسبت سے مذہب میں ترمیم و
اصلاح کی اور اپنے اسلاف کا مذہب
ترک کر دیا، اس راجہ کے ملک اور
اس کے زمانہ میں سندباد حکیم گذرا ہے
جس کی کتاب میں سات وزیروں،
ایک استاد، ایک لڑکے، اور ایک
رانی کا قصہ ہے، اس کا ترجمہ ہو چکا ہے

---

٧ وفى بعض النسخ "كورس"

هذا الملک الکتاب الاعظم فی
معرفۃ العلل والادواء والعلاجات
وشکلت الحشائش وصورت فکان
ملک هذا الملک الی ان هلک
عشرین ومائۃ سنۃ فلما هلک
اختلفت الهند فی آرائها فتخربت
الاحزاب وتهیلت الاجیال و
انفرد کل رئیس بناحیۃ فتملک
علی ارض السند ملک وتملک
علی ارض القنوج ملک وعلی
ارض القشمیر ملک وتملک علی
مدینۃ المانکیر وهی الجونرۃ
الکبری ملک یسمی البلهری وهو
اوّل ملک من ملوکهم یسمی بالبلهری

اسی راجہ کے کتبخانہ میں بیماریوں، دواؤں
علاج کی پہچان کے لئے ایک کتاب تیار
کی گئی، جس میں جڑی بوٹیوں کی تصویریں
بنائی گئیں اسکی حکومت ۱۲۰ سال تک رہی اسکی
موت کے بعد ہندوؤں میں اسکی رایوں کے
بارہ میں اختلاف پیدا ہوگیا، اور وہ
مختلف جماعتوں اور گروہوں میں
بٹ گئے، اور ہر علاقہ کا حاکم اپنی جگہ
خود مختار ہوگیا، چنانچہ سندھ، قنوج[1]
اور کشمیر ہر ریاست میں الگ الگ خود
مختار راجہ ہوگئے، اور مانکیر بھی ایک
راجہ جو بلہرا کے نام سے موسوم ہے، قابض
ہوگیا، یہ ایک بڑا ملک ہے، یہ پہلا راجہ
تھا جس کا نام بلہرا پڑا، اس کے بعد جو

---

[1] ہندوستان کے مشہور شہر قنوج جو اودھ میں واقع ہے اسکو چھوڑ کر سندھ اور پنجاب کی سرحد کے پاس بھی اس نام سے ایک علاقہ آباد تھا، جس کا عرب سیاحوں نے بکثرت ذکر کیا ہے، یہاں کے راجاؤں کو بؤورہ (بھوج راجہ) کہا جاتا تھا، ۳۰۰ھ ہجری کے بعد یہ شہر مسلمانوں کے قبضہ میں آگیا تھا، مسعودی نے بھی اسی قنوج کا ذکر کیا ہے، اور اس کے زمانہ میں یہ شہر مسلمانوں کے قبضہ میں تھا، ملتان سے ملحق تھا،

Marfat.com

فصارت سمة لمن طرى بعده
من الملوك فى هذه الحوزة
الى وقتنا هذا وهو سنة اثنين
وثلثين وثلثمائة،

وارض الهند ارض واسعة
فى البر والبحر والجبال وملكهم
متصل بملك الزابج وهى دار
مملكة المهراج ملك الجزائر
هذه المملكة فى بين مملكة الهند والصين
وتضاف الى الهند والهند متصلة
مما يلى الجبال بارض خراسان
والسند الى ارض التبت وبين
هذه الممالك تباين وحروب
ولغاتهم مختلفة وآراؤهم
غير متفقة والاكثر منهم يقول
بالتناسخ وتنقل الارواح
على حسب ما قد منا آنفا و
الهند فى عقولهم وسياساتهم

بھی اس علاقہ کا راجہ ہوتا، اس کا
یہی لقب ہوتا تھا، اور ہمارے زمانہ
یعنی ۳۳۲ھ تک یہی دستور ہے،

ہندوستان ایک بڑا اور وسیع
ملک ہے، وہ خشکی تری اور پہاڑی
علاقوں پر مشتمل ہے، یہ ملک جادہ کی
سلطنت سے ملا ہوا ہے، اور جادہ
جزیروں کے راجہ مہراج کا پایہ تخت
اور ہند و چین کی سلطنتوں کے درمیان
حد فاصل ہے اور یہ بھی ہندوستان
میں شمار ہوتا ہے[1]، دوسری طرف یہ
ملک خراسان اور سندھ سے تبت تک
چلے آنے والے پہاڑوں سے متصل ہے
ان ملکوں کے درمیان اختلافات ہیں
اور باہم لڑائیاں ہوتی رہتی ہیں، ان
کی زبانیں اور خیالات جدا جدا ہیں عموماً
لوگ تناسخ (اواگون) اور جیسا کہ

[1] یہ اس زمانہ کا حال ہے،

Marfat.com

وحکمتهم وصحة امزجتهم وصفاء
الوانهم بخلاف سائر السودان
من الزنوج والدمادم وسائر
الاجناس،

(ص ۱۹۳)

والهند لا تملک الملک علیها
حتی یبلغ من عمره اربعین سنة
ولا تکاد ملوکهم تظهر لعوامهم
الا فی کل برهة من الزمان معلومة
ویکون ظهورها للنظر فی امور
الرعیة لان فی نظر العوام عندها
الی ملوکهم دائماً اسقاطاً لهیبتها
واستخفافاً بحقها.....

ہم نے ابھی بیان کیا تھا، روحوں کے
منتقل ہو جانے کے قائل ہیں[۱]، اہل ہند
دانائی و تدبیر، سیاست و حکمت مزاج
کی درستگی، اور رنگ کی صفائی میں سائے
سوڈانیوں یعنی حبشیوں و مادم، اور
دوسری قوموں کے برعکس ہیں،

ہندوستانی چالیس برس کی عمر
سے پہلے کسی کو اپنا راجہ نہیں بناتے اور
عوام کے سامنے صرف مخصوص اور متعین
اوقات میں تھوڑی دیر کے لئے نکلتے
ہیں، وہ بھی رعایا کے معاملات پر غور
کرنے کے لئے، ان کا خیال ہے کہ اگر
بادشاہ ہمیشہ عوام کے سامنے رہیگا
تو اس کی ہیبت جاتی رہے گی، اور
وہ نگاہوں میں سبک ہو جائے گا[۲]

---

[۱] یعنی مرنے کے بعد روحیں دوسری شکل اختیار کر لیتی ہیں، یعنی وہی آواگون کا عقیدہ، [۲] اس کے بعد مصنف نے لنکا کا وہ مشہور واقعہ نقل کیا ہے کہ وہاں راجہ کو مرنے کے بعد ایک چھوٹے پہیے کی گاڑی میں اس طرح لٹا کر پورے شہر کا گشت کراتے ہیں کہ اس کا بال زمین پر گھسٹتا رہتا ہے اور رانی اس کے ساتھ اس کا سر صاف کرتی اور جھاڑتی چلی جاتی ہے، اور لوگوں سے کہتی ہے کہ موت نے تمہارے راجہ

وكذلك فعل اكثر اهل الهند بملوكهم وخواصهم لغرض يذكرونه ونهجٍ يسلكونه في المستقبل و الملك مقصور في اهل بيت لا ينتقل عنهم الى غيرهم و كذلك بيت الوزراء والقضاة وسائر اهل المراتب لا تغير و لا تبدّل۔

(اور لنکا والوں کی طرح) مستقبل کے خاص اغراض و مقاصد کے لئے یہی طریقہ[1] اکثر ہندوستانی اپنے راجاؤں اور بڑے لوگوں کے ساتھ اختیار کرتے ہیں، ہندوستان میں سلطنت و حکومت موروثی اور ایک گھرانے میں محصور رہتی ہے، اور کسی دوسرے گھرانے میں نہیں منتقل ہو سکتی، یہی حال وزیروں، قاضیوں، اور دوسرے عہدوں اور پیشہ والوں کا بھی ہے کہ یہ سب ایک مخصوص خاندان میں محدود ہوتے ہیں اور اس میں کوئی ردوبدل نہیں ہوتا،

والهند تمنع من شرب ہندو شراب نہیں پیتے، اور شراب

(بقیہ حاشیہ ص ۲۴۲) کو نہیں چھوڑا جن کے احکام و فرامین کل تک تم پر نافذ ہوتے تھے، اس لئے تم لوگ دنیوی زندگی کے فریب میں نہ پڑو، اس کے بعد جسم کے چار ٹکڑے کئے جاتے..... اور صندل کا ذو اور دوسری خوشبودار چیزیں فراہم کر کے آگ میں اسے پھونک دیا جاتا ہے، اور راکھ ہوا میں اڑا دی جاتی ہے، اور آخر میں جیسا کہ بعد میں نقل کیا گیا ہے کہ یہ طریقہ ہندوستان میں بھی رائج ہے؛

[1] اسی طریقہ سے لنکا کا وہ طریقہ مراد ہے جو ابھی ابھی حاشیہ بالا میں تحریر کیا گیا ہے،

Marfat.com

الشراب وتعيب شاربه لا على
طريقة التدين لكن تنزها عن
ان يورد وا على عقولهم ما يغشيها
ويزيلها عما وضعت له فيصد
فاذا صح عندهم عن ملك من
ملوكهم شربه آثر التخلع عن
ملكه اذ كان لا يتاتى له التدبر
والسياسة مع الاختلاط بما
يسمعون السماع والملاهي و
لضروب من الآلات مطربة
تفعل في الناس افعالا مرتبة
من ضحك وبكاء وغير ما يليقون
الجواري فيطربن بعض تهدد
فيطرب الرجال لطرب الجواري
وللهند سياسات كثيرة قد
اتينا على كثير من اخبارهم
سيرهم في كتابنا في اخبار الزمان
بلا وسط وتمامه كرفي هذا الكتاب

پینے والوں کو مطعون کرتے ہیں، اور
مذہبی ممانعت کی بنا پر نہیں، بلکہ اس لئے
شراب سے پرہیز کرتے ہیں کہ وہ عقل
کو اس کے اصل مقصد سے ہٹا کر بے شعور
بنا دیتی ہے، اور جب انھیں کسی بادشاہ
کے متعلق یقین سے معلوم ہو جاتا ہے
کہ وہ شراب پیتا ہے تو سے معزول
کر دینے جانے کا مستحق سمجھا جاتا ہے کیونکہ
حواس میں فتور آجانے کے بعد وہ تدبر
و سیاست نہیں برت سکتا۔ ہندوستانی[1]
کبھی کبھی گانا بھی سنتے ہیں، اور تفریح
اور موسیقی سے بھی دلچسپی لیتے ہیں، ان کے
یہاں طرح طرح کے آلات طرب ہیں
جو لوگوں میں ہنسنے اور رونے کی مقتضا
کیفیتیں پیدا کر دیتے ہیں، اور بعض تو
وہ نوجوان لڑکیوں کو شراب پلاتے
ہیں جو اُن کے سامنے اظہار طرب کرتی ہیں
جس سے اُن میں بھی سرور واہتزاز

---

[1] ہندوستان والوں کی موسیقی سے دلچسپی کا حال جاحظ نے بھی بیان کیا ہے،

Marfat.com

لمعًا من طريف اخبار ملوك الهند
والعجيب من سيرهم،

پیدا ہوتا ہے، ہندوستانیوں کی سیاست
فراست کے بے شمار واقعات ہیں ان
میں سے بہت سے واقعات کا ہم اپنی
کتاب "اخبار الزمان والاوسط" میں ذکر
کر چکے ہیں، اور اس کتاب میں تو ہم نے
صرف ہندوستانی بادشاہوں کے ابتدائی
زمانہ کے کچھ عجیب حالات اور ان کی
سیرت کے انوکھے واقعات پر اکتفا کی

وما كان يليهم في صدر
الزمان ان ملكا من ملوك القماري
من الهند من هذه المملكة
والصقع من ارض الوقند عمل
العود القماري، واليها يضاف
وليس هذه البلاد جزيرة من
جزائر البحر بل هي شاطئ بحر

اگلے زمانہ میں ہندوستان کے صوبہ
قمار کا ایک راجہ تھا، اس علاقہ سے
عود قماری باہر بھیجی جاتی ہے، جو اسی
کی طرف منسوب ہے، یہ علاقہ بحر
ہند کی جزیرہ نہیں ہے لیکن ہند
کا ساحل اور پہاڑی علاقہ ہے

وليس في كثير من ممالك
الهند اكثر عددا من رجالهم
ولا اطيب رائحة من افواههم

اور ہندوستان کی اکثر سلطنتوں
سے اس کی آبادی زیادہ ہے اور
مسلمانوں کی طرح چونکہ یہ لوگ

ملحوظہ: کتابوں کے نام میں کتاب الاوسط کا پہلے ذکر ہو چکا ہے، اور اخبار الزماں بھی اسکی مشہور تصنیف ہے گذشتہ قوموں اور ملک برباد شدہ

Marfat.com

لاستعمالهم السواک کاستعمال
اهل ملة الاسلام لذلک و
کذلک یرون تحریم الزنا من
من بین الهند ویجتنبون کثیر[1]
من القاذورات ویجتنبون
الابنة .....
.....
واکثرهم رجالة لکثرة الجبال
فی بلادهم والا دیة وقلة
السهولة والانجاد، (ص ۱۱)
وبلد قمار هذا اسماه لبلاد
مملکة المهراج ملک الجزائر
کالزابج وکلة وسرندیب و
غیرها فذکروا انه تعتد الملک
علی بلاد القمار فی قدیم الایام
حدث متسرع وانه جلس
یوما فی قصره علی سریر ملکه
وهو مشرف علی نهر عظیم

مسواک کرتے ہیں، اس لئے اُن کے
منھ کا مزہ خوشگوار ہوتا ہے، اسی
طرح عام ہندوستانیوں کے مقابلہ
میں یہ لوگ زنا کو حرام سمجھتے ہیں، اور
اکثر گندگیوں اور مکروہات حتیٰ کہ نبیذ
وغیرہ سے بھی پرہیز کرتے ہیں۔۔۔۔۔۔
۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔
یہاں پہاڑوں، وادیوں ٹیلوں اور شوار
گذار راہوں کا جال بچھا ہے، اس لئے
اکثر لوگ پیدل ہی چلتے ہیں۔
اور قمار کا ملک جزائر جاوہ کلہ باراور
لنکا وغیرہ کے مہراج کی سلطنت کے مقابل
واقع ہے، لوگوں نے بیان کیا ہے کہ
قدیم زمانہ میں راجہ قمار پر ایک خدائی بھیجی
طاری ہوا جس کی تفصیل یہ ہے کہ وہ ایک
دن اپنے محل کے اندر تختِ سلطنت پر بیٹھا
ہوا ایک بڑے دریا کا نظارہ کر رہا تھا
جس میں دجلہ اور فرات کی طرح صاف

(بقیہ حاشیہ ص ۲۴۵) انہوں کا تذکرہ ہے مسعودی نے اکثر اپنی تاریخ میں اسکی طرف اشارہ کیا ہے [1] لطلة کثیراً،

Marfat.com

يجرى الماء العذب كدجلة والفرات
وبين قصره والبحر مسيرة يوم
وزيره بين يديه اذ قال لوزيره
وقد جرى ذكر مملكة المهراج و
وجلالتها وكثرة عمارتها وما تحت
يده من الجزائر فى نفسى شهوة
كنت احب بلوغها فقال له الوزير
وكان ناصحا وقد علم السرعة
منه وما هى ايها الملك فقال
كنت احب ان ارى راس
المهراج ملك الزابج فى طشت
بين يدى فعلم الوزير ان الحسد
اثار هذا الفكر فى نفسه واخطر
هذا بباله فقال ايها الملك
ما كنت اظن ان يحدث الملك
نفسه بهذا اذ لم يجر بيننا و
بين هؤلاء القوم فى قديم
الزمان وحديثه ترة ولا ارانيا
منهم سوء وهم فى جزائر نائية

اور شیریں پانی بہتا تھا، محل اور سمندر کے
درمیان ایک دن کی مسافت کا فاصلہ تھا،
اس وقت اس کا وزیر بھی سامنے کھڑا تھا،
اور جاوہ کے مہراج کی سلطنت، اس کی
شوکت وعظمت، آبادی کی کثرت، اور
اس کے ماتحت جزیروں کا تذکرہ ہو رہا
تھا کہ راجہ نے اپنے وزیر سے کہا میرے
دل میں ایک ارمان پیدا ہوا ہے، اور
اسے میں پورا کرنا چاہتا ہوں، وزیر نے
کہا بادشاہ سلامت وہ آرزو کیا ہے،
وزیر راجہ کا نہایت خیر خواہ اور ہمدرد
تھا، اور اس کی جلد بازی سے واقف
تھا، راجہ نے کہا میری خواہش ہے کہ
جاوہ کے بادشاہ مہراج کا سر اپنے سامنے
ایک طشت میں دیکھوں وزیر فوراً سمجھ گیا
کہ محض رشک وحسد کی وجہ سے اس کے
دل میں یہ جذبہ پیدا ہوا اس نے عرض کیا
کہ میں یہ گمان بھی نہیں کر سکتا تھا کہ حضور
کے دل میں اس طرح کا بھی خیال آسکتا ہے،

Marfat.com

غیر جما ورین لنا فی ارضنا ولا
طامعین فی ملکنا وبین مملکة القمار
ومملکة المهراج عشرة ایام
الی عشرین یوما عرضا فی البحر اثم
قال الوزیر لیس ینبغی للملک ان
یقف علی هذا الحد ولا یعید الملک
فیه قولا فغضب ولم یسمع من
الناصح فاذاع ذلک لقوادہ ومن
کان بحضرته من وجوہ اصحابه
فنقله الالسن حتی شاع واتصل
بالمهراج وکان جزلا متحنکا قد
بلغ فی السن مبلغا متوسطا فدعا
وزیره واخبره بما اتصل به وقال
له انه لیس ینبغی مع ما قد شاع
من امر هذا الجاهل وتمنیه ما
تمنا یحکی اشته وغرته فی
انتشار ذلک من قوله ان یملک
عجل فان ذلک مما یقدح فی
الملک ویضع منه واء

کیونکہ ہمارے اور اُن لوگوں کے درمیان
پرانے اور نئے کسی زمانہ میں بھی کوئی دشمنی کی
بات نہیں تھی، اور نہ انھوں نے ہمارے
ساتھ کوئی بُرائی کی، وہ لوگ تو دور دراز کے
جزیروں میں ہم سے بہت دور رہتے ہیں،
انھوں نے ہمارے ملک کو کبھی طمع کی نظر سے
نہیں دیکھا، قمار کی حکومت اور مہراج کی
سلطنت میں سمندر کی راہ سے دس سے لیکر
بیس دن کا فاصلہ ہے، حضور کو چاہیئے کہ
اس ارادہ سے کسی شخص کو مطلع نہ ہونے
دیں، اور نہ دوبارہ تذکرہ فرمائیں، یہ
سُن کر راجہ بہت برہم ہوا اور اپنے ناصح
مشفق کی ایک بات نہ سُنی، اور اپنے
فوجی افسروں، اور معزز درباریوں میں یہ
بات پھیلا دی، یہاں تک کہ عام زبانوں
پر اس کا چرچا ہونے لگا، اور شدہ شدہ
یہ خبر مہراج تک پہونچ گئی، وہ بڑا
صائب الرائے، تجربہ کار، اور پختہ عمر کا
تھا، اس نے اپنے وزیر کو بلا کر یہ خبر سنائی

Marfat.com

ماجری بینهما وان یعد له الف
مرکب من اوسط المراکب بآلتها
ویندب لکل مرکب منها من
جملة السلاح وبرهة الرجال
ما یستقل به واظهر انه یرید
التفرج والتنزه فی جزائر مملکته
وکتب الی الملوک الذین فی
هذه الجزائر وهم فی طاعته
وجملته بما عزم علیه من
زیارتهم والتنزه فی جزائرهم
حتی شاع ذالک،

(ص ۱۷۲، ۱۷۳)

وتاهب ملک کل جزیرة بما یصلح

.....

....

اور کہا کہ اب جب کہ اس جاہل کی بات
اور اس کی آرزو اس کی ناتجربہ کاری
اور سادہ لوحی کی وجہ سے اس قدر عام
ہو چکی ہے، تو اس کی طرف سے خاموشی
اختیار کر لینا سلطنت میں کمزوری کا سبب
ہوگا، اور وزیر کو یہ گفتگو راز میں رکھنے
کا حکم دیا، اور ہدایت کی کہ اوسط درجہ
کی ایک ہزار کشتیاں ضروری آلات کے
ساتھ فراہم کی جائیں اور ہر کشتی اسلحوں
اور نبرد آزما بہادروں سے لیس کی جائے
ظاہر یہ کیا جائے کہ راجہ اپنی سلطنت کے
جزیروں میں سیر و تفریح کے لئے جا رہا
ہے، اور اپنے ماتحت اور تابع فرمان جزیرہ
کے حاکموں کو بھی ان کی ملاقات اور سیر
تفریح کے لئے سفر کے ارادہ سے مطلع کر دیا
اور اس کا شہرہ عام ہو گیا

اور ہر جزیرہ کے حاکم مزاج کی پیرائی کیلئے اس کے
شایانِ شان سامان کے ساتھ تیار
ہو گیا جب یہ سارے انتظامات مکمل ہو گئے

Marfat.com

للمراج فلمّا استمت امورہ وانتظمت
شئونہ دخل المراکب وعبر بھا
وبالجیش الی مملکۃ القمار فلم
یشعر ملک القمار حتی ھجم علی
الوادی المفضی الی دار ملک القمار
وطرح رجالہ واخذ قوادہ علی
سبیل غرۃ واحتوی علی دار
مملکتہ وصار اھل مملکتہ بین یدیہ
قام بالنداء بالامان وقعد علی
السریر الذی کان یجلس علیہ
ملک القمار وقد اخذ لہ اسیرا
فاحضرہ واحضر وزیرہ وقال
للملک ما ھملک علی تمنی ما لیس فی
وسعک ولا لک فیہ حظ لو نلتہ
ولا اوجبہ سبب لیسھل السبیل
الیہ فلم یجبہ جوابا فقال لہ المراج

اما انک لو تمنیت شیئا معینہ فانا
فاعلہ بک وارجع الی بلادی

تو فوجیں لے کر سمندر کو عبور کر کے دفعۃً
قمار کی حکومت میں پہونچ گیا، اور راجہ
قمار کو اس وقت اُس کی اطلاع ہوئی
جب وہ اس وادی پر حملہ کر چکا تھا جو
راجہ کے محل کی طرف جاتی ہے، چنانچہ
اس نے اس کے پہرہ داروں کو ہٹا کر اسکے
فوجی افسروں کو گرفتار کر لیا، اور پایہ تخت
پر قابض اور راجہ قمار کے اہلِ ملک مراج
کے سامنے حاضر ہو گئے، لیکن اس نے امن
عام کی منادی کرا دی، اور اسی تخت پر
بیٹھکر جس پر کبھی راجہ قمار بیٹھا کرتا تھا اگر
اب قیدی تھا، اوس کو اور اس کے وزیر
کو طلب کیا، اور راجہ سے کہا تم نے ایسی
تمنا کیوں کی، جو تمھارے امکان سے باہر
تھی، اور اگر وہ تمھیں حاصل بھی ہو گئی
ہوتی تو بھی اس میں تمھارا کوئی حصہ نہ
ہوتا، اور نہ اس سے تمھارے راستہ میں
کوئی سہولت پیدا ہوتی، راجہ کے پاس

لہ کذا فی الاصل،

Marfat.com

من غيران امديد ي الى شئ من
بلادك حاذق وجل لتكون عظة
لمن بعدك ولا يتجاوز كل قدر
ما قسم له وان يستغنم العافية
من وجد هاشم ضرب عنقه
واقبل على وزيره فقال جزيت
خيرا من وزير فقد صح عندي
انك اشرت على صاحبك بالراي
لو قبل منك فانظر من يصلح للملك
بعد هذا الجاهل فاقمه مقامه
وانصرف من ساعته راجعا الى
بلاده من غير ان يمر هو واحد
من اصحابه يده الى شئ من
بلاد القمار فلما رجع الى مملكته
قعد على سرير ملكه واشرف
على غديره المعروف بغدير
لبن الذهب والطشت بين
يديه وفيه رأس ملك القمار
واحضر وجوه اهل مملكته وقص

اس کا کوئی جواب نہ تھا، پھر مہراج نے
کہا تم نے میرا سر اپنے سامنے
طشت میں دیکھنے کی جو تمنا کی تھی، اگر
اس کے ساتھ اس کی بھی خواہش کی
ہوتی کہ میرے ملک پر قبضہ کر لو یا اس
میں کچھ فساد پیدا کرو تو میں بھی تمہارے
ساتھ اتنا ہی کر کے اپنے ملک واپس
چلا جاؤں گا، اور تیرے ملک کی چھوٹی
یا بڑی کسی چیز میں بھی ہاتھ نہ لگاؤں گا
تاکہ تمہارے بعد آنے آنے والے کو اس سے
عبرت حاصل ہو، اور کوئی شخص اپنے
مقدر سے آگے بڑھنے کی کوشش نہ کرے
اور جس کو عافیت نصیب ہے، اس کو
غنیمت سمجھے، اس کے بعد اس کی گردن
اڑا دی، اور اس کے وزیر کی طرف متوجہ
ہو کر اس سے کہا تجھے جزائے خیر عطا ہو
مجھے صحیح طریقے سے معلوم ہوا ہے کہ تم نے
اپنے مالک کو نیک مشورہ دیا تھا، اگر
وہ اسے قبول کر لیتا اب تم غور کر کے جو

Marfat.com

بخبره والسبب الذی حمله علی
ما اقدم علیه فدعا لہ اھل
مملکته وجزوه خیرا ثم ما لواس
فغسل وطیب وحبله فی ظرف
وسرحه الی الملک القائم بدله
القمار فکتب الیه ان الذی
حملنا علی فعلنا بصاحبک بغیه
علینا وتادیبنا لامثاله وقد
بلغنا فیه ما اردناه وری أینا
سرحنا راسه الیک اذ لا درک
لنا فی حبسه ولا فخر لحاظرنا
بله منه واتصل الخبر بملوک الهند

شخص حکومت کے لئے موزوں نظر آئے
اس کو اس کی جگہ مقرر کر دو، یہ ہدایت
دے کر وہ فوراً اپنے ملک واپس چلا
آیا، اور اس نے اور اس کے کسی ساتھی
نے قمار کی سلطنت کی کسی چیز میں کوئی
دست اندازی کی اور جب اپنے ملک
واپس آکر تخت حکومت پر بیٹھا، اور اپنے
تالاب کی طرف جو غدیر بن الذہب[1]
(سونے کی اینٹوں کا تالاب) کے نام
سے مشہور تھا، رخ کیا، اور اس کے سامنے
وہ طشت بھی موجود تھا، جس میں قمار
کے راجہ کا سر تھا، اس وقت اس نے

[1] مسعودی نے غدیر بن الذہب کی تشریح یہ کی ہے کہ مہراج کا محل ایک چھوٹے سے تالاب کے کنارے تھا، اور تالاب ایک بڑے خلیج سے ملا ہوا تھا، خلیج میں مد و جزر کی وجہ سے تالاب میں بھی مد و جزر آتا رہتا تھا، روزانہ صبح کو بادشاہ کا وکیل اور خزانچی اس کے سامنے اسی تالاب میں سونے کی ایک اینٹ پھینکا کرتا، اینٹ کا صحیح وزن نہیں معلوم مگر وہ چند منوں کی ہوتی تھی، سیلاب کے زمانہ میں وہ اینٹیں ڈوبی رہتی تھیں، مگر جزر کے وقت نظر آنے لگتی تھیں، اور سورج کی روشنی میں جب چمکنے لگتی تھیں تو بڑا دلفریب منظر ہوتا تھا، راجہ اپنی تفریح کے اوقات میں اسی کی طرف رخ کر کے بیٹھ جاتا تھا، اس بادشاہ کی زندگی بھر روزانہ ایسے ہی ہوتا رہا، اور کسی کو ایک اینٹ بھی اس میں سے نکالنے کی اجازت نہ تھی، اس کے انتقال

Marfat.com

والصين فوظد المهراج فی
اعينهم وصارت ملوک القمار
من بعد ذلک کلما اصبحت
قامت وحولت وجوهها نحو
بلاد الزابج شجدت وکبرت
للمهراج تعظيما له، .....

(ص ۱۷۵)

اپنی مملکت کے سربرآوردہ لوگوں کو طلب
کر کے راجہ کا واقعہ اور اپنے اس اقدام
کے اسباب بیان کئے، یہ واقعات سن کر
لوگون نے اس کے لئے جزاے خیر کی دعا
کی پھر مہراج نے راجہ قمار کا سر دھلوا کر
اس میں خوشبو لگوائی، اور اس کو ایک
برتن میں رکھ کر اس کے جانشین راجہ قمار
کے پاس بھیج دیا، اور اس کو لکھا کہ تمھارے
راجہ کی مخالفت و بغاوت نے ہم کو اس
اقدام کو مجبور کیا، تاکہ اس قسم کے دوسرے
لوگوں کو اس سے تنبیہ ہو جائے، اس
سے ہمارا جو مقصد تھا، وہ حاصل ہو گیا۔
اس لئے اس کا سر تمھارے پاس واپس
کر دینا مناسب معلوم ہوا کیونکہ اس کو
اپنے پاس رکھنے سے نہ ہماری کوئی ضرورت

(بقیہ حاشیہ ص ۲۵۲) کے بعد قائم مقام راجہ نے تمام ایلیٹیں بلوا کر شمار کیں، اور پھر سے شاہی خاندان والوں، خادموں، اور دربانوں میں تقسیم کر دیا، اور جو کچھ باقی بچا، اسے فقیروں اور محتاجوں میں تقسیم کر دیا،

(دیکھو مروج الذہب مسعودی ج ۱ ص ۵۸،)

Marfat.com

پوری ہوتی ہے، اور نہ ہمیں اس کامیابی
پر کسی طرح کا فخر ہے، اس واقعہ کی
خبر جب ہندوستان اور چین کے راجاؤں
کو ہوئی، تو ان کی نظروں میں مہراج
کی عظمت بہت بڑھ گئی، اس واقعہ کے
بعد سے قمار کے راجہ روزانہ صبح اٹھ کر
اپنا رخ جاوہ کی طرف سجدہ کرنے اور
مہراج کی تعظیم بجا لانے لگے،

واعظم ملوک الھند، فی وقتنا
ھذا البلھری صاحب مدینۃ المانکیر
واکثر ملوک الھند تتوجہ فی
صلاتھا نحوہ وتصلی لرسلہ
اذا وردوا علیھم ویلی مملکۃ
البلھری ممالک کثیرۃ للھند،
(ص ۱۷۷)

ہمارے زمانہ میں ہندوستان کا سب
سے بڑا راجہ بلہرا ہے، جو سلطنت مانکیر
(مانگر) کا مالک ہے، اور اکثر ہندوستانی
راجہ اپنی عبادت میں اس کی جانب
رُخ کرتے ہیں، اور اس کے ایلچی جب
اُن کے درباروں میں پہونچتے ہیں تو
وہ کورنش بجا لاتے ہیں، بلہرا کی سلطنت
سے ملی ہوئی ہندوستان کی بہت سی
حکومتیں ہیں،

ومنھم ملوک فی الجبال لا یحضرھم
مثل الرای صاحب القشمیر وملک

ان میں بعض ایسے پہاڑی علاقوں
کے راجہ ہیں، جن کے ملک میں کوئی سمندر

Marfat.com

البطائن وغير ذلك من ملوك
الهند وفيهم من لملكة برويجي
واما البلهري فبين دار ملكه
وبين البحر مسيرة ثمانين فرسخا
سندية والفرسخ ثمانية اميال
وله جيوش وفيلة لا تدرك
كثرتها واكثر جيوشه رجالة
لان دار ملكه بين الجبال و
مناويه من ملوك الهند ممن
لا بحر له بودرة صاحب مدينة قنوج
وهذا الاسم سمة لكل ملك يلي هذه
المملكة وله جيوش مرتبة على
الشمال والجنوب والصباوله بو
لانه من كل وجه من هذه الوجه
يلقاه ملك محارب له وسند كو
جملة من اخبار ملوك السند
..... وغيرهم من
ملوك الارض فيما يرد من هذا

نہیں مثلاً کشمیر کا حکمراں، رای[1] کہلاتا
کا راجہ اور ان کے علاوہ دوسرے
ہندوستانی راجہ ان میں بعض ایسے
راجہ بھی ہیں، جن کے ملک میں خشکی و
تری دونوں قسم کے علاقے ہیں، بلہرا
کی راجدھانی اور سمندر کے درمیان
سندھی فرسخ سے ۰۰ فرسخ کا فاصلہ
ہے، اور فرسخ ۸ میل کا ہوتا ہے، راجہ
بلہرا کے پاس بے شمار فوجیں اور ہاتھی
ہیں، مگر زیادہ تر فوجیں پیادہ ہیں،
اس لئے کہ یہ سلطنت پہاڑوں سے
گھری ہوتی ہے، اس سے فاصلے پر
ان راجاؤں میں جن کے ملک میں
سمندر نہیں ہے، قنوج کے راجہ بودرہ
کی حکومت ہے، بودرہ اس علاقہ کے
ہر راجہ کا لقب ہوتا ہے، راجہ بھوج
راج کی فوجیں ہر وقت شمال، جنوب
پورب اور پچھم ہر طرف، مرتب اور تیار

---

[1] رای نام ہے،

Marfat.com

الکتاب عند ذکرنا البحار وما
فیها وما حولها من العجائب و
الامم ومراتب الملوک وغیر
ذلک وان کنا قد اسلفنا ذلک
فیما مر من کتبنا وباللہ التوفیق
ولاحول ولا قوۃ الا باللہ،
(ص ۸۰)

رہتی تھیں کیونکہ ان تمام سمتوں میں اس
سے جنگ کرنے والے راجہ رہتے ہیں آگے
چل کر جہاں ہم اس کتاب میں سمندروں
اُن کے اندرونی اور گرد و پیش کے عجائبات
اور قوموں اور بادشاہوں کے درجات
ومراتب کا تذکرہ کریں گے، وہاں سندھ
اور روے زمین کے دوسرے بادشاہوں
کا بھی تذکرہ کریں گے، اگرچہ اس سے
پہلے بھی ہم اپنی بعض کتابوں میں اُن
کا ذکر کر چکے ہیں، خدائے تعالیٰ کے
ہاتھ میں توفیق ہے،

الاقلیم الثانی السند والھند
والسودان لھم من البروج الجدی
ومن السبعۃ زحل، (ص ۱۸۱)

ہفت اقالیم میں اقلیم دوم سندھ،
ہندوستان اور سوڈان پر مشتمل ہے ان
ملکوں کا برج جدی اور سیارہ[1] زحل ہے،

ومھران السند وجنجس و

دریاے سندھ اور گنگا (بھی بڑے

---

[1] برج کی تشریح پہلے گذر چکی ہے، سیارہ اس جرم فلکی کو کہتے ہیں جو سورج کے گرد گردش کرے، زمانہ گذشتہ میں سات سیارے خیال کئے جاتے تھے، شمس[1] و قمر[2]، عطارد[3]، زحل[4]، مریخ[5]، زہرہ[6] اور مشتری[7] جدی جیسا کہ اصل ترجمہ ہی سے ظاہر ہے، ایک برج کا نام ہے، اور زحل بھی جیسا کہ ترجمہ سے ظاہر ہے ایک سیارہ کا نام جو سورج کے گرد پھرتا ہے،

Marfat.com

هو نهر عظيم بارض الهند،

(ص ۲۰۴)

وقد ذكر الجاحظ ان نهر
مهران السند من نيل مصر
واستدل على ذلك بوجود
التمساح فيه فلست ادرى
كيف وقع له هذا الدليل و
ذكر ذلك فى كتابه المترجم
بكتاب الامصار و عجائب
البلدان وهو كتاب فى نهاية
الحسن وان كان الرجل لم
يسلك البحار ولا اكثر الاسفار
ولا تقر الممالك والامصار
ولم يعلموا ان مهران السند
يخرج من اعين مشهورة من
اعالى بلاد السند من ارض
قنوج من مملكة بؤورة وارض
قشمير والقندهار والطافن
حتى ينتهى الى بلاد المولتان

دریا ہیں) اور گنگا ہندوستان کا بہت بڑا
دریا ہے،

جاحظ کا بیان ہے کہ دریائے سندھ
مصر کے دریائے نیل کی شاخ ہے اور
اس کی دلیل یہ دی ہے کہ اس میں بھی
مگرمچھ ہوتے ہیں، مگر میری سمجھ میں نہیں
آتا کہ یہ دلیل کس طرح اس کی نکلتی
ہیں جبکہ، جاحظ کا یہ بیان اس کی کتاب
الامصار وعجائب البلدان میں موجود
ہے، یہ بڑی عمدہ کتاب ہے، حالانکہ
جاحظ نے کبھی سمندروں کا سفر نہیں
کیا نہ زیادہ سیر وسیاحت کی، اور نہ
ملکوں اور شہروں میں قیام کیا، اس لئے
وہ یہ نہیں جانتا کہ دریائے سندھ، سندھ
کے بالائی علاقوں یعنی بھوج راج کی
سلطنت قنوج، کشمیر، قندھار دکھن
وغیرہ کے مشہور چشموں سے نکلا ہے اور
ملتان تک چلا گیا ہے، یہاں اس کا
نام مہران پڑ گیا ہے، اور ملتان

Marfat.com

ومن هنالك يسيمى مهران
والمولتان فرج الذهب وصاحب
مملكة بلد المولتان رجل من
قريش من ولد اسامة بن لوى
بن غالب والقوافل الى خراسان
تتصل من عنده وكان صاحب
مملكة منصورة رجل من قريش
من ولد هبار بن الاسود الملك
فى هولاء وملك صاحب المولتان
متوارث قد بقى من صدر
الاسلام وثم ينتهى نصر السمرقند
الى بلاد المنصورة وينصب الى
نحو بلاد الديبل فى بحر الهند و
الممساح كثيرة فى اجوان هذا
البحر وهى الخلجانات كخليج
صندابور من مملكة باغرة من

سونے کی سرحد[1] کہلاتا ہے، ملتان کی
سلطنت کا حکمراں قبیلۂ قریش کی ایک
شاخ اسامہ بن لوی بن غالب کے خاندان
سے تعلق رکھتا ہے، اور خراسان جانے
والے قافلے اس کے یہاں سے گذرتے
ہیں، منصورہ کا حاکم بھی قبیلۂ قریش
کی ایک شاخ ہبار بن اسود کی نسل سے
ہے، منصورہ اور ملتان دونوں علاقوں
کے حاکم قدیم زمانہ سے جب اسلام یہاں
شروع شروع آیا تھا، مورونثی طور
پر اُن کے حاکم ہوتے چلے آئے ہیں، ملتان
کے بعد دریائے سندھ منصورہ سے گذرتا
ہوا دیبل کے قریب سمندر میں گرتا ہے،
اور گھڑیال تو اس سمندر کی تمام خلیجوں
مثلاً باغرہ کی سلطنت میں صندابور اور
مہراج کی سلطنت میں جادہ اور اغیب
وغیرہ سب خلیجوں میں پائے جاتے ہیں،

[1] اس کا سبب اکثر مورخین اور سیاحوں نے بیان کیا ہے، بلاذری کی فتوح البلدان میں بھی وہ گذر چکا ہے، (ض)

Marfat.com

من مملكة المهراج وكذلك فى
خلجانات الاغياب وهى اغياب تلى جزيرة
سرنديب والاغلب من التماسيح
كونها فى الماء العذب وماذكر
من خلجانات الهند فالاغلب من
امورها انها تكون عذبة
لصب مياه الامطار اليها
وكذلك نهر جنجس نهر الهند
مبدأه من جبال فى اقاصى
ارض الهند، مما يلى بلاد
الصين من نحو بلاد الطغزغز من
الترك ومقداره جريانه الى
ان يصب فى البحر الحبشى مما يلى
ساحل الهند اربع مائة فرسخ

(ص ۲۰۷)

(ص ۲۱۴)

وتدور بحر الهند وهو الحبشى
وانه يمتد طوله من المغرب الى
المشرق من اقصى الحبش الى

اغیاب (سیلون) جزیرۂ لنکا کے قریب
واقع ہے، گھڑیال زیادہ تر میٹھے اور
شیریں پانی میں رہتا ہے، اس لئے
قرین قیاس یہ ہے کہ جن ہندوستانی
خلیجوں کا ذکر کیا گیا ہے، ان سب کا
پانی شیریں ہوتا ہے کیونکہ بارش
کا پانی ان میں گرتا اور شامل ہوتا ہے
اسی طرح دریائے گنگا ہندوستان
کے آخری سرے کے پہاڑوں[1] سے جو
چین کے قریب ترکی قبیلہ تغزغز کی
سمت میں نکلا ہے، اس کے مخرج
سے لے کر اس کے مدخل تک جہاں
وہ بحر ہند میں گرتا ہے، اسو فرسخ
کی مسافت ہے۔

بحر ہند (جو بحر حبشی کہلاتا ہے)
متعلق لوگوں نے اندازہ لگایا ہے کہ
مغرب سے مشرق تک اقصائے حبش

[1] یعنی سلسلۂ کوہ ہمالیہ

Marfat.com

اقصی الهند والصین ثمانیة
الاف میل وعرضه الفان و
سبع مائة وعرضه
فی موضع اخر الف وتسعمائة
میل وقد تتفاوت فی قلة العرض
فی موضع دون موضع ویکثر وقد
قیل فی طوله وعرضه غیر ما
ذکرنا من الکثرة اعرضنا عن
عن ذکره لعدم قیام الدلائل
علی صحته عند اهل هذه الصناعة
ولیس فی المعمور اعظم من
هذا البحر.....
ثم تیز مکران ثم ساحل
السند وفیه مصب مهران
وهو نهر السند علی حسب ما
ذکرنا وهنالک مدینة الدیبل

سے اقصائے ہند وچین تک آٹھ ہزار
میل لمبا اور ۲ ہزار سات سو میل چوڑا
ہے لیکن بعض مقامات پر اس کی چوڑائی
ایک ہزار نو سو میل ہے، مختلف مقامات
پر اس کے عرض میں فرق ہے، یعنی اس کا
عرض کہیں کم اور کہیں زیادہ ہے،
اس کے طول وعرض کے متعلق اس کے
علاوہ اور بہت سی باتیں بھی کہی گئی
ہیں، مگر اس فن کے ماہرین کے نزدیک
ان کی صحت کی کوئی دلیل نہیں ہے،
اس لئے ہم نے ان کا کوئی ذکر نہیں
کیا، اور دنیا میں اس سے بڑا[1] کوئی
سمندر نہیں،
مکران کے بعد سمندر کے کنارے تیز
مکران اور پھر ساحل سندھ پڑتا ہے،
اور جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے، یہیں
دریائے سندھ آکر گرتا ہے، اور یہیں

---

[1] یہ بیان اس زمانہ کے علم کے اعتبار سے ہے، مسعودی نے اس کے بعد اس سمندر کے متعلق بعض عجیب عجیب باتیں، اور اس کی بڑی بڑی مچھلیوں کا ذکر کیا ہے، لیکن اسے قلم انداز کر دینا ہی مناسب معلوم ہوا، (ض)

Marfat.com

به یتصل ساحل الهند الی
بلاد بروض والیها یضاف القنا
البروضی ثم یتصل الی ارض
الصین ساحلا واحداً عامراً
وغامراً ویقابل ماذکرنا من
مبدا ساحل فارس ومکران
والسند بلاد البحرین وجزائر
قطر وشط بنی جذیمة، وبلاد
عمان وارض المهرة الی ارض
راس الجحمة من ارض الشحر و
والاحقاف وفیه جزائر کثیرة
.....
وفیها مغاص لولوٴ، وهو
اللوٴلوٴ المعروف بالخاری،
(ص ۲۳۹)

دیبل کا شہر ہے جس سے ہندوستان کا ساحل
ملا ہوا ہے جو بھروچ کے علاقہ تک چلا
گیا ہے اور بھروچ کی طرف بھروچی نیز
منسوب ہیں، اور یہی ساحل آبادی اور
ویرانہ سے گذرتا ہوا چین تک چلا گیا ہے،
فارس، مکران، اور سندھ وغیرہ کے ساحل
کے مقابلہ میں بحرین، جزائر قطر، ساحل
بنی جذیمہ، عمان، مہرہ سے راس الجحمہ[1] تک
جس میں شحر و احقاف واقع ہیں، پڑتے
ہیں، اور اس میں بہت سارے جزائر
ہیں،.....

ان جزیروں کے سمندر کی گہرائی میں
موتی ہوتے ہیں، جو خارک کی لولو کے نام
سے مشہور ہیں،

---

[1] مسعودی نے ایک جگہ لکھا ہے کہ راس الجحمہ یمن سے ملے ہوئے ایک پہاڑ کا نام ہے، (ض)

[2] یہ دراصل بعض قبیلوں کے نام تھے، جو اسی کی نسبت سے ان مقامات کے نام ہو گئے ہیں، (ض)

[3] جزیرۂ خارک کی طرف یہ موتی منسوب ہیں، یہ جزیرہ نہایت آباد و شاداب، یہاں باغوں کی

Marfat.com

فهذا بحر الصين والهند وفارس
وعمان والبصرة والبحرين واليمن
والحبشة والحجاز والقلزم و
والزنج والسند ومن فى جزائره
ومن قد احاط به من الامم
الكثيرة التى لا يعلم وصفهم
وعددهم الا من خلقهم و
لكل قطعة منهم اسم يفرده
والماء واحد متصل غير منفصل
وفى هذا البحر مغاصات الدر
واللؤلؤ منه العقيق والمادينج
وهو نوع من البرام[1]
وانواع الياقوت والماس و
وسنباذج وفيه معادن ذهب
وفضة بحور بلاد كلة وسريكاو

یہ سمندر چین، ہندوستان، فارس
عمان، بصرہ، بحرین، یمن، حبشہ، حجاز،
قلزم، حابش، سندھ جتنے جزیروں اور
جن بے شمار قوموں کو گھیرے ہوئے ہے
ان کی تعداد خدا ہی کو معلوم ہے۔ یہ
سمندر ایک ہی ہے لیکن مختلف خطوں
کے لحاظ سے اس کے جدا جدا نام ہیں
ان سب کا پانی ایک اور ایک دوسرے
سے ملا ہوا ہے۔
سمندر کی گہرائی میں چھوٹے بڑے
چمکدار موتی عقیق، مادینج (جو برازی
کی قسم ہے؟) طرح طرح کے یاقوت،
الماس، سنباذج وغیرہ کو غوطہ لگا کر
نکالنے کی جگہیں پائی جاتی ہیں سونے
چاندی کی کانیں کلہ اور لنکا کے علاوہ

(بقیہ حاشیہ ص ۲۶۱)

کثرت اور اس کے سمندر میں غوطہ لگا کر موتی نکالنے کی جگہیں ہیں، اس کا رقبہ ۱۲ میل ہے۔

(دیکھو نہایۃ الارب فی فنون الادب للنویری ج ۱ ص ۳۴۵)

[1] وفی نسخۃ والبادیج [2] وفی نسخۃ من البجادی،

Marfat.com

حوله معادن حديد مما يلي بلد
كرمان ونحاس بارض عمان وفيه
انواع الطيب والافاويه والعنبر
وانواع الادوية والعقاقير الساج
والخشب المعروف بالدارصيني[1]
والقنا والخيزران ..... و
رياح ماوصفنا من قطعه التي
تدعى كل واحد منها بحرا كقولنا
بحر فارس وبحر اليمن وبحر
القلزم وبحر الحبش وبحر الزنج
وبحر السند وبحر الهند وبحر
كله وبحر الزابج وبحر الصين
فمختلفة، ....

وكل من يركب هذا البحر
من الناس رياح يعرفونها في
اوقات تكون منها مهابها قد
علم ذلك بالعادات وطول التجارب
يتوارثون علم ذلك قولا وعملا

کی طرف ہیں، اور اس کے گرد و کران کے
قریب لوہے کی اور عمان میں تانبے کی کانیں
ہیں، اسی ساحلی علاقے میں عمدہ قسم کی
خوشبودار چیزیں یا عنبر، قسم قسم کی دوائیں
جڑی بوٹیاں، ساگوان، دارچینی نامی
لکڑی، نیزے اور بید وغیرہ پائے جاتے
ہیں، ..... ان تمام خطوں کی آب
ہوا جن کا ہم نے ذکر کیا ہے، اور جن کے
سمندر مختلف ناموں سے موسوم ہیں،
جیسے بحرِ فارس، بحرِ یمن، بحرِ قلزم، بحر
حبش، بحر سندھ، بحر ہند، بحر کلہ، بحر
جاوہ اور بحر چین وغیرہ ایک دوسرے
سے مختلف ہیں،

اور جو لوگ اس سمندر کا سفر کرتے
ہیں، وہ اس کی مختلف ہواؤں اور
اُن کے چلنے کے اوقات سے واقف ہوتے
ہیں، اور اس کا علم طویل تجربوں سے
حاصل ہوا، پھر لوگ موروثی طور پر قولاً

---

[1] وفی نسخة بالردا سجی،

Marfat.com

دلهم فيها دلائل وعلامات
يعملون بها في ابان هيجانه و
احوال ركوده وثورانه و
هذا فيما سمينا من البحر الحبشي

(ص ۲۴۴)

ورائيت ببلاد كنباية من
ارض الهند وهي المدينة التي
يضاف اليها النعال الكنبايتية
الصرارة وفيها نعمل وما يليها
من المدن مثل مدينة سندان
وسوفارة وكان دخولي لها
سنة ثلث وثلثماية والملك يومئذ
بانيا وكان برهمانيا من قبل البلهري
صاحب المانكير،
وكان لبانيا هذا عناية
وبالمناظرة ومع من يرد الى بلده

اور عملاً اس سے واقف ہو گئے، اس کے
متعلق اُن کے پاس دلیلیں اور علامتیں
ہیں، جن کے مطابق سمندر کے ہیجان اور
اس کے سکون کے وقت عمل کرتے ہیں،
یہ اس سمندر کا حال ہے جسے ہم بحر حبش
کہتے ہیں،

میں نے ہندوستان کے شہر کنبایت
میں دیکھا اور یہی وہ شہر ہے، جس کی طرف
کنبایتی جوتے منسوب ہیں، جو یہاں
اور اس کے قریب سندان اور سوپارہ
وغیرہ شہروں میں بنتے ہیں، میں کنبایت
۳۰۳ھ میں گیا تھا، اس زمانہ میں وہاں
کا راجہ بانیا[1] تھا، جو برہمنی مذہب کا پابند
تھا، اور مہانگر کے راجہ بلہرا کے
ماتحت تھا،
اس بانیا کو مناظرہ سے بڑی دلچسپی
تھی، اور جو مسلمان یا دوسرے مذاہب

---

[1] بنیا۔ یا راجہ کا نام

من المسلمين وغيرهم من
اهل الملل وهذه المدينة على
خور من اخوار البحر وهذا الخليج
اعرض من النيل اوكد جلة او
الفرات عليه المدن والضياع و
العمائر والجنان ونخل النارجيل
والطواويس والببغا وغير ذلك
من انواع طير الهند بين تلك
الجنان والمياه وبين مدينة
كنبايه وبين البحر الذى يخرج
منه هذا الخليج يومان او اقل
من ذلك ولحق فوج من ولد
عامور بتخوم الهند فاثرت
فيهم تلك البقاع فصارت
الوانهم بخلاف الوان الترك
و لحقوا بالوان الهند ولهذه
حضر وبوادى،

کے لوگ اس کے ملک میں آتے، وہ
ان سے بحث ومناظرہ کرتا تھا، کھمبائت
خلیج سمندر کے کنارے آباد ہے یہ خلیج نیل
سے زیادہ چوڑی اور دجلہ و فرات کے
مانند ہے، اس کے کنارے شہر قصبات،
آبادیاں، باغات، ناریل کے درخت،
پرندوں میں مور، طوطے اور دوسری
قسم قسم کی ہندوستانی چڑیاں ہیں، وہ
انھیں باغوں اور جنگلوں میں رہتی ہیں،
کھمبائت اور سمندر میں جہاں خلیج کا مخرج
ہے، درمیانی فاصلہ ۲ دن یا اس سے
کم ہی ہے، عامور[1] کی اولاد میں سے ایک
جماعت ہندوستان کے حدود میں آکر
آباد ہوگئی تھی، اس لئے اس مقام کی
آب وہوا کا اس پر اثر پڑا جس کی وجہ
سے اس کا رنگ ترکوں کے رنگ سے
بدل کر ہندوستانیوں کے رنگ میں مل گیا
اور اب ان لوگوں کے شہر اور بستیاں

[1] عامور ایک ترک کا نام ہے،

Marfat.com

وقد كان يقال ذلك في الآباء

والنحل وعبادة التماثيل على حسبما

عليه عوام الهند وخواصهم

فتغيرت احوالهم،

(ص ۲۹۹)

وبعد ملك الفيلة وهو

ملك الهند والنحل كل ملك

الحكمة لانها صلحا منهم،

(ص ۳۰۵)

ان بحر الصين والهند وفارس

واليمن متصلة مياهها غير

منفصلة على ما ذكرنا اهـ ا ن

(چین کے لوگوں کا پہلے زمانہ میں)

فکر و مذہب اور بت پرستی کے لحاظ سے

وہی حال تھا، جو ہندوستان کے عوام

اور خواص کا ہے، مگر پھر ان کا حال

بدل گیا،

ترکوں کے بعد ہا تمیوں کے بادشاہ

یعنی ہندوستان کے راجہ کا ذکر ہے جو

ہمارے نزدیک حکمت و دانش والا

راجہ ہے، کیونکہ حکمت کا سرچشمہ اور

خزانہ انہی کے پاس تھا،

بحر چین، بحر ہند، بحر فارس اور بحر

یمن کا پانی باہم ملا ہوا ہے، لیکن ایک

دوسرے سے الگ نہیں، البتہ ہواؤں

کے چلنے اور اُن کے سکون کے اعتبار

سے اُن کے تلاطم اور سکون کی حالتیں

البتہ مختلف ہوتی ہیں، مثلاً بحر فارس

سلطان یہ ایک عرب سے چینی بادشاہ نے کہا تھا جب وہ ان ممالک کی سیاحت کے لئے آیا تھا، اور چینی بادشاہ اس سے اکرم اور عربوں کے دوسری قوموں پر غلبہ پانے کے وجوہ دریافت کر رہا تھا، اسی سلسلے میں اُس نے ایک سوال یہ کیا تھا کہ تمہارے نزدیک دنیا کے بادشاہوں کا کیا درجہ و مقام ہے، تو اس نے کہا تھا

هيجانها وركودها يختلف لاختلاف
مهاب ريا حها وابان ثورانها
وغير ذلك فبحر فارس تكثر امواجه
ويصعب ركوبه عند لين بحر
الهند واستقامة الركوب فيه
وقلة امواجه ولين بحر فارس
ويقل امواجه وليسهل ركوبه
عند ارتجاج بحر الهند واضطراب
امواجه وظلمته وصعوبة
ركوبه ..... وبحر الهند لا
يزال كذلك الى ان تعود الشمس
الى السنبلة فيركب حينئذ واحداً
مما يكون عند كون الشمس في
القوس .... (ص ۳۲۷)

• وليس يكاد ينقطع من خمان
بحر الهند في تير ماه الامركب

ہیں جب تلاطم ہوتا ہے، اور اس میں
سفر کرنا دشوار ہوتا ہے، تو بحر ہند میں
سکون اور سفر کرنا آسان ہوتا ہے اور
اسی کے برعکس بحر فارس میں سکون،
عدم تلاطم اور جہازوں پر سوار ہونا اس
وقت آسان ہوتا ہے جب بحر ہند میں
طغیانی، تلاطم اور جہازوں پر سوار ہونا
مشکل ہوتا ہے بحر ہند کے ہیجان و تلاطم کی
کیفیت برابر رہتی ہے یہاں تک کہ
سورج برج سنبلہ میں چلا جاتا ہے،
اس وقت اس میں سفر کرنا آسان ہوتا
ہے، جب سورج برج قوس میں داخل
ہو جاتا ہے، تو اس کی ہیجان زیادہ
سکون پیدا ہو جاتا ہے،

اور تیر ماہ کے مہینہ میں عمان سے
بحر ہند صرف وہی جہاز اور کشتیاں

(بقیہ حاشیہ ص ۲۶۶) اس کی خبر نہیں، چینی بادشاہ نے کہا ہمارے نزدیک دنیا میں سب سے بڑا عربوں کا
بادشاہ ہے، پھر ہم خود ہیں ہمارے بعد ترک اور چوتھے نمبر پر ہندوستان کا راجہ اور پانچویں نمبر پر روم کا بادشاہ
ہے، ۱۲ یعنی جون،

Marfat.com

مغرر حمولته يسيرة وتسمى
هذه المراكب بعمان اذا قطعت
الى ارض الهند فى هذا الوقت
التيراهية وذلك ان بلاد
الهند وبحر الهند يكون فيه الشتاء
وهو الشتا ودوام المطر فى
كانون وكانون وشباط عندنا
صيف عندهم
كما يكون عندنا الحر فى حزيران
وتموز وآب فشتاؤنا صيفهم
وصيفهم شتاؤنا وكذلك سائر
مدن الهند والسند وما اتصل
بذلك الى اقاصى هذا البحر ومن
شتا فى صيفنا بارض الهند قيل
فلان يسير بارض الهند اى شتا

چلتی ہیں، جو بہت ہلکی ہوتی ہیں، اور
ان پر بار بہت کم ہوتا ہے، عمان میں
ان جہازوں کو جو اس زمانہ میں ہندوستان
جاتے ہیں، تیراہی[1] کہتے ہیں، کیونکہ
ہندوستان اور بحر ہند میں جاڑا، اور
مسلسل بارش کانون[2] کے مہینہ میں
ہوتی ہے، اور کانون وشباط[3] کے مہینے
ہمارے یہاں گرمی کے مہینہ ہیں، اور
حزیران[4]، تموز اور آب[5] ان کے یہاں
گرمی کے مہینے ہیں، گویا ہمارا گرمی کا
موسم ان کے جاڑے کا موسم ہے، اور
ان کے جاڑے کا موسم ہمارا گرمی کا
موسم ہے، ہندوستان سندھ کے
شہروں اور اس سے ملحقہ علاقوں اور
اس سمندر کے آخری سرے تک یہی

---

[1] یعنی جون والے [2] یہاں مصنف نے بعض رومی مہینوں کا ذکر کیا ہے، اس لئے اُن کے مطابق انگریزی مہینوں کا نوٹ میں ذکر کیا جا رہا ہے، کانون دسمبر اور جنوری کے مہینہ کو کہتے ہیں، دسمبر کے لئے کانون الاول اور جنوری کے لئے کانون الثانی کہا جاتا ہے (ض) [3] فروری [4] جون [5] جولائی [6] اگست

[6] اختلفت النسخ ان والعبارة لا تخلو من المسامحة (ض)

Marfat.com

هنالک وذلک لقرب الشمس
وبعدها۔

(ص ۳۲۸)

حال ہے، جو شخص ہمارے یہاں کے موسم
گرما میں ہندوستان میں جاڑا بسر کرتا ہے
اس کے لئے کہا جاتا ہے، فلان بیس
بادض الھند، یعنی فلاں شخص نے وہاں جاڑے
کا موسم بسر کیا، اور یہ فرق آفتاب کے
قرب وبعد کا نتیجہ ہے،

ثم بحر لاروی وعلیہ بلاد
صیمور وسوبارۃ وتانۃ ومندان
وکنبایۃ وغیرھا من الھند و
السند ثم بحر ھرکند ثم بحر کلہ
وھو بحر کلہ والجزائر

(۳۳۰)

پھر بحر لاروی[1] (بحر فارس) ہے،
جس کے کنارے ہندوستان اور سندھ
کے شہر چیمور، سوپارہ، تانہ، سندان
اور کھمبایت وغیرہ آباد ہیں، پھر اس کے
بعد بحر ہند، بحر کلاہ، ..... یعنی
بحر کلہ، اور جزیرے وغیرہ واقع ہیں،

وبین البحر الثالث وھو ھرکند
والبحر الثانی وھو لاروی علی ما
ذکر جزائر کثیرۃ ھی فی ما بین
ھذین البحرین ویقال انھا نحو

تیسرے سمندر یعنی بحر ہرکند.....
.....اور دوسرے سمندر
یعنی بحر فارس کے درمیان جیسا کہ ذکر
کیا جا چکا ہے، متعدد جزیرے آباد ہیں،

---

[1] مسعودی نے بحر لاروی سے بحر فارس مراد لیا ہے، آگے ایک مقام پر اس کی وضاحت بھی کی ہے، چنانچہ لکھتا ہے: من بحر فارس وھو المعروف بلاروی لایدرک قعرہ، (الخزر ص ۳۳۲)

Marfat.com

من الفی جزیرۃ وفی قول المحقق
الف وتسعماية جزيرة كلها عامرة
بالناس وملكة هذه الجزائر كلها
امرأة وبذلك جرت عادتهم
من قديم الزمان لا يملكهم
رجل والعنبر يوجد فی هذه الجزائر
يقذفه البحر ويوجد فی جزرها
كاكبر ما يكون من قطع الصخر و
اخبرنی غير واحد من نواخذة
السيرافيين والعمانيين بعمان
وسيراف وغيرهما من التجار
ممن كان يختلف الی هذه الجزائر
ان العنبر ينبت فی قعر هذا البحر
ينكون كتكون انواع القطر من
الابيض والاسود والكماة ونحوها
فاذا خبث البحر واشتد قذف
من قعره الصخور والاحجار
وقطع العنبر واهل هذه الجزائر
جميعها متفقو الكلمة لا يختلف

جو دونوں سمندروں کے درمیان
حد فاصل اور نشان امتیاز ہیں
اور کہا جاتا ہے کہ ان جزیروں کی تعداد
دو ہزار اور صحیح قول یہ ہے، کہ ایک ہزار
نو سو ہیں جو سب کے سب آباد ہیں،
ان سب میں ایک عورت حکمران ہے اور
یہ رسم اس ملک میں قدیم زمانہ سے چلی
آرہی ہے، کہ اُن کا کوئی مرد حاکم نہیں
ہوتا، اور ان جزیروں میں عنبر کی فراوانی
ہے، جس کو سمندر کنارے پھینک دیتا ہے اور
اس سمندر میں پتھر کی بڑی بڑی چٹانوں
کی طرح پایا جاتا ہے، مجھ سے عمان اور سیراف
میں وہاں کے ناخداؤں اور وہاں
جانے والے تاجروں نے بتایا کہ اس
سمندر کی گہرائی میں عنبر اُگتا ہے اور
سپید سیاہ کیت تانبے کی مختلف قسموں
کی طرح اس کی پیدائش بھی ہوتی ہے
اور جب سمندر میں سخت طغیانی اور
تلاطم آتا ہے، تو وہ اپنی گہرائیوں سے

العدد لكثرتهم ولا تحصى جيوش
هذه المملكة عليهم وبين الجزيرة
والجزيرة نحو الميل والفرسخ و
الفرسخين والثلثة ونخلهن نخل
النارجيل لا يفقد من النخل الا
الثمر وقد زعم الناس ممن عنى
بقوليات الحيوان وتطعيمها
ان النارجيل هو النمل وانما
اثرت فيه تربة الهند حين
غرس فيها فصار نارجيل و
انما هو النمل،

(ص ۳۳۶)

چٹانیں، پتھر اور عنبر کے ٹکڑے کنارے
کی طرف پھینک دیتا ہے، ان سب جزیروں
کے باشندے آپس میں متحد و متفق ہیں، ان
کی تعداد حد شمار سے باہر ہے، اور اس
حکومت کی فوجیں بھی بے شمار ہیں ایک
جزیرہ سے دوسرے جزیرہ کا فاصلہ ایک
میل یا ایک یا دو یا تین فرسخ ہوتا ہے،
یہاں کے خاص درخت ناریل ہیں صرف
کھجور کے درخت نہیں ہوتے، تولیہ
حیوانات اور تلقیح نباتات کے فن
کا ذوق رکھنے والے بیان کرتے ہیں کہ
ناریل دراصل نمل ہے، لیکن اُسے

جب ہندوستان میں بویا گیا، تو وہاں
کی خاک کے اثر سے ناریل ہو گیا، ورنہ
دراصل وہ نمل[1] ہی ہے،

واکثر ما ذکرنا من الجزائر فی هذا

جن جزیروں کا ہم نے ذکر کیا

---

[1] ہر جگہ کی آب و ہوا کے اثرات وہاں کے باشندوں، جانوروں اور نباتات وغیرہ پر پڑتے ہیں اس کے متعلق مسعودی نے ایک مستقل کتاب کتاب القضایا والتجارب، لکھی ہے،

(ص)

Marfat.com

الذا رجيل ويحمل من هذه الجزائر
خشب البقم والخيزران والذهب
وفيلتها كثيرة وفيها من ياكل
لحوم الناس،

(ص ۳۳۸)

وفيه مملكة المهراج ملك
الجزائر وملكه لا يضبط كثرة ولا
تحصى جنوده ولا يستطيع احد من
النّاس ان يطوف فى اسرع
ما يكون من المراكب بجزائره
فى سنتين وقد حاز هذا الملك انواع
الافاويه والطيب وليس لاحد
من الملوك ماله وما يتجهز به
من بلاده ويحمل من ارضه الكافور
والعود والقرنفل والصندل
والجوز بوا والبسباسة والقاقلة
والكبابة وغير ذلك ممّا لم
تذكره،

ان میں سے اکثر و بیشتر جزیروں کے
باشندوں کی خوراک ناریل ہے، اور یہاں
سے بکم کی لکڑی بید اور سونا باہر بھیجا
جاتا ہے، ہاتھی بہت ہوتے ہیں، اور
بعض جزیروں کے لوگ آدمیوں کا
گوشت کھاتے ہیں،

یہیں جزیروں کے راجہ دلبھ راے
کی سلطنت ہے، اور سلطنت نہایت
وسیع اور راجہ کی فوجیں بے شمار ہیں،
اور کوئی شخص دو سال سے کم عرصہ میں
کشتیوں کے ذریعہ اس کے ملک اور
جزیروں کا گشت نہیں کر سکتا، اس کا
ملک قسم قسم کے عطریات اور خوشبوؤں سے
بھرا ہوا ہے، کسی راجہ کے اس کے جیسا
ساز و سامان نہیں ہے، یہاں سے کافور
عود، لونگ، صندل، جائے پھل، جاوتری،
قاقلہ، بڑی الائچی اور کباب چینی وغیرہ
جن کا ذکر ہم نے نہیں کیا تھا، باہر بھیجی
جاتی ہیں،

Marfat.com

وجزائرہ تتصل بحر لا تدرک
غایتہ ولا یعرف منتہاہ وھو
ما بین بحر الصین وفی اطراف
جزائرہ جبال کثیرۃ الناس
بیض الوجوہ محزموا الاذان کقطع
التراس مطرقۃ ... تظھر من
جبالھم النار باللیل والنھار
فنھا دھانارا حمراء وباللیل تسود
وتلحق بعنان السماء حلوکھا و
ذھابھا فی الجو تقذف باشد
ما یکون من صوت الرعود وربما
یظھر منھا صوت عجیب
یندر بہ صوت ملکھم وربما یکون
اخفض من ذلک فیندر بموت
بعض رؤسائھم قد عرف بما یندر
من ذلک لطول العادات التجارب
علی قدیم الزمان وان ذلک
غیر مختلف وھذہ احد اطم
الارض الکبار وفیھا الجزیرۃ

یہ جزیرے ایک ایسے سمندر سے متصل
ہیں جس کی گہرائی اور انتہا کا پتہ نہیں
جو بحر چین کے قریب ہیں، ان جزیروں
کے اطراف میں پہاڑ اور انسانوں کی
کثیر آبادی ہے، جن کا رنگ گورا، کان
چھدے اور چہرے ڈھال کی طرح چپٹے
ہوتے ہیں، یہاں کے پہاڑوں سے رات
دن آگ نکلتی رہتی ہے، وہ دن میں
سُرخ اور رات کو سیاہ نظر آتی ہے
اور فضا میں اوپر اتنی دور تک جاتی ہے
کہ آسمان سے باتیں کرتی ہے، بجلی کی
کڑک سے زیادہ اس کے دھماکوں
کی آواز ہوتی ہے، اور بعض اوقات
ایسی خوفناک اور عجیب آواز ہوتی ہے
جس کی وجہ سے لوگوں کو اپنے راجہ کی موت
کا خطرہ لاحق ہوجاتا ہے، اور بعض اوقات
ہلکی آواز ہوتی ہے، تو لوگوں کو کسی
سردار یا بڑے آدمی کی موت کا ڈر
پیدا ہوجاتا ہے، جو مدتوں کا تجربہ ہے

Marfat.com

التی یسمع منها علی دوام الاوقات
اصوات الطبول والسرنایات و
العنادل وسائر انواع الملاهی
المطربة المستلذة ویسمع
ایقاع الرقص والتصفیق ومن
یسمع ذلک یمیز بین صوت کل
نوع من الملاهی المطربة وغیرہ
والبحریون ممن اجتاز بتلک الدیار
یزعمون ان الدجال بتلک الجزیرة
وفی مملکة المهراج جزیرة سریرة
یکون مسافتها فی البحر نحو من
اربعمائة فرسخ وعمائر متصلة
وله جزائر الزابج والزابنی وغیر
ذلک لما یاتی ذکرہ من
جزائرہ وملکه وهو صاحب البحر

اور کبھی اس کے خلاف نہیں ہوتا، یہ
ایک بہت بڑا ٹیلہ ہے، اس کے قریب
وہ جزیرہ ہے، جہاں ہر وقت طبل،
بانسری، ساز مضراب، اور دوسرے
طرب انگیز اور حلاوت بخش آلات موسیقی
کی صدائیں سنائی دیتی ہیں، اور ناچنے
اور تالیوں کی آوازیں بھی سنائی دیتی
ہیں، اور جو لوگ انھیں سنتے ہیں وہ آلات
طرب اور دوسری قسم کی آوازوں کا فرق
جانتے ہیں، اس علاقہ سے گذرنے والے
ناخداؤں اور سمندری سیاحوں کا خیال
ہے، کہ یہیں دجال رہتا ہے، مہراج
کی سلطنت میں ایک جزیرہ سریرہ[1] بھی
ہے، اس کی بحری مسافت تقریباً ۴۰۰
فرسخ ہے، اور آبادی مسلسل ہے رابج[2]

---

[1] صاحبِ نہایۃ الارب نے شریرہ اصل میں، اور نوٹ میں لکھا ہے، کہ ابو الفدا نے اسے سریرہ بتایا ہے، یہ بحر صنجی (چین) کا جزیرہ ہے، اور اس کا رقبہ ۲ ہزار لمبا اور ایک ہزار چوڑا ہے، اس میں بہت سارے شہر ہیں، اور سب سے بڑا شہر سریرہ ہی ہے جس کے نام سے یہ جزیرہ منسوب ہے، یہاں سے کافور کی برآمد ہوتی ہے،

[2] جزیرہ زابج (یا زاجح) کا رقبہ ۰۰۰، فرسنگ ہے، یہیں مہراج رہتا ہے،

السادس وھو جزائر الصنف

(ص ۲۴۱ تا ۲۴۳)

اور رامی[1] کے جزیرے بھی اس کے تحت ہیں، اس کے علاوہ بہت سارے جزیرے ہیں، جن کا ذکر نہیں، اور یہ چھٹے سمندر یعنی صنف والا ہے،

....

وبلاد الهند متصل ببلاد خراسان والسند مما يلي المنصورة والمولتان والقوافل متصلة من السند الى خراسان وكذلك الى الهند الى ان تتصل هذه الديار ببلاد البلستان اى بلاد ذى البلستان وهى بلاد واسعة تعرف بمملكة فيروز بن كبك ثم يتلوه ملك الهند وهو ملك

ہندوستان خراسان اور منصورہ اور ملتان کے قریب سندھ سے ملا ہوا ہے، اُن کے درمیان قافلے برابر آتے جاتے رہتے ہیں اسی طرح ہندوستان برابر جاتے رہتے ہیں یہاں تک کہ یہ علاقے ذابلستان[2] سے مل جاتے ہیں، جو ایک وسیع ملک اور فیروز ابن کبک کی سلطنت کے نام سے مشہور ہے،

بابل[3] کے بعد ہندوستان کے راجہ کا

---

[1] جزائر رامی تقریباً ایک ہزار آباد جزیروں کا مجموعہ ہے، ہر ایک جزیرہ کا بادشاہ ہوتا ہے اور ان میں سونے کی کانیں اور کافور کے درخت ہیں،

[2] افغانستان،

[3] مصنف نے بابل کی عظمت و شوکت کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے، کہ قدیم زمانہ میں اس کی اہمیت کے سب قائل تھے، اور وہاں کے بادشاہوں کا عام طور سے لوگ احترام کرتے تھے، اور بابل کے بعد عزت احترام میں ہندوستان کا درجہ تھا،

Marfat.com

الحكمة وملك الفيلة كان عند
الملوك الا كاسرة ان الحكمة
من الهند بدأ ها، ثم يتلو ملك
الهند في المرتبة ملك الصين،
(ص ، ۳۵)

واصول الطيب خمسة اصناف
المسك والكافور والعود والعنبر
والزعفران كلها تحمل من
ارض الهند وما اتصل بها
الا الزعفران والصبر ويوجد
بارض الزنج والشحر والاندلس
(ص ، ۳۶۷)

ملك الهند البلهرى، ملك
قنوج من ملوك السند بؤورة
هذا اسم كل ملك يلى القنوج
وهنا مدينة يقال لها بؤورة
باسم ملوكهم وقد صارت
اليوم في حيز الاسلام وهي
من اعمال الملتان ومن هذه

نمبر ہے اور وہ حکمت و دانائی اور ہاتھیوں
والا راجہ ہے، کیونکہ شاہانِ کسریٰ کے
نزدیک ہندوستان سے حکمت و تدبیر
کی ابتدا ہوئی تھی، پھر ہندوستان
کے راجہ کے بعد چین کے راجہ کا درجہ ہے
خوشبوؤں کی پانچ قسمیں، مشک،
کافور، عود، عنبر اور زعفران ہیں،
اور یہ سب کی سب (اندلس میں)
ہندوستان اور اس کے قرب وجوار
کے علاقوں سے آتی ہیں، صرف زعفران
اور عنبر حبشہ، شحر اور اندلس میں
بھی ہوتے ہیں،

ہندوستان کا راجہ ولہرا
ہے، قنوج کا راجہ جو سندھ کے راجاؤں
میں سے ہے، (بؤورہ) (بھوج رائے)
کہلاتا ہے، اور یہ لقب قنوج کے ہر
راجہ کا ہوتا تھا اور یہاں راجاؤں
کے نام کا ایک شہر بؤورہ بھی آباد تھا
جو اس وقت اسلامی سلطنت کے ماتحت

Marfat.com

المدينة يخرج احد الانهار
التي اذا اجتمعت كانت نهر
مهران السند الذي ذكره
الحاحظ انه من النيل وزعم غيره
وبؤورته هذا الذي هو ملك
القنوج هو ضد البلهري ملك
الهند وملك قندهار من
ملوك السند وجيالهايدعى
بجح وهذا اسمه الاعم من
بلاده يخرج النهر المعروف
برائك وهو احد الانهار الخمسة
التي مهران السند منها و
القندهاري يعرف ببلاد
الرهبوط ونهر من الخمسة
يخرج من بلاد السند وجيالها
يعرف بيهاطل ويجتاز ببلاد
الرهبوط وهي بلاد القندهاري

(ص ۳۷۲)

اور ملتان میں شامل ہے، اسی شہر سے
پانچ دریاؤں میں سے ایک دریا نکلا ہے
جو سب آگے چل کر جب دریائے سندھ
میں مل جاتے ہیں، تو اس کا نام مہران
سندھ پڑ جاتا ہے، جس کے متعلق جاحظ کا
خیال یہ ہے کہ وہ نیل کی شاخ ہے[1]
بعض دوسرے لوگوں نے اسے خراسان
کے دریائے جیحون کی شاخ قرار دیا ہے[2]
قنوج کا یہ راجہ بجوج رائے ہندوستان
کے راجہ دلبھ رائے کے برعکس ہے،[3]
قندھار کا راجہ بھی سندھ کے راجاؤں
میں شمار ہوتا ہے یہاں کے پہاڑوں
کو جج کہتے ہیں، اور یہ عام نام ہے اسی
ملک سے دریائے رائد نکلا ہے، جو دریائے
سندھ کے پانچ معاون دریاؤں میں
سے ہے، اور قندھاری، ہبوطار راجاؤں
کا ملک کہلاتا ہے، پانچ معاون دریاؤں
میں سے ایک جو ملک سندھ اور اس کے

---

[1] یعنی دریائے راوی،

Marfat.com

پہاڑوں سے جو بھاطل کے نام سے مشہور
ہیں نکلتا ہے، اور راجپوتوں کے شہر یعنی
قندھار سے گذرتا ہے،

والنهر الرابع يخرج من بلاد
كابل وجبالها وهي تخوم السند
مما يلي بست وغزنين وذي عون
والرخج وبلاد الدا ومما يلي
بلاد سجستان ونهر من الخمسة
يخرج من بلاد قشمير هذا من
ممالك السند وجباله مملكة عظيمة
يحتوي ملكها من مدن وضياع
على نحو من ستين الفا الى سبعين
الفا لا سبيل لاحد من الناس
لبلده الا من وجه واحد ويغلق
على جميع ما ذكرنا من ملكه باب
واحد لان ذلك في جبال شوامخ
ذات منعة لا سبيل للرجال الى

چوتھا معادن دریا کابل اور وہاں
کے پہاڑوں سے جو سندھ کی سرحد ہے
اور بست[1] غزنین، درغون، زخج[2] اور
سجستان کے قریب علاقہ دا[3] وغیرہ
سے ملا ہوا ہے، اور پانچوں دریاؤں
میں سے ایک دریا ملک سندھ کے علاقہ
کشمیر اور اس کے پہاڑوں سے نکلتا
ہے اور کشمیر ایک وسیع سلطنت ہے جو
تقریباً ساٹھ ستر ہزار بستیوں اور شہروں
پر مشتمل ہے، اس ملک میں جانے کا صرف
ایک ہی راستہ ہے، باقی پورا ملک درختوں
سے بند اور اونچے اونچے اور محفوظ پہاڑوں
کے اندر ہے، جن کی بلندی پر پرندوں
کے علاوہ نہ انسان پہونچ سکتے ہیں اور

---

[1] سجستان اور غزنین کے درمیان ایک گرم اور یاقوت کے خیال میں کابل کا علاقہ ہے [2] رخج بھی کابل کا علاقہ ہے،
[3] داوہ کے اطراف کے لوگ اسے زندا و کہتے ہیں، یہ بست اور رخج کے قریب ایک ریاست ہے جس سے متعلق بے شمار گاؤں اور
شہر ہیں،

Marfat.com

تتلقوا عليها ولا للوحش ان يلجا
بعلوها ولا يلحقها الا الطير وما
لاجبل فيه فاودية وعرة و
اشجار وغياض وانما ذات
منعة من شدة الانصباب و
الجريان وماذكرنا من منعة
هذا الجبل فمشهور بارض
خراسان وغيرها من البلاد
وذلك احدى عجائب الدنيا

(ص ۳۷۳)

فاما مملكة بؤورة هو
ملك القنوج فان مسافة
مملكته نحو من عشرين ومائة
فرسخ في مثلها فراسخ سندية
الفرسخ ثمانية اميال بهذا
الميل وهذا الملك الذي
قلنا ذكره فيما سلف ان له جيوشا
اربعة على مهاب الرياح الاربع
كل جيش سبع مائة الف وقيل

ننہ وحشی جانور اور جہاں پہاڑ نہیں ہیں
وہاں وشوار گذار وادیاں، جھاڑیاں
اور زور دار دھارے والی ندیاں روک
ہیں، ہم نے ان پہاڑوں کے محفوظ ہونے
کے متعلق جو کچھ بیان کیا ہے، وہ سب
عام طور سے خراسان وغیرہ کے علاقہ
میں مشہور ہے، اور یہ ملک دنیا کا ایک
عجوبہ ہے،

آئین اکبری ج ۲ ص ۱۶۰

قنوج کے راجہ بھوج راے کی
سلطنت کا رقبہ تقریبًا ۱۲۰ سندھی
فرسخ مربع ہے، اور سندھی فرسخ ۴
جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ چاروں
ہواؤں کے رُخ پر راجہ کے چار لشکر
رہتے ہیں، ہر لشکر میں سات لاکھ
اور ایک روایت کے مطابق ۹ لاکھ
سپاہی ہوتے ہیں، شمالی لشکر سے ملتان اور اس سرحد پر اس کے مسلمان

قسع مایة الف فیحارب بجیش
الشمال صاحب الموانان ومن
معه فی ذلک الثغر من المسلمین
ویحارب بجیشه الجنوب البحری
ملک المانکیر وبالجیوش الباقیه
من بلقاه من کل وجه من الملوک
ویقال ان ملکه یحیط فی مقدار
ماذکرنا من المسافة من المدن
والقری والضیاع مما یطول ذکره
الاحصاء والعدد الف الف و
ثمانمایة الف قریة بین اشجار
وانهار وجبال ومروج وهو
قلیل الفیلة من بین الملوک
واسمه لحربه الفافیل حربیة
تقاتل وذلک ان الفیل اذا
کان فارسها ممارسا شجاعا
وان کان راکبه فارس ساوفی
وطوه الفیل القرطل وهو نوع
من السیوف وخرطومه مغشی

ساتھیوں سے لڑتا ہے، اور جنوبی
فوجوں سے مانکیر کے راجہ دلبھ راے
سے جنگ کرتا ہے، اور بقیہ لشکروں
سے دوسری سمت کے حملہ آوروں
کا مقابلہ کرتا ہے، بیان کیا جاتا ہے
کہ اس کی حدود سلطنت کے شہروں
قصبوں اور آبادیوں کی تعداد جو
شمار میں آسکی ہیں، کا رقبہ آٹھ دس
لاکھ ہے، جن میں باغات، نہریں، پٹا
اور چراگاہیں ہیں، اس راجہ کے پاس
ہاتھی عام بادشاہوں کے مقابلہ
میں بہت کم ہیں، اس کے ہاتھیوں کے
ذریعہ لڑائی کا قاعدہ یہ ہے کہ دو ہاتھی
جنگی ہاتھی لڑتے ہیں، اگر ہاتھی مشاق
تجربہ کار اور بہادر ہوتے اور اس کا
سوار بھی شہسوار ہوتا اور ہاتھی کی
سونڈ میں کٹار ہوتی ہے، جو تلواروں
ہی کی قسم ہے، اور سونڈ زرہ اور لوہے
سے ڈھکی اور جسم پر گدوں سے ڈھکا

Marfat.com

بالزرد والحدید وعلیه
تجافیف قد احاطت من
القرن والحدید وکان
حوله خمسمایة راجل یمنعونه
ویحرسونه من ورائه
محاربا ستة آلاف
فارس وقاد بهدوادناها
اذا کان معه خمسمایة راجل کو
علی خمسة آلاف فارس ودخل
وخرج وجال علیها کالرجل علی
الفرس وهذا ارسم فیلها فی
سائر حروبها،

(ص ۳۷۴ و ۳۷۵)

فاما صاحب الملتان فقد
قلنا ان الملک فی ولد اسامة
بن لوی بن غالب وهو ذو حسب
ومنعة وهو ثغر من ثغور المسلمین
الکبار وحول ثغر الملتان من
ضیاعه وقراه عشرون وثمانیة

ہوتا ہے اور اس کے گرد پانچ سو پیادہ
آدمی ہوتے ہیں جو پشت کے پیچھے ہزار
سواروں سے ان کی حفاظت کرتے
ہیں، اور یہ ہاتھی ان پانچ سو پیادہ
آدمیوں کے ساتھ پشت کے پانچ
ہزار سواروں پر سوار آدمی کی طرح
حملہ کرتا ہے، کبھی سواروں کی صف میں
گھس جاتا ہے، کبھی نکل آتا ہے کبھی
کودتا پھاندتا ہے، یہ ہاتھی کی لڑائی
کا طریقہ ہے،

اور جیسا کہ ہم نے اوپر بیان کیا ہے
ملتان کی حکومت اسامہ بن لوی بن
غالب کے خاندان والوں کے ہاتھ میں
اور امیر ملتان کی فوجی قوت مضبوط ہے
اور ملتان مسلمانوں کی اہم سرحدوں
میں ہے، اور ان کے چاروں طرف اسی کے

Marfat.com

الف قرية مما يقع عليها الاحصاء
والعدد وفيه على ما ذكرنا الصنم
المعروف بالمولتان يقصده
السند والهند من اقصى بلادهم
بالنذور من الاموال والجواهر
والعود وانواع الطيب ويجلب اليه
الالوف من الناس والكثر اموال
صاحب المولتان مما يحمل الى
هذا الصنم من الاعواد الشريه
من العود القمارى الخالص الذى
يبلغ منه الحمل ما يبتى دينار و
اذا ختم بالخاتم اصر فيه كما
يوثر فى الشمع وغير ذلك من
العجائب الذى يحمل اليه واذا
نزلت الملوك من الكفار على
الملتان وعجز المسلمون عن
حربهم هدوا هو بكسر هذا
الصنم وتعويره فترحل الجيوش
عنهم عند ذلك وكان دخولى

مثلق ایک لاکھ ۲۰ گاؤن ہیں جو شمار
میں آسکے ہیں، اور جیسا کہ ہم نے بیان
کیا ہے، یہیں وہ مشہور بت خانہ ہے
جس کی یاترا کے لئے دور دراز سے سندھی
اور ہندوستانی نذر و نیاز کا مال جواہر
عود اور قسم قسم کی خوشبو دار چیزیں لیکر
آتے اور ہزاروں اشخاص اُس
کی یاترا کرنے تھے، ملتان والوں کی
آمدنی زیادہ تر اس لکڑی سے ہوتی جو
اس بتخانہ کے بجور کے لئے جاتی ہے، اور
جس کی ایک من کی قیمت دو ہزار دینار
ہوتی ہے، یہ اس قدر نرم ہوتی ہے کہ اگر
اس پر مہر لگائی جائے تو موم کی طرح نقش
بن جاتا ہے، اس کے علاوہ اور بہت سی
عجیب عجیب چیزیں اس بت کے چڑھاوے
میں آتی ہیں، جب کوئی ہندو راجہ ملتان
پر چڑھائی کرتا اور مسلمان اُس کا مقابلہ
نہ کر پاتے تھے، تو اس بت خانہ کو توڑ
ڈالنے کی دھمکی دیتے اُس دھمکی پر ہندو

الی بلاد الملتان بعد الثلثمائة
والملک بها ابو اللهاب المنبه
بن اسد القرشی الاسامی و
کنا لک کان دخولی الی بلاد
المنصورة فی هذا الوقت و
والملک علیها ابو المنذر عمر
بن عبد الله ورأیت بها
وزیره رباحا وابنیه محمدا و
علیا ورأیت بها رجلا من
العرب سیدا من ساداتها
وملکا من ملوکها وهو المعروف
بمجزئة وبها خلق من ولد علی
بن ابی طالب رضی الله عنه
ثم من ولد عمر بن علی وولد
محمد بن علی،

کی فوجیں واپس چلی جاتیں، ملتان جانا
۳۰۰ھ کے بعد ہوا تھا، اس وقت وہاں
ابو اللہاب منذر بن اسد قرشی اسامی
حکمران تھا، اور اسی زمانہ میں منصورۃ
بھی جانا ہوا تھا، اس کا حکمراں ابو المنذر
عمر بن عبداللہ ہے میں نے وہاں اس کے
وزیر رباح اور دونوں بیٹے محمد اور علی
کو دیکھا، عرب کے سادات اور ملوک
میں سے بھی ایک شخص کو دیکھا جو حمزہ کے
نام سے مشہور تھا، وہاں علی بن ابی طالب
کی اولاد کی بڑی تعداد آباد ہے جو عمر بن علی اور
محمد بن علی کی نسل سے ہے،

(ص ۳۰۶ و ۳۰۷)

وبین ملوک المنصورة وآل ابی
الشوارب لقاضی حاجة وصلة ونسب
وخلطات ملوک المنصورة الذین

منصورہ کے حکمرانوں اور قاضی
ابو الشوارب کے گھرانے میں تعلقات
رشتہ داری اور قرابت تھی، ہمارے زمانہ

Marfat.com

الملك فيهم فى وقتنا هذا من لدنهبا
بن الاسود ويعرف بابن عمر
بن عبد العزيز القرشى وليس
هو عمر بن العزيز بن مروان
الاموى فاذا اجتاز جميع من
ذكرنا من الانهار ببلاد فوج
بيت الذهب وهو الملتان
اجتمعت بعد الملتان بثلاثة
اميال موضعا يعرف بالمولتان المنصورة
فى الموضع المعروف بدوشاب
فاذا انتهى جميع ذلك الى مدينة
الدور من غربها وهى من
اعمال المنصورة تسمى هنالك
مهران ثم ينقسم قسمين يصب كلا
القسمين من هذا الماء العظيم
المعروف بمهران السندى فى
مدينة شاكرة من اعمال
المنصورة فى البحر الهندى
وذلك على مقدار يومين من

منصورہ کے حکمراں جن کے ہاتھ
میں زمام حکومت ہے، ہبار بن اسود
کی نسل سے ہیں، جو بنو عمر بن عبد العزیز
قرشی کہلاتے ہیں لیکن یہ عمر مشہور خلیفہ
عمر بن عبد العزیز بن مروان اموی
نہیں ہیں جب یہ سب دریائے بیت الذہب
(سندھی سرحد) یعنی ملتان پہنچ جاتے
ہیں، تو ملتان اور منصورۃ کے درمیان
تین دنوں کے فاصلہ پر دوشاب نام
ایک جگہ پر مجتمع ہو جاتے ہیں، پھر دوشاب
کے مغرب میں جب تھوڑا اور بڑھ پہنچتے
ہیں جو منصورہ ہی کا علاقہ ہے، تو یہاں
اس کا نام مہران پڑ جاتا ہے، اور اسکی دو
شاخیں ہو جاتی ہیں، اور آگے بڑھ کر
منصورہ کے علاقہ شاکرہ میں بحر ہند
سے مل جاتی ہیں، یہاں سے دیبل
کا فاصلہ صرف دو دن کا ہے،

والمسافة من الملتان الى
المنصورة خمسة وسبعون
فرسخا سندية على ما ذكرنا و
الفرسخ ثمانية اميال وجميع ما
للمنصورة من الضياع والقرى
مما يضاف اليها ثلثمائة الف
قرية ونواح واشجار و
عمائر متصلة وفيها حروب كثيرة
من جنس يقال لهم الميد وهم
نوع من السند وغيرهم من
الاجناس وهم ثغر السند و
كذلك الملتان من ثغور
السند ومما اضيف اليها من
العمائر والمدن وسميت المنصورة
باسم منصور بن جمهور عامل
بنى امية ، (ص ٣٧٨)

ولملك المنصورة فيلة حربية
وهى ثمانون فيلا على رسم كل فيل
ان يكون حوله على ما ذكرنا خمسمائة

ملتان اور منصورہ کی درمیانی مسافت
سندھی فرسخ سے ۷۵ فرسخ ہے، سندھی
فرسخ جیسا کہ ہم نے بیان کیا، ۸ میل کا
ہوتا ہے، اور منصورہ کی طرف منسوب
آبادیوں اور مواضعات کی تعداد ۳ لاکھ
ہے، یہاں کھیتی اور درختوں کی کثرت ہے،
اور آبادی مسلسل ہے، اور میدقوم
کی دوسری سرحدی اقوام سے مسلسل
جنگ رہا کرتی ہے، میدسندھیوں
کی ایک قوم ہے جو وادی سندھ میں
آباد ہے، ملتان بھی سندھ کی سرحد
پر ہے، اور اس سے متعلق شہر اور
آبادیاں ہیں، منصورہ کا نام بنوامیہ
کے عامل منصور بن جمہور کے نام پر پڑا ہے

امیر منصورہ کے پاس ۷۰ جنگی ہاتھی
تھے، اور اس کی لڑائی کا وہی قاعدہ
تھا جو ہم نے اوپر بیان کیا ہے، یعنی ہر

Marfat.com

راجل وانه يحارب الوفا من
الخيل على ما ذكرنا ورائيت له
فيلين عظيمين كانا موصوفين
عند ملوك السند والهند
لما كانا عليهما من الباس
والنجدة والاقدام على فل
الجيوش وكان اسم احدهما
منفر قلس والآخر حيدرة
ولمنفر قلس هذا اخبار عجيبة
وافعال حسنة هي مشهورة
في تلك البلاد وغيرها منها
انه مات بعض سواسه فمكث
اياما لا يطعم ولا يشرب بيدي
الحنين ويظهر الانين كالرجل
الحزين والدموع تجري من
عينيه لا تنقطع ؛

(ص ۳۷۹)

ومنها انه خرج ذات يوم
من دايره وهي دار الفيلة

ہاتھی کے ساتھ ۵۰۰ پیادہ فوج ہوتی
تھی، اور وہ ہزاروں سوار فوج کا
مقابلہ کرتا تھا، میں نے اس کے دو بڑے
ہاتھی دیکھے، جو بہادری، جنگ جوئی
اور فوجوں پر حملہ کرنے کے اعتبار سے
ہندوستان کے تمام راجاؤں کے نزدیک
مشہور تھے، ان میں سے ایک ہاتھی کا
نام منفر قلس اور دوسرے کا حیدرہ
تھا، ہندوستان اور باہر کے ملکوں
میں منفر قلس کے متعلق عجیب عجیب
خبریں اور دلچسپ قصے مشہور ہیں، اس
کا ایک واقعہ یہ ہے کہ اس کا فیلبان
جب مرگیا، تو چند دنوں اس نے
کھانا پینا چھوڑ دیا، اور رنج وغم کا
اظہار کرتا رہا، غم رسیدہ آدمی کی طرح
کراہتا تھا اور اس کی آنکھوں سے
برابر آنسو جاری تھے،
دوسرا واقعہ یہ ہے کہ ایک دن جب
فیلخانے سے جنگی ہاتھی نکلے تو سب

Marfat.com

وحيدرة وراءه وباقي الثمانين
تبعهما فانتهى منفرقلس في
سيره الى شارع قليل العرض
من شوارع المنصورة فجأة
في مسيره امراة على حين غفلة
منها فلمّا ابصرت به دهشت
واستلقت على قفاها من الجزع
فانكشفت عنها اطمارها وسط
الطريق فلمّا راى منفرقلس
وقف بعرض الشارع مستقبلا
بجنبه الايمن بمن وراءه من
الفيلة مانعا لهم من النفوذ
من اجل المراة واقبل بشير
اليها بخرطومه بالقيام ويجمع
عليها ثيابها وليستر منها ما بدا
الى ان استقلت المراة وعرجت
عن الطريق وعاد اليها روحها
فاستقام الفيل في طريقه و
اتبعته الفيلة، (ص ۳۸۰)

آگے منفرقلس، اس کے بعد حیدرہ اور
بقیہ ہاتھی اُن کے پیچھے تھے، راستے مین
وہ منصورہ کی ایک تنگ گلی سے گذر
رہے تھے، کہ اچانک غفلت مین ایک
عورت اس سڑک پر آگئی، جب اس
کی نظر ہاتھیون پر پڑی تو وہ ڈر گئی
اور بدحواسی مین بیچ سڑک پر گر پڑی
اور اس کی ساڑھی بدن سے الگ ہوگئی،
یہ دیکھ کر منفرقلس سڑک کی چوڑان
میں دائین پہلو کے بل اس طرح کھڑا
ہوگیا کہ کوئی ہاتھی آگے نہ جا سکے،
اور اپنی سونڈ سے اشارہ کیا، اور
اس کے کپڑے درست کرکے ستر پوشی
کی، یہان تک کہ وہ اٹھ کر راستہ
سے علٰحدہ ہوگئی، اور اس کی جان مین
جان آئی تو منفرقلس نے اپنا راستہ
لیا، اور دوسرے ہاتھی بھی اس کے
پیچھے ہولئے، غرض ہاتھیون کے عجیب
عجیب قصے اور واقعات ہیں،

Marfat.com

وللفيلة اخبار عجيبة للحربية
منها والعمالة منها ما لا تحارب
فتجر العجل وتحمل عليها الاثقال
وتستعمل فى دراس الارز و
غيره من الاقوات كدروس
البقر فى البيدر وسنذكر
فيما يرد من هذا الكتاب فى
اخبار الزنج الفيلة وكونها
فى بلادها اذ ليس فى سائر
الممالك اكثر منها فى بلاد
الزنج وهى وحشية هنالك
كلها فهذه جمل من اخبار
ملوك السند والهند،
(ص ۳۸۰ و ۳۸۱)

ولغة السند خلاف
لغة الهند والسندُ مما يلى الاسلا
ثم الهند ولغة المانكير وهى
دار مملكة البلهرى كيرية مضافة
الى الصتع وهى كرية ولغة ما

ہاتھیوں کی کئی قسمیں ہیں، بعض جنگی
ہوتے ہیں، اور لڑائی کے کام میں آتے
ہیں، بعض کھیتی اور بار برداری کے
کام میں آتے ہیں، اور گاڑی کھینچتے
ہیں، اور ان پر بوجھ لادا جاتا ہے،
اور بیلوں کی طرح دھان اور دوسرے
غلہ دانے کے کام میں آتے ہیں آگے
چل کر جب ہم حبشیوں کے حالات
بیان کریں گے، تو ہاتھیوں کا مفصل
ذکر کریں گے، کیونکہ وہاں سے زیادہ
کسی ملک میں ہاتھی نہیں پائے جاتے
مگر وہ سب وحشی اور جنگلی ہوتے ہیں
(سدھائے نہیں ہوتے) یہ سندھ اور
ہند کے بادشاہوں کا مختصر تذکرہ تھا
سندھ کی زبان ہندوستان سے
مختلف ہے، اور سندھ اسلامی ممالک
سے قریب تر ہے، اس کے بعد ہندوستان
پڑتا ہے، مانگر یعنی ولبھ راے کی
سلطنت کے پایہ تخت کی بولی کھڑی ہے

Marfat.com

مثل سيمور و سوبارة وتانه
وغير ذلك من مدن الساحل
لاردية وبلد تهد مضافة
الى البحر الذى هو عليه وهو
لاردى وقد تقدم ذكره
فيما سلف من هذا الكتاب
(ص ۳۸۱)
ولهذا الساحل انهار
عظيمة تجرى من الجنوب
بالضد من انهار العالم
وليس فى انهار العالم ما يجرى
من الجنوب الى الشمال الا النيل
مصر ومهران السند ولير
من الانهار وما عدا ذلك
من انهار العالم تجرى من
الشمال الى الجنوب وقد ذكرنا
وجه العلة فى ذلك وما قاله
الناس فى هذا المعنى فى كتابنا

یہی اس کے اطراف و جوانب کی زبان
ہے، مگر ثقیل ہے، ساحل یعنی چیمور،
سوپارہ اور تانہ وغیرہ ساحلی شہروں
کی زبان لاردی[1] ہے، ان کا شہر جیسا کہ
اس کتاب میں پہلے ذکر ہوا ہے، بحر
لاردی کی جانب جس کے کنارے
لوگ آباد ہیں، منسوب ہے،
اس ساحل کے بعض بڑے دریا
دریاؤں کے برعکس جنوب سے بہتے ہیں،
دنیا میں صرف دریائے نیل اور سندھ ہی
جنوب سے شمال کی طرف بہتے ہیں، ان
کے علاوہ تمام دریا شمال سے جنوب کو
بہتے ہیں، ہم اپنی کتاب اخبار الزمان
میں اس کے اسباب اور اس سے متعلق
لوگوں کے اقوال اور نشیبی اور بالائی
زمینوں کا حال تحریر کر چکے ہیں۔

[1] یعنی بھروچی قدیم گجراتی،

Marfat.com

اخبار الزمان وذكر ما انخفض من الارض وما ارتفع ،

(ص ٣٨١ - و٣٨٢)

ولیس فی ملوک السند والهند من یعز المسلمین فی ملکه مثل البلهری فالاسلام فی ملکه محفوظ ولهم مساجد مبنیة وجوامع معمورة للصلوات الخمس ویملک الملک منهم الاسی بعین سنة والخمسین فصاعدا واهل مملکته یزعمون انه انما طالت اعمار ملوکهم لسنة العدل واکرام المسلمین وهو ملک یرزق الجنود من بیت ماله کفضل المسلمین یجنودهم ولهم دراهم طاهریة وزن الدرهم منها وزن درهم ونصف

سندھ اور ہندوستان کے راجاؤں میں راجہ بلہرا کی طرح مسلمانوں کو اور کسی کی حکومت میں عزت حاصل نہیں ہے اسلام اس راجہ کی سلطنت میں محفوظ اور معزز ہے، اس کے ملک میں مسلمانوں کی نماز پنجگانہ کی مسجدیں اور جامع مسجد ہیں، جو آباد ہیں، یہاں کے راجہ چالیس چالیس اور پچاس پچاس سال بلکہ اس سے بھی زیادہ مدت تک راج کرتے ہیں اس سلطنت کے باشندوں کا خیال ہے کہ اُن کی عمریں عدل وانصاف اور مسلمانوں کی عزت وتوقیر کرنے کی وجہ سے لمبی ہوتی ہیں، اس راجہ کے یہاں فوجوں کو شاہی خزانے سے مسلمانوں کے بیت المال کی طرح تنخواہ ملتی ہے،

لہ وفی نسخة طاطریه وهو الصواب (ض)

Marfat.com

مسکنه، بدء تاریخ ممالکهم (ص ۳۸۲ و ۳۸۳)

یہاں ناظر یہ سکون کا رواج ہے،
اس کے ایک درہم کا وزن ½ ۱۰ درہم
کے برابر ہوتا ہے، یہ سکے ابتدا سے
سلطنت سے رائج ہیں،

وفیلة الحربیة لاتحصی کثرة وتدعی بلاده ایضاً بلاد الکمکر[1] ویحاد ملک الجزء من احدی جهات مملکته وهو ملک کثیر الخیول و الابل والجنود ویزعمانه لیس فی ملوک العالم اجل منه الا صاحب اقلیم بابل وهو الاقلیم الرابع وذلک ان هذا الملک ذو شوکة وصولة علی سائر الملوک وهو مع ذلک مبغض للمسلمین وهو کثیر الفیلة

اور جنگی ہاتھیوں کی تعداد تو بیشمار ہے، اس کے ملک کا نام کمکم بھی ہے، کمکرات کا راجہ اس سلطنت کی ایک سمت سے اہل کمکم سے لڑائی کرتا ہے، اس کے پاس گھوڑوں، اونٹوں اور خچروں کی بڑی تعداد ہے، اس کا خیال ہے کہ اقلیم چہارم کے ملک بابل کے بادشاہ کے سوا دنیا کا اور کوئی بادشاہ بھی اس سے بڑا نہیں ہے، یہ راجہ بڑی شوکت و دبدبہ کا ہے، اور مسلمانوں کا سخت دشمن ہے، اس کے پاس ہاتھی

..... فی ارضه معادن الذهب والفضة وما یلیهم بها،

..... بہت زیادہ ہیں،.....

(ص ۳۸۳)

..... اس ملک میں سونے

---

[1] فی النسخة الاخری "بلاد السکنکر" ولعلها "بلاد الکمکم"

Marfat.com

ثم یلی هذا المملک ملک
الطافن موادع لمن حوله من
الملوک کره للمسلمین ولیت
جیوشه کجیوش من ذکرنا من
الملوک ولیس فی نساء الهند
احسن من نساء هم ولا اکثر
منها جمالا وبیاضا وهن موصوفات
الخلوات مذکورات
فی کتب الباه واهل البحر یتنافسون
فی شرائهن یعرفن بالطافنیات

(ص ۳۸۳ - ۳۸۴)

چاندی کی کانیں ہیں، اور لین دین
اور خرید و فروخت بھی اسی سے ہوتی ہے'
اس راجہ کے قریب ہی دکھن کا
راجہ ہے جو قرب و جوار کے راجاؤں
سے مصالحانہ رویہ رکھتا ہے اور مسلمانوں
کے ساتھ عزت و احترام سے پیش آتا
ہے، اس کے پاس عام بادشاہوں کی
طرح فوجیں بھی زیادہ نہیں ہیں،
ہندوستان میں کہیں یہاں سے زیادہ
خوبصورت حسین اور گوری عورتیں نہیں ہوتیں
وہ لطف خلوت کے لئے مشہور ہیں'
اور علم الباہ کی کتابوں میں ان کا تذکرہ
ہے، سمندر کا سفر کرنے والوں میں
ان کی خریداری کے لئے بڑا مقابلہ ہوتا ہے'
ان عورتوں کو طافنیات (دکھن کی
عورتیں) کہا جاتا ہے،

ثم یلی هذا المملک مملکة رهمی و
هذه سمة لملوکهم وهو اسم
من اسمائهم ویقال له الجبر

اس کے بعد رہمی (واقع برما)
کی سلطنت پڑتی ہے، یہ اس ملک
کے راجاؤں کا لقب ہے جو اُن کے

Marfat.com

وملکه متاخم لملکه
ورهمی یحارب البلهرا ایضاً من
احد جهات مملکته وهو اکثر
جیوشا منه وفیلة وخیولا من
البلهری ومن ملک الجزر و
من ملک لطافن واذا خرج فی
حروبه فوسعه ان یکون فی
خمسین الف فیل ولا یکون حربه
الا فی الشتاء لقلة صبر الفیل
علی العطش وقلة لبثها
والمکث من الناس یغلو فی
القول فی کثرة جنوده فیزعمون
ان عدد القصارین والغسالین
فی عسکره من عشرة الاف الی
الخمسة عشر الفاً،

(ص ۳۸۴)

ناموں سے زیادہ مشہور اور عام ہے،
راجہ سے بھی راجہ گجرات جنگ کرتا ہے،
دونوں سلطنتوں کی سرحدیں ملی ہوئی
ہیں، اور رہمی دلبھ راے سے بھی اپنی
ایک سرحد کی سمت سے لڑتا ہے، اس
کی فوجیں ہاتھی اور گھوڑے دلبھ راے
گجرات اور دکھن کے راجاؤں سے زیادہ
ہیں۔ اس کا دستور ہے کہ وہ جنگ میں
۵۰ ہزار ہاتھی لے کر نکلتا ہے، اور دوسرے
صرف موسم سرما ہی میں لڑتا ہے کیونکہ
ہاتھی پیاس کی شدت کی تاب نہیں
لاسکتے، اور تھوڑی ہی دیر کے بعد بھاگ
کھڑے ہوتے ہیں، اور مبالغہ کرنے
والے اس کی فوجوں کی کثرت کو بہت
زیادہ مبالغہ سے بیان کرتے ہیں، اور
کہتے ہیں کہ اس کی فوج میں کپڑا دھونے
والے دھوبیوں کی تعداد دس پندرہ
ہزار کے درمیان ہے،

وحوب من ذکرنا من الملوک
جن راجاؤں کی لڑائیوں کا ہم نے

Marfat.com

كما دیس کل کرر دوس
عشرون الفا اربعة وجوه کل
وجه من الکرادیس خمسة آلاف
وملکة رهمی تعاملهم بالودع و
هو مال البلد وفی بلدة العود
والذهب والفضة والثیاب
لیست لغیره دقة ورقة و
من بلده یحمل الشعر الموصوف
بالضم[1] الذی یتخذ منه المدات
بنصب العاج والفضة الذی
یقود به الفیل علی رؤس
الملوک فی مجالسها،

(ص ۳۸۵)

وفی بلده الحیوان المعروف
بالنشان المعلم وهو الذی

ذکر کیا ہے، وہ دستوں کی صورت میں
ہوتی ہیں ہر دستہ میں ۲۰ ہزار فوجیں
ہوتی ہیں، اور ہر سمت میں ان کے پانچ
حصے ہوتے ہیں، اور ہر حصہ کی تعداد
۵ ہزار ہوتی ہے، رہمی کی سلطنت میں
کوڑیوں سے لین دین ہوتا ہے، یہی اس
سلطنت کا سکہ ہے، اس شہر میں عود،
سونا، چاندی، اور نہایت باریک کپڑے
ہوتے ہیں، اس سے زیادہ ملائم اور
باریک کپڑے اور کہیں نہیں ہوتے، اسی
ملک سے وہ خاص مال باہر جاتا ہے جو
ضمر کہلاتا ہے، جس کو ہاتھی کے دانت
اور چاندی میں لگا کر چوڑی بنائی جاتی
ہے، جس کو خادم مجلسوں اور دربار میں
میں راجاؤں کے سروں کی جانب لیے
کھڑے رہتے ہیں،

اسی ملک میں وہ مشہور جانور بھی
ہوتا ہے جسے عوام گینڈا کہتے ہیں اس کی

[1] وفی نسخة "بالضمر الذی تتخذ"

Marfat.com

یسمیه عوام الناس بالکرکدن لہ
نی مقدم رجبهته قرن واحد
وهو دون الفیل فی الخلقة و
اکبر من الجاموس الی السواد
وهو یجتزکما تجتز البقر وغیرها
ممّا یجتز من الحیوان والفیلة
تهرب منه ولیس فی انواع
الحیوان والله اعلم اشد منه
وذلک ان اکثر عظامه ضم
لا مفصل فی قوائمه لا یدرک و
لا یناموا نما یکون بین الشجر
والاجام یستند الیه عند نومه
والصند تاکل من لحمه وکذلک
من فی بلادهم من المسلمین
لانه نوع من البقر والجوامیس
من ارض الهند والسند،

(ص ۳۸۵ و ۳۸۶)

پیشانی پر آگے ایک سینگ ہوتا ہے،
یہ جانور ہاتھی سے چھوٹا مگر بھینسوں
سے بڑا اور سیاہ ہوتا ہے، بیلوں کی
دوسرے جگالی کرنے والے جانوروں
کی طرح جگالی کرتا ہے، ہاتھی اسے
دیکھ کر بھاگتا ہے، اس سے زیادہ
طاقتور کوئی جانور نہیں ہوتا، واللہ
اعلم کیونکہ اس کی اکثر ہڈیاں بڑی
مضبوط اور ملی ہوئی ہوتی ہیں اس کی ٹانگوں
میں کوئی جوڑ نہیں ہوتا، اس لئے وہ نہ
اُن کو موڑ کر بیٹھ سکتا ہے اور نہ سو سکتا ہے
بلکہ سوتے وقت درختوں اور جھاڑیوں
کی ٹیک لگا لیتا ہے، ہندوستانی
بلکہ اس ملک کے مسلمان بھی اس کا گوشت
کھاتے ہیں، کیونکہ وہ گایوں اور بھینسوں
کی قسم کا ایک جانور ہے، (اس لئے
حلال ہے)

وهذا النوع من الحیوان
وهو الشان یکون فی اکثر غابات

یہ جانور عموماً ہندوستان کی اکثر
جھاڑیوں اور جنگلات میں ہوتا ہے مگر

Marfat.com

الهند الا انه فی مملکة رهمی اکثر
وقرونه اصفی واحسن وذلك
ان قرنه ابیض فی وسطه صورة
سوداء وفی ذلك البیاض اما
صورة انسان او صورة
طاؤوس بتخطیطه وشکله
او صورة سمکة او صورة
فی فصه او صورة نوع من
الحیوان مما یوجد فی تلك البلدان
فیشتری هذا القران ویتخذ
منه المناطق بالسیور علی صورة
الحلیة من الذهب والفضة
فتلبسه ملوك الصین وخواصها
فتنافس فی لبسها وتتبالغ فی
اثمانها فیبلغ ثمن المنطقة الفی
دینار الی اربعة الاف فیها
معالق الذهب وذلك فی نهایة
الحسن والاتقان وربما یقع
بانواع من الجواهر بقضبان الذهب

مگر رہمی کی سلطنت میں زیادہ ہوتا ہے
اور وہاں کے گینڈوں کی سینگیں زیادہ
چکنی چمکیلی اور خوبصورت ہوتی ہیں
سینگ کا رنگ سفید ہوتا ہے اس
کے بیچ میں ایک سیاہ تصویر معلوم
ہوتی ہے، جو آدمی یا مور یا مچھلی یا
خود گینڈے یا کسی اور جانور کی شکل کی
ہوتی ہے، جو ان علاقوں میں پائے
جاتے ہیں، لوگ ان سینگوں کو خرید
کر سونے چاندی کے زیورات کی طرح
اس کے پٹکے بناتے ہیں، جن کو چین کے
بادشاہ اور عمائد استعمال کرتے ہیں
اور ان میں باہم مقابلہ ہوتا ہے، اور ایک
دوسرے سے بڑھ چڑھ کر قیمتیں لگاتے
ہیں، حتی کہ بعض اوقات ایک پٹکے کی
قیمت دو ہزار سے چار ہزار تک پہنچ
جاتی ہے، یہ بڑا خوبصورت اور مضبوط
ہوتا ہے، اور کبھی کبھی، اس کو سونے اور
جواہرات سے ..... مرصع بھی کرتے ہیں

ووجوہ تلک الصور مکتبۃ بسواد
فی بیاض وربما یوجد فی قرونہا
بیاض فی سواد ولیس فی کل بلد
یوجد فی قرن الثیران ماذکرنا
من الصور، (ص ۳۸۶ و ۳۸۷)
وقد زعم الجاحظ ان الکرکدن
یحمل فی بطن امہ سبع سنین و
انہ یخرج راسہ من فوج امہ
فیرعی ثم یدخل راسہ فی
بطنہا وھذا القول اورد ہ
فی کتاب الحیوان علی طریقۃ
الحکایۃ والتعجب فنعنی
ھذا الوصف علی مسئلۃ من
تولی تلک الدیار من اھل
سیراف وعمان ومن رایت
بارض الھند من التجار فکل
یتعجب من قولی اذا اخبرتہ
بما عندی من ھذا او سألتہ

ان سینگوں میں جو قدرتی تصویر ہوتی ہے
اس کی سپیدی میں سیاہ تحریر سی معلوم
ہوتی ہے، اور یہ خصوصیت یعنی سینگوں
میں تصویر رہی کے علاوہ کسی اور جگہ کے
گینڈوں میں نہیں پائی جاتی،
جاحظ کا خیال ہے کہ گینڈا اپنی ماں
کے پیٹ میں سات سال تک رہتا ہے
اور پیٹ سے سر نکال کر چرتا بھی ہے، اور
پھر پیٹ کے اندر چلا جاتا ہے، یہ اس نے
کتاب الحیوان[1] میں بطور حکایت اور تعجب
کے بیان کیا ہے، یہ ایک عجیب و غریب
بات تھی، اس لئے میں نے سیراف عمان
کے لوگوں سے جو ان ملکوں میں جاتے ہیں
اور ہندوستان میں جن تاجروں کو میں
نے دیکھا تھا اس کے متعلق پوچھا تو وہ
لوگ بہت متعجب ہوئے، اور بتایا کہ
گینڈا گایوں اور بھینسوں کی طرح
بچہ دیتا ہے، معلوم نہیں جاحظ کو یہ

[1] جاحظ کی مشہور اور اہم کتاب کا نام ہے،

Marfat.com

عنه ویخبرونی ان حمله وفصاله
کالبقر والجوامیس ولست ادری
کیف وقعت هذه الحکایة للجاحظ
ام من کتاب نقلها او مخبر اخبره
عنها بها، (ص ۳۸۸، ۳۸۷)

حکایت کہاں سے معلوم ہوگئی، ان سے
کسی نے اسے بیان کیا ہے، یا کسی کتاب
سے انھوں نے نقل کیا ہے،

ولرهمی فی مملکه برو بحر ویلی
مملکه ملک لا بحر له یقال له ملک
الکامن واهل مملکته بیض محزموا
الاذان لهم فیلة وابل وخیول
وحسن وجمال للرجال والنسآء
(ص ۳۸۸)

رہمی کی سلطنت میں خشکی وتری دونوں
قسم کے علاقے ہیں، مگر اس سے قریب ہی
ایک ملک ہے، جس کو کامن کہا جاتا ہے،
اس میں کوئی سمندر نہیں، مگر اس کے
باشندے گورے اور اس کے کان چھدے
ہوتے ہیں، اُن کے یہاں ہاتھی، اونٹ
اور گھوڑے وغیرہ ہوتے ہیں اور مرد اور
عورت دونوں خوبصورت ہوتے ہیں،

ولمن ذکرنا من الهند و
والصین وغیرهم من الامم
اخلاق وشیم فی المآکل و
المشارب والمناکح والملابس
والعلاج والادویة بالکی بالنار
وغیره وقد ذکر عن جماعة

ہندوستان، چین وغیرہ جن قوموں
کا ہم نے تذکرہ کیا ہے، اُن کے کھانے
پینے اور شادی، بیاہ، لباس، علاج
اور "کے" یعنی داغ کے ذریعہ دوا کے
خاص طریقے اور اصول ہیں، اُن کے
بادشاہوں کی ایک جماعت کے متعلق

Marfat.com

من ملوکھما انھم لا یرون حبس
الریح فی اجوافھم لانہ داء
یردی ولا یحتشمون من اظہارہ
فی سائر احوالھم وکذلک فعل
حکمائھم ورئیسھم ان حبسھم داء
یوذی وارسالھا شفاء یحی
وان ذلک العلاج الاکبر
وان فیہ راحۃ لصاحب
القولنج الحصوۃ ودواء للسقیم
المطحول فبینا یحبسون ضرطۃ
ولا یحصرون فسوۃ ولا یرون
ذلک عیبا،

(ص ۳۹۰-۳۹۱)

والھند المتقدمون فی
صنعۃ الطب ولھم فیہ
اللطافۃ والحذق وذکر
ھذا المخبر عن الھند ان
السئال عندھم اقبح من

بیان کیا جاتا ہے کہ وہ لوگ پیٹ میں
ریاح روکنے کو مناسب نہیں سمجھتے کیونکہ
اس سے سخت امراض کے پیدا ہونے کا
خطرہ رہتا ہے اس لئے وہ کسی حالت
میں بھی صدور ریاح میں شرم و جھجک
نہیں محسوس کرتے، اور یہی ان کے حکما
اور پنڈتوں کا طریقہ ہے اور ان کا
خیال ہے کہ ریاح کو روکنا مضر ہے
اس کو خارج کر دینے میں شفا اور
نجات ہے، اور یہی سب سے بڑی دوا ہے
اور قولنج تلی اور پھیپھڑے کے مریضوں
کو اس سے آرام ملتا ہے، اس لئے وہ
ریاح کو روکنا پسند نہیں کرتے اور
اس کا خارج کرنا عیب نہیں سمجھتے

اور ہندوستان کے لوگ فن طب
میں بہت آگے بڑھے ہوئے ہیں، اور اس
فن میں ان کو بڑی مہارت اور کمال
حاصل ہے، اسی راوی کا بیان ہے کہ کھانسی
کی آواز ان کے یہاں ریاح کی آواز سے

Marfat.com

الشرائط ..... واستشهد هذا الخبر
فی صحة ماحکاہ عن الهند
باستفاضة القول فی ذلک فی
کثیر من الناس عنهم حتی ذکر
ذلک عنهم حتی فی السیر و
الاخبار والنوادر والاشعار
فمن ذلک ما ذکر ابان
بن عبد الحمید فی القصیدة
المعروفة بذات الحلل،

(ص ۳۹۱)

زیادہ معیوب سمجھی جاتی ہے، راوی نے
اس حکایت کی صحت کی دلیل یہ بیان
کی ہے کہ یہ واقعات اکثر لوگوں میں مشہور
و معروف ہیں، یہاں تک کہ سیر، واقعات،
نوادرات اور اشعار[1] وغیرہ تک میں انکا
ذکر ہے، چنانچہ ابان بن عبد الحمید نے اپنے
ایک قصیدہ میں بھی ان کا ذکر کیا ہے

---

[1] ان اشعار کا نقل کرنا ضروری نہ تھا، اس لئے قلم انداز کر دیا گیا،

Marfat.com

جلد دوم

یحرقون موتاهم ودوابهم
والآلة والحلية واذا مات الرجل
احرقت معه امرأته وهي في
الحياة وان ماتت المرأة لم
يحرق الرجل وان مات منهم
غرب زوج بعد وفاته والنساء
يرغبن في تحريق انفسهن لذوليهن
عند انفسهما لعبة وهذا
فعل من افعال الهند على حسب
ماذكرنا آنفا الا ان الهند ليس
من شانها ان تحرق المرأة مع
زوجها الا ان ترى المرأة ذلك

(صفحہ ۹ و ۱۰)

(صفحہ ۹ و ۱۰)

(صفحہ ۹ و ۱۰)

فلمّا استقامت له الاحوال
وانتظم له الملک بلغ بعض
ملوک الهند ما القوم علیه من
القوة والشدة والعمارة و
انّهم غیاولون الممالک وقد
کان هذا الملک الهندی
غلب علی ما حوله من ممالک
الهند وانقادت الی سلطانه
ودخلت فی احکامه وقیل ان
ملکه کان مما یلی بلاد السند و
الهند فسار نحو بلاد لبطا و
غزنین ولعس وبلاد الداور
علی النهر المعروف بالمهرمند
وهو نهر بلاد سجستان ینتهی
جریانه علی اربع فراسخ منها
وهذا النهر علیه ضیاع اهل
سجستان وجناتهم ونخلهم و

(سریانی بادشاہ اہرمیون کے) حالات
اور سلطنت کے انتظامات جب درست
ہو گئے، تو ایک ہندوستانی راجہ کو
اس کی قوت، شوکت، عظمت، آبادی
اور دوسرے ملکوں پر اس کے حملہ کی
اطلاع ملی، یہ بھی اپنے آس پاس کے
تھا، اس کے آس پاس کے تمام ہندو
علاقے اس کے زیر اقتدار اور تابع فرمان
تھے، بیان کیا جاتا ہے کہ اس کا ملک
سندھ اور ہندوستان کے قریب تھا،
اس نے لبطا[1]، غزنین لعس اور دریائے
ہرمند[2] کے ساحلی علاقے دوار کا رُخ
کیا، ہرمند ملک سجستان کا دریا ہے
جو اس سے ۴ فرسخ کے فاصلہ پر ختم ہو جاتا
ہے، اس دریا کے کنارے موجودہ زمانہ
یعنی ۳۳۲ھ میں سجستان کے باشندوں
کی آبادیاں، اُن کے باغات، نخلستان

---

[1] یہ غالباً بست ہے جس پر پہلے نوٹ تحریر کیا جا چکا ہے،
[2] یعنی دریائے ہلمند جس پر نوٹ گذر چکا ہے، (ض)

Marfat.com

متنزها تهم فی هذا الوقت وهو
سنة اثنین وثلثین وثلثمایة و
یعرف بنهر بسط یجری فیه السفن
من هنالک الی سجستان فیها
الاقوات وغیر ذلک وهو بلد
الریاح والرمال والبلد الموصوف
بان الریح تدیر فیه الارحی و
یخرج الماء من الآبار فتسقی
الجنان ،..... (ص ۸، و ۹)

وقد تنوزع فی مبدأ هذا
النهر المعروف بالهند مند
فمن الناس من رای انه
من عیون بجبال السند والهند
ومنهم من رای ان مبداءه
من مبداء نهر النک وهو
نهر الهند ویمر بکثیر من جبال
السند وهو نهر حاد الانصباب
والجریان علیه تعذب اکثر اهل
الهند انفسها بالحدید تخرقها

اور سیرگاہیں ہیں، اس کو بسط کا دریا
بھی کہا جاتا ہے، اس میں غلہ سے بھری
ہوئی کشتیاں یہاں سے خراسان و غیرہ
کو بھی جاتی ہیں، یہ ریگستانی ملک ہے،
اور یہاں تیز ہوائیں چلتی رہتی ہیں اور
اُن کے زور سے پن چکیاں چلتی ہیں، ان
کے ذریعہ کنوؤں سے پانی نکلتا ہے جس
سے باغوں کی آبپاشی ہوتی ہے،...

دریائے ہرمند کے منبع کے بارہ میں
اختلاف ہے، بعض لوگوں کا خیال
ہے، کہ وہ ہندوستان اور سندھ کے
پہاڑی چشموں سے نکلا ہے، اور بعض
لوگوں کے نزدیک اس کا اور دریائے
گنگا کا مخرج ایک ہی ہے، اور گنگا
ہندوستان کا دریا ہے، جو سندھ کے
اکثر پہاڑی علاقوں سے گذرتا، اور
نہایت تیزی سے بہتا ہے، اکثر ہندو
اس کے کنارے لوہے سے اپنے جسم

Marfat.com

زهدا فی هذا العالم و رغبة
فی التنقل عنه و ذلک انهم
یقصدون مواضعا فی اعالی
هذا النهر المعروف بالکنک
وهنالک جبال عالیة واشجار
عادیة ورجال جلوس وحدائد
وسیوف منصوبة علی تلک
الاشجار وقطع من الخشب
فتاتیهم الهند من الممالک
النائیة والبلدان القاصیة
فیسمعون کلامها و لتلک الرجال
المرتبین علی هذا النهر ما یقولون
من تزهیدهم فی هذا العالم
والترغیب فی سواه فیطرحون
انفسهم من اعالی تلک الجبال
العالیة علی تلک الاشجار العادیة
والحدائد المنصوبة فیتقطعون
قطعا و یصیرون الی هذا النهر

اجزآء وما ذکرناه موصوف

کو تکلیفیں پہنچاتے ہیں اور اس دنیا سے
علیحدگی اور اس سے نکل جانے کے شوق
و رغبت کی بنا پر اس دریا میں اپنے
آپ کو غرق کر دیتے ہیں، اس مقصد
کے حصول کے لئے وہ اس دریا کے بالائی
حصہ میں جاتے ہیں، جو گنگا[1] کہلاتا ہے۔
یہاں اونچے اونچے پہاڑ اور خاردار
جھاڑیاں ہیں، اور کچھ لوگ بیٹھے ہوتے
ہیں، اور وہاں تلواریں اور لکڑی کے
ٹکڑے درختوں پر نصب رہتے ہیں،
ہندو دور دراز مقامات اور علاقوں
سے یہاں آتے ہیں، اور دریا کے کنارے
مامور متعین لوگوں کی باتیں، ترک دنیا
کا اپدیش، دوسری دنیا کی ترغیب کا وعظ
سنتے ہیں اور اسکے حصول کے لئے ان
پہاڑوں کے اونچے حصوں پر چڑھ کر ان
خاردار جھاڑیوں، اور گرتے ہوئے
لوہوں پر کود پڑتے ہیں، اور ان کا
جسم پاش پاش ہو کر دریا میں بہہ جاتا ہے،

---

[1] اس سے مراد گنگوتری ہے۔

Marfat.com

عنصر مما یفعلون علی هذا النهر (ص ٨٠ و ٨١)

وهناک شجر من احدی عجائب العالم و نوادره والغرائب من نباته یظهر فی الارض اغصانا مشبکة من احسن ما یکون من الشجر والورق فیعلو فی الجو کابعد ما یکون من طول النخل ثم یجنو جمیع ذلک منعکسا فیغوص فی الارض منه شیئا شیئا و یهوی فی قعرها سفلا علی استقامة الذی ارتفع فی الهواء صعدا حتی یغیب عن الابصار ثم یظهر اغصانا بادیة علی حسب ما وصفنا عنه فی الاول فیذهب صعدا ثم ینعطف منعکسا و لا فرق بین المقدار الذی یذهب فی الهواء و یتبع فی

اور ان کا فیل قابل تحسین سمجھا جاتا ہے

یہاں ایک عجیب و غریب اور دنیا کا نادر درخت ہوتا ہے جس کی شاخ اور پتیاں ایک مکمل برگ و بار والے درخت کی طرح زمین کے اندر بھی ہوتی ہیں اور فضا میں بھی کھجور کے اونچے درخت کی طرح لمبا ہوتا ہے، وہاں سے پھر نیچے کی طرف اسی طرح مڑ جاتا ہے، اور تھوڑا تھوڑا زمین کے اندر داخل ہونے لگتا ہے، اور جتنا فضا میں اونچا ہوتا ہے اتنی ہی گہرائی میں نیچے بھی چلا جاتا ہے، یہاں تک کہ نظروں سے چھپ جاتا ہے، پھر اس طرح ہم نے بیان کیا ہے اس کی شاخیں نمودار ہوتی ہیں، اور شاخیں بھی تنے کی طرح اوپر جا کر نیچے کی طرف مڑ جاتی ہیں، اس درخت کا جس قدر حصہ زمین کے اوپر فضا میں ہوتا ہے، اور جتنا زمین کے نیچے چھپا ہوتا ہے اور

Marfat.com

الفضاء وبين مايغيب منه تحت
الارض ويتوارى تحت الثرى
فلولا ان الهند وكلت بقطعه
وما قراعيه من امره لامر
يذكرونه وسبب فى المستقبل
يصفونه بطبق على تلك البلاد
ولغشى تلك الارض، ولهذا
النوع من الشجر اخبار يطول
ذكرها يعرفها من طرأ الى
تلك الارض وراءها ومن
اليه خبرها۔

(ص ۸۲-۸۳)

والهند تعذب انفسها على
ما وصفنا بانواع الا، لامرد
قد تيقنت ان ماينالها من
النعيم فى المستقبل مؤجلاً
هو ما اسلفته، وعذبت به
انفسها فى هذه الدار معجلاً

مقدار میں کوئی فرق نہیں، اگر ہندوستان
کے لوگ خاص اسباب کی بنا پر جس کو
وہ بیان کرتے ہیں، اس درخت
کو کاٹتے چھانٹتے اور اس کو دیکھتے
نہ رہیں، تو وہ اس ملک کیا پوری
دنیا پر چھا جائے، اس درخت کے
متعلق بہت سی روایات بیان کی
جاتی ہیں، جن کا ذکر موجب طوالت
ہے، جو لوگ اس سرزمین میں گئے
ہیں، اور انھوں نے اس درخت کو
دیکھا ہے، یا اس کی خبریں سُنی ہیں،
وہ ان روایات سے واقف ہیں[1]۔

جیسا کہ ہم نے اوپر بیان کیا ہے،
ہندوستان کے لوگ اپنے جسم کو طرح
طرح کی تکلیفیں پہونچاتے ہیں، اور
ان کو اس کا یقین ہے کہ مستقبل میں
اُن کو جو نعمت وراحت ملے گی،
وہ اسی عمل اور دنیا میں اپنے نفس

[1] غالباً اس سے مراد برگد کا درخت ہے،

Marfat.com

ومنهم من یصیر الی باب الملک
فیستاذن فی احراقه لنفسه
ثم یدور فی الاسواق وقد
اججت له النار العظیمة وعلیها
من قد وکل بایقادها ولیه
فی الاسواق وقد امه الطبول
والضوج وعلی بدنه انواع
من الحریر وقد خرقها علی
نفسه وحوله اهله وقرابته
وعلی راسه اکلیل من الریحان
قد قشر جلدته من راسه و
علیها الجمر وقد جعل علیها
الکبریت والسندروس فیصیر
وهامته تحترق وروائح دماغه
تفوح وهو یضغ ورق التانبول
اصفر مایکون من ورق الریحان
اذا مضغ هذا الورق بالنورة
المبلولة مع الفوفل وهو الذی
قد غلب علی اهل مکة وغیرهم

کو تکلیفیں پہونچانے کا نتیجہ ہوگی بعض
لوگ راجہ کے دربار میں جاکر اس سے
آگ میں جلنے کی اجازت طلب کرتے
ہیں، پھر بازاروں میں گشت کرتے
ہیں، اور اُن کے لئے ایک بڑا الاؤ جلایا
جاتا ہے جس کو بھڑکانے کے لئے کچھ
لوگ مقرر اور مامور ہوتے ہیں، اور
جلنے والا بازاروں میں گشت کرتا ہے،
اُس کے آگے طبل اور چنگ بجتے رہتے
ہیں، اس کے جسم پر انواع و اقسام
کے حریر کے کپڑے ہوتے ہیں جس کو
وہ پھاڑ دیتا ہے، اور اس کے ارد گرد
خاندان اور قرابت والے ہوتے ہیں،
اس کے سر پر چھلے ہوئے ناریل کا تاج
ہوتا ہے، جس میں آگ کے انگارے ہوتے
ہیں، اور اس پر گندھک اور نوشادر ہوتی
ہے، وہ آدمی چلتا رہتا ہے اور اس کی
کھوپڑی جلتی رہتی ہے، اور چربی اور
پھیلتی رہتی ہے، اور وہ پان اور سپاری

Marfat.com

من الخيار والليمن في هذا الوقت

مضغه.....

(ص ٨٣ - ٨٤)

چبا رہتا ہے، پان اس ملک کی پیداوار
ہے، اس کی پتیاں نارنج کی پتیوں سے
چھوٹی ہوتی ہیں، اس کو بھگائے ہوئے
چونے اور سپاری کے ساتھ کھاتے ہیں
اور آج کل کھجا زادرین وغیرہ یہ
بھی اس کے کھانے کا بڑا رواج ہے

وهذا اذا ما مضغ على ما
ذكرنا انعرق واللثة وقوى
اللثة وقوى عظم وانكم سنان
وطيب النكهة واذال الرطوبة
المؤذية وتشهى الطعام و
بعث على الباه وحمر الاسنان
كما تحمر ما يكون من حب الرمان
واحدث في النفس طربا و
وامرحية وقوى البدن و
تاسرت من النكهة رائحة طيبة
خمرة والصند تسقيه خواصها

وهذا اذا ما مضغ على ما
ذكرنا انعرق واللثة وقوى
اللثة وقوى عظم وانكم سنان
وطيب النكهة واذال الرطوبة
المؤذية وتشهى الطعام و
بعث على الباه وحمر الاسنان
كما تحمر ما يكون من حب الرمان
واحدث في النفس طربا و
وامرحية وقوى البدن و
تاسرت من النكهة رائحة طيبة
خمرة والصند تسقيه خواصها

جس طریقہ سے ہم نے بیان کیا
ہے، اس طریقہ سے پان اور چونا کھانے
سے مسوڑھے سخت اور دانتوں کی جڑیں
مضبوط ہوتی ہیں، منہ خوشبودار ہوجاتا
ہے، خراب قسم کی بدبو پہنچانے والی
رطوبتیں زائل ہوتی ہیں، بھوک کھلتی
ہے، قوت باہ میں اضافہ ہوتا ہے
دانتوں میں انار کے دانوں کی طرح
سُرخی آجاتی ہے، طبیعت میں سرور و
نشاط پیدا ہوتا ہے، بدن میں توانائی
آتی ہے، منہ سے خوشبو پھوٹتی ہے'

ہندوستان کے عوام اور خواص اس
شخص کو ناپسند کرتے ہیں، جس کے دانت

Marfat.com

فاذا طاف المعذب لنفسه
بالنار فی الاسواق وانتهی
الی تلک النار وهو خائف کثرت
لا یتغیر فی مشیته ولا یحسب
فی خطوته فمنهم من اذا الفی
علی الناس وقد صارت کالتل
العظیم تناول بیده خبزا
ویلقی الجری منهم فیضعه
فی لبته،

(ص ۴۰۴-۴۰۵)

ولقد حضرت فی بلاد جیمور
من بلاد الهند من ارض کاما
مملکة البلهری وذلک فی سنة

سفید ہوتے ہیں، اور وہ پان میں کھاتے
جب آگ سے اپنے کو تکلیف پہنچانے والا
شخص بازاروں میں گشت کرتے ہوئے
آگ کے پاس پہنچتا ہے اس کی
ذرا بھی پروا نہیں ہوتی، نہ اس کی چال
میں کسی قسم کا فرق آتا ہے، اور نہ
قدم اٹھانے میں کسی خوف کا اظہار
ہوتا ہے، ان میں سے بعض ایسے ہوتے
ہیں، کہ جب وہ آگ سے کھانا ہوا
پہونچے ہیں، تو ایک بڑے تھال میں
انتخاب کی ہوئی ہوتی ہے تو وہ ہاتھ
میں خنجر لے کر اپنے پیٹ پر مار لیتے
لیتا ہے، اور یہ لوگ بڑے جی دار
بہادر کہلاتے ہیں،

میں ۱۳۲۳ھ میں ہندوستان کے
شہر جیپور میں جزیرہ جیمور سے کی لڑکی
لایا گیا ہے، موجود تھا، اور اس
زمانہ میں جو راجہ تھا اس کا نام جیسنگھ
تھا، اور اس وقت تقریباً دس برس

بها یومئذ من المسلمین نحو
من عشرة الاف قاطنة بباشرة
وسیرافین وعمانیین وبصریین
وبغدادیین ومن سائر الامصار
ممن قد تاهل وقطن فی تلک
الدیار فیهم خلق من وجوه
التجار مثل موسی بن اسحاق
الصندلونی علی الهرمة یومئذ
ابوسعید معروف بن ذکریا
والهرمة یراد به رئیس المسلمین
وذلک ان الملک یملک علی
المسلمین رجلا من رؤسائهم
تکون احکامهم مصروفة
الیه ومعنی البیاسرة یراد به
الذین ولدوا من المسلمین
بارض الهند یدعون بهذا الاسم
وحد هو بیر، (ص ۸۵ و ۸۶)

مسلمان وہاں آباد تھے، جو اصل میں
بیاسرہ، سیراف، عمان، بصرہ، اور
بغداد اور دوسرے ملکوں کے تھے لیکن
ان علاقوں میں بود و باش اختیار کرلی
ہے، ان میں سے بہت سے معزز، اور
بڑے تاجر ہیں، جیسے موسیٰ بن اسحاق
صنداپوری اور مہرمندی[1] کے عہدہ پر ان
دنوں ابوسعید معروف بن زکریا مامور
تھے، مہرمند سے مراد مسلمانوں کا سردار
ہے، اس کی شکل یہ تھی کہ راجہ کا قاعدہ
تھا کہ وہ کسی مسلمان رئیس ہی کو اُن کا
سردار بنا دیتا تھا، اور مسلمانوں کے
تمام معاملات اسی کے سپرد ہوتے
تھے، بیاسرہ سے وہ مسلمان مراد ہیں
جو ہندوستان میں پیدا ہوئے، اسی
نام سے وہ مشہور ہیں، اس کا واحد
بسیر[2] ہے،

---

[1] یعنی قضاء، [2] یہ غالباً گجراتی لفظ ہے، جس کی اصل "بے سرا" ہے، جس کے معنی دوسرا والا یعنی وہ شخص جو عربی اور ہندی مخلوط نسل سے پیدا ہو، (عرب و ہند کے تعلقات ص ۲۸۱)

Marfat.com

وقد رأيت رجلا من فتيانهم
وقد طاف على ما وصفنا في
اسواقهم فلما دنا من الناس
اخذ الخنجر فوضعه على فؤاده
فشقه ثم ادخل يده الشمال
فقبض على كبده فجذب منها
قطعة وهو يتكلم فقطعها
بالخنجر ودفعها الى بعض اخوانه
فكانها ودنا بالموت ولذة بالنقلة ثم
هوى بنفسه في النار واذا
مات الملك من ملوكهم او
قتل حر قتل من الناس
انفسهم لموته فيدعون
هؤلاء البلا بخرية
واحد هو بلا بخر وتفسير
ذلك مصادقوه ممن
يموت بموته ويحيى بحياته

(ص ٨٦ - ٨٧)

اور جس طرح ہم نے بیان کیا ہے اسی
طرح ایک نوجوان کو بازاروں میں گشت
کرتے ہوئے میں نے دیکھا، وہ جب آگ
کے قریب پہنچا تو خنجر نکال کر اپنے سینہ
میں پیوست کر دیا، اور اپنا بایاں ہاتھ
اس میں ڈال کر جگر باہر نکال لیا،
اور اس کو تلوار سے کاٹ کر اپنے کسی
بھائی کو دے دیا، اس سے اس کا مقصد
موت کی تحقیر اور دوسرے عالم میں
منتقل ہونے کی لذت سے لطف اندوزی
تھی، اور اس درمیان میں وہ باتیں
بھی کرتا جاتا، اس کے بعد وہ آگ
میں کود پڑا، جب کوئی راجہ مرجاتا
یا قتل کر دیا جاتا، تو اس کی موت
سے ایک پوری جماعت اپنے کو آگ میں
جلا ڈالتی، ان لوگوں کو بلا بخریہ کہتے
تھے، اس کا واحد بلا بخر ہے جس کے معنی
بادشاہ کے خیر خواہ اور سچے دوست کے
ہیں یعنی جو اس کی موت کے باعث مرتے

وللهند اخبار عجيبة تجزع
من سماعها النفوس وانواع من
الآلام والمقاتل تالم عند
ذكرها الابدان وتقشعر منها
الابشار وقد اتينا على كثير
من جميع اخبارهم في كتابنا اخبار
الزمان فلنرجع الآن الى خبر
الهند ومصيرها الى بلاد سجستان
وقصد ٭ ملكة السريانيين و
نعدل عما اخذنا فيه من اخبار
الهند وكان هذا الملك من
ملوك الهند يقال له زنبيل و
كل ملك يملك هذا البلد من
ارض الهند يسمى بهذا الاسم
الى وقتنا هذا وهو سنة
اثنتين وثلثين وثلثمائة فكانت
بين ملك الهند والسريانيين
حروب عظام بخر من سنة

اور اس کی زندگی کی وجہ سے جیتے ہیں،
غرض ہندوؤں کے ایسے عجیب واقعات
ہیں جن کو سن کر دل لرز جاتا ہے، وہ
اپنے کو ایسی ایسی اذیتیں دیتے ہیں
کہ ان کے ذکر سے جسم کو تکلیف محسوس
ہوتی ہے، اور رونگٹے کھڑے ہو جاتے
ہیں، اس قسم کے بہت سے واقعات ہم
اپنی کتاب اخبار الزمان میں نقل کر چکے
ہیں، اس لئے یہاں اُن کو قلم انداز کرکے
ہندوستان کے راجہ کا واقعہ اس کے سجستان
جانے اور سریانیوں کی سلطنت کا قصہ
کرنے کا ذکر کرتے ہیں، اس ہندوستانی
راجہ کا نام زنبیل تھا، اور جو راجہ بھی
اس علاقہ میں راج کرتا ہے، اسے تبک
یعنی سنہ ۳۲۰ھ میں بھی اسی نام سے
موسوم کیا جاتا ہے، اس راجہ اور
سریانیوں کے درمیان بڑی سخت
جنگیں تقریباً ایک سال تک برپا رہیں
بالآخر سریانی بادشاہ مارا گیا، اور

Marfat.com

فقتل ملک السریانیین احتوی
الهند ی علی السقع وملکه وجمیع
ما فیه فسار الیه بعض ملوک
عرب فاتا علیه وملک العراق
ورد ملک السریانیین فملکوا
علی انفسهم رجلا منهم
یقال له تستر وکان ولد
المقتول وکان ملکه الی ان
هلک ثمانی سنین، (ص، ۸۰ وسه)

وقد قیل ان کیقاوس بنا
مدینة قشمیر بارض الهند
وان سیاوخس بنی فی حیاة
ابیه کیقاوس مدینة المهرجان
من ارض السند المقدم ذکرها
فیما سلف من هذا الکتاب،

(ص ۱۳۱ و ۱۳۲)

وقد کان بهرام قبل ذلک
دخل الی ارض الهند منکراً
ولاخبارهم متعرفا واتصل

ہند وراجہ اس کی سلطنت، اس کے ملک
اور اس ملک کی ساری چیزوں پر قابض
ہوگیا، مگر اس کے بعد ہی کسی عرب بادشاہ
نے اس پر اور عراق پر حملہ کر کے سریانیوں
کی سلطنت اس سے چھین کر اُن کو واپس
دلا دی، اس کے بعد سریانیوں نے
اپنی قوم کے ایک شخص تستر نامی کو بادشاہ
بنایا، جو مقتول راجہ کا لڑکا تھا، اور
اس کی حکومت آٹھ برس تک رہی،

بیان کیا جاتا ہے کہ کیکاؤس نے
ہندوستان کے شہر کشمیر کی بنیاد ڈالی
تھی، اور اس کے بیٹے سیاوخس نے اس
کی زندگی ہی میں سندھ کے شہر مہرجان
کو آباد کیا تھا،

اور بہرام اس سے (عراق آنے سے)
پہلے ہندوستان میں اجنبی بن کر آیا تھا
تاکہ یہاں کے حالات اور واقعات سے

Marfat.com

بشبرمه ملک من ملوک الهند فاطلی
بین یدیه فی حرب من حروبه
وامکنه من عدوه فزوجه ابنته
علی انه بعض اساورة فارس،
(ص ۱۹۱)

وهادنته ملوک الهند والسند
والشمال والجنوب وسائر الممالک
وحملت الیه الهند ایاوفدت
علیه الوفود خوفًا من صولته و
وکثرة جنوده وعظم مملکته و
لما ظهر من فعله بالممالک و
قتله الملوک وانقیادهم الی
العدل، (ص ۲۰۰)

وکتب الیه ملک الهند من
ملوک الهند وعظیم اراکنة
المشرق وصاحب قصر الذهب
وابواب الیاقوت والدر الی

واقفیت حاصل کرے، چنانچہ وہ راجہ شبرمہ
سے ملا، اور اس کے ساتھ کسی لڑائی میں بڑے
کارنامے دکھائے، اور اس کے دشمن پر
قابو حاصل کرلیا، راجہ نے (خوش ہوکر)
اپنی لڑکی اس سے بیاہ دی، حالانکہ وہ
ایک ایرانی نژاد قائد تھا،

(نوشیروان عادل) سے ہندوستان،
سندھ، شمال اور جنوب کے بہت سے ملکوں
کے بادشاہوں نے صلح کرلی، اور اس
کے دبدبہ، اس کی فوجوں کی کثرت، اس
کی سلطنت کی وسعت وعظمت اور
دوسرے ملکوں پر اس کے غلبہ، ان کے
حکمرانوں کے قتل اور عدل پروری
وغیرہ کے خوف سے اس کے پاس ہدایا
وتحائف اور وفود بھیجے تھے،

اس (نوشیرواں) کے یہاں ہندوستان
کے راجہ نے اس طرح خط لکھا کہ مشرقی
سلطنت کے بڑے تاجدار، سونے کے
محل موتیوں اور یاقوت کے دروازوں والے

Marfat.com

الى اخيه ملك فارس صاحب التاج
والراية كسرى انو شروان و
اهدى اليه الف من عود ا
هند ياذ وب فى النار كالشمع
ويختم عليه كما يختم على الشمع
فتبين به الكتابة وجاما من
الياقوت الاحمر فحشر شبر ملوا
من الدر وعشرة اصناء كافور
كالفستق واكبر من ذلك وجاءته
طولها سبعة اذرع تضرب
اشفار عينيها خدها وكان بين
اجفانها لمعان البرق من بياض
مقلتها مع صفاء لونها ودقة
تخطيطها واتقان تشكيلها مقرونة
الحاجبين لها ضفائر تجرها وفتاة
من جلود الحيات اللين من الحرير
واحسن من الوشى وكان كتابه
فى لحاء الشجر المعروف بالكاغذى

ہندوستانی راجہ کی طرف سے اس کے بھائی
تاج وعلم والے شہنشاہ فارس، کسریٰ
نوشیرواں کے نام۔ اور اس نے نوشیرواں
کے پاس ایک ہزار من عود ہندی بھیجی، جو
موم کی طرح آگ سے پگھل جاتی تھی، اور
موم ہی کی طرح اس پر بھی مہر کرنے سے
تحریر نمایاں ہو جاتی تھی، اور سرخ یاقوت
کا ایک پیالہ جس کا دہانہ ایک بالشت کا
تھا، اور وہ موتیوں سے بھرا ہوا تھا، اور
پستہ کے دانوں کے برابر یا اس سے بڑی
کافور دس من اور سات ہاتھ کشیدہ
قامت ایک حسین وجمیل لونڈی جس کی
پلکوں کے بال گالوں پر لٹکتے تھے، اور
دیدہ کی سپیدی میں بجلی کی چمک تھی، اس کا
رنگ نہایت صاف تھا، جسم کی ساخت
اور بناوٹ موزوں ومناسب ابرو پیوستہ
اور چوٹی اتنی لمبی تھی کہ زمین پر گھسٹتی تھی
اس لونڈی کے علاوہ سانپوں کی کھال
کا ایک فرش بھیجا، جو مخمل سے بھی زیادہ

مكتوب بالذهب الاحمر وهذا

Marfat.com

الشجر يكون بارض الهند والصين
وهو نوع من النبات عجيب ذو لون
حسن وريح طيبة لحاؤه ارق
من الورق الصيني يتكاتب فيه
ملوك الصين والهند،
(ص ٢٠١ و ٢٠٢)

نرم اور نقش و نگار سے زیادہ خوبصورت
تھا، یہ خط کاغذی نام ایک درخت کی چھال
پر سرخ سونے سے لکھا ہوا تھا، اور یہ درخت
چین اور ہندوستان میں ہوتا ہے، اور
نہایت عجیب قسم کی نبات ہے، اس کا
رنگ نہایت عمدہ، خوشبو پاکیزہ، اور
چھال پتیوں سے بھی زیادہ نرم ہوتی ہے،
اسی پر ہندوستان اور چین کے بادشاہ
آپس میں خط و کتابت کرتے تھے،

وكان نقل اليه من الهند
كتاب كليله ودمنه والشطرنج
والخضاب الاسود المعروف
بالهندي وهو الخضاب الذي
يلمع سواده فيها يظهر من اصول
الشعر بصبغه سوادا ولا يتصل
منه شيء وحكي ان هشام بن
عبد الملك كان يخضب بهذا
الخضاب (ص ٢٠٣)

نوشیروان کے دربار میں ہندوستان
کی مشہور کتاب کلیلہ دمنہ کا ترجمہ کیا
گیا، شطرنج اور سیاہ خضاب لیجایا
گیا، جو ہندی کہلاتا تھا، اس خضاب
کے استعمال سے بالوں کی جڑ تک سیاہ
ہو جاتی تھیں، اور سیاہی کی چمک زائل
نہیں ہوتی تھی، بیان کیا جاتا ہے کہ
ہشام بن عبد الملک بھی یہ خضاب لگایا
کرتا تھا،

وملوك الهند تبالغ في اثمان

ہندوستان کے راجا اونچے نرخ

Marfat.com

ماعظم من الفيلة وار تفع من
الارض وقد يكون من الوحشية
في ارض الزنج من الفيلة ماهو
اعلا سمكا لها وصفنا با ذرع كثيرة
على حسب ما يحمل من قرونها السمّاة
بالكّ ناب ما وزن الناب منها
خمسون و مائة من الى المائتين
والمن سر طلان بالبغدادي
وعلى قدر عظم الناب عظم
جسم الفيل وقد كان ابرويز
خرج في بعض الاعياد قد صفت
له الجيش والعدد والسلاح
وفيما صف له الف فيل و قد
احدقت به خمسون الف فارس
دون الرجالة فلمّا بصرت به
الفيلة سجدت له فما رفعت
رؤسها وبسطها الخراطيمها
حتى جذبت بالمحاجز وراطنها
الفيالون بالهندية فلمّا بصر

سے کے ہاتھیوں کو زیادہ سے زیادہ قیمت
دے کر خریدتے تھے، اور وحشی (بے سدھے)
ہاتھی حبشہ میں اس سے بھی کئی گز اونچے
ہوتے ہیں، جیسا کہ اُن کی سینگوں سے
جنھیں دانت کہا جاتا ہے، معلوم ہوتا
ہے، ان دانتوں کا وزن ڈیڑھ سو
سے دو سو من تک ہوتا ہے، ایک من
سے دو بغدادی رطل مراد ہیں، ہاتھی
کے دانت جتنے بڑے ہوتے ہیں، اسی
حساب سے ان کا جسم بھی بڑا ہوتا ہے
ایک مرتبہ جب بادشاہ پرویز کسی لشکر
کے لئے نکلا تو اس کے لئے نو سو صف آراستہ کی گئیں
اور اسلحہ و ساز و سامان سے آراستہ کی گئیں
اُن میں ایک ہزار ہاتھیوں کی صف
بھی تھی، اور پیدل فوجوں کے علاوہ
پچاس ہزار سوار اس کے گرد تھے،
جب ہاتھیوں نے اسے دیکھا تو سجدہ
ہو گئے، اور اس وقت تک نہ سر اٹھایا
اور نہ سونڈ پھیلایا جب تک کہ مہاوت نے

Marfat.com

بذلک ابرویز تاسف علی ماخص
به اهل الهند من فضیلة الفیلة
وقال لیت ان الفیل لم یکن
هندیا وکان فارسیا انظروا
الیها والی سائر الدواب وفضلوها
بقدر ما ترون من معرفتها و
ادبها وقد افخرت الهند
بالفیلة وعظموا حسامها و
معرفتها وحسن طاعتها و
قبول الریاضات فهما الرجلات
وفرزها بین الملوک وغیرهم
وان غیرها من الدواب لا
تفهم شیئا ولا تفضل بین
شیئین وسنورد فیما یرد من
هذا الکتاب جملا من الفضول
فی اخبار الفیلة وقالته الهند
وغیرهم فی ذلک تفضیلهم
علی سائر الدواب،

(ص ۲۳۲)

آنکس نہ مارا اور ہندوستانی زبان میں
سر اٹھانے کے لئے) کہہ نہ دیا یہ منظر دیکھکر
پرویز کو افسوس ہوا، اور ہندوستان
والوں کی اس برتری پر رشک آیا اور
اس نے کہا کاش یہ ہاتھی ہندوستان
کے بجائے ایران میں ہوتے، اور لوگوں
کو حکم دیا کہ ہاتھی اور دوسرے جانوروں
کا خیال رکھو، اور ان کی سمجھ اور تمیز
کے مطابق اُن کی قدر کرو، ہندوستانی
ہاتھی اس کی جسامت، سمجھ بوجھ، اطاعت
شعاری، محنت و مشقت، مقصد و منشا
کو سمجھ لینے، بادشاہ اور غیر بادشاہ
میں فرق و امتیاز کر لینے کی صلاحیتوں
پر فخر کرتے ہیں، ہاتھی کے علاوہ دوسرے
جانور نہ کوئی بات سمجھ سکتے ہیں، اور نہ
دو چیزوں میں سے ایک کو ترجیح دے سکتے۔
ہیں آگے چل کر ہم اس کتاب کی بعض
فصلوں میں ہاتھیوں کے واقعات
اُن کے بارہ میں ہندوستانی و غیر ہندوستانی

لوگوں کے اقوال اور دوسرے تمام جانوروں
پر اس کو فضیلت دینے کا حال بیان کریں گے،

وسار الاسکندر بعد ان ھلک ملک فارس واقوی علیٰ ملکھا وتزوج بابنۃ ملکھا ثم السند والھند فوطی ملوکھا وحملت الیہ الھدایا والخراج وحاربہ فور وکان اعظم ملوک الھند فکان لھم مع الاسکندر حروب وقتلہ الاسکندر مبارزۃ،

(ص ۲۴۹، ۲۵۰)

فلما مات الاسکندر طاقت بہ الحکماء ممن کان معہ من حکماء الیونانیین والفرس والھند وغیرھم من علماء الامم وکان یجمعھم ویستریح الیٰ کلامھم ولا یصدر الامور الا عن رائھم وجل بعد ان

بادشاہ فارس کی موت کے بعد سکندر
نے اس کی سلطنت پر قبضہ کر لیا، اور اس
کی لڑکی سے شادی کر کے سندھ اور
ہندوستان کی طرف بڑھا، اور وہاں
کے راجاؤں کو پامال کر کے ان سے ہدایا
اور خراج وصول کیا، ہندوستان کے سب
سے بڑے راجہ فور نے اس سے جنگ کی
اور دونوں میں کئی معرکے ہوئے، آخر
میں سکندر نے اسے دعوت مبارزت
دے کر قتل کر دیا،

جب سکندر کا انتقال ہوا تو یونان،
فارس، ہندوستان اور دوسری قوموں
اور ملکوں کے جو فلاسفہ اور حکما اس کے
ساتھ رہتے تھے، اور جن کی ہم نشینی اور
باتوں سے وہ لطف اندوز ہوتا تھا
اور جن کی رائے اور مشورہ کے بغیر کوئی
حکم صادر نہیں کرتا تھا، وہ سب سکندر

Marfat.com

مات فی تابوت من الذهب
مرصع بالجواهر بعد ان طلی جسمه
بالاطلیة الماسکة لاجزائه
فقال عظیم الحکماء والمقدم
فیهم لیتکلم کل واحد منکم بکلام
یکون للخاصة معزیا وللعامة
واعظا وقام فوضع یده علی التابوت
فقال اصبح آسرا لاسر الاسیاء،
(ص ۲۵۱ - ۲۵۲)

کی نعش کے ارد گرد جمع ہو گئے، نعش جواہرات
سے مرصع سونے کے ایک تابوت میں جسم
کو محفوظ رکھنے والے مسالہ لگا کر رکھی گئی تھی،
سب سے بڑے دانشمند حکیم نے کہا ہر شخص
کو اس موقع پر ایسی بات کہنی چاہئے جو
خواص کے لئے تعزیت و تسلی اور عوام کے
لئے پند و موعظت کا باعث ہو، یہ کہہ کر
وہ کھڑا ہو گیا، اور تابوت پر ہاتھ رکھ کر
کہا کہ قیدیوں کو قید کرنے والا آج خود
قیدی ہے،

قال الثامن عشر وکان من
حکماء الهند یا من کان غضبه
الموت هلا غضبت علی الموت
.... (ص ۲۵۵)

اٹھارہویں حکیم نے جو ہندوستان کے
مشہور حکماء میں تھا، کہا کہ اے وہ شخص
جس کے غیظ و غضب کا نام موت تھا،
آج اپنی موت پر تجھے کیوں نہ غصہ آیا...

.. ..

قال الرابع والعشرون وکان
من نساک الهند وحکمائها
ان دنیا یکون هذا اخرها
فانزهد اولی ان یکون فی

چوبیسویں حکیم نے جو ہندوستان کے
زاہدوں اور فلسفیوں میں تھا، کہا
کہ دنیا کے دنی کا آخری نتیجہ یہ ہے
اس لئے دنیا سے علیحدگی ابتدا ہی

Marfat.com

اوّلها۔ (ص ۲۵۶)

وتياتى ذٰلك منها العظم خلقاً للطوا ويبس بارض الهند شان عجيب والذى يحمل منها الى ارض الاسلام وتخرج عن ارض الهند فتبيض وتفرخ تكون صغيرة الاجسام كدرة الالوان لاتقطى انوارا للا بصار بادراكها وانما تشبه بالهندية بالشبه اليسير.... (ص ۴۳۸)

وكان لذٰلك شجر النارنج والاترج المدور جلب من ارض الهند بعد الثلثمائة فزرع بعمان ثم نقل الى البصرة والعراق والشام حتى كثر فى دور الناس بطرسوس وغيرها من الثغر الشامى والنطاكية وساحل الشام وفلسطين ومصر وما كان بعهد ولا يعرف قعدت

مورون کی خلقت عظیم، جسم بڑا ہوتا ہے، پر ان میں وسعت ہے، اور ہندوستان میں عجیب عجیب قسم کے مور ہوتے ہیں اور وہاں سے جو مور اسلامی سلطنت میں لائے جاتے ہیں۔ تو وہ اگرچہ ہندوستان سے باہر بھی انڈے اور بچے دیتے ہیں، مگر چھوٹے اور گندے رنگوں کے ہوتے ہیں ان سے مشابہت پر نہیں ہوتیں، اور ہندوستان کے موروں سے اُن کی بہت معمولی اور تھوڑی سی مشابہت

اسی طرح نارنگی (سنگترے) بڑے گول لیموں بھی تیسری صدی کے بعد ہندوستان سے لائے گئے پھر بصرہ عراق اور شام وغیرہ میں اس کی کاشت کی گئی، یہاں تک کہ سرحد شام میں طرطوس انطاکیہ ساحل شام فلسطین اور بعض دوسرے مقامات میں وہ گھر گھر پھیل گئے، مگر ان میں وہ لطیف شرابی خوشبو نہیں اور نہ لکش

Marfat.com

منه الروائح الحمرة الطيبة
واللون الحسن الذی یوجد
فیه بارض الهند لعدم
ذلک الهواء والتربة والماء
وخاصیه البلد،

(ص ۲۳۹)

اور حسین رنگ نہیں پایا جاتا - جو
ہندوستان کی نارنگی میں ہوتا ہے،
کیونکہ یہاں کی ہوا، مٹی، پانی اور
بعض ملکی خاصیتیں ہندوستان سے
مختلف ہیں،

Marfat.com

جلد سوم

والهند تتخذ الفيلة و
وتتناتج فی ارضها ولیس
فیها وحشیة وانما هی حربیة
ومستعملة کاستعمال البقر
والابل واکثرها تاوی الروج
والغیاض کالجوامیس فی
ارض الاسلام والفیلة تحمل
من الموضع الذی یکون فیه
الکرکدن علی حسب ما قدمنا
فلا تری فی موضع تشوفیه
رائحته ویعمر الفیل بادنی
الزنج نحو من اربعمایة سنة
کذلک تذکر الزنج لانها تفر
فی دیارها الفیل العظیم مما
لا یتاتی لهم قتله ومنها الاسود

اہل ہند ہاتھی پالتے ہیں اور یہ پالتو
ہاتھی بچے بھی دیتے ہیں لیکن ہندوستان
میں جنگلی ہاتھیوں کے بجائے سدھائے
ہاتھی ہوتے ہیں، جو لڑائی میں اونٹ
اور گائے بیلوں کی طرح رکھیتی باڑی
اور باربرداری وغیرہ کے کام میں استعمال
کئے جاتے ہیں، اور اسلامی ملکوں میں
جس طرح بھینسیں چراگاہوں اور
جنگلوں میں چرنے کے لئے جاتی ہیں
ہندوستان میں اکثر اسی طرح ہاتھی
بھی چرنے کے لئے جاتے ہیں لیکن جہاں
گینڈے ہوتے ہیں، وہاں سے بہت
دور رہتے اور ان سے بھاگتے ہیں
بلکہ جہاں ان کو گینڈے کی بو بھی محسوس
ہوتی وہ نہیں چر سکتے، حبش کے ہاتھیوں

سلہ ہاتھی ہندوستان کا خاص جانور ہے، گذشتہ زمانہ میں وہ یہاں بڑے اہتمام سے پالا جاتا تھا،

Marfat.com

وابیض والابلق والاغبر

فی ارض الهند منها مایعمر المائة

سنة والمائتین ویضع حمله

فی کل سبع سنین .....

(ص - ۱۱)

کی عمر تقریباً ۴۰۰ برس ہوتی ہے، یہ خود

حبشہ والوں کا بیان ہے، کیونکہ وہاں

ان بڑے بڑے ہاتھیوں کو جو قتل نہیں

ہو سکتے ہیں، عام طور سے لوگ جانتے ہیں،

بعض ہاتھی سیاہ، بعض سفید، بعض سیاہ

وسفید دونوں رنگ کے، یعنی چتکبرے

اور بعض خاکی رنگ کے ہوتے ہیں،

ہندوستان میں بعض ہاتھیوں کی عمر

۱۰۰ سال اور بعض کی دو سو سال ہوتی

ہے، اور سات سال کے بعد اس کے

بچہ ہوتا ہے،

والفیل یهرب من السنانیر

وهی القطاط ولا تقف لها البته

اذا ابصرتها وقد ذکر عن ملوک

الفرس انها کانت توقی الفیلة

المقاتلة بالرجالة حولها ورا عات

خیل الاعداء عند الحرب تجذبة

اور ہاتھی بلّوں سے بھی بھاگتا ہے

اس کو جہاں دیکھ لیتا ہے وہاں نہیں

ٹھہر سکتا، شہنشاہانِ فارس کے متعلق

بیان کیا جاتا ہے کہ وہ جنگ میں ان

ہاتھیوں سے جن کے گرد میدانِ جنگ

میں پیادہ اور سوار کھڑے ہوتے ہیں

(بقیہ حاشیہ ص ۳۲۳) اگرچہ اس کے متعلق معلومات پہلے تحریر ہو چکے ہیں، لیکن مصنف نے یہاں بڑی تفصیل اور جامعیت سے اسے بیان کیا ہے، اس لئے اسے ذکر کیا جا رہا ہے، (ض)

Marfat.com

السنانير عليها وكذلك افعال
ملوك السند والهند الى هذه
الغاية، (ص ١٣ و ١٤)

وقد ذكروان الحنازير نفرت
منها الفيلة وقد كان رجل
بالمولتان من ارض السند يدعى
هرون بن موسى مولى للازد
وكان شاعرا شجاعا ذا دربا سنة
في قومه ومنعة بارض السند مما
يلي بلاد المولتان وكان فيما
حصن له فالتقى مع بعض ملوك
الهند وقد مت الهند امامها
الفيلة فبرز هرون بن موسى
امام الصف وقصد
لعظيم من الفيلة وقد خبأت
ثوبه سنور فلما دنى في حملته من
الفيل خلى القط عليه فولى الفيل
منهزما لما ابصر ذلك فهزم ذلك
اسباب هزيمة الجيش وقتل الملك

بلوں ہی کو چھوڑ کر اپنی مدافعت کرتے ہیں
اور سندھی اور ہندی راجاؤں کا بھی
یہی طریقہ ہے،

کہا جاتا ہے کہ سوروں سے بھی ہاتھی
بدکتے ہیں، ملک سندھ کے علاقہ ملتان
میں ہارون بن موسیٰ نامی قبیلۂ ازد کا
آزاد کردہ ایک غلام تھا، جو بہادر،
شاعر اور ذی حیثیت آدمی تھا، اور اپنے
ایک محفوظ قلعہ میں رہتا تھا، اتفاقاً
کسی ہندو راجہ سے اس کی جنگ ہوئی،
ہندوستانی فوجوں کے آگے ہاتھی تھے،
اس لئے ہارون جب اس صف کے سامنے
آیا، وہ اپنے کپڑوں میں ایک بلی چھپائے
ہوئے تھا، جب حملہ کے وقت ہاتھی کے
قریب گیا تو بلی اس کے قریب چھوڑ
دی، اسے دیکھ کر ہاتھی بھاگ کھڑا
ہوا جس کی وجہ سے پوری فوج شکست
کھا گئی، بادشاہ قتل کر دیا گیا، اور مسلمانوں
کو فتح حاصل ہوئی،

العندبيل هو طائر صغير يكون
بارض الهند والسند تذكره
الشعراء في اشعارهم تمثلا بصغره
والزندبيل هو العظيم من الفيلة
والمقدم فيها وقد فيل
ان الزندبيل هو اسمها اشتد
في الحرب من اناث الفيلة ..
.....

(ص ۱۷)

والفيلة لا تنتج ولا تتوالد الا
بارض الزنج والهند ولا تعظم
انيابها بارض الهند والسند على
حسب ما تعظم بارض الزنج و
الزنج تتخذ من جلود الفيل
الدرق وكذلك الهند ولا يلحق
ذلك في المنعة شئ من الدرق
الصيني والبتتي والبجاوي ....

عندبیل ایک چھوٹی چڑیا کا نام ہے
جو ہندوستان اور سندھ میں ہوتی ہے
اور شعراء اپنے کلام میں چھوٹائی کی
مثال میں اس کو پیش کرتے ہیں، اور
زندبیل بڑے اور جنگ میں آگے رہنے
والے ہاتھی کو کہتے ہیں، یہ بھی کہا جاتا
ہے کہ زندبیل ہتنیوں کو کہتے ہیں کیونکہ
وہ جنگ میں صبر و برداشت کا زیادہ
ثبوت دیتی ہیں،
حبش اور ہندوستان کے علاوہ اور
کہیں کے ہاتھی بچہ نہیں دیتے، حبش کی
طرح ہندوستان اور سندھ میں اُن کے
دانت بڑے بڑے نہیں ہوتے، حبشی
اور ہندوستانی ہاتھیوں کی کھال
کی ڈھالیں بناتے ہیں، مگر مضبوطی
اور حفاظت کے اعتبار سے چین، تبت
اور جاوا کی ڈھالوں سے ان کا کوئی

سلہ اس سے مراد مطلق ہاتھی نہیں، بلکہ پالتو ہاتھی ہیں، یعنی صرف ان دو مقاموں کے ہاتھی سدھانے اور آبادی میں رہنے کے بعد جفت ہوتے ہیں۔

Marfat.com

وخرطومه انفه وبه یوصل
الطعام والشراب الی جوفه وهو
شی بین الغضروف واللحم والعصب
وبه یقاتل ویضرب وبه یصیح و
ولیس صوت الفیل علی مقدار
جسمه وکبر خلقه،

(ص ۱۸۰)

والهند تزعمان الفیل لولا ان
لسانه مقلوب ثم لقن الکلام
لتکلم والهند تشرف الفیل و
تفضله علی سائر الحیوان لما
اجتمع فیه من الخصال المحمودة
من علو همته وعظم صورته و
وبدیع منظره وتضاؤل صوته
وطول خرطومه وسعة اذنه
وکبر غرموله مع خفة وطئه
وطول عمره وثقل جسمه و
قلة التفاته لما وضع علی ظهره
وانه مع کبر هذا الجسم وعظم

ہاتھیوں کی سونڈ ہی انکی ناک ہے، اسی
کے ذریعہ وہ کھانا پانی پیٹ میں لیجاتا
ہے، اور سونڈ گوشت نرم ہڈی اور پٹھے
کے درمیانی قسم کی ایک چیز ہے، اس سے
ہاتھی جنگ کرتا ہے، اور لڑتا بھڑتا ہے
چنگھاڑتا ہے، لیکن اس کی آواز اس
کے دیو ہیکل جسم کے مقابلہ میں بہت کم ہے
اہل ہند کا خیال ہے کہ اگر ہاتھی
کی زبان الٹی نہ ہوتی، اور اس کو بول
چال سکھائی جاتی، تو وہ ضرور بولنے لگتا
وہ اسے بڑی قدر و عظمت کی نگاہ
سے دیکھتے ہیں اور دوسرے جانوروں
سے اس کو برتر خیال کرتے ہیں، کیونکہ
اس میں بہت سی عمدہ چیزیں جمع ہوگئی
ہیں، مثلاً قد کی لمبائی، صورت و ہیئت
کی بڑائی، منظر کی درستی، آواز کی پستی
سونڈ کی لمبائی، کانوں کی چوڑائی،
آلۂ تناسل کی بڑائی، پیروں کی چپٹائی،
کی آہستگی، عمر کی درازی، اس پر کتنا

هذه الصورة يمر بالانسان
فلا يحس بوطئه ولا يشعر به
حتى يغشاه لحسن خطوه واستقامه
مشيه،
(ص ۲۱)

والنوع الثانی یدعی بالبحری و
معناهم فی هذه التسمیة هو
ان ملوک البحر من الهند والسند و
الزنج والصین ترغب فی هذا
النوع من زمرد وتتباهی فی
استعماله ولباسه فی تیجانه و
واکلتها وخواتیمها واسورتها
فسمی البحری لما ذکرنا وهو ثانی
المر فی الجودة (ص ۴۴)
وقد یحمل من ارض الهند من
بلاد سندان وغوکنبایة من
مملکة البلهری صاحب المانکیر
المقدم ذکره فیما سلف من هذا

بار ہو اُس کی پرواہ نہیں کرتا، بھاری
بھرکم جسم کے باوجود جب وہ کسی آدمی
کے پاس سے گذرتا ہے تو قدم رکھنے کی
خوبی اور چال کی استقامت کی وجہ سے
جب تک وہ بالکل پاس نہ پہونچ جائے،
آدمی کو اسکے قدم کی چاپ محسوس نہیں ہوتی،

زمرد کی دوسری قسم کو سمندری کہتے
ہیں اسکی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ چین، حبش، ہند
اور ہندوستان کے ساحلی اور بحری علاقوں
کے راجہ اس قسم کے زمرد کے بڑے شائق ہوتے
ہیں، اور بڑے فخر سے اس کو اپنے لباس،
تاج، انگوٹھی اور کنگنوں میں استعمال
کرتے ہیں اسی لئے اسے بحری (سمندری)
کہتے ہیں، اور پہلی قسم "مر" کے بعد دوسری
سب سے عمدہ قسم یہی ہوتی ہے،

ہندوستان میں وجانگر کے راجہ بلہرا
کی سلطنت سے جس کا پہلے ذکر ہو چکا ہے،
کھمبایت اور سندان وغیرہ کے علاقوں
سے ایک قسم کا زمرد باہر بھیجا جاتا ہے، جو

Marfat.com

الكتاب نوع من الزمرد يلحق بما
وصفناه من النور والخضرة
والشعاع الا انه حجر صلب اصلب
مما وصفنا واثقل مما ذكرنا لا يفرق
بين هذا النوع المحمول من ارض
الهند وبين الانواع الاربعة
المتقدم ذكرها الا ذو دراية فطن
او ماهر فيه وهذا النوع الهندي
يعرفه اصحاب الجواهر بالمكي
لانه يحمل من ارض الهند الى
بلاد عدن وغيرها من سواحل
اليمن ويوتى به مكة. فاشتهر
بهذا الاسم وبان بهذا النعت

لان بحر الهند والصين في
قعره اللؤلؤ وفي جباله الجواهر و
معادن الذهب والفضة و
الرصاص القلعي وفي افواه
دوابه العاج ومن منابته
الآبنوس والخيزران والقنا

اپنی چمک دمک اور تراش کے اعتبار سے
ان زمردوں کے مشابہ ہے جن کا ہم نے پہلے
بیان کیا ہے البتہ وہ ان سب سے زیادہ سخت
اور بھاری ہوتا ہے۔ اس زمرد کو ہندستان
سے لایا جاتا ہے اور گذشتہ چاروں قسموں کے
زمردوں میں بڑے ہوشیار اور اس کے
ماہرین ہی فرق کر سکتے ہیں، ہندی اس
قسم کو جوہری مکی کہتے ہیں، اس لئے کہ
ہندوستان سے عدن اور یمن کے ساحلی
علاقوں سے ہوتا ہوا مکہ لایا جاتا ہے، اسی
اسی نام اور وصف سے مشہور ہے،

بحر ہند اور بحر چین کی گہرائیوں میں
موتی، ان کے پہاڑوں میں جواہرات،
سونے، چاندی، سیسہ اور تانبہ کی کانیں
ہاتھی دانت، نباتات میں آبنوس، بانس،
بید، نیزے کے بکم، ساگوان، عود، کافور
جائفل، لونگ، صندل، قسم قسم کے پھل

Marfat.com

والبقم والسّاج والعود و
واشجار الكافور والجوز بوا
والقرنفل والصندل وانواع
الافاويه والطيب والعنبر و
وطيوره البباغى البيض والخض
واحدها ببغة ثم الطواويس
وانواعها فى صورها واختلافها
فى الصغر والكبر ومنها مايكون
كالنعامة كبرا وحشرات ارض
الهند الزباد كالسنانير بارض
الاسلاه كثيرة منمرة[1] كالسنور
واكثر مايخرج من ضرعها الطيب
المعروف بلبن الزباد وهذا النوع
من الطيب عجيب،

(ص ۵۶ و ۵۷)

خوشبودار چیزیں، عطر اور عنبر وغیرہ پیدا ہوتے ہیں،
میں سفید اور ہرے طوطے رنگ برنگ کے
چھوٹے بڑے مور ہوتے ہیں جن میں سے
بعض شتر مرغ کے برابر ہوتے ہیں،
ہندوستان کے حشرات الارض میں مشک
بلاؤ ہوتا ہے، یہ اسلامی ملکوں کے
بلوں کی طرح وہاں بہت ہوتا ہے اور
انہی کی طرح پالا جاتا ہے، اور زباد
اُس کے تھنوں سے یہ مشہور خوشبو جسے
بلاؤ کا دودھ (مشک بلاؤ) کہتے ہیں
اور یہ بڑے عجیب طرح کا ہوتا ہے

---

[1] زباد ایک قسم کی خوشبو کا نام ہے، جو جنگلی بلوں کے پیٹ سے نکلتا ہے، اور اسے مشک بلاؤ کہتے ہیں

[2] دوسرے نسخوں میں متخذة ہے، اور اسی کے مطابق ترجمہ کیا گیا ہے،

Marfat.com

جلد رابع

كان كثير من الهند والصين
وغيرهم من الطوائف يعتقدون
ان الله جسم وان الملائكة اجسام
لهاتمام وان الله تعالىٰ وملائكته
احتجب بالسماء فدعاهم ذلك
الىٰ ان اتخذوا تماثيل واضاما
على صورة الباري سبحانه و
على صورة الملائكة مختلفة
القدود والاشكال منها على
صورة الانسان وعلىٰ خلافها
من الصور يعبدونها ويقربوا
لها القرابين والنذور والها
النذور بشبهها عندهم بالهدى
سبحانه وقربها منه فاقاموا
على ذلك برهة من الزمان و
وجملة من الاعصار حتى بنهم

اکثر ہندوستانی چینی اور دوسری قوموں
کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اور فرشتوں
کے بھی جسم ہوتا ہے، اور وہ آسمانوں میں
پوشیدہ ہیں، اسی لئے انھوں نے اللہ تعالیٰ
اور فرشتوں کے مختلف قد و قامت اور
شکل و صورت کے انسانی اور غیر انسانی
شکل کے بت اور تصویریں بنا لی ہیں،
جنکی عبادت کرتے ہیں، اُن کے نام
پر قربانیاں کرتے اور نذریں چڑھاتے
ہیں، کیونکہ انھیں اللہ تعالیٰ کے مشابہ اور
اس سے تقرب کا ذریعہ سمجھتے ہیں، یہ
لوگ اس عقیدہ پر ایک عرصہ دراز تک قائم
رہے یہاں تک کہ بعض فلاسفہ اور
حکیموں نے انھیں بتایا کہ محسوس اور مرئی
چیزوں میں افلاک و کواکب اللہ تعالیٰ
سے سب سے زیادہ قریب ہیں، اور وہ

Marfat.com

بعض حکمائھم علیٰ ان الافلاک
والکواکب اقرب الاجسام المرئیۃ
الی اللہ وانھا حیۃ ناطقۃ وان
الملائکۃ تختلف بین اللہ وبینھا
وان کل ما یحدث فی ھذا العالم
فانما ھو علیٰ قدر ما تجری بہ
الکواکب عن امر اللہ فعظموھا و
قربوا لھا القربان لتنفعھم و
ھکذوا علیٰ ذلک دھرا طویلا حتی
الکواکب تخفی بالنھار وفی بعض
اوقات اللیل تمایرض فی الجو من
السوائر امرھم بعض من کان
فیھم من حکمائھم ان یجعلوا
لھا اصلا بعد الکواکب الکبار
المشھورۃ المتحیرۃ فکان
کل صنف منھم یعظم کوکبا منھا
ویقرب لہ نوعا من القربان خاصۃ
واللاخر علی انفرادا عظموا صورا
من الاصنام حرکت لھم الاجساد

ذی حیات ہیں، بولتے ہیں، اُن کے اور
اللہ تعالیٰ کے درمیان فرشتے آتے جاتے
ہیں، اور دنیا میں جو حادثات رونما ہوتے
ہیں، وہ سب خدا کے حکم سے ستاروں کی
حرکت کے مطابق واقع ہوتے ہیں، اس
عقیدہ کی بنا پر وہ ان کی عظمت کرتے
ہیں، اور اُن کے لئے قربانیاں دیتے
ہیں، تاکہ وہ انہیں فائدہ پہونچائیں،
اس عقیدہ پر بھی وہ ایک زمانہ تک
قائم رہے، مگر جب انھوں نے دیکھا
کہ فضائے آسمانی کے چھپانے والے
اسباب کی بنا پر یہ ستارے دن اور
رات کے بعض حصوں میں بھی چھپ
جاتے ہیں تو بعض حکیموں نے تعلیم دی
کہ وہ بڑے اور نحیر العقول ستاروں
کی تعداد کے مطابق بت بنالیں، اسی
بنا پر ہر قوم کسی نہ کسی ستارہ کی عبادت
و تعظیم کرتی ہے، اور اس کے لئے کوئی
نہ کوئی قربانی پیش کرتی ہے، اور دوسری

Marfat.com

العلوية من السبعة بكل ما يدين

وبنوا لكل صنم بيتا وهيكلا معظما

وسموا تلك الهياكل باسماء تلك

الكواكب،

(ص ۴۲ - تا ۴۴)

قوموں کی قربانی سے مختلف ہوتی ہے اور

وہ یہ سمجھتے ہیں کہ جب وہ اپنے بنائے ہوئے

ان بتوں کی عظمت کریں گے، تو ساتوں

آسمانوں کے علوی اجسام ان کی مراد کے

مطابق حرکت کریں گے، چنانچہ انھوں نے

ہر بت کے لئے ایک بتخانہ اور جدا ہیکل تعمیر

کیا، اور اُن کے نام ان ستاروں کے

نام پر رکھ لیا ہے

وقد ذهب قوم منهم الى

ان بيت الحرام هو بيت زحل

وانما طال عندهم بقاؤه لذا

البيت على مرور الدهور معظما

فى سائر الاعصار لانه بيت

زحل تولا ويلان زحل من شانه

البقاء والثبوت فما كان له فغير

زائل ولا داثر ولا عن التعظيم

حائل وذكر وا امورا كثيرة

اعرضنا عن ذكرها لشناعة

وصفها، (ص ۴۴)

ایک جماعت کا یہ خیال ہے کہ خانۂ

کعبہ دراصل زحل کا گھر ہے، اور ان کے

نزدیک امتداد زمانہ کے باوجود اس گھر

کے باقی رہنے، اور ہر زمانہ میں اس کے معتبر

اور محترم ہونے کا یہی سبب ہے کہ وہ

زحل کا گھر ہے، اور وہی اس کا نگراں

ہے، کیونکہ زحل کی شان بقا و دوام ہے

اس لئے جو چیز اس سے متعلق ہوگی اسکو

زوال و فنا نہیں ہے، اور اس کی تعظیم

میں کبھی فرق نہ آئے گا، ان لوگوں نے

بہت سی ایسی باتیں بیان کی ہیں جن کے

Marfat.com

مکروہ اور ناپسندیدہ ہونے کی وجہ سے
ہم نے ان کو قلم انداز کر دیا ہے

ولما طال علیهم العهد عبدوا
الاصنام وعلی انها تقربهم الی الله
والغوا عبادة الکواکب فلما رأوا علی
ذلک حتی ظهر بوذاسف بارض
الهند وکان هندیا وقد کان
بوذاسف خرج عن ارض الهند
الی السند ثم سار الی بلاد سجستان
وبلاد زرنج بلستان وهی بلاد فیروز
من کبک ثم دخل السند ثم الی
کرمان متنبیا[1] وزعم انه رسول
الله وانه واسطة بین الله وبین
خلقه واتی ارض فارس وذلک
فی اوّل ملک طهمورث ملک
فارس وقیل فی ملک جمشید هو
اوّل من اظهر مذاهب الصابئة
علی حسب ما قدمنا آنفا فیها

جب اس عقیدہ پر بھی ایک زمانہ گذر
گیا، تو انھوں نے اس لئے بتوں کی
پرستش شروع کر دی کہ وہ اللہ کی بارگاہ
میں تقرب کا ذریعہ ہیں، اور ستاروں کی
پرستش کو لغو قرار دیدیا اس حالت پر وہ برابر
قائم رہے، یہاں تک کہ ہندوستان میں
بوذاسف (بدھ) پیدا ہوئے، جو ہندوستانی
ہی تھے، انھوں نے ہندوستان سے چین اور
پھر سجستان اور پھر زلبستان (کابل) کا سفر
کیا، زلبستان فیروز بن کبک کی ولایت
میں ہے، پھر وہاں سے سندھ واپس آئے
اور کرمان جاکر نبوت کا دعویٰ کیا، اور بتایا
کہ وہ خدا کے رسول اور اس کے اور اس کی
مخلوق کے درمیان واسطہ ہیں، اس کے
بہ شہنشاہ ایران طہمورث کی حکومت کے
ابتدائی زمانہ میں فارس آئے، ایک قول یہ ہے

[1] دوسرے نسخہ میں فتنبأ ہے،

Marfat.com

سلف من هذا الكتاب،

(ص ٤٥)

وقد كان بوذاسف امر الناس بالزهد فی هذا العالم والاشتغال بما علا من العوالم اذ كان من هناك بدو النفوس واليها يقع الصدر من هذا العالم وجد بوذاسف عند الناس عبادة الاصناء والسجود لها الشبه ذكرها وتقرب الى عقولهم عبادتها بنوع من الحيل والخدع،

(ص ٤٥)

والبيت الثالث يدعى مندوسان ببلاد الهند وهذا البيت تعظمه الهند وله قرابين تقرب اليه وفيه من احجار المغناطيس الجاذبة

کہ بادشاہ جم کے عہد میں آئے تھے، یہ پہلے شخص ہیں جنھوں نے صابی مذہب کا اظہار کیا، جیسا کہ ہم اس سے پہلے اس کتاب میں اس کا ذکر کر چکے ہیں،

بوذاسف اس دنیا سے علیحدگی اور عالم علوی کی جانب متوجہ ہونے کی تعلیم دیتے تھے کیونکہ نفوس کی آفرینش وہیں سے ہوئی ہے، اور اس عالم سے نکل کر پھر وہیں جائیں گے۔ انھوں نے مختلف شبہات پیدا کر کے لوگوں کو از سر نو بتوں کی عبادت اور ان کے سامنے سجدہ ریز ہونے کی دعوت دی اور مختلف تدبیروں اور حیلوں سے اس کی عبادت کو ان کے ذہن نشین کرنے کی کوشش کی،

ان لوگوں کے عقیدہ کے مطابق دنیا کے سات معزز و محترم گھروں میں تیسرا گھر ہندوستان نام کا ہندوستان میں ہے، اسے ہندو بہت متبرک سمجھتے ہیں، اور

علوم نہیں اس سے کونسا بت خانہ مراد ہے،

Marfat.com

والدافعة والمنفرة من اوصاف

لا يسعنا الاخبار عنها فمن اراد

ان يبحث عن ذكرها فليبحث فانه

بيت مشهور ببلاد الهند،

(ص ۴۷)

اس کے سامنے قرابا دیان پیش کرتے ہیں،

اس میں اشیاء کو کھینچنے اور دفع کرنے والے

مقناطیسی پتھر نصب ہیں ان کے اوصاف

کی تفصیل کی یہاں گنجائش نہیں ہے، جو

شخص اس کی تحقیقات کرنا چاہے تو یہ

گھر ہندوستان میں معروف و مشہور ہے،

اس کی تحقیق آسانی سے کر سکتا ہے،

ذكر بعض اهل الدراية والتنقير

انه قرأ على باب النوبهار بلخ كتابا

بالفارسية ترجمته يقال بوذاسف

بواب الملوك تحتاج الى ثلاث

خصال عقل وصبر ومال واذا تحته

بالعربية مكتوب كذب بوذاسف

الواجب على الحر اذا كانت معه

واحدة من هذه الثلاث الخصال

الا يلزم باب السلطان،

(ص ۴۹)

بعض اہل دانش و محققین کا بیان ہے کہ

انھوں نے بلخ میں نوبہار کے دروازے

پر فارسی میں ایک کتبہ پڑھا ہے جس میں

لکھا ہے کہ بوذاسف کا مقولہ ہے کہ بادشاہوں

کے دروازے تین اوصاف کے محتاج ہیں،

عقل، صبر اور مال اور کسی نے اس کے نیچے

عربی میں لکھا ہے کہ بوذاسف کا یہ قول غلط ہے

کیونکہ جس میں ان تین باتوں میں سے ایک بات

بھی ہوگی، وہ بادشاہ کے دروازے پر

کیوں جائے گا،

کتاب التنبیہ والاشراف

فحد الاقلیم الاول البحر حمایلی المشرق والثانی البحر حمایلی الحجاز و الثالث الدیبل من ساحل المنصورۃ من ارض السند والرابع حدّ الاقلیم السابع حمایلی الصین اطول ساعات نھارہ ثلث عشرۃ ساعۃ،.....

(ص ۳۲)

فالاقلیم الاوّل لزحل و ھو کیوان بالفارسیۃ لہ من البروج الجدی والدلو۔

(ص ۳۳)

واماّ الھند والصّین و من وافقھم من الامم ممن قال

ہندوستان کے حدود میں ایک طرف مشرق سے ملا ہوا سمندر، دوسری طرف حجاز سے ملتی سمندر، تیسری جانب ملک سندھ میں علاقہ منصورہ کا ساحلی شہر دیبل اور چوتھی سمت میں چین سے ملی ہوئی ساتویں اقلیم کے حدود ہیں، اس ملک میں سب سے بڑا دن ۱۳ گھنٹوں کا ہوتا ہے،.....

.....

(ہفت اقالیم، فلک کے سات دنوں کے ماتحت ہیں چنانچہ ہندوستان یعنی) اقلیم اول زحل کے ماتحت ہے، جسے فارسی میں کیوان کہتے ہیں، اور اس کے بروج جدی اور دلو ہیں،

ہندوستان، چین اور ان کی ہم خیال دوسری قومیں جو عالم کے قدیم اور ازلی

Marfat.com

بقدر العالم وازليته فيا بون

كون الطوفان عم جميع الارض

.....

.....

.....ويا عالى

الهند ومشار فيها البيت

المعروف ببيت الذهب بدئ

تاريخه بعد ظهور البد

الاوّل فيهم وهو اثنا عشر

الف عام مضروبة فى ثلثة

وثلثين الف عام و

هو البيت الّذى دخله الاسكندر

بن فيلبس الملك حين قتل فور

ملكهم وكتب بخبره الى ارسطاطا

اما بعد كتبت الى تذكر الّذى

اعجبك من بنيان بيت الذهب

بالهند وما ذكرت انك رايت

فيه من العجائب والبنيان الشاهق

المزخرف بانواع الجوهر ومايوق

ہونے کی قائل ہیں، وہ طوفانِ نوح کو

عام نہیں مانتیں، اُن کے نزدیک طوفان

پوری دنیا میں نہیں آیا تھا، بلکہ صرف نوح

کے ملک وقوم کے لئے خاص تھا....

ہندوستان کے مشرقی اور پہاڑی

علاقوں میں بیت الذہب (سونے کا مکان)

نام کا ایک گھر ہے ہندوستانیوں کی تاریخ

کی ابتدا بدھ اول کی بعثت سے ہوتی ہے

جس کو ۱۲ ہزار سال × ۳۳ ہزار سال

(بمابر ۳۹۶ ہزار سال) کا زمانہ گذرا،

اسی مکان میں سکندر شاہ فور کو قتل کرنے

کے لئے داخل ہوا تھا، اور اس کے حالات

اور عجائبات کی اطلاع ارسطو کو لکھ بھیجی

تھی، ارسطو نے اس کا جواب اپنے ایک

خط میں جو رسائل بیت الذہب (سونے

کے مکان کے خطوط) کے نام سے مشہور

ہے، لکھا ہے، اس کے شروع میں تحریر

تھا کہ قوموں کے بادشاہوں کے بادشاہ

سکندر کے نام اس کے معمولی غلام ارسطو

Marfat.com

الصين من الذهب الاحمر حتى
قد بهرت العيون منظرة وسارني
الا مهد ذكره وقد كتبت اليك
ايها الملك لصونك لمعرفتك
بالامور السابقة العلياء والآثار
السفلى ان يعجبك شئ صنعته
الايدى المتينة بالحكمة في الاباء
القصيرة ومدة الزمان اليسيرة
ولكني ارضى لك ايها الملك ان
ترفع نظرك الى ما فوقك وتحتك
وعن يمينك وعن شمالك من
السماء والصخور والجبال و
البحور وما في ذلك من العجائب
الغامضة والمصانع الظاهرة
والبنيان الشامخ الذي لا يخفه
الحديد ولا تيلمه المجانيق ولا
يعلمه الا جساد المخلخلة الضعيفة
في المدة المنقطعة،

کی طرف سے، اما بعد۔ آپ نے اپنے خط
میں لکھا ہے کہ ہندوستان کے بیت الذہب
کی عمارت آپ کو بہت پسند آئی، اور
آپ نے وہاں عجیب و غریب چیزیں،
بلند و بالا اور مختلف قسم کے جواہرات
سے مرصع و مزین جو عمارتیں دیکھیں ان کا
ذکر کیا ہے اور اس سرخ سونے کا بھی
ذکر کیا ہے، جو نگاہوں کو خیرہ کر دیتا
ہے، اور ساری دنیا میں جس کا چرچا
ہے لیکن میں عرض کروں گا، بادشاہ
سلامت آپ نے جن مذکورہ بالا علوی
اور ارضی چیزوں سے واقفیت حاصل
کی ہے، اور جو آپ کو بڑی تعجب انگیز
اور دلفریب معلوم ہوتی ہیں، یہ سب
انسانی دستکاری نے اپنی دانائی سے
بہت تھوڑی مدت میں بنالی ہیں، ان
کے بجائے میں آپ کے لئے یہ پسند کروں گا
کہ آپ اپنی نگاہ اوپر نیچے، دائیں
بائیں اٹھا کر قدرت کی کرشمہ سازیوں

(ص ۲۰۱)

Marfat.com

یعنی آسمانی بلندیوں، چٹانوں، پہاڑوں
اور سمندروں پر ڈالئے اور دیکھئے کہ اُن
کے اندر کیسے کیسے عجائب پوشیدہ اور کیسی
کیسی کھلی ہوئی مصنوعات اور بلند و بالا
عمارتیں ہیں جو لوہے سے نہیں تیار ہو سکتیں
اور نہ منجنیقیں انھیں توڑ سکتی ہیں، اور نہ
انسان کے کمزور اور ناتواں جسم انھیں
زندگی کی تھوڑی سی مدت میں بنا سکتے ہیں

وجمیع ما تؤرخ به الامم من
السنین شمسیة علی ذلک عمل
سائرهم من السریانیین والفرس
والیونانیین والروم والقبط و
الهند والصین الا العرب و
الاسرائیلین ومقدار سنتهم
الشمسیة من الزمان ثلاثمائة
وخمسة وستون یوما وربع
یوم وعلی التحقیق وجزء من ثلثمائة
جزء من یوم ومراعاتهم فی ذلک

عربوں اور اسرائیلیوں کے علاوہ دنیا
کی تمام قومیں، سریانی، ایرانی، یونانی،
رومی، قبطی، ہندی اور چینی وغیرہ سب
اپنی تاریخ کا شمار شمسی سال کے مطابق
کرتے ہیں، ان کا شمسی سال ۳۶۵ ۱/۴
دن کا ہوتا ہے، لیکن صحیح یہ ہے کہ ہر سال
ایک دن کے ۱/۱۳۰ کے حصہ کے بقدر فضل
ہوتا ہے، اس میں وہ اعتدال ربیعی کے
نقطہ سے سورج کی گردش کی ابتداء اور پھر
اسی نقطہ پر اس کے واپس آجانے کا لحاظ

Marfat.com

الاعتدال الربیعی الی عودها
الیها وهو مجمعون علی ان مشهورا
سنتهم اثنا عشر شهرا وان کانت
عدتها مختلفة ولذلک احتاجوا
الی کبس ایام لتتمة مدة السنة

(ص ۲۱۴)

وما ذهب الیه الهند وغیرها
من ان الاوج یتحرک فی کل
مائة سنة درجة واحدة
فیکون مقامه فی کل برج ثلاثة
آلاف سنة وقطعه الفلک
فی ستة وثلاثین الف سنة
وکیفیة تنقله دورانه اذا
انتقل عن البروج الشمالیة الی
الجنوبیة انتقلت العمارة فضا
الشمال جنوبا والجنوب شمالا و
العامر غامرا والغامر عامرا.
وانه لا خلاف بین حکمائنا ایضا
والکلدانیین والمصریین و

سال کے ۱۲ مہینے ہوتے ہیں، لیکن دنوں
کی تعداد میں اختلاف ہے، اسی لئے سال
کی مدت پوری کرنے کے لئے کبسہ کی ضرورت
پڑتی ہے،

ہندوستانیوں وغیرہ کا خیال ہے کہ
ہر سو سال میں اوج شمس ایک درجہ حرکت
کرتا ہے، اس لئے وہ ہر برج میں ۳ ہزار
سال رہتا ہے، اور فلک کو ۳۶ ہزار سال
میں طے کرتا ہے، اس کے دوران اور
نقل وحرکت کی کیفیت یہ ہے کہ جب وہ
شمالی برجوں سے منتقل ہو کر جنوبی برجوں
میں جاتا ہے تو دنیا کی آبادی بھی منتقل
ہونے لگتی ہیں، چنانچہ شمال جنوب اور
جنوب شمال آبادی خسرابہ اور خرابہ
آبادی بن جاتا ہے، اور ہندوستانی،
کلدانی، مصری، یونانی، اور رومی
وغیرہ فلاسفہ اور ہمارے زمانہ کے

Marfat.com

الیونانیین والی وہ وغیرھم د
بین منجمی عصرنا وفلکیة وقتنا
انه فی برج الجوزاء وانما
التنازع بینھم فی شباته و
تنقله۔

ماہرین فلکیات اور نجومیوں میں اس
کے متعلق کوئی اختلاف نہیں ہے کہ
وہ اس وقت برج جوزاء میں ہے مگر
اس کے ثبات اور نقل و حرکت کے متعلق
اختلاف ہے،

(ص ۲۲۲)

Marfat.com

مطہر بن طاہر مقدسی

مطہر بن طاہر مقدسی بیت المقدس کے ایک فاضل عرب فلسفی گذرے ہیں، علم کلام اور فن تاریخ میں بھی کمال رکھتے تھے، ان کی تصنیفات میں ایک یادگار تصنیف کتاب البدء والتاریخ ہے، جو ۱۸۹۹ء میں پیرس سے ۶ جلدوں میں شائع ہوئی ہے، اس کی چوتھی جلد میں ہندوستان کے مذاہب کا بیان، سمندروں اور دریاؤں کے حالات اور بعض ملکی اور جغرافیائی خصوصیات بھی تحریر کی گئی ہیں، افسوس کہ مطہر مقدسی کے مزید حالات نہ معلوم ہو سکے تاہم انکا زمانہ چوتھی صدی ہجری کا وسط ہے

البدء والتاريخ

جلد رابع

ذكر اديان البراهمة۔

وقد ذكر قوم ان فى الهند تسع مائة
ملة مختلفة وان الذى عرف منها
تسعة وتسعون ضرباً يجمع ذلك
اثنان واربعون مذهبا منها ارها
على اربعة اوجه ثم يرجع الى
اسمين البراهمة، والسمنية[1] فالسمنية
هى التى معطلة،

والبراهمة ثلاثة اصناف منهم
منهم يقولون بالتوحيد والثواب
والعقاب ويبطلون الرسالة و
صنف يقولون بالثواب والعقاب

برہمنوں کے دین کا بیان۔

کچھ لوگوں کا بیان ہے کہ ہندوستان میں
نوسو ۹۰۰ فرقے ہیں، ان میں سے صرف ۹۹
کا حال معلوم ہے، جو ۴۲ مذاہب پر مشتمل
ہیں، جن کی چار شکلیں ہیں، ان کی بھی اصل
اور موٹی تقسیمیں دو ہیں، برہمنی اور سمنی،
سمنی ہی تعطیل[2] کے قائل ہیں،

برہمنی مذہب والوں کی تین قسمیں ہیں
ایک فرقہ توحید اور جزا و سزا کا قائل ہے
مگر رسالت کا منکر ہے، دوسرا فرقہ تناسخ
(آواگون) کے اصول پر جزا و سزا کا قائل

---

[1] سمنیہ عربوں میں بودھ مت والوں کا نام تھا [2] تعطیل یعنی یا تو خدا کے قائل نہیں، یا بے اختیار خدا کے قائل ہیں، (ض)

Marfat.com

على التناسخ ويبطلون التوحيد و
الرسالة هذا جملة دينهم (ص ۹۹)

فاما آدابهم واخلاقهم
ففيهم الحساب والنجوم والطب
واللهو والمعازف والرقص و
الخفة والشجاعة والشعبذة و
عمل النيرنجات وعلوم الحروب
ويدعون صفاء الفكر ونفاذ
الوهم والاخذ بالعيون واظهار
التخييلات والوقاوى والاتيان
بالمطر والبرد وحبسه وتحويله
من مكان الى مكان ويدعون
حفظ الصحة ومنع الشيب و
الزيادة فى القوة والذهن و
رجوع الموتى اليهم، (ص ۱۰۰)

اما شرائعهم فمختلفة لاتساع
بلادهم وتفاوت اقطارهم
واختلاف الدين يوجب اختلاف
الشرائع فالذى بلغنا ان ايمانهم

مگر توحید اور رسالت کا قائل نہیں یہ اُن
کے مذہب کا مجمل حال ہے،

علم وفن اور ادب واخلاق کے اعتبار
سے ان میں ریاضی، جوتش، طبابت، موسیقی،
رقص، سرود، بہادری، شعبدہ بازی،
کرتب اور نظر بندی کے اعمال اور خنگی
علوم کا چرچا ہے، وہ خیالات کی پاکیزگی،
وہم کے موثر ہونے، نظر لگنے، جادو منتر جھاڑ
پھونک، بارش اور سردی لانے اسکے روک
دینے اور ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل
کر دینے کے مدعی ہیں، نیز تندرستی کی حفاظت،
بڑھاپے کے انسداد، قوت وہمانت بڑھانے
دینے، مردوں کے دوبارہ اپنے پاس لوٹا
(واگون) کا بھی دعوی کرتے ہیں،

اُن کے شرائع وقوانین مختلف ہیں
اس لئے کہ ان کی مملکت وسیع اور ملک
بڑا ہے اور دین کے اختلاف میں قوانین
اور شریعت کا اختلاف ضروری ہے، اور اس

Marfat.com

فی حدیدۃ یجمعونھا حتی اذا
بلغت غایتھا فی الحمی والحمرۃ امروا
المنکوان یلحسھا قالوا فان کان
کاذبا مبطلا احترق لسانہ
وان کان صادقا لحقالہ بیضۃ
ومنھم فرقۃ یغلون الزیت فی
بدمنۃ من حدید ویقذفون فیھا
حدیدۃ ویامرون المنکران
یدخل یدہ فیستخرج الحدیدۃ
قالوا وان کان کاذبا احترقت
یدہ، وان کان صادقا لم تضرہ
(ض ۱۰ و ۱۱)

وعقوبۃ السارق والقاطع
وصاحب الذراری[۵۲] اذا ظفروا

سلسلہ میں) ہم کو معلوم ہوا ہے کہ دمقدمات
میں قسم اور گواہی لینے میں ایک لوہا گرم
کرتے ہیں، اور جب وہ خوب گرم اور
سرخ ہو جاتا ہے، تو مجرم سے اسے چاٹنے
کے لئے کہا جاتا ہے، ان کا خیال ہے کہ
اگر وہ جھوٹا اور ناحق پر ہوتا ہے تو اس
کی زبان جل جاتی ہے، لیکن اگر سچا اور
حق پر ہوتا ہے تو اسے کوئی نقصان نہیں
پہنچتا، ان لوگوں کے ایک اور فرقہ کا
طریقہ یہ ہے کہ وہ لوہے کے کسی برتن
میں تیل کھولاتے ہیں، اور اس میں وہ
کا ٹکڑا ڈال کر ملزم سے نکالنے کے لئے
کہتے ہیں، اگر وہ جھوٹا ہے تو نکالنے
میں اس کا ہاتھ جل جاتا ہے اور اگر سچا
ہوتا ہے، تو ہاتھ نہیں جلتا،

چوروں، رہزنوں، اور بچوں کو پکڑنے
لیجانے والے لوگوں کو سزا دینے کا طریقہ

سلہ اس طرح کی بحث پہلے بھی گذر چکی ہے، لیکن جزئی تفصیلات میں اختلاف ہے، اس لئے اس کا نقل کرنا
مناسب معلوم ہوا، (ض) ۵۲ وفی نسخۃ سائر دراریھم

بهمران يحرقوا بالنار ومنهم من
يصلبهم وصلبهم ان يجدر أس
الخشبة ثم يسلك فى مقعد
المصلوب والمسلمون عندهم
نجس لا يمسونهم ولا يمسون
ما يمسونه ولحم البقر عندهم
حرام وحرمة البقر عندهم
كحرمة امهاتهم وجزاء من
ذبح البقرة القتل لا يعفى عنه
والزنا حلال عندهم للعزاب
ثلاثة ينقص النسل ويتعاقب
المحصن منهم اذا زنا ومن
ارتد منهما ذا سبا المسلمون
لم يقتلوه حتى يزكوه ويطهروه
ان تحلق كل شعرة عليه من رأسه
وجلده ثم يجمع ابوال البقر
اخشاؤها وسمنها ولبنها فيسقى
منها اياما ثم يذهب به الى البقرة
فيسجد لها ولا يكون فى الاقارب

یہ ہے کہ اگر ان کو پکڑنے میں کامیاب ہو جائے
ہیں تو انہیں آگ میں جلا دیتے ہیں بعض فرقوں
میں اس قسم کے مجرموں کی سزا پھانسی ہے۔
پھانسی دینے کے لئے لکڑی کا سرا تیز اور
نوکیلا کر کے اسے سرین میں چبھا دیتے ہیں
اس مذہب کے ماننے والوں کے نزدیک
مسلمان ناپاک (نجس) ہیں۔ وہ انہیں اور
اُن کی چھوئی ہوئی چیزوں کو نہیں چھوتے
گائے کا گوشت اُن کے یہاں بالکل حرام
ہے، وہ اُسے ماؤں کی طرح محترم سمجھتے
ہیں، گائے ذبح کرنے والے کی سزا قتل
ہے، اور یہ جرم معاف نہیں ہو سکتا، نسل
کی افزائش کے لئے اُن کے یہاں بن بیاہی
لوگوں کے لئے زنا جائز ہے لیکن شادی
لوگ اگر زنا کریں تو انہیں سزا دی جاتی ہے
جب کوئی شخص مسلمانوں کے ہاتھوں گرفتار
ہو جانے کی وجہ سے اپنا مذہب بدل دیتا
ہے، اور پھر اس میں واپس جانا چاہتا ہے،
تو بغیر اس کو پراشچت (پاک) کئے ہوئے قتل

Marfat.com

بتة وعقوبة اللواطة عندهم القتل وشرب الخمر عند البراهمة حرام وكذلك ذبيحة اهل ملتهم ولكل قوم منهم ملة وشريعته يتعاملون عليها ويتعايشون بها

(ص ۱۱ و ۱۲)

نہیں کرتے، اس کا قاعدہ یہ ہے کہ سر اور جسم کے سب بال منڈا دیئے جاتے ہیں، پھر گائے کا پیشاب، گوبر، گھی، اور دودھ جمع کرکے اسے چند دنوں تک پلایا جاتا ہے، پھر گائے کے پاس لیجا کر سجدہ کرایا جاتا ہے، ۵ عزیزوں اور قرابت داروں میں قطعاً شادی بیاہ نہیں کرتے، لواطت کی سزا ان کے یہاں قتل ہے، برہمنوں کے نزدیک شراب نوشی اور ذبیحہ حرام ہے، اُن کے یہاں ہر فرقے کی معاشرتی طریقے جدا جدا مختلف ہیں،

زعمت الموحدة من البراهمة ان الله عز وجل بعث اليهم ملكاً من الملائكة بالرسالة في صورة بشر اسمه ناشد له اربع ايد في احدى يديه سيف وفي الاخرى شكة الدرع وفي الثالثة سلاح يقال له شكرته على هيأة حلقته وفي الرابعة وهق وهو

موحد برہمنوں کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کسی فرشتہ کو بشر کی صورت میں اُن کے یہاں مبعوث کیا تھا جس کا نام ناشد تھا، اس کے چار ہاتھ تھے، ایک ہاتھ میں تلوار، دوسرے میں زرہ کا، تیسرے میں ایک ہتیار جسے شکرتہ کہا جاتا ہے، جو زرہ ہی کی طرح ہوتا ہے، اور چوتھے میں باگ تھی، اور وہ بھی گردن

راکب علی العنقاء وله اثنا عشر
رأسا رأس انسان ورأس
فرس ورأس اسد ورأس
ثور ورأس نسر ورأس فيل
ورأس خنزير حتى عدوها
قالوا امرنا بتعظيم النار التي
عظمها الله عز وجل بالسناء و
الرفعة والبسها الضياء والبهاء
النور وجعلها سببا لمنافع الدنيا
ونهانا عن القتل وشرب الخمر و
اباح لنا الزنا وامر بعبادة البقر
وان نتخذ صنما على مثاله نعبده
وامرنا ان لا نجوز نهر كنك فانه
لا دين لمن جاوزه من البراهمة
وان الدين حسب لمن قبله و
لذريته من بعده ولا يجوز
لمن لم يكن منهم الدخول في
دينه واسموهذه الفرقة
الناشذية (ص ۱۲-۱۳)

کی گھوڑی پر سوار تھا، اس کے ۱۲ سر تھے۔
ایک سر انسان کا، دوسرا گھوڑے کا،
تیسرا شیر کا، چوتھا بیل، پانچواں گدھ، چھٹا
ہاتھی، اور ساتواں سور کا تھا، اسی طرح
تمام سروں کو لوگوں نے شمار کیا ہے، وہ کہتے
ہیں کہ اس پیغمبر نے ان کو آگ کی پوجا اور
تعظیم کرنے کا حکم دیا ہے، اس لئے کہ اللہ
تعالیٰ نے آگ کو بلندی، روشنی، زیبائی
اور تابناکی عطا کر کے معزز بنا دیا ہے، اور
اس میں دنیا کے فائدوں کے اسباب پیدا کئے
ہیں، اس پیغمبر نے ہمیں قتل اور شراب سے
روکا ہے اور زنا ہمارے لئے جائز قرار دیا ہے
اور گایوں کے بت بنا کر پوجا کرنے کی
تعلیم دی ہے، اور تاکید کی ہے کہ دریائے
گنگا کو پار نہ کریں، کیونکہ گنگا پار جانے والے
برہمن کا کوئی دھرم نہیں رہ جاتا، جو لوگ
پہلے سے اس مذہب کو مانتے ہیں، ان
میں اور اس کی اولاد میں یہ مذہب محدود
ہوگا، دوسرے لوگوں کو اس دھرم میں

Marfat.com

شامل کرنا جائز نہیں، اس فرقہ کا نام ناشدیہ ہے،

ومنهم البهابوذية زعموا ان رسولهم ملک يقال له بهابوذ اتاهم في صورة بشر وهو راکب علی ثور وعلی راسه اکليل من اظفار الدر متقلد قلادة من اخفاف الرؤس وفي احدی يديه قضيب وفي الاخری مزراق .....

فامر بعبادة الله عز وجل وان يتخذوا علی مثاله صنما يعبدونه فيکون وسيلتهم اليه وان لا يخافوا شيئا من الاشياء فان الاشياء کلها من صنع الله عز وجل ومنهم الکابلية يزعمون ان رسولهم ملک يقال له شيب اتاهم في صورة بشر علی رأسه قلنسوة من بدن محيط عليها

ان کے ایک فرقہ کا نام بہابوذیہ ہے اس کا عقیدہ ہے کہ اس کے پیغمبر بہابوذ نامی فرشتہ تھے، اور انسان کے لباس میں مبعوث ہوئے تھے، وہ ایک بیل پر سوار رہتے تھے، اور ان کے سر پر مردوں کی ہڈیوں کا تاج، گلے میں کھوپڑیوں کی مالا، ایک ہاتھ میں ایک کھوپڑی اور دوسرے میں ایک چھوٹا نیزہ تھا.....

اس پیغمبر نے ان کو اللہ تعالیٰ کی پرستش اور اس کا بت بنا کر اس کی پوجا کرنے کی تعلیم دی ہے، تاکہ یہ بت دربار الٰہی میں اُن کے لئے ذریعہ اور وسیلہ بن سکیں، اسی پیغمبر نے یہ بھی بتایا ہے کہ ساری چیزیں خدا کی بنائی ہوئی ہیں، اسی لئے کسی چیز سے نفرت نہیں کرنی چاہئے، ان کا ایک اور فرقہ کابا یہ ہے جو سمجھتا ہے کہ اس کے پیغمبر "شیب" بھی فرشتہ اور انسانی شکل و

صفائح من اقحاف رؤس الناس فامر هشوان يتخذ واصناما على مثال ذكر الانسان ويعظموه ويعبدوه فان الذكر سبب النسل في العالم (ص ۱۳-۱۴)

صورت میں آئے تھے، اُن کے سر پر اون کی ٹوپی تھی، جس میں انسانی کھوپڑی کی چار ہڈیاں ٹکی ہوئی تھیں، انھوں نے اس فرقہ کو انسان کے آلۂ تناسل کی شکل کا ایک بت بنا کر اس کی تعظیم و عبادت کا حکم دیا، کیونکہ دنیا میں نسل کا اصلی ذریعہ یہی ہے،

ومنهم الدامانية والداوينية هؤلاء الذين يقرون مع التوحيد بالرسالة فاما الذين يثبتون الخالق وينفون الرسل فاضاف منهم الوشتية وهم اصحاب الفكر الذين يعطلون حواسهم بطول فكرهم ويزعمون انهم اذا اخذوا انفسهم بشدة التبرؤ والتخلي تجلت لهم الملائكة ويلطفون لهم ويستفادون منهم ويطلعونهم على الغيب وهؤلاء لا يكلون الا البان والحمان وما مسته النار غير الثبات

دامانیہ اور داوینیہ بھی ایک فرقہ کا نام ہے، یہ لوگ توحید کی طرح رسالت کو بھی مانتے ہیں، باقی جو لوگ خدا کو مانتے اور رسولوں کا انکار کرتے ہیں، اُن میں سے بعض قسم کے لوگ وشتیہ[1] کہلاتے ہیں اور یہی وہ لوگ ہیں، جو طویل مراقبہ و دھیان کرکے اپنے ظاہری حواس کو بے کار کر دیتے اور سمجھتے ہیں کہ وہ جس قدر اپنے کو دنیوی الوگیوں اور مادیت سے الگ رکھیں گے، اسی قدر ان پر ملائکہ کے افادہ و الطاف اور تجلیات کا فیضان

[1] یعنی رشی،

Marfat.com

والثمار مغمضة عيونهم عامة
دهرهم لحمة افكارهم نيء عمون
انهم يدركون بهاما يريدون
من مطر ورياح وقتل ونزول
طير واجابة دعوة،
(ص ۱۴، ۱۵)

ومنهم الصفدية وهم يصفدن
اوساطهم الى ظهورهم بالحديد
قالوا انما ينشق بطونهم من
غلبة الفكر وكثرة العلوم ومنها
المهاكلية لهم صنم يقال له
مهاكال على ظهره جلد فيل يقطر
منه الدم واذناه مثقوبتان و
على راسه اكليل من عظام يقعف
يحجون اليه ويقصدونه لطلب
حوائجهم ويزعمون انه
يقضي مالهم ومنهم المشكنيته

ہوگا (یعنی روحانیت سے قریب تر ہوں گے)
یہ لوگ دودھ، گوشت اور آگ سے پکی ہوئی
چیزیں نہیں کھاتے، اور صرف سبزی
(نباتات) اور پھل کھاتے ہیں اور ہمیشہ
گیان دھیان میں اپنی آنکھیں بند رکھتے
اور سمجھتے ہیں کہ اس سے وہ بارش، ہوا،
قتل، ٹوٹنا وغیرہ سے متعلق جو کچھ چاہتے
ہیں، وہ پورا ہو جاتا ہے،

مصفدہ وہ فرقہ ہے جو لوہے میں
اپنی کمر اور پشت کو اس لئے جکڑ دیتا ہے
کہ علم و فکر کی زیادتی کی وجہ سے اس کا
پیٹ نہ پھٹ جائے، اُن کے ایک فرقہ
کا نام مہاکلیۃ ہے، اور اس کے دیوتا
کا نام مہاکالی ہے، اس کی پشت پر
ہاتھی کی کھال ہوتی ہے جس سے خون
ٹپکتا رہتا ہے، اس کے دونوں کان
چھدے اور سر پر کھوپڑی کی ہڈیوں
کا تاج ہے، لوگ اس کی زیارت کرنے اور
یاترا کرتے ہیں، اور اپنی ضرورتیں پوری

Marfat.com

قوم لهم صنم علی صورة امرأة
یقال ان لها الف ید فی کل ید ضرب
من السلاح ولهم عند ه عید
اذا دخلت الشمس المیزان
فیقربون قرابین من الجواميس
والابل والغنم ویقولون عبید هو
واما أهم ویقاتلون الناس قربانا
له حتی ان الضعفی یتوارون فی
تلک الایام مخافة ان یکون الصنم
یامر ویاذن بقتلهم؛

(ص ۱۵)

ومنهم الجلهکیة یعبدون
الماء یزعمون ان معه ملکا
والله اصل کل نشو ونماء وحیاة

کرانے کے لئے اس کے پاس آتے اور سمجھتے
ہیں کہ وہ ضرورتیں پوری کر دیتا ہے، اُن کا
ایک اور فرقہ تہکنیہ ہے، جن کا دیوتا عورت
کی شکل کا ہے، اور کہا جاتا ہے کہ اس کے
ایک ہزار ہاتھ ہیں اور ہر ہاتھ میں کسی قسم
کا ایک ہتیار ہے، اور اس کے استھان
پر ان کا ایک میلہ اس وقت ہوتا ہے جب
سورج میزان میں داخل ہوتا ہے، اس
موقع پر وہ لوگ بھینسوں، اونٹوں، بھیڑ
بکریوں، یہاں تک کہ غلاموں، لونڈیوں
اور عام لوگوں کی بھی قربانیاں کر ڈالتے
ہیں، اسی لئے اس زمانہ میں کمزور ذات کے
قسم کے لوگ اس اندیشہ سے چھپے چھپے رہتے
ہیں کہ مبادا دیوتا اُن کے قتل کا پروانہ
نہ صادر کر دے،

ان کا ایک فرقہ جلہکیہ[1] بھی ہے جو
پانی کی پوجا کرتا ہے، اور سمجھتا ہے کہ
اس کے ساتھ فرشتہ ہوتا ہے، اور وہی

---

[1] جل بھگتیہ یعنی جل بھگت

وطہارۃ وطہارۃ ومنھم

الاکنھو طریۃ یعبدون النار

وھی اعظم العناصر ولا یحرقون

موتاھم لئلا یفنیں النار و

منھم قوم یعبدون الشمس

وقوم یعبدون القمر وقوم

یعبدون ملوکھم ولکل واحد

منھم مذاھب وآراء ودعوی

ولا فائدۃ فی ذکرھا،

(ص ۱۵ ـ ۱۶)

یزعمون ان فی ذلک نجاتھا

وخلاصا الی حیوۃ الابد فی الجنۃ

ومنھم من یحفر لہ اخدود و

یجمع فیہ الالوان والادھان

والطیب ویوقد علیہ ثم یجیئ

وحولہ المعارف بالنسوج والطبول

ویقول طوبی نفذہ النفس

التی تعلو الی الجنۃ مع الدخان

ہر چیز کی پیدائش، نشو ونما، زندگی اور ہر ایک کی اصل وبنیاد ہے، ایک اور فرقہ اکنھو طریہ[1] آگ کی پوجا کرتا ہے، جو بہت بڑا عنصر ہے، یہ لوگ اپنے مردوں کو اس لئے نہیں جلاتے کہ اس سے ناپاک ہو جائے گی، کچھ لوگ سورج، کچھ تمندوے اور کچھ اپنے بادشاہوں کی پوجا کرتے ہیں، ان تمام فرقوں میں سے ہر ایک کا جدا جدا مذہب، الگ الگ دعوی اور رائیں ہیں، ان سب کو بیان کرنے سے کوئی فائدہ نہیں،

وہ لوگ سمجھتے ہیں کہ بدن کو جلانے اور آگ میں جھونک دینے سے اسے نجات اور رہائی مل جائے گی، اور ابدی واخروی زندگی میں وہ جنت میں داخل ہوگا، چنانچہ بعض لوگ خندقیں اور گڑھے کھود کر اس میں رانگ، تیل اور خوشبو ملا کر آگ بھڑکاتے ہیں، پھر اس کے قریب آتے ہیں، اور اردگرد جنگ وطبل بجاتے

---

[1] یعنی آگ پوجنے والے،

Marfat.com

وهو يقول فى نفسه لكن هذا القربان مقبولا لله يسجد نحو المشرق والمغرب والشمال والجنوب ويرمى بنفسه فى النار فيحترق۔

(ص ١٦)

کہتے جاتے ہیں، بشارت اور کامیابی ہو اس جان کے لئے جو دھوئیں کے ساتھ جنت کا رُخ کر رہی ہے اور وہ (آگ میں جلنے والا) اپنے دل میں کہتا ہے: قربانی مقبول ہونی چاہئے، پھر مشرق، مغرب، شمال اور جنوب ہر طرف سجدہ کرنے کے بعد اپنے کو آگ میں جھونک کر جلا ڈالتا ہے،

ومنهم من يجمع له اخشاء البقر فيقف فى وسطه الى انصاف ساقيه وتشعل فيه النار ولم يزل واقفا حتى تاتى النار اليه ويحترق فيها ومنهم من يوضع على رأسه اكليل من المقل[1] ويوقد حتى يسيل دماغه و هدا قبايح ومنهم من يحتفى له الخ

بعض لوگوں کا طریقہ یہ ہے کہ گائے کا گوبر جمع کرتے ہیں، اور اس کے بیچ میں نصف پنڈلی داخل کرکے آگ جلا دیتے ہیں اور برابر اس میں کھڑے رہتے ہیں، یہاں تک کہ آگ ان کے گھٹنوں تک پہنچ جاتی ہے، بعض لوگ اپنے سر پر گل کے گوند کا تاج رکھ کر آگ بھڑکاتے ہیں، یہاں تک کہ دماغ اور آنکھیں گھل کر بہہ جاتی ہیں، بعض لوگ بڑے بڑے پتھر گرم کرکے یکے بعد دیگرے پیٹ پر ایک ایک پتھر رکھتے جاتے ہیں، یہاں تک کہ آنتیں باہر

فلا يزال يضع على جوفه صخرة بعد صخرة حتى تخرج امعاؤه ومنهم من اخذ مدية ويقطع

---

[1] مقل گوگل، اور اس کے گوند دونوں کو کہتے ہیں، ہندو خوشبو ... کے لئے اسے جلاتے ہیں، (منہ)

من فخذ ه وساقه خصلة
خصلة ويقيها فی النار و
علما وُهم وقوفاً حوله يمدحونه
ويزكونه حتی يموت،

(ص ۱۶ و ۱۷)

آجاتی ہیں، بعض لوگ (اسی حالت میں)
چھری لے کر اپنی رانوں اور پنڈلیوں سے
ایک ایک ٹکڑا گوشت کاٹ کر آگ میں
ڈالتے جاتے ہیں، اور اُن کے پنڈت اور
عالم وہیں کھڑے ہو کر اُن کی تعریف و
توصیف کرتے رہتے ہیں، یہاں تک کہ
وہ مرجاتے ہیں،

ومنهم من يحفر له حفرة
يجنب نهر ويوقد فيها ولا
يزال يثب فی النار من الماء
ومن النار الی الماء الی ان
تزهق نفسه فان مات فيما
بينهما جزع اهله وحزنوا و
قالوا حرم عليه الجنة وان
مات فی الماء او فی النار شهدوا
له بالجنة،

(ص ۱۷)

کچھ ایسے بھی ہیں، جو کسی دریا کے کنارے
گڑھا کھود کر اس میں آگ جلاتے ہیں،
اُس کے بعد برابر آگ سے پانی، اور پانی
سے آگ میں کودتے رہتے ہیں، یہاں
تک کہ اُن کی جان ختم ہو جاتی ہے، اگر
وہ آگ کے گڑھے اور دریا کے بیچ میں
مرجاتا ہے، تو اُس کے گھر والے نالہ و
شیون کرتے، اور غمگین ہوتے ہیں، اور
کہتے ہیں کہ اس پر جنت حرام ہو گئی،
لیکن اگر پانی یا آگ کے اندر مرجاتا تو
سمجھتے ہیں کہ جنت میں داخل ہوگا

Marfat.com

ومنهم قوم يرهقون انفسهم
بالجوع فيمسكون عن الطعام حتى
تبطل حواس احدهم فيصير
مثل الخشفة والشن البالى ثم
يجد، ومنهم من يهيم فى الارض
حتى يموت ولهم جبل شامخ فى
اصله صنم قد اشار باحدى
يديه الى وبه فقر بين يديه
ووضع يده الاخرى على خصره
والى جانبه رجل قاعد على كرسى
حوله اصحابه يقرؤون فى كتاب
طوبى لمن سلك هذا السبيل
الذى اشار اليه هذا الصنم
فانه يؤدى الى الجنة وقد ضمن
الصنم ذلك فيركبون ما دعهم
حتى يموتوا ولهم جبل آخر تحته
شجرة من حديد لها اغصان
كالسفافيد وعند هذا رجل
بيده كتاب يقرأ فيه طوبى

بعض لوگ بھوکے رہتے ہیں اور کھانا
چھوڑ دیتے ہیں تاکہ اُن کے ظاہری حواس
بیکار ہو جائیں، اس طرح وہ بالکل سوکھ
کر ختم ہو جاتے ہیں، کچھ لوگ ادھر ادھر
(بھوکے پیاسے) زمین میں پھرتے ہیں اور
مر جاتے ہیں، اُن کے یہاں ایک بلند
و بالا پہاڑ ہے، اس کی جڑ میں ایک بت
نصب ہے، جو اپنا ایک ہاتھ خدا کی طرف
اٹھائے ہوئے ہے اور دوسرا سینہ پر
رکھے ہوئے ہے، اس کے پہلو میں ایک
آدمی کرسی پر بیٹھا ہے اور آس پاس لوگ ایک
کتاب پڑھتے ہیں کہ اس شخص کے لئے
خوشخبری اور بشارت ہے، جو اس بت
کی بتائی ہوئی راہ پر چلتا ہے، جو جنت کو
لیجانے والی ہے، اور بت اس کا ضامن
ہے، اور لوگ اپنا گلا گھونٹ کر مر جاتے
ہیں، ان کا ایک اور پہاڑ ہے اس کے
نیچے لوہے کا بنا ہوا ایک درخت ہے،
جس کی شاخیں کتاب پھونکنے کی سیخوں

لمن ارتقی هذا الجبل وحاذی
هذه الشجرة ثم بعج بطنه و
اخرج امعاءه فامسکها باسنانه
ثم خر علی هذه الشجرة یلبقی خالدًا
ومخلدا فی الجنة تختطف الحوی
العین قبل وصوله الی الشجرة
فیتسارع الیه قوم فیخرقون امعاءه
ویکبون علی الشجرة۔

(ص ۱۷ و ۱۸)

کی طرح ہیں، یہاں ایک آدمی اپنے ہاتھ
میں ایک کتاب لئے یہ پڑھتا رہتا ہے، کہ
خوشخبری ان لوگوں کے لئے ہے جو اس
پہاڑ پر چڑھ کر درخت کے سامنے اپنا پیٹ
پھاڑ کر آنتیں نکال لیں اور انھیں دانتوں
میں دبا کر اس درخت پر گر پڑیں تاکہ ہمیشہ
ہمیشہ جنت میں رہیں، اور وہ یہ درخت
پر پہونچنے سے پہلے ہی انھیں اچک لیں،
(یہ مژدۂ جانفزا سن کر) کچھ لوگ بڑھتے
ہیں، اور اپنی آنتیں چاک کرکے اوندھے
منھ درخت پر گر پڑتے ہیں،

ومنهم قوم یجیئون الی نهر
کذلک فی یوم عید لهم و یجیئ
السدنة فیقطعونهم بنصفین
ویطرحونهم فی النهر و یزعمون
انه یخرج الی الجنة ومنهم من
یرمی نفسه بالحجارة ومنهم من
یقعد حتی یاتی طیر فیقطع
لحمه و یاکله، (ص ۱۹۰)

بعض اشخاص کسی تہوار کے دن گنگا
کے کنارے آتے ہیں، وہاں جو پجاری
رہتے ہیں، وہ انھیں دو ٹکڑے کرکے دریا
میں پھینک دیتے ہیں، ان کا خیال ہے
کہ اس طرح وہ جنت میں پہونچ جائیں گے،
بعض لوگ پتھروں پر گر کر جان دیدیتے
ہیں، اور بعض ننگے بدن بیٹھ رہتے ہیں یہاں تک کہ
ایک چڑیا آتی ہے اور ان کا گوشت کاٹ کر

Marfat.com

وكل من لا يؤمن بالرسالة و
الأخرة فانه يؤمن بالثواب و
العقاب في الانتقال والتناسخ و
اعتل عبدة الاصنام بان الباري
جل جلاله في النهاية القصوى
في كل مايدرك ويعلم ويحس
ويوصف ولابد لكل متقرب
الى من يعظمه ويعبده اذا كان
غائبا عن حواسه من واسطة
ووسيلة فجعلنا هذه المتوسطات
من الهياكل العلوية والسفلية
الى عبادته وقربته لديه و
هكذا قالت العرب "ما نعبدهم
الا ليقربونا الى الله زلفى ....."
.....وقرأت في كتاب المسالك
ان السمنية فرقتان فرقة
يزعمان البدن كان نبيا مرسلا

جو لوگ رسالت اور قیامت پر یقین
نہیں رکھتے، وہ بھی آواگون اور تناسخ
کے ذریعہ جزا و سزا کو مانتے ہیں، اور
بت پرست (اپنی بت پرستی) کا سبب یہ
بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی ذات
علم، ادراک، احساس اور توصیف سے ماوراء
ہے اور جس ذات کی عبادت کی جاتی
ہے جب وہ حواس کے دائرہ سے باہر
ہو تو اس سے تقرب کے لئے کوئی واسطہ
اور وسیلہ چاہیے، اس لئے ہم نے اس
کی عبادت اور قربت حاصل کرنے کیلئے
اجرام علویہ اور سفلیہ کے ان درمیانی
واسطوں کو اختیار کیا ہے، یہی بات
اہل عرب بھی کہا کرتے تھے، کہ ہم دیوتاؤں
کی پوجا اس لئے کرتے ہیں، کہ وہ ہمیں خدا
سے قریب کردیں گے، میں نے کتاب
المسالک[1] میں پڑھا ہے، کہ سمنیہ کے دو

---

[1] معلوم نہیں اس سے کون کتاب مراد ہے، ابن خرداذبہ کی جس کتاب کا ذکر ہوا ہے وہ مقصود
نہیں۔ (ص)

وفرقة يزعمان البد هوالباري ... ترأيا للناس فی تلک الصورة ..... (ص ۱۹)

فرقے ہیں، ایک فرقہ کا عقیدہ ہے کہ بدھ خدا کا فرستادہ تھا، دوسرا کہتا ہے کہ بدھ ہی خدا تھا، اور اس لباس میں دنیا میں ظاہر ہوا تھا،

واما الهند فصرود وجرود وله اولها قشمير وهی خمسة واربعون مصرا ممصرة كل مصر تشتمل علیٰ حدود ومدن وكل مدينة لها سواد وقری ومنها جبال وشعاب ومفاوز وكل ذلک للملک خاصة والناس حراثوه واكرته قالواد نی الملک للخمارين ستون الف جارية حانية وموظف عليهم ان يكنسوا الميدان ويرشوه اذا اراد الملک الضرب بالصولجة ودينهم البرهمية وزيهم تطويل الشعر الغالب عليهم البياض

ہندوستان[1] میں سردی اور گرمی دونوں پڑتی ہیں، اس کی سرحد کشمیر سے شروع ہوتی ہے، اور وہ ۴۵ بڑے مشہور شہروں پر مشتمل ہے جن سے متعلق قصبات اور چھوٹے شہر اور ان کے ماتحت بہت سے گاؤں اور بستیاں ہیں، ان میں پہاڑ، گھاٹیاں، اور صحرا وغیرہ ہیں، جو راجہ کے لئے مخصوص ہیں، اور عوام صرف لگان پر کھیتی باڑی کرتے ہیں، لوگوں کا بیان ہے کہ اس ملک میں شراب فروشوں کے یہاں ساٹھ ہزار ساقی لڑکیاں رہتی ہیں، جن کا کام یہ ہے کہ جب راجہ چوگان کھیلنا چاہے تو وہ میدان میں جھاڑو دیں اور پانی چھڑکیں، یہاں کے لوگ برہمنی

---

[1] مصنف نے اس سے پہلے بحر سند، گنگا، سندھ اور بعض دوسرے دریاؤں کا ذکر کیا تھا، لیکن اس میں کوئی جدت اور اضافہ نظر نہیں آیا، اس لئے اسے قلم انداز کر دیا گیا، (ض)

Marfat.com

لبرد هوائهم وقيهم علم النجوم
والطب والشعبذة والسحر،

مذہب کے قائل اور لمبے لمبے بال رکھتے
ہیں آب و ہوا کی ٹھنڈک کی وجہ سے ان کا
رنگ گورا ہوتا ہے، نجوم، طب اور جادو
وغیرہ کا ان میں رواج ہے،

ولهم الانهار والعيون و
القنى والآبار، وعندهم من
اصناف الدواب والطير و
الالوان من الاطعمة والثمار
واما جزر والهند فجزء اثر و
سواحل حتى تتصل بارض الصين
فمن مدنها الكبار قنوج
وقندهار وسرنديب وسندان
الف وثلاثمائة وسبعون خربة
عامرة فيها المدن والقرى
غير السواحل۔

والهند يمطرون في
الصيف ولا يمطرون في
الشتاء وعامة طعامهم الارز
والذرة ومشاربهم من

دریا، چشمے، نہریں اور کنوئیں بھی ان
کے یہاں ہیں، اور قسم قسم کے وحشی چوپائے
رنگ برنگ کی غذائیں اور پھل وغیرہ
بہت ہوتے ہیں ہندوستان کے گرم
خطوں میں جزیرے اور ساحل ہیں، جو
چین سے ملے ہوئے ہیں،
بڑے اور مشہور شہروں میں قنوج،
قندھار، سرندیپ اور سندان ہیں، یہ
ہزار تین سو ستر آباد جزیرے ہیں ان
میں ساحلوں کے علاوہ شہر اور گاؤں
وغیرہ بھی ہیں،
ہندوستان میں بارش گرمیوں
میں ہوتی ہے، اور جاڑوں میں نہیں
ہوتی، عموماً لوگ چاول اور جو کی کھاتے
ہیں، پانی ان گڑھوں کا پیتے ہیں جنمیں

Marfat.com

يجتمع فيها ماء المطر فيسمونها تلاج

وليس عندهم من الفواكه ما

لاهل قشمير والغالب عليهم السمرة

والصفرة ودينهم البرهمية و

السمنية وملكهم الاعظم يقال له

بلهرا تفسيره ملك الملوك وان

في الجزائر ملوكا لا يطيع بعضهم

بعضًا۔

(ص ٦٣)

وفي كتاب المسالك: ان في جزيرة

من جزائر الهند قومًا عظام الاجساد

قدر احدهم ذراع يأكلون

الناس، (ص ٩٠)

وہ تالاب کہتے ہیں ان میں بارش کا پانی اکٹھا

ہوتا ہے لیکن کشمیر سے زیادہ اچھے پھل کہیں

اور نہیں ہوتے، وہاں کے باشندوں کا رنگ

گندمی اور زرد ہوتا ہے، اُن کا مذہب برہمنی

یا سمنی ہے، ہندوستان کے سب سے بڑے

راجہ کو بلہرا کہتے ہیں جس کے معنی شہنشاہ

(ہمارا راجا) ہیں، اور جزیروں کے راجا ایک

دوسرے کی اطاعت نہیں کرتے (سب خود

مختار ہیں اور کسی کے ماتحت نہیں ہیں)

کتاب المسالک میں ہے کہ ہندوستان کے

کسی جزیرہ میں نہایت قد آور قوم رہتی ہے ان

قوم کے ایک ایک آدمی کا قدم (پیر) ایک

ہاتھ ہوتا ہے یہ لوگ مردم خور ہیں،

Marfat.com

اصطخری

اس کا نام ابراہیم بن محمد، کنیت ابو اسحٰق اور ایران کے شہر اصطخر کی نسبت سے اصطخری مشہور تھا، یہ بھی ایک جغرافیہ نویس اور سیاح تھا، اور ایشیا کے اکثر ملکوں کی اس نے سیر و سیاحت کی تھی، اور ہندوستان بھی ۳۴۰ھ (مطابق ۹۵۱ء) میں آیا تھا، اور یہیں اس کی ملاقات اسکے ہمعصر سیاح ابن حوقل سے ہوئی تھی، جغرافیہ میں اس کی دو کتابیں ہیں، کتاب الاقالیم اور مسالک الممالک۔ پہلی کتاب ۱۹۳۹ء میں گوتھا میں جرمن عالم ڈاکٹر مولر (Muller) کے اہتمام میں شائع ہوئی ہے، اس میں دوسرے ملکوں اور شہروں کی طرح سندھ کا بھی نقشہ ہے، اور دوسری کتاب ۱۸۷۰ء میں لیڈن سے شائع ہوئی ہے، اور یہی ہمارے پیش نظر ہے، اس میں نقشے تو نہیں ہیں لیکن ملکوں کے مفصل حالات اور عرب و ایران کے بعد ماوراء النہر، کابلستان، سندھ اور ہندستان کا بھی ذکر ہے، اسکی پیدائش اور وفات کا سنہ تو نہیں معلوم ہو سکا، لیکن وہ چوتھی صدی ہجری کے وسط میں موجود تھا،

Marfat.com

مسالک الممالک

واما ارض الهند فان طولها من اول مکران فی ارض المنصورة والبدهة وسائر بلاد السند الی ان تنتهی الی قنوج شهجونهاه الی ارض الصفت نحو من اربعة اشهر وعرضها من بحر فارس علی ارض قنوج نحو من ثلاثة اشهر۔ (ص ۱۱)

واما بلاد السند ومایصاقبها فانا قد جمعنا به فی صورة واحدة فهی بلاد السند وشئ من بلاد الهند۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ہندوستان کا رقبہ لمبائی میں مکران کی عملداری سے لیکر منصورہ، بدھ، بشمول علاقہ سندھ قنوج اور پھر تبت تک پھیلا ہوا ہے، جو تقریباً ۴ مہینے کی مسافت ہے، اور چوڑائی میں کا رقبہ بحر فارس سے قنوج تک چلا گیا ہے، جو تقریباً تین مہینے کی مسافت ہے۔

سندھ اور اس کے مضافات کے شہر جنہیں ہم نے ایک ہی نقشہ میں اکٹھا کیا ہے، وہ سندھ اور کچھ ہندوستان، نیز مکران، طوران اور بدھ کے شہر

لہ اصطخری جسے ہند کو بحر فارس کے نام سے ذکر کرتا ہے اس کا بیان ہے کہ وہ ہندوستان کے مشرق میں ہے اس اعتبار سے یہاں قنوج سندھ مراد ہے، جو مغرب میں تھا،

مكران وطوران والبدهة
وشرقي ذلك كلّه بحر فارس
وغربيه كرمان ومفازة سجستان
واعمال سجستان وشماليه بلاد
هند وجنوبيه مفازة بين
مكران والقفص ومن ورائها
بحر فارس وانما صار بحر فارس
يحيط بشرقي هذه البلاد و
والجنوبي من وراء هند ة
المفازة من اجل ان البحر
يمتد من جمهور على الشرقي الى
نحو تيز مكران ثم ينعطف على
هذه المفازة الى ان يتقوس
على بلاد كرمان وفارس،

واما ان السند فانها
المنصورة واسمها بالسندية

اس ملک کے مشرق میں بحر فارس،
مغرب میں کرمان، صحراے سجستان،
اور صوبہ سجستان، شمال میں ہندوستان
کے علاقے اور جنوب میں مکران اور
قفص کا درمیانی صحرا ہے، اس صحرا
کے پیچھے بحر فارس ہے جو ان شہروں
کے مشرق اور مذکورہ صحرا کے پیچھے
جنوبی حصوں کو اس لئے گھیرے ہوئے
ہے کہ وہ جنوب سے مشرق کی
طرف تیز مکران تک پھیلا ہوا ہے پھر
اس صحرا کی طرف مڑ کر کرمان اور فارس
کو قوس و قزح یا کمان کی طرح اپنے
گھیرے میں لے لیتا ہے،

سندھ کے مشہور شہروں میں منصورہ
(اور سندھی زبان میں اس کا برہمناباد
نام ہے) دیبل، بیرون تالمی،
ازمی، بلہری، مسودی، بیرج بانیہ،
منجابری (منجاپوری) سدوسان،

Marfat.com

سدوسان والروز واماعدن
الهند فهی قامهل وکنبایة و
سوبارة وسندان وصیمور
والملتان وجندرا وراوسبهد
فهذه من مدن هذه البلاد
التی عرفناها۔

وهن کنبایة الی صیمور هن
بلد بلهرا بعض ملوک الهند و
هی بلاد کفر الا ان هذه المدن
فیها المسلمون ولا یلی علیهم
من قبل بلهرا الا مسلم وبها
مساجد یجمع فیها الجمعات وتدینة
بلهرا التی یقیم فیما ما نکیر وله مملکة
عریضة۔

والمنصورة مدینة مقدارها
فی الطول والعرض نحو من میل
فی میل ویحیط بها خلیج من نهر
مهران وهی فی شعبه بالجزیرة

اور رور ہیں، ہندوستان کے شہر قامل،
کھمایت، سوپارہ، سندان، چیمور،
ملتان، جندرا اور راور سبہد ہیں، ان
علاقوں کے ان شہروں کے نام ہم کو
معلوم ہیں،

کھمایت سے راجہ بلہرا کے شہر چیمور تک
سب ہندوؤں کے شہر ہیں، مگر ان میں
کچھ مسلمانوں کی بھی آبادی ہے، اور راجہ
بلہرا کی طرف سے کوئی مسلمان ہی اُن کے
معاملات کا نگران ہوتا ہے، ان شہروں
میں مسجدیں اور جامع مسجدیں ہیں جن
میں نماز جمعہ ادا کی جاتی ہے، بلہرا کی
راجدھانی کا نام مہانگر ہے جہاں وہ
رہتا ہے، اس کی سلطنت بہت وسیع ہے،

شہر منصورۃ ایک مربع میل لمبا چوڑا
ہے، دریائے سندھ کی ایک خلیج اسے
(ہر طرف سے) گھیرے ہوئے ہے اسلئے
وہ جزیرہ کی طرح ہو گیا ہے یہاں کے

Marfat.com

واهلها مسلمون وملكهم من
قريش يقال انه من ولد هبار
بن الاسود تغلب عليها هو و
اجداده الان الخطبة بها
للخليفة وهي مدينة حارة بها
نخيل وليس لهم عنب ولا تفاح
ولا كمثرى ولا جوز ولهم قصب
سكر وبارضيهم ثمرة على قدر
التفاح تسمى الليمونة حامض
شديد الحموضة ولهم فاكهة
تشبه الخوخ ليس لها الا نجم
تقارب طعم الخوخ واسعار هو
رخيصة وفيها خصب ونقود هو
القاهريات كل درهم نحو خمسة
دراهم ولهم درهم يقال
له الطاهري في الدرهم وزن
درهم وثلثين ويتعاملون
بالدانير ايضا وزيهم زي
اهل العراق الا ان زي ملوكهم

باشندے مسلمان اور ان کا امیر ایک قریشی
ہے کہا جاتا ہے، کہ وہ ہبار بن اسود کی
نسل سے ہے اس سے پہلے اس کے آبا،
واجداد منصورۃ پر قابض ہو گئے تھے لیکن
خطبہ خلیفہ (بغداد) ہی کے نام کا پڑھا
جاتا ہے، یہ ایک گرم علاقہ ہے، یہاں
کھجور اور گنا تو ہوتا ہے، مگر انگور، سیب،
امرود اور آخروٹ کی پیداوار نہیں،
یہاں سیب کے برابر ایک نہایت
کھٹا اور ترش پھل ہوتا ہے، جسے لیمون
کہا جاتا ہے، ان کے یہاں شفتالو کی
طرح ایک اور میوہ ہوتا ہے، جس کو
آم کہتے ہیں، اس کا مزا قریب قریب
شفتالو ہی جیسا ہوتا ہے، یہاں چیزیں
بہت سستی ہیں، اس پورے علاقہ میں
شادابی اور خوشحالی ہے، سکوں میں
قاہریات" رائج ہیں، ہر قاہری درہم
تقریباً ۵ (عراقی درہموں کے برابر
ہوتا ہے، ان کے یہاں ایک اور قسم کا

Marfat.com

يقارب نهى ملوك الهند من الشكا
والقراطق۔

درہم رائج ہے، جسے طاطری کہا جاتا ہے، اس کا
وزن ۱۲½ درہم کے برابر ہے، لین دین میں دینار
کا بھی رواج ہے، منصورہ کے رہنے والے شلوار
کا لباس اہل عراق کی طرح ہے مگر بادشاہ
کی وضع قطع ہندوستانی راجاؤں سے
ملتی جلتی ہے، یعنی ان کے گیسو دراز ہوتے
ہیں، اور وہ کرتے استعمال کرتے ہیں،

واما الملتان فهي مدينة نحو نصف
المنصورة وتسمى فوج بيت
الذهب وبها صنم تعظمه الهند
وتحج اليه من اقاصي بلدانها وتضرب
الى هذا الصنم في كل سنة بمال
عظيم ينفق على بيت الصنم و
العاكفين عليه منهم وسميت
الملتان بهذا الصنم وبيت
هذا الصنم قصر مبني في اعلى
موضع بسوق الملتان بين سوق
العاجيين وصف الصفارين
وفي وسط هذا القصر قبة و

ملتان تقریباً منصورۃ کا نصف ہے،
اسے فرج بیت الذہب (سنہری شہر)
بھی کہتے ہیں، یہاں ایک مورتی ہے جسے
ہندو بہت مقدس سمجھتے ہیں، اور دور
دراز شہروں سے اس کی یاترا کے لئے آتے
ہیں، اور بت خانہ اور اس کے پجاریوں
کے مصارف کے لئے ہر سال اس پر بڑی
بڑی رقمیں صرف کرتے ہیں، ملتان کا نام
ملتان اسی بت کی وجہ سے پڑا ہے، یہ شہر
ایک شاندار محل ہے، جو ملتان کے بازار
میں ایک بڑے آباد اور بارونق مقام
پر ٹھیکروں اور ہاتھی دانت والے بازار

Marfat.com

الصنم فيها وحوالی القبة بيوت
يسكنها خدمه وهذا الصنم ومن
يعكف عليه[1] .....
وهذا الصنم صورة علی
خلقة الانسان متربع علی کرسی
من جص واجر، والصنم قد لبس
جميع جسده جلد ايشبه السختيان
احمر حتی لا يبين من جثته شئ
الا عيناه فمنهم من يزعم ان
بدنه خشب ومنهم من يزعم
انه من غير الخشب الا انه لا يدرک
بدنه ينكشف وعيناه جوهر
تان وعلی راسه اکليل ذهب
متربع علی ذلک الکرسی قد مد
ذراعيه علی رکبتيه وقد
قبض کل يد له کما تحب الراکعة
وعامة ما يحمل الی هذا الصنم
من الاموال فانما ياخذه الامير

کے درمیان تعمیر کیا گیا ہے، محل کے وسط میں
ایک گنبد ہے جس میں بت نصب ہے، اس کے
گرد پجاریوں کے مکانات ہیں.....
یہ مورتی انسانی شکل کی ہے، اور اینٹ
اور گچ کی بنی ہوئی ایک کرسی پر پالتھی مارے
بیٹھی ہے، اس کا سارا جسم سنجاب کے چمڑے
کی طرح ایک سرخ چمڑے سے منڈھا
ہوا ہے، اور صرف اس کی آنکھیں نظر
آتی ہیں، بعض لوگوں کا خیال ہے کہ موتی
لکڑی کی ہے، اور بعض سمجھتے ہیں کہ لکڑی
کی نہیں ہے اس کا جسم کبھی کھولا نہیں
جاتا، اس کی دونوں آنکھیں جواہرات کی
ہیں، سر پر سونے کا ایک تاج ہے،
موتی کرسی پر پالتھی مارے دونوں ہاتھ
گھٹنوں کی طرف بڑھائے اور اپنے ایک
ہاتھ سے دوسرے کو اس طرح پکڑے
ہوئے ہے کہ چار ہاتھ معلوم ہوتے ہیں
جو مال و دولت اس مورتی پر چڑھانے

---

[1] اس کے بعد اصل کے اندر جو عبارت تھی وہ غلط چھپی ہوئی معلوم ہو رہی تھی اسلئے قلم انداز کر دی گئی، (ض)

Marfat.com

المتان وينفق على السدنة منه فاذا قصدهم الهند للحرب وانتزاع هذ الصنم منهم اخرجوا الصنم فاظهروا كسرة واحراقه فيرجعون ولو كان ذلك لحربوا الملتان،

کے لئے لایا جاتا ہے، اس کو ملتان کا امیر لے لیتا ہے، اور اس میں سے پجاریوں پر بھی صرف کرتا ہے، جب کوئی ہندو راجہ امیر ملتان سے جنگ کرنے اور بت چھیننے کا ارادہ کرتا ہے، تو وہ بت نکال کر توڑنے اور جلا دینے کی دھمکی دیتا ہے تو حملہ آور واپس چلا جاتا ہے، اور اگر ایسا نہ ہوتا تو ہندو راجہ ملتان کو کب کا ویران و برباد کر ڈالے ہوتے،

وعلى الملتان حصون منيعة وهى خصبة الا ان المنصورة اخصب واعمر منها والملتان انما سمى فرج بيت الذهب لانها لما فتحت فى اول الاسلام كان فى المسلمين ضيق وقحط فوجدوا فيها ذهبا كثيرا فاتسعوا به۔

ملتان محفوظ اور مستحکم شہر پناہ سے گھرا ہوا ہے، یہ ایک سرسبز و شاداب علاقہ ہے لیکن منصورۃ اس سے بھی زیادہ سرسبز و شاداب اور آباد ہے، ملتان کا نام فرج بیت الذہب اس لئے پڑا کہ جب شروع میں اسے فتح کیا گیا تھا، تو اس وقت مسلمانوں میں بڑی تنگی اور عسرت تھی جب یہاں سونے کا ڈھیر مل گیا، تو وہ خوشحال اور فارغ البال ہو گئے۔

Marfat.com

وخارج الملتان على مقدار
نصف فرسخ ابنية كثيرة تسمى
جندرا وروهى معسكر للامير
لا يدخل الامير منها الى الملتان
الا فى الجمعة فيركب الفيل ويدخل
الى صلاة الجمعة واميرها قوشى
من ولد سامة بن لوى قد تغلب
عليها ولا يطيع صاحب المنصورة
الا انه يخطب للخليفة واما بسمد
فهى مدينة صغيرة وهى والملتان
وجندرا وروهى على شرقى نهر مهران
وبين كل واحدة منها وبين النهر
نحو فرسخ وماؤهم من الآبار
وبسمد خصبة۔

مدينة الروس تقارب الملتان
فى الكبر عليها سور ان وهى على
شط نهر مهران وهى من حد
المنصورة والدبيل على غربى
مهران على البحر وهى متجر كبير

ملتان کے باہر ڈیڑھ میل پر بہت سی
عمارتیں ہیں جن کو جندرا اور کہا جاتا ہے
امیر کی چھاؤنی ہے، یہاں سے وہ صرف
جمعہ کے دن ہاتھی پر سوار ہو کر نماز جمعہ
ادا کرنے کے لئے ملتان جاتا ہے، یہ قریشی
اور سامۃ بن لوی کی نسل سے ہے جو اس
پر قابض ہو گیا ہے، وہ امیر منصورۃ کا
تابع نہیں ہے، مگر خلیفہ بغداد کے نام
کا خطبہ پڑھتا ہے، بسمد ایک چھوٹا شہر ہے
یہ ملتان اور جندرا اور تینوں دریائے سندھ
کے مشرق میں ہیں، ہر ایک سے دریا کا
فاصلہ تقریباً ۳ میل ہے، لوگ کنوؤں
کا پانی پیتے ہیں، بسمد بھی ایک بارونق اور
سرسبز و شاداب شہر ہے،
شہرود تقریباً ملتان کے برابر بڑا ہے،
اس میں دوسری فصلیں ہیں، اور وہ دریائے
سندھ کے کنارے حدود منصورہ میں واقع
ہے، دیبل دریائے سندھ کے مغرب میں سمندر
کے کنارے ایک بہت بڑا تجارتی مرکز ہے

Marfat.com

وفرضة لهذه البلاد وغيرها
وترى وعهده مباخس وليس لهم
كثير شجر ولا نخيل وهو بلد قشف
وانما مقامهم للتجارة والبيرون
مدينة بين الديبل والمنصورة
على نحو من نصف الطريق وهي
الى المنصورة اقرب ومنحاتري
على غربي مهران وبها يعبر
من جاء من الديبل الى المنصورة
وهي بجذائها والسواحي و
البهرج وسند وسان هذه
كلها غربي مهران،
واما انرى وقالرى فما شرقي
مهران على طريق المنصورة
الى الملتان وهما بعيدتان من
شط مهران واما بلهري فهي
على شط مهران عن غربيه
بقرب الخليج الذي ينفجر من مهران

ان علاقوں کا بندرگاہ ہے، یہاں زیادہ
زراعت اور درخت نہیں ہیں کھجور بھی
نہیں ہے، بنجر علاقہ ہے، لوگوں کا اصل
کاروبار تجارت ہے، بیرون[1]، دیبل، اور
منصورہ کے درمیان بلکہ منصورہ سے زیادہ
قریب ہے، منحابری دریائے سندھ کے
مغربی جانب منصورہ کے بالمقابل واقع
ہے، دیبل سے منصورہ آنے کے لئے یہیں
دریا پار کیا جاتا ہے، مسوہی، بہرج
اور سدوسان سب دریائے سندھ کے
مغربی رُخ پر واقع ہیں،

انری اور قالری منصورہ اور ملتان
کے راستہ میں دریائے سندھ کے مشرقی
جانب مگر اس کے ساحل سے دور ہیں اور
بلہری دریائے سندھ کے مغربی رُخ پر
اس خلیج کے قریب ہے، جو دریا سے
نکل کر منصورہ کی پشت پر سے گئی ہے، انہ

---

[1] یہ اصل میں نیرون ہے،

علی ظهر المنصورة والمابانية
فهی مدينة صغيرة ومنها عمر بن
عبد العزيز الهبارى القرشى
جد هؤلاء المتغلبين على المنصورة
وقامهل مدينة من اول حد
الهند الى صيمور فمن صيمور
الى قامهل من بلد الهند و
من قامهل الى مكران والبدهة
وما والى ذلك الى حد الملتان
هى كلها من بلد السند ، و
الكفار فى حدود بلد السند
انما هم البدهة وقوم يعرفون
بالميد واما البدهة فهى مفترشة
ما بين حدود طوران ومكران
والملتان ومدن المنصورة
وهم فى غربى مهران وهو
ابل ابل وهذا الغالب الذى
يحمل الى الآفاق مجرا سان و
فارس وسائر البلاد التى

ایک چھوٹا سا شہر ہے، یہیں عمر بن عبدالعزیز
ہباری قریشی کا وطن تھا، جو منصورۃ کے
موجودہ فرمانرواؤں کا جدِ اعلیٰ ہے،
قامہل ہندوستان کی سرحد کا پہلا
شہر ہے، جو صیمور تک چلی گئی ہے، اور
صیمور سے قامہل تک جنوب میں ہندوستان
کے شہر ہیں، اور (شمال میں) قامہل سے
مکران، بدھ، بلکہ اس سے متصل ملتان
تک سب سندھ کے شہر ہیں، سندھ میں
غیر مسلموں میں صرف بدھ اور ایک قوم
جسے "میڈ" کہتے ہیں، آباد ہے، بودھ کا
ملک وسیع ہے، وہ طوران، مکران،
ملتان اور منصورہ کے شہروں کے درمیان
دریائے سندھ کے مغربی جانب پھیلا
ہوا ہے، اُن کے پاس دو کوہان والے
اونٹ ہیں، جن کی نسل سے بختی اونٹ
پیدا ہوتے ہیں، اور خراسان اور فارس
وغیرہ سے دوسرے ملکوں میں جاتے ہیں،

Marfat.com

یکون بها البخاتی انما یحمل منهم
ومدینة بدهة التی یتجرون
الیها قندابیل وهم مثل البادیة
لهم اخصاص وآجام والمید
فهم علی شطوط مهران من
حد الملتان الی البحر ولهم فی
البریة التی بین مهران وبین
قامهل مراع ومواطن کثیرة
ولهم عدد کثیر،
وبقامهل وسندان وصیمور
وکنایة مسجد جامع وفیها
احکام المسلمین ظاهرة وهی
مدن خصبة واسعة وبها
النارجیل والموز والنبج والغالب
علی زروعها الارز وبها
عسل کثیر ولیس بها نخیل و
الراهوق وکلوان رستاقان
متجاوران وهما بین کیزوار ومایل
فاما کلوان فهی من مکران واما

اس قسم کے اونٹ یہیں ہوتے ہیں بدھوں
کا خاص تجارتی شہر (اور پایۂ تخت)
قندابیل ہے، یہاں کے لوگ بدوؤں
کی طرح ہوتے ہیں، اُن کے پاس جنگل
اور جھاڑیاں ہیں، دوسری قوم میر
ملتان کی سرحد سے لے کر سمندر تک دے یا
سندھ اور کاٹھل کے درمیان جو میدان
ہے، اس میں اُن کی چراگاہیں اور
کثیر آبادی ہے، اُن کی تعداد بہت ہے
قامہل، سندان، چیمور اور کھنبایت
میں جامع مسجدیں اور مسلمانوں کے
احکام و قوانین رائج ہیں، یہ بڑے زرخیز
اور وسیع شہر ہیں، یہاں ناریل، کیلا
اور آم کے درخت ہوتے ہیں، زراعت
زیادہ تر دھان کی ہوتی ہے، شہد بھی
بہت ہوتا ہے، مگر کھجور کے درخت نہیں
ہیں، دو گاؤں راہوق اور کلوان ایک
دوسرے کے قریب اور کیزوار مایل
کے درمیان ہیں، کلوان مکران کا خط ہے

Marfat.com

الراهوق فهی من حد المنصورة
وهی مباخس قلیلة الثمر قشفة
الا ان لهم مواش کثیرة ،
وبین بانیة وقامهل مفاوز
ومن قامهل الی کنبایة ایضاً
مفاوز ثم یکون حینئذٍ من کنبایة
الی صیمور قری متصلة وعمارة
للهند ، وزی المسلمین والکفار
بها واحد فی اللباس وارسال
الشعر ولباسهم الازر والمیازر
لشدة الحر ببلدانهم وکذلک
زی اهل الملتان لباسهم الازر
والمیازر ولسان اهل المنصورة
والملتان ونواحیها العربیة
والسندیة ولسان اهل مکران
الفارسیة والمکریة ولباس
القراطق فیهم ظاهر الا التجار
فان لباسهم القمص والازرة

لیکن راہوق منصورہ میں شامل ہے،
سب بنجر اور خشک علاقہ ہے، یہاں پھلدار
درخت کم ہوتے ہیں لیکن مویشی کی
کثرت ہے،
بانیہ اور قامہل کا پورا علاقہ میدان
ہے، قامہل سے کھمبایت تک بھی میدان
ہی میدان ہے، پھر یہاں سے چیمور تک
مسلسل گاؤں اور ہندوستانی آبادیاں
ہیں، یہاں ہندوؤں اور مسلمانوں کا
لباس ایک ہی ہے، سب کے سب
لمبے بال رکھتے ہیں، ان شہروں میں
شدت کی گرمی پڑتی ہے، اس لئے سب
لنگی اور کرتہ استعمال کرتے ہیں، اہل
ملتان کا لباس بھی یہی ہے، منصورہ
ملتان، اور اُن کے مضافات کے باشندوں
کی زبان سندھی اور عربی ہے، مکران
والوں کی زبان فارسی اور مکرانی ہے،
کرتا پہننے کا ان میں بھی رواج ہے،
لیکن تاجر قمیص اور چادر (تہمد) پہنتے ہیں۔

Marfat.com

وسائرزی اهل فارس و العراق۔

یہی لباس سارے فارس اور عراق کا بھی ہے)

ومکران ناحیة واسعة عریضة الغالب علیها المفاوز والقحط والضیق والمتغلب علیها رجل یعرف بعیسی بن معدان ویسمی بلسانهم مهراج ومقامه بمدینة کیز وهی مدینة نحو النصف من الملتان وبها نخیل کثیرة وفرضة مکران وتلک النواحی تیز وتعرف بتیز مکران واکبر مدینة بمکران القنزبور وبه وبند وقصر قند ودرک وفهلفهرة کلها مدن صغار وهی کلها جرود ولهم دستانی یسمی الخروج ومدینتها راسک ورستاق یسمی جدران وبها فائض کثیر ونخیل وقصب سکر وعامة الفائض الذی یحمل الی الافاق منها اکثر شیئاً

مکران ایک بڑا وسیع اور عریض علاقہ ہے، لیکن دشت و بیابان کی کثرت کی وجہ سے قحط سالی اور تنگی غالب رہتی ہے، یہاں کے فرمانروا کا نام عیسیٰ ابن معدان ہے، جسے ان کی زبان میں مہراج کہا جاتا ہے، اس کا محل کیز میں ہے، شہر کیز ملتان کا تقریباً آدھا ہے، یہاں کھجوریں بہت ہوتی ہیں، یہی مکران اور اس کے اطراف کی بندرگاہ ہے، جو تیز مکران کے نام سے مشہور ہے، مکران کا سب سے بڑا شہر قنزبور ہے، باقی بہ، بند، قصر قند، درک اور پھل پورہ سب کے سب چھوٹے اور گرم ہیں، ان سے متعلق ایک پرگنہ ہے، جس کو خروج کہا جاتا ہے اور اس کا خاص شہر راسک ہے، ایک اور پرگنہ ہے، جسے جدران کہتے ہیں، یہاں بانید (مصری سفید شکر یا قند)

Marfat.com

يحمل من ناحية ماسكان وبقصدا
ايضا فانيذ وماسكان هذه
رستاق الشراة ويتصل بنواحي
كرمان ناحية تسمى مشكى وهي
مدينة قد تغلب عليها رجل
يعرف بمطهر بن راجاء وهو
لا يخطب الا للخليفة ولا يطيع
احدا من الملوك المصاقبين
له وحده وعمله نحو ثلاث مراحل
وبها نخل قليل وشئ من فواكه
الصرود على انها من الجرود۔

وارمائيل وقنبلى مدينتان
كبيرتان وبينهما مقدار مرحلتين
وبين ارمائيل والبحر مقدار نصف
فرسخ وهما بين ديبل ومكران و
قندابيل مدينة كبيرة ليس
بها نخيل وهي في برية وهي
ممتازة البدهة وبين كيرمكانات

بہت ہوتی ہے، کھجوریں اور گنا بھی بہت
ہوتا ہے، مصری اکثر ملکوں میں یہیں سے سپلائی
ہوتی ہے، کچھ ماسکان سے بھی باہر جاتی ہے،
قصدار میں بھی مصری ہوتی ہے اور ماسکان
خوارج اور بدمعاشوں کی بستی ہے، کرمان
سے متصل مشکی کا خطہ ہے، جس پر مطہر بن راجاء
قابض ہو گیا ہے، وہ خود مختار ہے لیکن
خلیفہ کے نام کا خطبہ پڑھتا ہے، اور اپنے
گرد و نواح کے بادشاہوں کا تابع نہیں
ہے، اس کے حدود سلطنت تین منزل کے
بقدر ہیں، یہاں کھجور کم اور گرم خطہ ہونے
کے باوجود بعض سرد میوے ہوتے ہیں،
ارمائیل اور قنبلی دو بڑے شہر ہیں،
جن کا درمیانی فاصلہ ۲ منزل کی مسافت
ہے، ارمائیل سے سمندر کا فاصلہ صرف
ڈیڑھ میل ہے، یہ دونوں شہر دیبل اور
مکران کے بیچ میں ہیں، قندابیل اگرچہ
بڑا شہر ہے لیکن وہاں کھجوریں نہیں
ہوتیں، وہ ایک میدان اور بدھوں کی

Marfat.com

وقند ابیل رستاق یعرف بایل
وفیه مسلمون وکفار من
البدھة واکثرھم وعھم الجوس
ولھم کروم ومواش وھی
ناحیة خصبة وایل ھو اسم
رجل تغلب علی ھذہ الکورۃ
فنسبت الیہ۔

تجارتی منڈی ہے، کیز کا ناں اور قند ابیل
کے درمیان "ایل" نام کا ایک پرگنہ ہے
یہاں مسلمان اور بدھ دونوں آباد ہیں،
اُن کی اکثر زمینیں بنجر ہیں مگر یہاں انگور
اور مویشی ہوتے ہیں، خاص قند ابیل نہایت
سرسبز و شاداب علاقہ ہے، "ایل" دراصل
ایک آدمی کا نام تھا جس نے اسی علاقہ
پر قبضہ کر لیا تھا جس کی طرف وہ منسوب
ہو گیا۔[1]

---

[1] اس کے بعد مصنف نے مسافتوں کا ذکر کیا تھا لیکن اسے قلم انداز کر دیا گیا، (ض)

Marfat.com

بشاری مقدسی

یہ بھی ایک عرب سیاح تھا، اس کا نام محمد بن احمد شمس الدین لقب، کنیت ابو عبداللہ اور وطن بیت المقدس تھا، اور بشاری اور مقدسی کی نسبت سے مشہور تھا، مشرق و مغرب کے اکثر اسلامی ملکوں کی اس نے سیاحت کی تھی اور ہندوستان بھی آیا تھا مگر سندھ سے آگے نہ بڑھ سکا، اس کی کتاب کا نام احسن التقاسیم فی معرفۃ الاقالیم ہے، اور یہ اپنے زمانہ کی عام کتب جغرافیہ میں مشہور و ممتاز ہے، اور دوم مرتبہ ۱۸۷۷ء اور ۱۹۰۶ء میں لیڈن سے شائع ہو چکی ہے، ہمارے پیش نظر اس کا یہی دوسرا مطبوعہ نسخہ ہے، اس کی کتاب کی خاص خصوصیت ملکوں کے نقشے تھے، مگر وہ مطبوعہ کتاب میں نہیں ہیں، بشاری کی کتاب کی ایک اور خاص بات یہ ہے کہ اس نے ملکوں کی تقسیم صوبوں پر اور صوبوں کی شہروں میں کی ہے اور پھر ہر ایک کا علیحدہ علیحدہ ذکر کیا ہے اور ہر جگہ کی تجارت پیداوار صنعت و حرفت، مذاہب اور سکوں کا حال لکھا ہے۔

بشاری نے یہ کتاب ۳۷۵ھ مطابق ۹۸۵ء میں لکھی تھی اس اعتبار سے اس کی وفات اس کے بعد ہوئی ہوگی۔

Marfat.com

احسن التقاسيم في معرفة الاقاليم

واكثرها فائدة وارزاها مسكا وكفارا السند (ص ٣٣)

دنیا میں سب سے زیادہ مصری، چاول اور مشک کی پیداوار اور ہندوؤں کی تعداد سندھ میں ہے[1]،

هذا اقليم الذهب والتجارات والعقاقير والآلات والفائدة والخيرات والارز الذي والموز والاعجوبات به رخص وسعة ونخيل وتمرات وعدل وانصاف وسياسات وبه خصائص فوائد وبضاعات ومنافع ومفاخر ومتاجر وصناعات ومصر جليل ومدن سرية وقصبات وسلامة وعافية وثم امانات قد جاوزت

سندھ ایک تجارتی ملک ہے، یہاں سونا، جڑی بوٹیاں، اسلحے، مصری، چاول، کیلا، کھجور، چھوہارا، عمدہ عمدہ، انوکھی اور عجیب چیزوں کی کثرت اور ارزانی ہے، یہاں عدل وانصاف بھی ہے، اور سیاست و دانائی بھی، غرض اس کی بہت سی خصوصیات ہیں، صنعتی اور تجارتی اعتبار سے بڑا نفع بخش اور قابل فخر ملک ہے، اسندھ خود ایک بڑا شہر ہے، اور اس کے متعلق

---

[1] یہ اس زمانہ کے لحاظ سے کہا گیا ہے، (ض)

Marfat.com

البحر وشقة النهر وحوى النخل و
له سهل وزرع على البعل مصر
ظريف ونصر شريف وامرة
ظريف غيران ذمته مشركون
والعلماء به قليلون ولا تصل
اليه الا بعد اخطار البر والهول
البحر بعد الشق وضيق الصدر
وهذا مثاله وشكله وقد
جعلنا هذا الاقليم خمس كور و
اضفنا اليه مكران لانها بقربه
مصاقبة له ولتتصل الاقاليم
بعضها الى بعض وبالله التوفيق

فاوّلها من قبل كرمان مكران

پر رونق شہر اور قصبات ہیں، امن عافیت
اور امانت ودیانت عام ہے، یہ ملک سمندر
کے قریب ہے، یہاں دریا بہتے ہیں، اس
کے چاروں طرف کھجوروں کے باغات
ہیں، زمین نرم اور ہموار ہے، کھیتی قدرتی
بارش سے ہوتی ہے، بڑا بارونق شہر
ہے، اس کے دریا خوش منظر ہیں، اور
اس کا نظم ونسق ہندوؤں کے ہاتھ
میں ہے، علماء کی بڑی کمی ہے، راستہ
اس قدر دشوار گذار ہے کہ بڑی ریاضت
ومشقت اور پرخطر بری اور بحری راہوں
کو طے کرنے کے بعد یہاں آدمی پہنچتا
ہے، یہ اس کی ظاہری شکل وصورت
ہے، ہم نے اس ملک کو پانچ حصوں
میں تقسیم کیا ہے، اور مکران کو بھی اس
میں اس لئے شامل کر لیا ہے کہ وہ اس
کے قریب واقع ہے، اور اس لئے بھی کہ
مختلف ملک آپس میں مل جائیں،

کرمان کے اطراف میں پہلے مکران

Marfat.com

ثم طوران ثم السند ثم ويهند
ثم قنوج ثم الملتان وادخلنا الملتان
ايضا للعلة التي ذكرنا

پھر طوران، پھر سندھ، پھر ویہند، پھر
قنوج، اور پھر ملتان واقع ہے، اور
ملتان کو بھی اس مصلحت کی بنا پر ہم نے
اس مملکت میں شامل کیا ہے، جس مصلحت
کی بنا پر مکران کو شامل کیا تھا،[1]

واما السند فقصبتها المنصورة
ومن بلدانها ديبل زندريج كداء
مايل قنبلي وقال الفارسي النيرون
قالوي أنزي، بلري المسواهي
البهرج بانية منجابري سدوسان
الروي سوبارة كيناص صيمور

سندھ کا پایۂ تخت منصورہ ہے، اور
مشہور شہروں میں دیبل، زندریج، کداء
مائل، قنبلی اور فارسی نے نیرون، قاری
انزی بلری، مسواہی، بھرج، بانیہ،
منجابری سدوسان، روی، سوبارہ کیناص
چیمور کو بھی اسی میں شامل کیا ہے،

واما ويهند فان الفارسي
سماها الهند فقال مدن الهند
قامهل كنباية سوبارة سندان

ویہند جسے فارسی نے ہند کہا ہے،
لکھا ہے کہ اس کے مشہور شہر کا مہل کھنبایت
سوبارہ سندان، چیمور، ملتان، جندرون

---

[1] یہ پہلے واضح کیا جا چکا ہے کہ گذشتہ زمانہ میں والی عراق کے ماتحت سندھ اور ہند کے علاقے بھی ہوتے تھے، اس لئے عرب سیاح اور مورخین سندھ ہی کے ماتحت خراسان وغیرہ کا بھی ذکر کرتے ہیں، مگر اب وہ سندھ کے علاقے نہیں رہے، اور چونکہ اُن کی تفصیلات پہلے بھی گذر چکی ہیں، اس لئے اس کے نقل کرنے کی ضرورت نہیں۔ (ض)

[2] غالباً اس سے اصطخری مراد ہے،

Marfat.com

صيمور الصلتان جند رويهند
ثم قال فهذه مدن هذه البلاد
وسألت رجلا من اهل العلم
والحكمة وكان يجلس بشيراز
والاهواز ويقص عليهم و
يعرف بالزهد وقد اقام بتلك
البلدان مدة مديدة صفة لى
تلك النواحى صفة يمكن ادخالها
فى هذا التصنيف وانتهالى
نصا حتى كانى انظر اليها وكذلك
سمعت فقيها آخر من اصحاب
ابى الهيثم النيسابورى قد وطئ
تلك النواحى وعرف اسبابها فصح
عندى ما من قولهما ان وبهند
هى القصبة وان من دونها
وذهان بيتر نوج لوار سمان قوج

اور بسمد ہیں، اور آخر میں لکھا ہے کہ یہی
ان ملکوں کے شہر ہیں، میں نے ایک صاحب
علم وحکمت شخص سے جو شیراز اور اہواز
میں لوگوں سے خبریں اور واقعات بیان
کرتا تھا، اور اوس کا زہد و تقوی بھی
مشہور تھا، اور ان شہروں میں ایک عرصہ
دراز تک قیام کر چکا تھا، درخواست کی
کہ انکے ایسے اوصاف بیان کریں جنھیں میں
اپنی اس کتاب میں شامل کر سکوں اور
اُن کا حال میرے چشمدید واقعات کی
طرح ہو، ایسے ہی میں نے ایک دوسرے
فقیہ سے دریافت کیا، جو ابو الہیثم نیشاپوری
کے اصحاب میں سے تھے، اور انھوں نے
ان علاقوں کا سفر بھی کیا تھا اور اُن کے
حالات سے پوری طرح باخبر تھے، ان
دونوں کے صحیح اقوال سے میں اس نتیجہ
پر پہنچا کہ وبہند ایک ریاست اور پایہ تخت
ہے، اس کے شہروں میں وذھان، بیتر
نوج لوار، سمان اور کوج مشہور ہیں،

Marfat.com

واما قنوج فانّها القصبة ایضا
ومن مدنها قنانبار کهارة
بارد وجبین اورهتة رهور اوبرهیرا
برهیروا ولم یذکرهن الفارسی
بتة واما الملتان فهی القصبة
ایضا ومن مدنها برار راماذان
ورویین بروس،
المنصورة هی قصبة السند
ومصر الاقالیم تکون مثل دمشق
بناؤهم خشب وطین والجامع
من حجر واجر کبیر مثل جامع
عمان علی سواری ساج لها اربعة
ابواب باب، لیجر باب طوران باب
سندان باب ملتان ولهم نهر
یحوط بالبلد .....
ولهم رؤ یح وللاسلام عندهم
طراوة والعلم واهله کثیر و
التجارات شر مفیدة ولهم
ذکاء وفطنة ومعروف و

قنوج بھی ایک سلطنت کا پایۂ تخت
ہے، اس کے مشہور شہر قنوار، انبار، کہارہ،
بارد، وجبین، اور ہتہ، رہور، اور برہیرا
ہیں لیکن فارسی نے اُن کا سرے سے
کوئی ذکر نہیں کیا، ملتان بھی ایک پایۂ
تخت ہے، جس میں برار، راماذان، اور رویین
اور بروس وغیرہ شہر شامل ہیں،
منصورہ سندھ کا سب سے بڑا شہر
اور پایۂ تخت ہے، اس کی حیثیت دمشق
کی طرح ہے، عمارتیں لکڑی اور مٹی کی
ہیں، جامع مسجد اینٹ اور پتھر سے بنی
ہوئی بہت بڑی ہے، اور جامع مسجد
عمان کی طرح اس میں بھی لمبے لمبے
ستون ہیں، اس کے چار دروازے، باب البحر،
باب طوران، باب سندان، اور باب ملتان
ہیں، یہاں ایک دریا ہے، باشندے
نرم خو اور بامروت ہیں، اسلام اُن
کے یہاں زندہ اور تر و تازہ ہے، یہاں
علم اور علماء کی کثرت اور تجارت بھی ہے،

Marfat.com

صدقة والهواء لين والشتاء
هين والامطار كثيرة والاضداد
مجتمعة ولهم خصائص غريبة
وشهر جوايس عظيمة شهر يوم
من نهر مهران والجامع وسط
الاسواق والرسوم تقارب
العراق مع وطاء وحسن اخلاق
الا انه شديد الحر كثير السبق
بلغمانيون الغالب عليهم الكفاء
خرب الاطراف قليل الاشراف

ودبيل بحرية قد احاط بها نحو
من مائة قرية اكثرهم كفار والبحر
يستطيح جدارات المدينة

یہاں کے باشندوں میں ذکاوت، ذہانت
نیکی، اور خیر خیرات کا جذبہ پایا جاتا ہے
آب و ہوا مناسب اور خوشگوار ہے، جاڑا
کم پڑتا ہے، بارش بہت زیادہ ہوتی ہے
یہ شہر مجموعہ اضداد اور نہایت عجیب و غریب
خصوصیتوں کا حامل ہے، یہاں بڑی
بڑی بھنبیں ہوتی ہیں، لوگ دریائے سندھ
کا پانی پیتے ہیں، جامع مسجد بازاروں
کے بیچ میں واقع ہے، یہاں رکم اور داج
عراق سے ملتے جلتے ہیں، لوگوں میں نرمی
اور حسن خلق ہے، لیکن گرمی بہت سخت
پڑتی ہے، اور مچھر اور کھٹمل بہت پائے جاتے
ہیں، لوگوں کا مزاج بلغمی ہے، اکثریت اور
غلبہ ہندوؤں کو حاصل ہے، اطراف و
جوانب ویران ہیں، شریف اور معزز
لوگ بہت کم ہیں،

دیبل ایک سمندری شہر ہے جس کے
متعلق تقریباً ۱۰۰ گاؤں ہیں، باشندے
زیادہ تر ہندو ہیں، سمندر کا پانی طغیانی

Marfat.com

كلهم تجار كلامهم سندی و
عربی وهی فرضة الكورة كثيرة
الدخل وثوريفيض مهران فی
البحر والخيل منهو على صيحة
والبحر يدخل السوق اهل ظرف
وتلبس وتنبلی عليها حصن بحرية
ايضًا قليلة المسلمين و التجار
المجهزين -

ويهند قصبة جليلة اكبر من
المنصورة لها بساتين كثيرة
طيبة نزيهة فی مستوی موضوعة
انهار عزيزة واعطار عظيمة
واضداد مجتمعة وثمار حسنة
واشجار مديدة ونعم ظاهرة
واسعار رخيصة العسل ثلاثة

امناء بدرهم وعن رخص
الخبز والالبان فلا تسئل قد
سلموا من الموذيات وتخلصوا

کے وقت شہر کی دیواروں سے ٹکرانے لگتا ہے
لوگ تجارت پیشہ اور سندھی اور عربی زبان
بولتے ہیں، یہ پورے صوبہ کا بندرگاہ اور
کثیر آمدنی والا شہر ہے، یہیں دریائے
سندھ سمندر سے ملتا ہے، پہاڑ بھی نزدیک
ہی ہے، سمندر کا پانی چڑھاؤ کے وقت
بازاروں میں گھس جاتا ہے، لوگ خوش
پوشاک اور مالی ظرف ہیں، قبلی بھی
ساحلی شہر ہے جس میں ایک شہر بنا ہے،

دیبند بہت بڑا پایۂ تخت اور منصورہ
سے بڑا شہر ہے، اس کی ہموار اور مسطح زمین
میں بکثرت عمدہ اور خوشگوار باغات ہیں،
دریا گہرے ہیں، اور بارش خوب ہوتی ہے،
مجموعہ اضداد شہر ہے، یہاں عمدہ عمدہ پھل
اور لمبے لمبے درخت ہوتے ہیں، نفع و
آسایش کا گہوارہ ہے، اشیاء کا نرخ
بہت ارزاں ہے ۳۷ من شہد ایک درم
میں ملتا ہے، روٹی اور دودھ کی ارزانی
کا تو پوچھنا ہی نہیں، لوگ موذی جانور

Marfat.com

من العاهات واشتبكت حولها
اشجار الجوز واللوز وكثر فيها
الاترج والموز الا ان هواءها
رطب وحرها صعب وبناؤهم
قش وخشب وربما وقع الحريق
فى بناء القصب تشاكل فساد
سابور لولا هذه العيوب،

افات اور بیماریوں سے محفوظ رہتے ہیں
اخروٹ اور بادام کے درختوں سے پورا
شہر گھرا ہوا ہے، اترج تازہ کھجوروں اور
کیلوں کی بھی فراوانی ہے، مگر آب ہوا
مرطوب ہے، اور غیر معمولی اور تکلیف دہ
گرمی پڑتی ہے، مکانات لکڑی اور
خس اور پوس کے ہوتے ہیں، کبھی کبھی
کے چھپروں اور عمارتوں میں اسی طرح
آگ لگ جاتی ہے جس طرح فسا شاپور
میں لگتی ہے، کاش اس طرح کے عیب
اس دلفریب شہر میں نہ ہوتے،

فنوج قصبة كبيرة لها ربض
ومدينة بها حوه كثيرة ومياه
غزيرة وبساتين محيطة ووجوه
حسنة وماء صحيح وبلد فسيح
متجر رابح وكل صيد ومونه
رخيص الا انها كثيرة الحريق
قليلة الدقيق اكلهم الارز

فنوج ایک بڑی سلطنت ہے، اس کے
ارد گرد فصیلیں ہیں، یہاں گوشت بکثرت
فروخت ہوتا ہے، گرے چشمے اور تالاب
ہیں، باغوں سے پورا شہر گھرا ہوا ہے،
صدتیں حسین، پانی عمدہ، شہر کشادہ،
تجارتیں سود مند، غرض ہر چیز عمدہ
ہے کیلا بہت سستا ملتا ہے لیکن اکثر

Marfat.com

ولبسهم الارز وبناء خشبي وضعيف
بغيض منها الى اجبال اربعة
فراسخ والجامع في الربض
رخيصة الخبز واللحم والنهر يخلل
البلد اكثر طعام المسلمين
الخضرة وبها علماء واجلة۔

یہاں آگ لگ جاتی ہے، آٹا بہت کم
ہوتا ہے، لوگ چاول کھاتے اور ازار
پہنتے ہیں، عمارتیں معمولی اور گرمی نہایت
تکلیف دہ پڑتی ہے، یہاں سے یہاں
کا فاصلہ ۴ فرسخ ہے، جامع مسجد شہر پناہ
کے اندر ہے، گوشت بہت سستا ملتا ہے
دریا کا پانی شہر میں چلا آتا ہے، مسلمانوں
کی غذا زیادہ تر گیہوں ہے، یہ شہر علما
اور اصحاب فن کا مرکز ہے،

وقت اوطيبة الهواء نزيهة
كثيرة البساتين يخرج اليها كل
القصبة عند شدة الحر يصيفون
بها وسائر المدن جروسير
شربهم من انهار وقنى۔

قدار کی آب وہوا خوشگوار اور پاکیزہ
ہے، باغوں کی کثرت ہے، یہاں کے
حکمراں گرمی میں دار السلطنت سے یہیں
چلے آتے ہیں، اور گرمی کا موسم گذارتے
ہیں، یہ تمام شہر گرم ہیں، لوگ دریاؤں
اور نالوں کا پانی پیتے ہیں،

المولتان تكون مثل المنصورة
غير انها رخيصة الاسعار الخبز
ثلاثون منا بدرهم واللحم
ثلاثة امناء بدرهم حسنة

ملتان بھی منصورہ کی طرح ہے
مگر منصورہ زیادہ آباد ہے، پھل گو
زیادہ نہیں ہوتے مگر سستے ہیں، روٹی
فی درہم ۳۰ من اور مصری فی درہم ۳ من

Marfat.com

نشاكل دور سيراف من خشب
الساج طبقات ليس عندهم
زنا ولا شرب خمر ومن ظفروا
به يفعل ذلك قتلوه اوحدوه
ولا يكذبون في بيع ولا يخسرون
في كيل ولا يخسرون في وزن يحبون
الغرباء واكثرهم عرب شربهم
من نهر عزيز والخير بها كثير و
التجارات حسنة والنعم ظاهرة
والسلاطين عادلة لا ترى في
الاسواق امرأة متجملة ولا احدا
يحدثها علانية ماء حرى وعيش
هنى وظرف ومروة وفارسية
مفهومة وتجارات مفيدة
واجساد صحيحة الا انها سمنة
بليغة ودور ضيقة وهواء
حاميا يبس والحر سمر وسود
فهذا ما سمى فاسمن وصف بلدا
هذا الا قليم

ملتی ہے، نہایت حسین اور خوبصورت شہر ہے
مکانات سیراف کی طرح ساگوان کی لکڑی کے
کئی منزلہ ہیں، شراب اور زنا کا بالکل
رواج نہیں، اور جس شخص کو اس جرم کا
مرتکب پاتے ہیں اسے یا قتل کر دیتے ہیں
یا بڑی سخت سزا دیتے ہیں، خرید و فروخت
میں جھوٹ سے کام نہیں لیتے، اور نہ ناپ
تول میں کمی کرتے ہیں، مسافروں سے
محبت رکھتے ہیں، جو اکثر و بیشتر اہل
عرب ہوتے ہیں، دریا کا عمدہ پانی
پیتے ہیں، غرض یہ شہر بڑا آسودہ ہے
تجارتی حالت نہایت اچھی اور الوان نعمت
کی فراوانی ہے، بادشاہ عادل اور نہ
انصاف پسند ہیں، کوئی بنی ٹھنی اور بناؤ
سنگار کئے ہوئے عورت بازاروں
میں نظر نہ آئے گی، اور نہ کوئی اس سے
علانیہ بات چیت کرتا ملے گا، پانی عمدہ
اور زندگی پر راحت ہے، لوگ خوش دل
صاحب مروت اور عالی ظرف ہیں، غارسی

Marfat.com

زبان عموماً سمجھی جاتی ہے، تجارت کی گرم
بازاری ہے لوگ تندرست و توانا ہیں مگر
زمین سنگلاخ، مکانات تنگ اور ہوا
گرم اور خشک ہے، لوگون کا رنگ گندم
گون اور سیاہ ہے، اس ملک کے شہرون
کی یہی خصوصیات ہیں،

هوا قليم حار به نخيل و نارجيل
و موز فيه مواضع معتدلة الهواء
جامعة الاضداد مثل ويهند و
نواحي المنصورة و البحر يمد على
اكثره و لا اعرف ان به بحيرة
و به انهار عدة و ذمته عدة
الاوثان و ليس للمذكورين به
صيت و لا اهله مسوه تذكر،

عام طور سے ملک سندھ گرم ہے، کھجور،
ناریل، اور کیلا بکثرت پیدا ہوتے ہیں، البتہ
کچھ مقامات کی آب و ہوا معتدل، مگر
متضاد باتین پائی جاتی ہیں، جیسے دیبل
اور منصورہ کے علاقے اُن کے اکثر حصون
میں سمندر کا پانی پھیل جاتا ہے، اور مجھے
یہان کسی بحیرہ کا علم نہیں، البتہ دریا
کئی ہیں، ذمی[1] بت پرست ہیں، یہان
نہ تو کوئی مشہور واعظ ہے، اور نہ اُن کے
قابلِ ذکر واقعات،

مذاهبهم اكثرهما اصحاب حديث
و رايت القاضي ابا محمد المنصوري

مسلمانون مین اکثر اہلِ حدیث ہیں،
اور میں نے یہاں قاضی ابو محمد منصوری

---

[1] یعنی غیر مسلم رعایا،

Marfat.com

داؤدیا اماما فی مذھبہ ولہ تدریس وتصانیف قد صنف کتبا عدۃ حسنۃ واھل الملتان شیعۃ یھو علون فی الاذان ویثنون فی الاقامۃ ولا تخلوا القصبات من فقھاء علی مذھب ابی حنیفہؒ ولیس بہ مالکیۃ ولا معتزلۃ ولا عمل للحنابلۃ نصب علی طریقۃ مستقیمۃ ومذاھب محمودۃ وصلاح وعفۃ قد ارحمہ اللہ من الغلو والعصبیۃ والھرج والفتنۃ،

داؤدی[1] کو دیکھا جو اپنے مذہب کے امام تھے، وہ صاحب تدریس وتصنیف ہیں، انھوں نے متعدد اچھی اچھی کتابیں لکھی ہیں، ملتان کے لوگ شیعہ ہیں، اذان میں حی علی خیر العمل (اچھے کام کی طرف آؤ) اور اقامت میں دو دو بار کلمات ادا کرتے ہیں، کوئی بڑا شہر حنفی مذہب کے فقہاء علماء سے خالی نہیں، مگر مالکیہ، معتزلہ اور حنابلہ[2] بالکل نہیں ہیں، یہ لوگ سیدھے راستہ اور صحیح مسلک پر ہیں، نیک اور پاکباز ہیں، اللہ تعالیٰ نے انھیں غلو تعصب اور فتنہ واختلاف سے مامون رکھا ہے،

ویحمل من طوران الفانید اجود من ماسکان ومن سندان الارز الکثیر وثیاب ویحمل بسائر الاقلیم من البسط

طوران سے مصری جو ماسکان کی مصری سے زیادہ بہتر ہوتی ہے، اور سندان سے زیادہ ترچاول اور کپڑے باہر بھیجے جاتے ہیں، پورے ملک میں فرش فروش اور

---

[1] امام داؤد جو مسلمانوں میں ظاہری فرقہ کے امام گذرے ہیں ان ہی کی طرف یہ نسبت کی گئی ہے (ض)

[2] یہ سب مسلمانوں کے مذہبی فرقوں کے نام ہیں،

Marfat.com

ومایجری مجراها مایعمل بفهستان
وخراسان ویحمل منه ناریل
کثیر وثیاب حسنة ومن المنصورة
النعال الکنباتیة النفیسة ومنه تحمل
الفیلة والعاج والاشیاء الرفیعة
والعقاقیر النافعة منهم بطوران
مکی وکذلک بالملتان والسند
والهند ومکاییلهم بطوارات
یسمی الیکجی یزن اربعین منا
حنطة ربما وجد ثمانیة بدرهم
الی اربعة واسه کیل الملتان
مطل یزن اثنی عشر مناحنطة
وتسمی دراهم السند القاهریات
لکل واحد خمسة ولهم الطاطری
فی الواحد درهمان الا ثلثا
ودراهم الملتان علی عمل دراهم
الفاطمی ویفوق فیها القطری
الذی بخزنین یشبه القروض
بالیمن الا ان القرویه بعشرهم

اس قبیل کی دوسری استعمال ہونے والی
چیزیں جو قہستان اور خراسان میں بنتی
ہیں، یہاں بھی بنتی ہیں، یہاں سے بڑی
مقدار میں ناریل نفیس کپڑے، منصورہ
سے عمدہ کھبایتی جوتے، ہاتھی دانت
اور دوسری اعلیٰ قسم کی چیزیں اور جڑی
بوٹیاں باہر بھیجی جاتی ہیں، طوران مکران،
سندھ اور ہند میں وزن کرنے کا وہی
من رائج ہے، جو مکہ میں ہے، ناپ کے
پیمانے کو طوران میں یکجی کہتے ہیں، جس
میں ۴۰ من[1] گیہوں آتا ہے، کبھی کبھی آٹھ یکجی
ایک ہی درہم میں تل جاتا ہے، لیکن زیادہ
سے زیادہ ۴ درہم میں ملتا ہے، ملتان کے
پیمانہ کا نام مطل ہے، اس میں ۱۲ من
گیہوں تولا جاتا ہے، سندھ کے سکون
کو قاہریات کہتے ہیں، جو پانچ درہم
کا ہوتا ہے، اس کے علاوہ طاطری
سکوں کا بھی رواج ہے، جو ۲½ درہم
کا ہوتا ہے، ملتان کے سکے فاطمی سکوں

[1] مصنف نے اکثر من کا ذکر کیا ہے، لیکن یہ اس کے زمانہ میں کوئی چھوٹا من رہا ہوگا۔

Marfat.com

اجل - (ص)

کی طرح بنائے جاتے ہیں، یہاں غزنہ کا قہزی سکہ بھی چلتا ہے، جو یمن کے قرض[1] کے مشابہ ہے، مگر قرض بڑا ہوتا ہے،

وخصائصهم ليمونتهم وهي ثمرة مثل المشمش حامضة جدا واخرى مثل الخوخ يسمونه الانبج لان به والفالج الذى تراه بالمشرق وفارس يولد البخاتى وهو اعظم من البخت له سنامان يلحق لا يستعمل ولا يحلكه الا الملوك ولا تكون البخت الا منه والغال الكنباتية فى اهل المكران غبا الوانهم سمرة ولسانهم وحش يلبسون القراطق ويسبلون الشعور

یہاں کی خاص چیزوں میں لیموں ہے، جو زرد آلو کی شکل کا لیکن نہایت کھٹا ہوتا ہے، دوسرا خاص پھل آم ہے، جو اخروٹ کی طرح لذیذ بھی ہوتا ہے، وہ اونٹ جو مشرق اور فارس میں نظر آتا ہے، جس سے بخاتی نسل کے اونٹ پیدا ہوتے ہیں، بختی اونٹوں سے بڑا اور دو کوہان والا ہوتا ہے اور کافی خوبصورت ہوتا ہے، اور صرف بادشاہوں کے استعمال اور ان کی ملک میں ہوتا ہے بختی اونٹ اسی سے پیدا ہوتے ہیں، کنباتی جوتے بھی یہاں کی خاص چیز ہے،

مکران کے باشندے کندہ ہیں اور گندمی رنگ کے ہوتے ہیں، ان کی زبان وحشی ہے، کرتے پہنتے، اور لمبی زلفیں رکھتے ہیں،

---

[1] یعنی یہ یمن کا سکہ ہوگا،

Marfat.com

يشققون الاذان مثل الهند و اکثر نواحی الاقليم علی ما ذکرنا

ونهر سند رود من الملتان علی ثلاث مراحل وهو کبير عذب واما الاصناه بهذا الاقليم فضمان بهبروا من حجر لا يصل اليه احد له طلسم اذا وضع الرجل يده بقيت لا تصل اليه وهما علی اشبه الذهب والفضة کل من طلب عندهما حاجة زعموا انها تقضی وثم عين ماء خضراء کانها زجاج اشد بردا من الجليد حجرها يزئ الجراحات والحداه يا کلون من جذر الزناة وعليه اوقاف من الزناة کثيرة ومن اراد ان يکرهها بنته جعلها وقفا عليه فهما فتنة وأيت رجلا من

اور ہندوؤں کی طرح کانوں میں سوراخ کرتے ہیں، اس ملک کے اکثر علاقوں یہی حال ہے،

دریائے سند[1] ملتان سے ۳ منزل کے فاصلہ پر ایک بڑا اور شیریں دریا ہے اس ملک میں بت بیشمار ہیں، دو بت پیروا (؟) کے مندر ہیں پتھر کے بنے ہوئے ہیں یہاں کوئی نہیں پہنچ سکتا، اس میں ایک طلسم ہے، چنانچہ اگر کوئی آدمی اسے چھونا چاہے، تو وہ اوپر اٹھ جاتا ہے جہاں تک ہاتھ نہیں پہنچ سکتا، یہ اسی دھات کے بنے ہوئے ہیں جو سونے اور چاندی کے مشابہ ہے، اُن کا خیال ہے کہ جو لوگ ان سے حاجت روائی چاہتے ہیں، وہ اُن کی حاجت پوری کرتے ہیں، یہاں سبز پانی کا ایک چشمہ بالکل زنگار کی طرح ہے اس کا پانی برف سے بھی زیادہ ٹھنڈا ہوتا ہے، اس کے پتھر سے زخم بھر جاتے ہیں،

---

[1] ایک یا جیلم،

المسلمين ذكرانه ارتد ورجع
الى عباد تهما وافتتن بهما ثم عاد
الى نيسابور فاسلم وهما طلسمان
وبعدهما صنم الملتان واليه
ينسب الكورة وبيهمى فرج بيت
الذهب لان المسلمين لما فتحوا
الملتان كان الامر عليهم ضيقا
فوجدوا بها من الذهب ما اغنا
هم

پجاری دیو داسیوں کی آمدنی سے کھاتے
ہیں، اور اس بتخانے پر بیشمار دیو داسیاں
وقف ہیں، اور جو اپنی بیٹی کو معزز بنانا
چاہتا ہے، وہ اسے اس پر وقف کر دیتا
ہے، یہ دونوں بت مستقل فتنہ ہیں۔
میں نے ایک ایسے مسلمان کو دیکھا جو بیان
کر رہا تھا کہ وہ مرتد ہو کر ان کی پوجا
کرنے لگا تھا، اور سخت امتحان میں
پڑ گیا تھا، لیکن پھر نیشاپور چلا آیا، اور
وہاں دوبارہ مسلمان ہو گیا، یہ دونوں
مورتیں طلسماتی ہیں، ان کے علاوہ ملتان
کا بتخانہ ہے، جس کی جانب یہ پورا علاقہ
منسوب ہے، اسے فرج بیت الذہب
(سنہری سرحد) اس لئے کہتے ہیں کہ
مسلمانوں نے جب ملتان فتح کیا تھا تو
اس وقت عسرت میں مبتلا ہو گئے تھے
مندر ایک شاندار محل ہے جو بازار کے
آباد ترین حصہ میں تعمیر کیا گیا ہے، اس کے

وبيت هبل الصنم قصر مبني
في اعمر موضع من الاسواق

سلہ یہ دیو داسیوں کی طرف اشارہ ہے جو مصنف کے نزدیک بہت بڑی رسم تھی،

Marfat.com

وسطه هلبة حسنة حولها بيوت
الخدام وهو تحت القبة على صورة
دهليز متربع على كرسي من جص
وآخر وقد البسوه جلد ايشبه
السنجاب احمر لا يتبين منه غير
عينيه وهما جوهرتان وعلى رأسه
اكليل ذهب قد مد باحد علي
ركبته وقبض اصابع يديه
وقبض اصابع يديه كانه يحسب
اربعة وما بعد هذه الاصناف
دونها،

وورياضهم مكران والراهوق
والديبل وقنبلي اكثر عذي ولهم
مراع واسعة ومواش كثيرة الا
انها قشفة وهي متجر وفرضة و
سندان وصيمور وكنبايية
من خصيات رخيصة الاشياء
ومعدن الارز انروالعسل و
على شطوط مهران بوادو عرب

بیچ میں ایک خوبصورت گنبد ہے اور گرد اس کے
کے مکانات ہیں، گنبد کے نیچے آدمی کی شکل
کا بت چونے اور اینٹ کی بنی ہوئی ایک
کرسی پر پالتھی مارے بیٹھا ہے اور اس کو
سرخ چیرا جو سنجاب کے مشابہ ہے اس طرح
پہنا دیا گیا ہے کہ اس کی نہ سر صرف آنکھیں دکھائی
دیتی ہیں، جو جواہر کی ہیں، سر پر سونے
کا ایک تاج ہے اور وہ دونوں ہاتھ
گھٹنوں پر پھیلائے ہوئے ہے اور دونو
ہاتھوں کی انگلیاں اس طرح سے پکڑے
ہوئے ہیں کہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ چار کا عدد
مکران، راہوق، دیبل اور قنبلی وغیرہ
کی زمین میں زیادہ تر کھیتی ہوتی ہے یہاں
وسیع چراگاہیں اور بکثرت مویشی ہیں
لیکن زمین خشک ہے، یہ مقامات تجارت
کی منڈیاں اور بندرگاہیں ہیں، سندان جیمور
کھجایت، نہایت سرسبز و شاداب ہیں
یہاں چیزیں ارزاں ملتی ہیں، چاول اور
شہد کی تو گویا کان ہیں، مہاے سندھ

كثير والغالب على نواحي مكران الملفا وذ
والقحط الضيق وهي جرومة واسعة
بحار ستاق يسمى الخرج مدينة
راسك واخرى تسمى خرزان
ويتصل بها من نحو كومان ناحية
مشكة سعتها ثلاث مراحل قليلة
النخيل وبها اضداد .....

وتوجد كثير بسيكنون اخصاصا
يتغذون بالسمك وطير الماء
والراهوق وكلوان رستاقان
متصلان مضافان الى مكران
فمنهم من يجعل الراهوق من
المنصورة وهو قبل الثباي

کے کنارے میدان اور بادیہ میں عربوں
کی بڑی آبادی ہے، مکران کے اکثر علاقے
بنجر ہیں، اس لئے قحط اور تنگ دستی بھی
رہتی ہے، اور یہ سب گرم اور وسیع علاقے
ہیں، یہاں خروج نام کا ایک پرگنہ ہے
جس کا مرکزی مقام راسک ہے، دوسرا
خرزان نامی ہے، .....
.....اور کرمان کی طرف خرزان سے
متصل شسکی کا علاقہ ہے، جس کا عرض بقدر
۳ منزل کی مسافت کے ہے، کھجوریں کم ہیں،
مجموعہ اضداد شہر ہے .....

یہاں جاؤں کی بڑی آبادی ہے جو
جنگلوں میں رہتے ہیں، اور مچھلیاں اور
آبی پرندے کھاتے ہیں، راہوق اور
کلوان کے پرگنے ایک دوسرے سے قریب
اور ملے ہوئے ہیں، اور مکران میں شمار کئے
جاتے ہیں، لیکن بعض لوگوں نے راہوق
کو منصورہ میں شمار کیا ہے، وہاں پھل کی
پیداوار بہت کم ہے،

ووضع هذا الاقليم شرقية بحر
فارس وغربيه كرمان ومفازة
بقية
سجستان واعمالها وشماليه
بلاد الهند وجنوبية مفازة بين
مكران وجبال القفص من ورائها
بحر فارس وانما احاط بحر فارس
بشرقي هذه البلاد وجنوبية
من اجل هذه المفازة من اجل
ان هذا البحر ممتد من صيمور الى الشرقي
الى تيز مكران ثم يعطف على هذه
المفازة الى ان يتخوص على بلاد
كرمان وفارس والذي يقع من المدن
فناخيته مكران التيز وكبرتون و
دزك وراسك وبه وبند وقصر
قند واصفقه وفهل فهرة ومشكى
وقنبلى وارماييل

والولايات في هذا الاقليم
مختلفة على مكران سلطان على
حدة وهو متواضع عادل لاترى

ملک سندھ کے مشرق میں بحر فارس
مغرب میں کرمان، صحراے سجستان اور
اس کے جنوب، شمال میں ہندوستان کے
بقیہ شہر، جنوب میں مکران کے درمیان
کا صحرا اور قفص (قبیح) کے پہاڑ، اور ان
کے پیچھے بحر فارس ہے، بحر فارس ان
علاقوں کے مشرق اور صحرا کے پیچھے جنوب
کے حصوں کو اس لئے گھیرے ہوئے ہے
کہ یہ سمندر مشرق میں چیول سے تیز مکران
تک پھیلا ہوا ہے، پھر اس صحرا کی جانب
مڑ کر کرمان اور فارس کو اپنے دائرہ میں
لے لیتا ہے، یہاں جو شہر پڑتے ہیں ان
میں مکران کی طرف تیز، کبرتون، درک
راسک، بہ، بند، قصر قند، صفقہ،
پھل پورہ، مشکی، قنبلی، اور ارماییل
وغیرہ ہیں،

صوبوں اور ولایتوں کا حال اس
ملک میں مختلف ہے، کیونکہ صوبہ مکران
کا علیحدہ اور خود مختار بادشاہ ہے جو

Marfat.com

مثلهم واما المنصورة فعليها
سلطان من قريش يخطبون
للعباسي وقد كانوا خطبوا على
عضد الدولة ورأيت رسولهم
قد وافى الى ابنه ونحن بشيراز
واما بالملتان يخطبون
للفاطمي ولا يحلون ولا يعقدون
الا بامره وابدا ارسلهم هدايا
تذهب الى مصر وهو سلطان
قوي عادل والغلبة بقنوج و
بويهند للكفار وللمسلمين سلطان
على حدة۔
والخراج يوخذ من الحمل اذا
دخل طوران ستة دراهم
ولكن لك اذا خرج ومن الوتيق
اثنا عشر اذا دخل حب الكان
الهند فعشرون من الحمل

بڑا خلیق، متواضع اور عادل ہے ایسے
بادشاہ کم نظر آئیں گے منصورہ ایک
قریشی سلطان کے ماتحت ہے، یہاں
کے لوگ خلیفہ عباسی کے نام کا اور کبھی
عضد الدولہ کے نام کا بھی خطبہ پڑھتے ہیں
میں نے شیراز کے زمانہ قیام میں منصورہ
کے ایلچی عضد الدولہ کے دربار میں دیکھے تھے
ملتان میں مصر کے فاطمی خلیفہ کا خطبہ
پڑھا جاتا ہے، اور بغیر اس کے حکم کے
کوئی کام نہیں کیا جاتا، ان لوگوں
کے سفیر اور تحفے تحائف برابر مصر جاتے
رہتے ہیں، یہ طاقتور اور عادل بادشاہ
ہے، قنوج اور ویہند میں ہندوؤں کا غلبہ ہے مگر
مسلمانوں کا الگ بادشاہ ہوتا ہے،
طوران سے جب کوئی مال باہر بھیجا
جاتا یا منگایا جاتا ہے، تو ایک گانٹھ پر ۶
درہم ٹکس لیا جاتا ہے لیکن آنے پر ۱۲
درہم ٹکس ہے، اگر ہندوستان سے چیز جائے
آتی ہیں تو ایک گانٹھ پر ۲۰ درہم ٹکس

Marfat.com

وان کان من قبل السند فعلی
مقادیر القیم و علی الجلد المدبوغ
درھم دخل ذلک فی کل سنۃ
الف الف درھم یاخذہ علی
تاویل العشور۔

ہوتا ہے اور اگر سندھ ہی سے چیزیں آتی
ہیں، تو محصل اپنے اندازہ کے مطابق ٹکس
لیتا ہے، کمائے ہوئے چمڑے پر فی چمڑا
ایک درہم ٹکس ہے، ٹکسوں کی کل سالانہ
آمدنی دس ہزار درہم جو عشر (دسویں)
کے نام پر لیا جاتا ہے[1]،

---

[1] اس کے بعد مصنف نے مسافتوں کا ذکر کیا ہے، لیکن اس کا نقل کرنا غیر ضروری معلوم ہوا اس لئے قلم انداز کر دیا گیا۔

محمد اسماعیل مجددی
ذخیرہ لاہور

Marfat.com